

# کلیات آزاد

عبدالاحد آزاد مرحوم کا مکمل کلام

مرتبہ  
ڈاکٹر ایم ناتھ گنجو

جنوں اینڈ کٹمر ایڈی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز  
سیرنگر





# کلیات آزاد

عبد الاحد آزاد مرحوم کا مکمل کلام

مفتی

ڈاکٹر ایم ناٹھ گنجو

جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز  
سرینگر

ناشر :-

سیکرٹری جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویج سائنسز

گورنمنٹ پبلشنگ چھاپ :-

پانچواں نمبر (۵۰۰)

پرینٹنگ :-

انڈیا پرنٹرز - جالندھر

مومل :-



بھتیجن لال کول

۳۱ مئی ۱۹۸۵ء

عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد

کنہ ساتھ وچھتہ یاد پائے مدد نو

آزاد



# حرفِ آغاز

عبدالاحد آزاد جب شہداء کی بہار میں بسترِ مرگ پر دراز تھے۔ تو اُن کی ساری عمر کی محنت کا ثمر۔ اُن کی ادبی تخلیقات کا پلڑہ۔ ایک دفترِ منتشر کی طرح اُن کے سر ہانے بند ہار ہٹا تھا۔ اور اس حال میں شاید اُن کی روح سودا کا یہ شعر گنگنا رہی ہوگی۔

دل کے ٹکڑوں کو بغلی بیچ لئے پھرتا ہوں

کچھ علاج اس کا بھی لے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

شیشوں کا یہ مسیحا آزادی کے خمار سے سرمت کشمیری قوم کے بیدار ہوتے ہوئے فنی شعور کی صورت میں اُفتخ پر اُبھر آیا۔ اور آزاد کی وفات کے کچھ عرصہ کے بعد ہی اُن کی شعری و فنی تخلیقات کی شیرازہ بندی کی لگن پیدا ہو گئی۔ لیکن یہ سعادت آخر کار بڑے بر محل انداز میں جموں و کشمیر اکیڈمی آف آرٹس کلچر اینڈ لٹریچر کے حصے میں ہی آئی۔ چنانچہ ۱۹۵۹ء میں اپنے وجود میں آ جانے کے بعد ہی آزاد کی منتشر تخلیقات کو اکٹھا کرنے اور انہیں شایانِ شان طریقے پر دیور طبع سے آراستہ کر کے کاغذِ مطبوعہ ہاتھ میں لیا گیا۔ اس سلسلے میں اُن کے ورثاء سے مناسب معاوضہ پر کشمیری زبان اور شاعری اُن کا غیر مطبوعہ کلام اور دوسرے سودا حاصل کئے گئے۔

کشمیری زبان اور شاعری کو مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ برسوں پہلے شائع کیا جا چکا ہے اور اس نے کشمیری ادب کے سلسلے میں ایک حوالے کی دستاویز کی حیثیت کب کی حاصل کر لی ہے۔ اب "کلیاتِ آزاد" کی اشاعت کے بعد اکیڈمی اپنے اس عہدِ دفاع سے پوری طرح عہدہ برآ ہو گئی ہے۔ اور مرحوم آزاد کے تمام افادات منظرِ عام پر آکر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔

اس مجلے کے متعلق یہ بات بالامزوری ہے کہ اس میں آزاد کے مطبوعہ کلام کے علاوہ اُن کا سارا غیر مطبوعہ کلام پہلی بار شائع کیا گیا ہے۔ اُن کا بہت سا کلام



اگرچہ پہلے بھی شائع ہو چکا تھا لیکن اُن کے غیر مطبوعہ کلام کے مقابلے میں کیفیت اور کمیت دونوں حیثیتوں سے اس پر غالب کا یہ مصرع صادق آتا ہے۔  
غنیہ میں دل تنگ ہے حوصلہ مگر گل ہنوز

قارئین خود اندازہ کر سکیں گے کہ اس مجموعے میں اُن کا جو غیر مطبوعہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ اُن سے اُن کے شاعرانہ قد و قامت میں کتنا دقیقہ اصراف ہوا ہے۔ کلیات آزاد کی ترتیب کا کام اُن کے شفیق دوست ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کو تفویض کیا گیا تھا۔ جنہیں خود آزاد نے دم واپسیں اپنی تخلیقات کا امین ٹھہرا لیا تھا۔ اور جو آزاد کی سوانح اور فکری ارتقاء کے آثار پر ٹھہارے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر گنجو نے ان اوراق پریشان کی بڑی محنت سے شیرازہ بندی کی ہے۔ اور اس سلسلے میں سیاحی اور عرق ریزی سے گزر نہیں کیا ہے۔ گنجو صاحب نے اصل مسودات سے تقابل کے بعد مطبوعہ کلام میں پائی جانے والی غلطیوں کی تصحیح کر دی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات انہوں نے کچھ منظومات میں چند ایسے اشعار کا اضافہ بھی کر دیا ہے جو پہلی اشاعت کے وقت کسی وجہ سے چھوڑ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی واقفیت اور مسودات کے مطالعے کے سہارے منظومات کے پس منظر اور شانِ نزول کے سلسلے میں کچھ دلچسپ اور معنی خیز حواشی بھی شامل کئے ہیں۔ جن سے مجموعے کی افادیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض منظومات کی تشریح اور اُن کے محرکات کے بارے میں آزاد کے اُن خطوط کے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً ڈاکٹر گنجو کو تحریر کئے۔ اور جو پہلی بار عام مطالعے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ گنجو صاحب نے کلام کو تقویم زمانی کے لحاظ سے بھی ترتیب دیکر آئندہ محقق اور نقاد کا کام آسان بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کا طویل مقدمہ بھی آزاد کی حیات اور فن کے متعدد پہلوؤں پر مفید روشنی ڈالتا ہے۔

امید ہے کہ اکادمی کی اس مساعی کو ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہوگی۔

محمد یوسف ٹینگ

سریگڑہ: اول مئی ۱۹۷۷ء

# مقرب

صفحہ

محمد یوسف طینگ

حرف آغاز

۲۵

پیش لفظ

۲۹

تمہید

۳۵

دیباچہ و مقدمہ

۳۵

پیدائش، نسب و نسب

۳۷

شاعری کی ابتداء

۳۸

تخلص

۳۹

نوکری کا سلسلہ

۳۹

آخری بیماری

۴۰

مہجور سے ملاقات

۴۳

بزاز سے ملاقات

۴۴

شاعری کے تین ادوار

۴۷

تصنیفات

۴۸

آزاد اور غزل

# ب

۷۷	آزاد اور وطن
۲۲	لیڈروں کی رہزنی
۱۰۶	اشتراکیت، سرمایہ داری
۱۱۳	سیاست میں راست بازی
۱۱۶	آزاد کا پیغام
۱۱۷	ہندو مسلم آشتی
۱۲۲	محبت، وحدت، مساوات
	مذہبی رواداری
۱۳۱	مذہب، تقدیر، قسمت، خدا، خدائی
۱۴۷	مناظر قدرت
۱۵۳	منظر دریا
۱۵۹	منقبت، قصیدہ، ہجو
۱۵۹	مناجات
۱۶۱	طنز
۱۶۶	ہمہ گیر فکر
۱۷۷	بادۂ وطن



## پ

۱۸۰ صفحہ ۱۸۰ ترانہ وطن :- سمیٹھ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو

۱۸۳ ۱۸۳ میون وطن :- توشان کیاہ چھ پوشن میونے وطن مبارک

۱۸۶ ۱۸۶ سوال :- کیاہ نوجواننے منز وطنک خیال آسبیا

۱۸۸ ۱۸۸ وطن دارو ۱ :- وطن دارو ڈرو روزتن دار

۱۹۰ ۱۹۰ ۱۹۰ وطن دارو ہو :- ژھنٹہ کیڑہ گوئے غارتک نارو ہو

۱۹۳ ۱۹۳ یا بار خومہ دایا

۱۹۵ ۱۹۵ مناجات :- پر کرکھ ژو بندہ پن چھئے مہ چھ ژالہ نے بے چھئے رونا

## مناظر قوم درت

۱۹۶

۱۹۸ ۱۹۸ پان ژادر :- بوزی بو مبرن سوز لولہ رے روزی دماہ پانژادر رے

۲۰۳ ۲۰۳ وینتھ :- ویر ناگج ماری منزی پری سوند رے بوزی میانی ژار

۲۰۵ ۲۰۵ دل آرو دل :- وارہ مہ ونٹہ آرو دل کیڑہ گیکھ ووبے

۲۰۸ ۲۰۸ شپنہ مانی :- اتی روز وارہ بوز دلہ ژار میانی

شپنہ مانی شلہ پد مانی

۲۱۱ ۲۱۱ شمع :- ہوش کر پاؤا لولہ دیوانے گوش تھا و بوزتھ افسانے مین

۲۱۳ ۲۱۳ ونچ یار :- گنس تہندس لکڑہ پاری پاری سگ دتے کمر ونچ یارے

۲۱۸ ۲۱۸ درو یار :- ژلان چھ شرجابن احتطرابن وولن اندر

۲۲۸ ۲۲۸ بہار :- مبارک آدنگو یارن بہارن جلوہ ماون ہیوت

صفحہ  
۲۳۰

۱۶ سوئت آو :- ژؤل دندہ آو بہار صد بار مبارک

۲۳۱

نہاے ہاتھی

۲۳۲

۱۷ اہریرہ فلو :- نو اہر شہبازہ کئیو با دم گرن پر دانی

۲۳۳

۱۸ آدم گری :- مقبول اذل عاشق تیلہ جلوہ پن ہاے

۲۳۵

۱۹ نہاے ہاتھی :- نیندرہ ہتیو گڑھ بیدار، گڑھتہ بیدار ہاے ہاے

۲۳۸

۲۰ بول تہ گار جہار :- آو گن ہند بہار آو دکن ہند بہار

۲۵۵

۲۱ بے خودی :- ما دانہ فریو تر او خودی زان خمدانی

۲۵۵

۲۲ خودی :- ہا بندہ تریہ شوی نہ غوہ لائی تہ گدائی

۲۵۷

۲۳ سمجھاش چندر بوس - فلسفی

پچھ تو شان پرشہ موت بلبل تہ بولان گلشن اندر

۲۴ مہاتما گاندھی - شاعر :- وچھان یس جلوہ پرش ہند چھہ بلبل نہ بہار س مژ ۲۵۹

- ۲۵ شکوہ ابلیس : غرض میہ اسم تہ بیوفائی دئے بہ از گوہ و تنے زمانا ۲۶۱

۲۶ نالہ بڑشاہ :- درود دل سوز جگر روزہ نہ پودن زہای ۲۷۳

۲۷ شکوہ کشمیر :- زمانہ کا تیاہ کران چھہ گردش نہ چھس راماہ نہ چھس قرارا ۲۷۶

۲۸ خواب خیالہ وھاگ نا :- بیتخانہ کعبہ دفتر کتابہ جنت جہنم سیم روبہ داہ ۲۸۳

۲۹ نظم :- پوش نالو وفعہ تھو نیندے گل خورشید چھاو سد گرے ۲۸۶

۳۰ نظم :- یہ دین تہ مذہب ترہ دیند ارومہ زان غوہ لائی نتر گدائی ۲۸۸

(۳۱) سرمایہ داری :- شاہی غولامی پر ڈا تیر رازہ

(۳۲) نغمہ بیداری :- غرض غولامی تیرا فیری ہند بہانہ کنڑک برادری ۲۹۳

## انقلاب

(۳۳) پیام انقلاب :- پردہ تھوڑے طور پر آئینہ کھتا در حجاب ۲۹۸

(۳۴) انقلاب :- نو بہارک رازیارن باوہ پائے انقلاب ۳۰۳

(۳۵) انقلاب و انقلاب و انقلاب :- زندگی کیونہ انقلاب ہنر کتاب ۳۰۵

(۳۶) انقلاب ان انقلاب :- بندگی راوہ رووند گئے ہند حساب ۳۰۷

## سوز و ساز

(۳۷) سون :- افسانہ درد و سوزک بوز میانہ دوسن دارہ ۳۱۲

(۳۸) میاں سلام نکھنا :- کیاہ کرہ لولہ نارس دل کس غم تیرا خاس ۳۱۴

(۳۹) میون یاون :- سبہ پھول یاون میون لکھ ٹورا ۳۱۹

(۴۰) عید :- دیدار پیرن یارہ ہند بیتاب یارن عید ۳۲۱

(۴۱) انجام ہوس :- خود شبرے گلآہ ڈیوٹیم خاموش پنہ شایہ ۳۲۴

(۴۲) دشمن :- ہر دہارن تیرا نگہ ہارس ہمیشہ نارس چھ ناروشمن ۳۲۵

(۴۳) یاون تیرا بحر :- گولاباہ وارہ ہند یاون بحر سوسن مران ہند ۳۲۷

(۴۴) موزور :- سرمایہ دارن مار موکھار بارہ موزور ۳۲۸

(۴۵) صبح صادق :- صبح پھول مسولہ تھوڑے نقاب آہستہ آہستہ ۳۲۹



(۳۶) جلوہ :- دلچھہ جامہ نوکر نوکر تلیختہ پردہ ہاؤن پٹن جلوہ ہتیو دلبرن دارہ ۳۳۰

دقتیچہ کتھ

۳۳۲

(۳۷) "دوختہ علم پیر" تراو غفلتہ غافلہ دوختہ علم پر ۳۳۲

(۳۸) گر سپر نامہ :- خود این زو دتتم پیر پر پٹھو تہنرے مہربانی چھم ۳۳۵

(۳۹) آہ منطوم :- غمہ لائی منز اپیز ایمان غلط ہمت تہ جولائی ۳۳۷

(۴۰) شاعر، لیڈر قوم :- سوز و ساز زندگی راز حیات ۳۳۸

(۴۱) تقدیر :- چھک بنیومت کیازہ تقدیر کوک شکار ۳۳۹

(۴۲) کشمیر :- دین برحق فطرکت آہینہ دار ۳۴۱

(۴۳) خاندان :- نوکتہ دانو پادہ کر کر بڑی خاندان ۳۴۲

(۴۴) وطنیت :- سورتھہ صؤرت گرن ہنر دلفریب ۳۴۳

(۴۵) انقلاب اوس :- زندگی ہندو ولکن یتلہ دیت ظہور ۳۴۵

(۴۶) مارکس ازم :- دین تمکو سند فطرکت آہینہ دار ۳۴۶

(۴۷) میانہ سفر کوک ..... :- میانہ سفر کوک مقررہ اکھ لامکان ۳۴۸

(۴۸) خرما :- اکھ سوالہ صاف مبہم یختہ جواب ۳۵۱

بایعیت و قطعات وغیرہ

۳۵۵

یوان غزل -

۳۶۵

پیام آزاد

۳۶۶

(۴۹) لولہ رستیو لولہ کی افسانہ ونے کیاہ

۳۶۷

(۵۰) نادان لوگتھ پانہ صاحب خانہ ونے کیاہ

۳۶۸

صفحہ

۳۶۸

(۶۱) بے سوز دل بنی کیا ہ سوز کہ ترانہ والے

۳۶۹

(۶۲) کیا ہ روزہ پر دن ڈھایہ ڈھایہ سوز جگر میون

۳۷۱

(۶۳) شکایت کن کن ہنر مہ کر فوجا نو

۳۷۲

(۶۴) پڑے پڑے لم گنیر چہ ویرے

۳۷۳

(۶۵) ڈرہ اوٹک گاڑ جاک نوڈ ڈیہ لوگت نار اناسو

۳۷۴

(۶۶) دھون عالم ہند غمہ غمہ غمہ دھون دھون ساز

۳۷۵

(۶۷) روزہ ہے ساتھ تہ دہر روزہ ہے افسانہ میون

۳۷۶

(۶۸) یس دردہ نیتن مردانہ قدم تراوے

۳۸۰

(۶۹) دل سا فی مہ کر گنکین تقدیر تھیکن دالے

۳۸۲

(۷۰) دلیرن سیتو تھاوک لے گزھی دل تہ جگر پاؤدا

۳۸۴

(۷۱) یس نارہ ترٹن ہندو پاؤٹھی پان سوزہ پنن دالے

۳۸۵

(۷۲) محفلن منر خمہش دلاہ آتش بیاناہ آسہ ہے

۳۸۷

(۷۳) دروگ نار یس لوہ لہ منر لہ وان روزہ نہ پردن ڈھایے

۳۸۹

(۷۴) بے لالہ دندے لال بے نو ترالہ جڈا پی

۳۹۰

(۷۵) گئے پرواز طوطس، بٹیکس، کاوس تہ شہبازس

۳۹۳

(۷۶) دورندو چھ مہس بڑی بڑی شیشن تہ پیمانن

۳۹۵

(۷۷) بلہوس دیوانہ لاگن لولہ دیوانس پڑیا

- (۷۸) بے درددل مردہ میہ چون غمہ صہ گن جیتم کیاہ ۳۹۷
- (۷۹) گڑھان چھم پارہ پارہ جگس تہ کُن وچھت دل قرارہ میانے ۳۹۸
- (۸۰) پائس پیتو انسان بے پردائے تہ مولاک ۴۰۰
- (۸۱) لائے مجہنچ کمند ملک غمہ داشکار کر ۴۰۱
- (۸۲) گہنرس معنہ پیلہ زون انسان کتہ رود نفرت تہ وحشت کیاہ ۴۰۳
- (۸۳) عاشقی ہند شور و شر چھا فتنہ بازار چھا ۴۰۵
- (۸۴) برجستہ فلک لہو درددل گفن از روشہ بہن جانہ شو بیا ۴۰۷
- (۸۵) و مہنہ زندہ فیت کال زندہ و نیر آسو ۴۰۸
- (۸۶) تن دارو وطن دارو پین وعدہ وفا کر ۴۱۰
- (۸۷) افسانہ جد ساز تہ سامانہ جدامیون ۴۱۰
- (۸۸) دیک و لولہ راوہ راوان غمہ لامی ۴۱۲
- (۸۹) فریبکو پردہ تہ تہ ڈر و مردن ہند حجاب آخر ۴۱۳
- (۹۰) یہ عالم حسرتک خارا چھہ میانس گلشن اندر ۴۱۶
- (۹۱) روزہ یاد افسانہ گامتین زمانہ ہند ۴۱۷
- (۹۲) مزاحیہ غزل۔ ۴۱۸
- (۹۳) نیمبر دل تہ پتر مرہ ہا یکس تھاون گزے بوہرو ۴۱۹
- (۹۴) دن دارو لگے پارسی بڑ نوزہ عشقہ بیامری ۴۲۰



- (۹۵) دِگنہ دِنِ مَوْن :- لولہ باغس آوے نو بہار و تیسویے ۴۲۴
- (۹۶) غزل :- چھم ہو س نالہ رُستخہ لالہ بہ ژورے ژورے ۴۲۶
- (۹۷) غزل :- کامہ دیو میون جامہ زرمیے لولو ۴۲۷
- (۹۸) غزل :- تہ نہ وفا میہ اضطراب کیا نہ پہ دل ہراوہ ہا ۴۲۸
- (۹۹) غزل :- لولہ باغک بولہ دِن بُلبل ژو لہ وڈ اُلیے ۴۲۹
- (۱۰۰) غزل :- جانا نہ چھم نہ بوزان سوزک ترانہ و تیسویے ۴۳۱
- (۱۰۱) غزل :- چھس شوقہ چہانے بیقرار معشوقہ یوان چھے نہ عار ۴۳۲
- (۱۰۲) غزل :- پوشہ مہتر لالو تراو روشنیے ۴۳۲
- (۱۰۳) غزل :- چھس وندہ دزان بے تہرہ رستہ کالہ تاپہ ۴۳۳
- (۱۰۴) غزل :- لولہ وداکھ بادہ ہمس اہل دلا آسہ ہے ۴۳۴
- (۱۰۵) غزل :- لولہ منز بے کوثر لہر وکتھ دل بے قرار میانے ۴۳۵
- (۱۰۶) غزل :- مَسول بے کزانہ ذرایس بلبلہ امارہ چانے ۴۳۶
- (۱۰۷) غزل :- تہمتا او سُم تہ تہ تہ لہ ہے ۴۳۸
- (۱۰۸) غزل :- کتھا بوز سوز دل میون ژوئے راوہ راو لُتریے ۴۳۹
- (۱۰۹) غزل :- بے مَسول خُون دل مارن سہ فیریا تازہ یازن سہ ستر ۴۴۰
- (۱۱۰) غزل :- پردہ سے تھا و نیم ڈھائے در در دل ۴۴۱

# خ

صفحہ

- (۱۱۱) غزل :- کہہ کچھ بے وفا ہے و فساد رہ میاں ۲۴۲
- (۱۱۲) غزل :- بے ناد لائے یاؤں را یہ ۲۴۳
- (۱۱۳) غزل :- از روزہ سائے آدین میاں ۲۴۵
- (۱۱۴) غزل :- شبن زن گامچوئے درہ زون لاجوئے ۲۴۶
- (۱۱۵) غزل :- چچم خارہ خارہ در دل بیتہ کر سمر دبارہ ۲۴۷
- (۱۱۶) غزل :- بے عار بیکل بیڑ کچھ گوشتش و ز قوس دیدار ہاؤے ۲۴۸
- (۱۱۷) غزل :- باہلی و نتر بالہ یارس وارہ دیدار ہاؤہ ہے ۲۴۹
- (۱۱۸) غزل :- جانانہ کرے جان فدا لولہ صدا بوز ۲۵۰
- (۱۱۹) غزل :- دور موہیم درد دانے نندہ بانے آدو ۲۵۱
- (۱۲۰) غزل :- ویسویہ دل ہے آم لولہ سپتر برنس ۲۵۲
- (۱۲۱) غزل :- تہہ پہ ماڈیڑ ٹھوون آدن میوئے ۲۵۳
- (۱۲۲) غزل :- کیہ وئے مارہ مکتیو مارہ دزس ہے ہاؤے ۲۵۳
- (۱۲۳) غزل :- آدم محبت عالم محبت شان محبت سبحان اللہ ۲۵۴
- (۱۲۴) غزل :- جانانہ کرے جان فدا لولہ صدا بوز ۲۵۵

دور دویم

۲۵۷

نظیں، پیامی غزلیں وغیرہ

منظومات

۲۵۸

(۱۲۵) دُڑہ کل :- پر کوتاہ یاونس چچے باو کران چھک وڑہ ٹکریے واو ۲۵۹

(۱۲۶) بٹہ کھڑے۔ درم فوٹہ روو لھن شرم کڑی کڑی بٹہ کھڑے مڑی مڑی مڑی مڑی

(۱۲۷) پہلے کھڑے۔ اُتی روز وارہ بوز و لہ زار میانی پہلے کھڑے لولہ و ن ہارے

۴۶۷

ایوان غزل

۴۶۸

پیام آزاد

۴۶۹

(۱۲۸) پائیس پیتہ انسان دیوانہ ژہ مولاگ

۴۷۰

(۱۲۹) تین قلم تر لیکھن سراپا نہ خہ شام سہ خورہ چھا

۴۷۱

(۱۳۰) نظر پانے کھن ژہ انسان کر تو

۴۷۲

(۱۳۱) دین و دنیا دوسن پتھ راوہ روو تھ تی پڑیا

۴۷۳

(۱۳۲) چہ عاش و عشرت چھہ بوڈ مصیبت آرام تر راحت چھہ محنتس مڑی

۴۷۵

(۱۳۳) مبارک تازہ دورانس مبارک

۴۷۶

(۱۳۴) بیدردہ لولک بہانہ کڑی کڑی ترانہ لولک پڑن روا چھا

۴۷۷

(۱۳۵) آ رہ کتہ لار مویشہ بیگنس

۴۷۹

(۱۳۶) مہ لاگ پان پنن زالہ رستم زالہ و نیو بوز

۴۸۱

قطعات

۴۸۷

معہ خسانہ

۴۸۸

(۱۳۷) سرو آزاد آوے پورہ نازہ

۴۸۹

(۱۳۸) عاشقن ہنر عشقاؤی کفر چھا اسلام چھا

۴۹۰

(۱۳۹) یاد نہ میا نے یاد نہ راوے

- ۴۹۲ (۱۴۰) لیکھس نا لوکھی نامہ میہ نیوئم کامہ دیون دل
- ۴۹۳ (۱۴۱) نیا اوئم نہ دردل گمان دلبرو وے
- ۴۹۴ (۱۴۲) جامہ چھی نیلوتے شلوار چھتویے
- ۴۹۶ (۱۴۳) ولو لاگہ ہو دوستد اُرسی نگارو
- ۴۹۷ (۱۴۴) رادان یس چھ آدن تس کتہ قرار آسے
- ۴۹۸ (۱۴۵) تمنا اوئم تراوہ غار زانی
- ۴۹۹ (۱۴۶) تمس روس باوہ کس تمسند فسانہ
- ۵۰۰ (۱۴۷) اُسرون بے وفادلبر آسے کُن بے حجاب پیہنا
- ۵۰۱ (۱۴۸) باز پیہنا سرور آداد ویسیے
- ۵۰۳ (۱۴۹) پایہ بڈ سوندرا ڈراپہ مکہ چالے
- ۵۰۴ (۱۵۰) لولہ پوشنہ لو بئو ٹھم گوشن
- ۵۰۵ (۱۵۱) میہ یاون بیرہ کور تھم وینہ پر کہ آولہ نہ بے لاجھتس بال
- ۵۰۶ (۱۵۲) سر آلوے بے پادن پائیس پیتو نگارو
- ۵۱۰ (۱۵۳) فند باز دلبر چھمے تنبہ لادان
- ۵۱۲ (۱۵۴) چھمے لولہ جی بیمارویے
- ۵۱۴ (۱۵۵) تھو و تھ آسہ بار پیچھ دوشن
- ۵۱۵ (۱۵۶) یتیم زلہ گراے لہجو سونہ کنہ دوس



- ۵۱۷ (۱۵۷) از چھم دلس نغمہ شس حائلے
- ۵۱۸ (۱۵۸) ہائثرکہ یارو بوزو کئے زار وئے یو
- ۵۲۰ (۱۵۸) مینہ دو گاموش چھ چائی کل
- ۵۲۱ (۱۵۹) وئی مینہ دوتے دارہ تے بریے لو
- ۵۲۳ (۱۶۰) فلیاہ لچو مولوہ باد مینے
- ۵۲۴ (۱۶۱) کیہا کپہ لوہ نارس زاجم مینہ تال ویسویے
- ۵۲۶ (۱۶۲) وچھم دورے بران شپشن شراب آہستہ آہستہ
- ۵۲۷ (۱۶۳) مس پیالہ برم چانہ کئے دورہ غلے لو
- ۵۲۸ (۱۶۴) مارہ کر تھس بڑ نارہ وڑہ ٹولیے لو
- ۵۲۹ (۱۶۵) مینو چھ سادو سانس مبارک
- ۵۳۰ (۱۶۶) فراق تھاؤتہ گوے کہ ہالی
- ۵۳۲ (۱۶۷) مینہ پان کر مہس بیتہ قہر ہائی
- ۵۳۳ (۱۶۸) غا غا شہ مینو ہولہ چانے تھوہ دشنے مینہ
- ۵۳۵ (۱۶۹) دورہ دورے مینہ نیم یارن دل
- ۵۳۶ (۱۷۰) مبارک جلوہ دیدار ڈیو چھم
- ۵۳۷ (۱۷۱) ہا یارہ بے پرواہ روہم نہ وئے لو
- ۵۳۸ (۱۷۲) دتیو ہر صاحبن آئے آئے توامے نشان چائی

- ۵۳۹ (۱۴۳) وچھن کر گلبدن گلفام لتویے
- ۵۴۰ (۱۴۴) ہول چھم کورت لولہ بیمارسیے
- ۵۴۱ (۱۴۵) عید چھم تر کرہ ناشادریے
- ۵۴۲ (۱۴۶) روز تو دماہ بیہ لالہ
- ۵۴۳ (۱۴۷) دور موہیم دور دالے نندرہ بانے مدہ نو
- ۵۴۵ (۱۴۸) مس سینر سپنم لالہ پر مسے
- ۵۴۷ (۱۴۹) پوشہ متہ روشنس بہ لگے پاری
- ۵۴۸ (۱۵۰) باغ نسیم کے گلو باشہ کران کران وولہ
- ۵۵۰ (۱۵۱) قدمن ہا چشمہ وحقراوے مدہ نو
- ۵۵۱ (۱۵۲) بائیے کیاہ گمانہ بوز جانن روشنہ بیڑھ
- ۵۵۲ (۱۵۳) ازینر مدوارو پینر چاند گزہیم شادی
- ۵۵۳ (۱۵۴) نیمبرزل چاند امارہ گامبر چھس بانبرے بومبرو
- ۵۵۴ (۱۵۵) یارہ مر رہ خارہ لگیو خارہ تھاوتھہ ژولہمو
- ۵۵۶ (۱۵۶) شالہ مار باغچ یوسمن تھریے
- ۵۵۸ (۱۵۷) برجوش آئے پوشہ وارہ گل
- ۵۶۰ (۱۵۸) میہ شادی عسیم ژینہ دادر باوے یہ جادی مانکل گنیم لالہ

- صفحہ  
۵۶۲ (۱۸۹) ستمگارہ حمار تھاؤن روا چھا
- ۵۶۳ (۱۹۰) رتہ پتھہ رادہ راؤم جو آنی مالو
- ۵۶۴ (۱۹۱) روشہ روشہ پوش چھاوان کوت ژو لم بیچارہ دوست
- ۵۶۵ (۱۹۲) اغافل ژو چھہ بے وفا سہ ندی لو
- ۵۶۶ (۱۹۳) دلک آرام نیو تھم ژھلہ
- ۵۶۸ (۱۹۴) خوش روزیہ سوز عشق بوز اے صنم غنیمت
- ۵۶۹ (۱۹۵) باکلی ژہ کونہ دلبرس وعدہ پنن وفا کرے
- ۵۷۰ (۱۹۶) حال دل رودا دشکل یار جاناس و نیم
- ۵۷۱ (۱۹۷) ماہ تابان آوے لہوئے وچھتہ نورن پھتہ
- ۵۷۲ (۱۹۸) میرہ چانے چھیا بے تابو لو
- ۵۷۳ (۱۹۹) پیالہ دتہم ژہ ساقیا تازہ بتازہ نو بنو
- ۵۷۶ (۲۰۰) عشقن کوڑم بیداد ہے فری یاد ہے فری یاد ہے
- ۵۷۸ (۲۰۱) باکلی سہ ہے چھہ بے وفا میون امار کیا کرے
- ۵۷۹ (۲۰۲) سوسال بڑ کونس صنایہ بکس ماہ و لٹھ گوم
- ۵۸۰ (۲۰۳) آنتہ مالین ساٹھا یار ویسویے
- ۵۸۱ (۲۰۴) روزو بومرو بوزہ یتیمزل کر تھس ماہ تر صنایے
- ۵۸۲ (۲۰۵) بے دردہ مدوارہ ولو دردہ نئے بوز

(۲۰۶) دیکریے سہ لالہ کریم غصہ ملا لہ تراوہ

(۲۰۷) امارے چانہ گوڈنم حبش و لوموروش بے مارے پان

(۲۰۸) سنہون سنطوہ مینہ بوزہ مے تنہ زونم پینہ نے پان

(۲۰۹) لولہ ژورو مین دل ژرے جان ژرے جانہ ژرے

(۲۱۰) لوکٹ باغ آو مین برجوش

(۲۱۱) لولہ کس باغس فہ ہمزہ ہقرہ چہم

(۲۱۲) بزمہ ویمبر دل نیسدرہ بوزہ ناوہس

(۲۱۳) لولہ رستہ لولہ زر چہم کینہ وے

(۲۱۴) آہ کتہ لوبان چھک ژہ افسریے

(۲۱۵) مینہ ل چانہ لولہ تپہ آے مدنو

(۲۱۶) "مینہ ل چانہ لولہ تپہ آے مدنو"

(۲۱۷) گروہ بلبس نش تھاؤن حجاب شو بیا

(۲۱۸) بے واپہ ژڈ لکھ تہ آوہ تہ ناگڑاے مینہ ہیمہ مالے

(۲۱۹) عاشق بومختہ کاریو دیارہ سندے رضا کرے

دوسرا اول

غزلیات

(۲۲۰) دیوانہ کرکھ سہ یار کوٹ گوم



- ۶۰۳ (۲۲۱) مَس چیتھ گیس دیوانہ ہے دیوانہ ہے
- ۶۰۴ (۲۲۲) کس دینے ڈولم بالہ یار ہے ویسے
- ۶۰۵ (۲۲۳) دُور موہیم دُورہ فلی وعلہ لا الموت لولہ منزے
- ۶۰۶ (۲۲۴) اچھ ماہ روئیس گت کران پھی زلف پیمان یک طرف
- ۶۰۷ (۲۲۵) باد صبا روشہ آوے لڑیے
- ۶۰۸ (۲۲۶) گل پھول مین لولہ باغس
- ۶۰۹ (۲۲۷) پتھر مَس پیا لہ چیتھ سعم ندھی
- ۶۱۰ (۲۲۸) ہی مال درائیس دوان دُئیے
- ۶۱۱ (۲۲۹) گجسو کران چانے سترے
- ۶۱۲ (۲۳۰) اَلْفَتَّ اُچھ اشارہ دلقرارہ دلبر
- ۶۱۳ (۲۳۱) اَسہ وُن بے وفادلبر سے کُن بے حجاب پیہ نا
- ۶۱۴ (۲۳۲) کس باوچہ پیم افسانہ تر ڈورے ڈولم جانانہ
- ۶۱۵ (۲۳۳) مبارک لولہ کس باغس فولم پوشہ چمن امشب
- ۶۱۶ (۲۳۴) یاون راین گنم پڑھنے
- ۶۱۷ (۲۳۵) سنیاں لائت فیرس دُنو نے
- ۶۱۸ (۲۳۶) لگیو لہ مِتہ لالہ پاراوس
- ۶۱۹ (۲۳۷) لٹو یے لول آم بیہ وچھ ہن تر

۶۲۶

(۲۳۸) مدنو پردہ روئیس تل

۶۲۹

(۲۳۹) کامر دیو لائگت جامہ گھو لائی

۶۳۰

(۲۴۰) پردہ کو طو برچ نورہ مشعلیے

۶۳۲

(۲۴۱) چھ بلبل در غذا بو لو

۶۳۳

(۲۴۲) گل فو لی میہ لولہ باغس

۶۳۵

(۲۴۳) جانک پردہ چھنہ جانبارس

۶۳۶

(۲۴۴) عید چھم تر قہ ربان سر کرے، بوزنم سوال اسے تازہ بین



## بیش لفظ

عبدالاحد آزاد کشمیری زبان کے سربرآوردہ شاعر اور ادیب تھے وہ اپنے درجے کے تبلیغ یافتہ نہیں تھے۔ اور دنیوی جاہ و مرتبہ جیسی کوئی چیز ان کے پاس نہیں تھی لیکن خدا نے انہیں سو نعمتوں کی ایک نعمت ملکہ شاعری بھرپور عطا کی تھی۔ ایسا ملکہ شاعری جو شاید کم ہی سخن سنجوں کے حصے میں آتا ہے۔ اس کے سہارے آزاد نے زندگی کے کڑوے کیلے مرحلے گزاریے اور ایسا نعمت اپنے پیچھے چھوڑ گئے جو دکھی دلوں کی غم خواری کرتے رہے ہیں۔ اور بیٹھی ہوئی ہمتوں کو اُبھارتے رہے ہیں۔ لیکن آزاد نے اپنی شاعری کا لازوال اثاثہ ہی نہیں چھوڑا، بلکہ ایک اور سرمایہ ڈاکٹر پیم ناتھ گنجو کے دل میں اپنی شخصیت اور شاعری کی قدر دانی چھوڑ گئے جس کی بدولت ان کی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ آج ادبی دنیا کی دسترس میں آسکا۔

ڈاکٹر پیم ناتھ گنجو نہ صرف آزاد کی شاعری کے قدر دانوں میں سے

ہیں بلکہ اُن کی ذات اور شخصیت کے پرستار بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آزاد کے کلام کی ترتیب اور تدوین کا حق ہی نہیں ادا کیا، بلکہ اُن کی بیوہ کی مدد اور اپنے دوست کی یادگار کو قائم رکھنے کے لئے وہ سب کچھ کیا، جو ایک دوست کر سکتا ہے۔

آزاد سچے شاعر کی طرح ایک لامبالی طبیعت کے انسان تھے جو کلام سرانجام پاتا اُسے بے توجہی سے ڈال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ان کے بہت مسودے شاید ضائع ہو گئے، اور ان کے انتقال کے بعد جو کچھ دستیاب ہوئے وہ ایسی خستہ حالت میں تھے کہ اُنہیں پڑھنا اور قلمبند کرنا بڑی دیدہ ریزی اور صبر و تحمل کا کام تھا۔ لیکن ان قدر دان دوست نے اس ساری زحمت کو ایک ٹوہ، تحقیق اور تجسس میں منہمک انسان کی طرح اپنی اختیار کی ہوئی خدمت کو نہ صرف دلہانہ ذوق بلکہ اداسے فرض کے احساس کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ ڈاکٹر گنجو کی اُن تھک محنت کا نتیجہ ہے کہ آزاد کی متنوع فکر کے نتائج کا تقریباً سارا سرمایہ محفوظ اور مرتب ہو سکا ہے۔

ڈاکٹر گنجو کے ذوق ادب اور سخن فہمی کا یہ یادگار کارنامہ پوری تعریف اور توصیف کا مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے پیشے کی معرفیت کے باوجود اس قیمتی سرمایہ کی تدوین اور ترتیب میں ایسی سعی بلیغ کی۔ وہ کشمیری کے صاحب ذوق سخن فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو سے بھی گہرا شغف رکھتے



ہیں اور یہ اسی شغف کا نتیجہ ہے کہ اپنے شاعر دوست کے کشمیری کلام کو مرتب کر کے اس کی حیات اور فکر کے سارے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے لئے ایک حاوی اور بسیط مقدمہ اردو میں لکھا اور کلام کی ضروری تصریحات بھی شامل کیں۔ اور تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا، تاکہ آزاد کا فیضان کشمیر کی چار دیواری سے باہر اردو کی وسیع تر دنیا تک پہنچ سکے، اور اردو خوان بھی آزاد کی شاعرانہ عظمت اور ان کی فکر کی رنگارنگی سے بخوبی واقف ہو سکیں۔ مجھے ڈاکٹر گنجو کی عنایت سے اُن کے مقدمہ اور بعض نظموں کے ترجمے اور تشریح کو چھپنے سے پہلے بالاستیعاب مطالعہ کا موقع ملا۔ آزاد کی فکر و فن میں جو مضمر صلاحیتیں ہیں، اُن کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اس کا افادہ وسیع تر ادبی حلقوں تک پہنچایا جائے۔ اور یہ ڈاکٹر گنجو کا ایسا اقدام ہے جو کشمیری ادب اور شاعری کی بڑی بھاری خدمت تصور کی جاسکتی ہے۔ اس کا ایک اچھا جواز آزاد کی اردو میں مہارت ہے جو اُن کی یادگار تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" سے ظاہر ہے آزاد محض شاعر ہی نہیں بلکہ بالغ نظر نقاد بھی ہے۔ کشمیری زبان اور ادب کے ارتقاء پر اُن کی نظر گہری تھی جس کا اثر ثبوت اُن کی متذکرہ صدر تصنیف ہے جو انہوں نے اردو میں لکھی ہے اور کلچرل اکادمی سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ صلاحیتوں کا ایسا مجموعہ کم اہل قلم میں نظر آتا ہے۔ ایک معنی میں وہ کشمیر کے پہلے نقاد ہیں جنہوں نے نئے تنقیدی اصولوں پر کشمیری شاعری کا جائزہ

لینے کی کوشش کی ہے۔

یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ ایک اہم اور نمایندہ کشمیری شاعر کی زندگی اور اس کے کلام کو ترتیب تو منبج اور تشریح کے جدید اصولوں پر اردو دنیا تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔ اس کے مطالع سے اردو دنیا کو اندازہ ہو سکیگا کہ کشمیری ادیبوں اور شاعروں کا ذہن کن راہوں پر گامزن ہے اور ان کی فکر بلندی کے کس معیار کو چھو رہی ہے۔

ڈاکٹر گنجو کی یہ ادبی خدمت نہ صرف تو صیغ کی مستحق ہے، بلکہ ایک نشانِ منزل بھی ہے۔ توقع ہے کہ کشمیری ادیب دوسرے سربراہ آئندہ کشمیری شاعروں اور ادیبوں کے افکار کے افادہ کو اسی سلیقے اور ذوق کے ساتھ عام کرنے کی سعی پیش کریں گے۔

ہر سیکر کشمیر

۱۹ دسمبر ۱۹۶۶ء

عبد القادر سہروردی

صدر شعبہ اردو جموں و کشمیر یونیورسٹی

## تہذیب

مرحوم آزاد کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ۱۹۳۶ء میں  
 ہجرت صاحب مرحوم کے توسط سے شروع ہوئے تھے۔ پہلی ہی ملاقات  
 میں ایک دوسرے کا رحمان طبیعت دیکھ کر ہم میں باہمی موانعت قائم ہو گئی  
 چنانچہ ہمارے لئے ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آنا جانا اور رات  
 رات بھر علمی ادبی اور دوسری ایسی ہی صحبتوں میں مشغول رہنا معمول سا  
 بن گیا تھا۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ اس کے بعد مجھے بلسلا ملازمت  
 سرکار آزاد کے آبائی گاؤں رائگر کے قرب کو چھوڑ کر ریاست کے دوسرے  
 علاقوں میں جانا پڑا۔ اس کے بعد ہماری خط و کتابت شروع ہوئی۔ ان کے  
 کئی خطوط اب تک میرے پاس محفوظ ہیں، جہاں خطوط میں دوستانہ  
 جذبات اور بے تکلفی اور قرب نمایاں ہے۔ وہاں لفظ لفظ اور سطر سطر  
 میں ادبی ذوق و شوق بھرا پڑا ہے۔ طرز تحریر رنگین ہے اور آزاد کے ادبی

جو ہر کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سلسلہ بھی کئی سال تک جاری رہا۔ پھر کبھی خطوط کے ذریعہ نیم ملاقاتیں اور کبھی آمنے سامنے کی پوری ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ بس اوقات آزاد اپنے تازہ منظومات کی نقلیں میری دلچسپی اور مطالعہ کے لئے اپنے خطوط کے ساتھ بھیجتے تھے۔

رعلت سے ایک دن پہلے جب آزاد کو اپنی زندگی کا چہرہ راع ٹھٹھاتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اور رقمہ اجل ہونا انہیں ناگزیر دکھائی دیا تو رات کو اپنے ساتھیوں کو جگا کر وصیت کے طور پر کہا۔ ”جینا مرنا اختیار کی بات نہیں۔ میرے پاس دنیا کی ثروت اور سرمایہ تو کچھ نہیں۔ ہاں فقط نظموں کے کچھ مسودے اور عمر بھر کی عرق ریزی کا نچوڑ تاریخ ادبیات میرا سارا سرمایہ ہے میں ان کا غذات کو حسب خواہش ٹھکانے نہ لگا سکا۔ آپ لوگوں سے بھی شاید کچھ بن نہ پاسے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بعد ان کا غذات کو پینڈٹ پرمینا تھہ بزاز صاحب یا ڈاکٹر پدم ناٹھہ گنجو کے حوالے کیا جائے، تاکہ وہ ان کا غذات کی تکمیل ترتیب اور اشاعت جس طرح مناسب ہو کریں۔“

---

۱۔ یہ کتاب کلچرل اکاڈمی نے ”کشمیری زبان اور شاعری“ کے نام سے چھپا کر شائع کر دی ہے۔ یہ کتاب بستر مرگ پر آزاد کے سر ہانے لگتی۔ اور جہاں کہیں بھی وہ جاتے تھے یہ کتاب ان کے ساتھ رہتی لگتی۔ (گنجو)



اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو مرزا عارف صاحب کو کاغذات سپرد کر دئے جائیں۔ تاریخ ادبیات چند ابواب کے سوا اگر نمٹنے کے آزاد کے مرنے کے بعد ہی ان کے وارثوں سے نقد معاوہدہ دے کر حاصل کر لی تھی۔ لیکن شاعری کے مسودے، بیاضیں، تاریخ کا بیشتر حصہ اور دوسرے مسودات سو سو تیار گاؤں میں، ان کی بیوہ کے پاس ہی پڑے رہے۔ آزاد کے مرنے کے سات سال بعد مجھے ان کی وصیت کا پتہ لگا، اور میں نے سو سو تیار گاؤں کو ان کی بیوہ اور وارثوں سے تاریخ کے مسودات اور نظموں کے مسودے اور بیاضیں وغیرہ حاصل کیں۔ گزشتہ کئی سال سے میں ان مسودوں اور نیم خوشدہ پرچیوں کی چھان بین تالیف اور ترتیب میں مصروف رہا۔ اور حکام بالاک کی توجہ اس سرمایہ ادب کی طرف مبذول کرانا رہا۔ لیکن کسی ایک حسب اختیار سے ٹھوس اور عملی حمایت اس بارے میں نہیں ہو سکی۔ بارے شکر ہے کہ آخر میں دو ایک دوستوں کی مہربانی اور ادب دوستی سے جناب بخشی غلام محمد صاحب سابق پرائیم منسٹر جہوں و کشمیر سے اس سلسلہ میں میری بات چیت ہوئی۔ انہوں نے اس بکھرے ہوئے سرمایہ ادب سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ دو ایک ملاقاتوں کے نتیجہ کے طور پر کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کے ذریعہ اس ادبی مواد کو شائع کرنے کا انتظام ہوا۔ چنانچہ میری خواہش کے مطابق مرحوم کے وارثوں کو مسودات وغیرہ کے لئے موقوف

معاوضہ دیا گیا۔ بیوہ آزاد کو مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار بطور پنشن تاحیات عنایت ہوئی۔ مرقہ آزاد مرحوم پر ایک موزون میموریل قائم کرنے کے لئے رقم منظور کی گئی۔ تاریخ ادبیات کے لئے ایک ایڈیٹریل بورڈ قائم ہوا، تاکہ اس کتاب کے ابواب کو ترتیب دینے اور مرتب کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ تاریخ کا نام بورڈ نے "کشمیری زبان اور شاعری" زیادہ مناسب سمجھا، اور اسی نام سے اسے چھپوا کر شائع بھی کیا۔

آزاد سے میرے تعلقات کے مد نظر ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کی تالیف ترتیب اور اس کو ایڈٹ کرنے کے لئے قرۃ فال بنام من دیوانہ زدند

میں اپنی معروفیات کے باوجود اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالتا رہا۔ اور اسے مشقتِ عشق (Labour of Love) سمجھ کر سرمایہ جہاں بنا لیا۔ میں نے اپنی کوتاہیوں کے باوجود ان اوراق پریشان کو بہترین طریقے پر ترتیب دینے کے لئے اپنی دانست میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ اس میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ جس کا فیصلہ قارئین کر سکتے ہیں۔ اپنی طرف سے میری یہی کوشش رہی ہے کہ آزاد مرحوم کی سب منظومات اس کتاب میں اکٹھا کر دی جائیں۔ لیکن اس سلسلے میں سہو و خطا کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض منظومات

اس مجموعے میں شامل ہونے سے رہ گئی ہوں۔ میں ان احباب کا شکر گزار رہوں گا جو اس قسم کی فروگزاشتوں کی نشاندہی کریں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں خاطر خواہ تلافی ہو سکے۔

آخر پر میرے لئے لازم ہے کہ اکادمی کے دو سابق سیکرٹریوں جناب کمال الدین شیدا اور پروفیسر جے لال کول، موجودہ سیکرٹری پروفیسر نیلامبر دیو شرما اور اپنے دوست شری دینا ناتھ نادم کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے سلسلے میں بڑی دلچسپی دکھائی اور مجھے اپنے قیمتی مشورے دئے۔ جنوں و کشمیر دیونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو پروفیسر عبدالقادر سردری نے بڑی عنایت سے مقدمے کے مسودے پر نظر ثانی کی اور کچھ مفید مشورے دئے۔ ان کا شکریہ بھی واجب ہے۔ میرے عزیز محمد یوسف ٹینگ نے کتاب کی طباعت وغیرہ کے سلسلے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ میں ان کا بھی شکر گزار ہوں۔

میں نے کتاب کا مقدمہ اردو زبان میں لکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے کتاب کے فٹ نوٹ بھی اسی زبان میں دئے ہیں۔ مقدمہ میں میں نے کشمیری اشعار کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ اس کی غرض وغایت محض یہ ہے کہ کشمیری زبان نہ جاننے والے بھی آزاد کی شخصیت اور ان کے فکر و فن سے متعارف ہوں۔ اگر مجھے اس مقصد میں

تھوڑی سی کامیابی بھی ہوئی، تو میں اپنی محنت کو لا حاصل نہیں سمجھتا تھا

۲۲۲ - جواہر نگر سرینگر

۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء

پدم ناتھ گنجو



## دیباچہ و مقدمہ

عبدالاحد ڈار آزاد موضع رانگر میں  
 پیدا لیش حسب نسب | ایک متوسط درجہ کے زمیندار گھرانے میں  
 سن ۱۹۶۰ بکرمی (۱۹۰۳ء) میں پیدا ہوئے۔ رانگر سرسینگر سے جنوب مغرب  
 کی جانب تیرہ میل کے فاصلے پر تحصیل بڈگام میں ایک گاؤں ہے۔ آپ کے  
 والد بزرگوار سلطان ڈار ایک صوفی منش انسان تھے اور صوفیانہ زندگی بسر  
 کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے، اور مذہبی  
 امور سے فی الجملہ باخبر اور واقف تھے۔

آزاد کے اپنے تذکرہ کے مطابق اُن کے والد بزرگوار صوفی منش  
 تھے۔ آپ درویشانہ استغنا کی وجہ سے مجھے قرآن مجید اور دو تین فارسی  
 کتابوں کے آگے کچھ پڑھان سکے۔ آپ مجھ کو بھی صوفی بنانا چاہتے تھے  
 لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا۔

ہر کے راہر کارے ساختند میل آن را در دشن انداختند

سمت ۱۹۴۲ء (۱۹۱۶ء) میں میرے بڑے بھائی غلام علی نے پرائیویٹ مکتب کھولا۔ میں نے اسی مکتب میں ابتدائی اردو فارسی کی تعلیم پائی۔ چونکہ مطالعہ کا شوق تھا۔ رفتہ رفتہ نوشت و خواند میں تھوڑی بہت مہارت حاصل کی۔ ادبیات کا مطالعہ ہمیشہ میرا مرغوب خاطر مشغلہ تھا۔

الغرض بچپن اور لڑکپن عربی، فارسی اور دینیات کے درس و تدریس اور دیگر دہقانہ مصروفیات میں بسر ہوئے۔ پہلے اپنے والد صاحب کے پاس پھر بڑے صاحب کے مکتب میں لگ بھگ سات آٹھ سال ابتدائی پڑھائی کے بعد ۱۹۴۵ء بمقامی (۱۹۱۸ء) میں سولہ سال کی عمر میں پاس کئے گاؤں زدہ ہامہ کے سرکاری پرائمری سکول میں تیرہ روپیہ ماہانہ پر عربی مدرس کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق از بس غالب تھا۔ چنانچہ سرکاری ملازمت ملتے ہی مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ اردو زبان اور لٹریچر پر کافی عبور حاصل ہو گیا۔ اور ریاضی، جغرافیہ، تاریخ اور دیگر مضامین پر تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا قابو پالیا کہ طلباء کو یہ مضامین بھی علاوہ دینیات کے پڑھانے لگے۔ ۱۹۴۲ء (۱۹۲۵-۲۶ء) میں امتحان منشی عالم کی تیاری کی اور امتیاز کے ساتھ یہ امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد منشی فاضل کا امتحان دینے کے لئے تیار ہوئے لیکن امتحان کا وقت نزدیک آتے ہی وہ نمونیا کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے۔ اور امتحان میں شامل

ہونے سے قاصر رہے۔

مردم نہایت نکتہ سنج اور سخن فہم انسان تھے۔ وہ فکر لطیف اور ذہن رسا کے بھی مالک تھے۔ لیکن صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے طبیعت کسی نہ کسی عارضہ کی وجہ سے شست اور نادُرست رہتی تھی۔ آپ کا قد درمیانہ تھا۔ چہرہ کسی قدر سیاہ فام تھا۔ مگر سنجیدہ، آنکھیں بہت سی گہرائیوں کا پتہ دیتی تھیں۔ داڑھی منڈھاتے تھے۔ فقط چھوٹی چھوٹی مونچھیں رکھتے تھے۔ لباس سادہ اور سہرا اور دستار ہمیشہ سفید پہننے کے عادی تھے۔ شیریں کلام اور کسی قدر شرمیلے تھے۔ اسی وجہ سے عام طور پر کم گو تھے۔ لیکن قریبی دوستوں کی صحبت میں کم گوئی کے انداز گل افشانی گفتار میں مبدل ہوتے تھے۔ حافظ تیز تھا۔ سماع کے شائق تھے اور خود بھی خوش الحان تھے۔

شاعری کی ابتداء | آزاد نے اپنی قلم سے لکھا ہے۔ "میرے والد بزرگوار (خدا ان کو مغفرت کرے) شعر و سخن

کے شیدائی تھے۔ خاص کر کشمیری گیت اور مشنویاں پڑھنے اور سننے کا انہیں بہت شوق تھا۔ بارہا مجھ سے پڑھواتے تھے جس کا میری طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ میں نے پندرہ سولہ سال کی عمر میں کشمیری میں شعر کہنا شروع کیا۔ اول اول غزل لکھی۔ بعد میں دیگر اصناف سخن کی طرف رجوع کیا۔"

## تخلص

تخلص کے بارے میں لکھا ہے کہ "میں ابتدائی ایام میں شعروں میں اپنا نام آند ہی تخلص کی جگہ لکھتا تھا۔ تھوڑے

عرصہ کے بعد جانناز تخلص اختیار کیا۔ ۱۹۵۵ء بمقام (۱۹۳۱ء) میں الزام لگایا گیا کہ میں سیاسی معاملات میں حصہ لے رہا ہوں۔ "حاکمانِ وقت آزاد سو

اچھ کر ناراض ہوئے اور تعزیر کے طور پر "تراں کے ڈل سکول میں تبدیل ہوا۔ میرے گھر کی تلاشی لی گئی۔ وہاں کیا تھا۔ شاعری کے مسودے اور کئی

ادبی کتابیں اور رسالے، ان ہی ایام میں میرا چار برس کا اکلوتا بیٹا فوت ہوا۔ مصیبت میں خدا زیادہ یاد آتا ہے۔ تراں میں روزانہ صبح کے چار بجے

شاہد ان صاحب کی خانقاہ فیض پناہ میں حاضر ہونا میرا معمول رہا۔ ایک دن وہیں بیٹھے بیٹھے آزاد تخلص کرنے کا خیال آیا۔ اور مستقل طور پر یہی

تخلص اختیار کیا۔ ان ایام کی لکھی ہوئی ایک غزل کے مقطع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر چکا ہوں۔

تراں مٹری جانناز باز نیو آئی ہاں ہندو پٹھو نیوڈ لائیے

آزاد وڈن نس شاہ ہدانی ہاں ہندو پٹھو نیوڈ لائیے

یعنی تقدیر کی ہاکی نے جانناز کو گیند کی طرح تراں پہنچا دیا۔ شاہ

ہمدان نے اس کو آزاد کہا۔ "حاکمانِ وقت کا قہر گھر بار سے جلا وطنی۔ یہاں

تک کہ اس قلیل تنخواہ پانے والے شاعر مدرس کو ازراہ سرا نوکری سے چھٹی

طنا بھی بند ہو چکی تھی۔ یعنی گھر بار کی خبر گیری کرنا بھی ممنوع تھی۔ چار سال کا اسکو طبیعتاً جان بحق ہونے سے بچ نہ سکا اور آزاد کو داغ مفارقت دے گیا۔ دوانا کام، دوانا کام، آزاد کی عقیدت مندی مجروح ہوئی۔ اُحد جانتا نہ رہا۔ آزاد ہوا اور طبیعت کئی ایک اُلجھنوں سے آزاد ہو گئی۔

**نو کری کا سلسلہ** | آزاد ۱۹۱۸ء میں سرکاری ذکری میں بحیثیت عربی مدرس تعینات ہونے کے بعد تیرہ سال تک دہلی کے مدرسے میں رہے۔ ۱۹۳۱ء میں ترائی ڈال سکول میں کچھ عرصہ گزار کر ڈیڑھ سال کی مدت گیارو کے مدرسے میں گزاری۔ اس کے بعد ۱۹۳۲-۳۳ء میں نارمل ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے سرسنگ آئے۔ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۳ء تک دوبارہ دہلی کے مدرسے میں متعین رہے۔ زان بعد ایک سال بڑے وار کے مدرسے میں گزارا۔ ۱۹۴۵ء سے تادم حیات سواریاں میں مقیم رہ کر وہیں کے مدرسے میں تعینات رہے۔

**آخری بیماری** | یہ لکھا جا چکا ہے کہ آزاد صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے۔ وہ کسی نہ کسی عارضے میں مبتلا رہتے اور معروف علاج رہنا آپ کا معمول ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں سواریاں میں بخار اور درد شکم کی بیماری لاحق ہوئی۔ کئی دنوں تک مقامی طبیعوں سے دیسی علاج ہوتا رہا۔ کوئی افادہ نہ ہوا۔ آخر اقربا نے ان کو سرسنگ رتن رانی



ہیپسپتال میں منتقل کیا۔ مرض کی تشخیص "اینڈی سائٹس" ہوئی۔ جس کے لئے ابتداء میں آپریشن کوایا جانا چاہیے تھا۔ اور اب آپریشن نامناسب تھا لیکن حالات جہاں تک معاون تھے بڑی ہمدردی اور دلچسپی کے ساتھ علاج شروع کیا گیا۔ بہت روز تک علاج کے باوجود بیمار کی حالت بہتر نہ ہو سکی۔ بیمار کے لئے اب آپریشن (عمل جراحی) آخری سہارا تھا۔ اس لئے ان کو مرینگہ کے بڑے سرکاری ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں بڑی ہمدردی اور کامیابی کے ساتھ آپریشن کیا گیا۔ لیکن مرض کا زہر کمزور جسم اور خون میں سرایت کو چکا تھا۔ ضعیف اعضاء و عناصر اس صدمہ کی تاب نہ لاسکے۔ چنانچہ ۵۴ برس کی عمر پر ۱۹۴۸ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آزاد کی روح قفسِ عنصری سے آزاد ہوئی۔ مہجور نے تاریخ وفات کہی ہے

آہ آزاد از جہاں ردپوش شد      یا کہ از جام بقادہ پوش شد  
بہر حال حلتش مہجور گفت      بلبل شیریں بیان خاموش شد

۱۹۴۸ء

اقربا و میت کو رائگہ لے گئے اور اپنے خاندانی قبرستان میں ان کے والد بزرگوار کی قبر کے قریب سپرد خاک کیا۔

مہجور سے ملاقات اور اس کا اثر  
۱۹۳۵ء میں رائگہ میں کسی  
مال کے افسر کا کیمپ لگا تھا۔ علاقے

کے تمام پٹواریوں کے ساتھ مہجور بھی بحیثیت پٹواری سرکاری کام سے  
 کیپ پر آئے تھے۔ آزاد موضع رائے سنگھ رکھتے تھے۔ مہجور کی شاعری  
 کی نئی طرز اور نئے رجحانات کا علم حاصل ہونے کے بعد غائبانہ ہی اُن کی  
 شاعری کے پیستاروں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان سے ملنے کے اور اُن کی  
 سوانح حیات رکھنے کے خواہش مند تھے۔ آزاد نے نہایت محبت اور انکسار  
 کے ساتھ مہجور کی شاعری کے ایک ماح کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کیا  
 اس پہلی ملاقات سے رفتہ رفتہ باہمی میل جول بڑھتے بڑھتے اتنا ترقی کر گیا  
 کہ دونوں گہرے دوست ہو گئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک آزاد اپنی غزلیں مہجور  
 کو پیش کرتے رہے۔ جن کی انہوں نے اصلاح فرمائی۔ سوانح حیات مہجور رکھنے  
 میں وہ اسی وقت سے معروف ہوئے۔

مہجور کے حالات زندگی لکھنے کے بعد اُن کے کلام پر تنقید کا کام  
 شروع ہوا۔ اس کام میں آزاد کو کشمیری شاعری کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت  
 محسوس ہوئی۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک کشمیری شاعری کے مطالعہ میں مصروف رہے  
 اور اس میں کافی وسعت، لوح اور برجستگی دیکھ کر اس کی کس میرسی سے  
 متاثر ہوئے۔ اس احساس سے اُن کے دل میں علاوہ از سوانح حیات مہجور  
 رکھنے کے "تاریخ ادبیات کشمیر" کا حصہ کشمیری لکھنے کا شوق پیدا ہوا، اور وہ  
 شعرا و سلف کے حالات اُن کا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام جمع کرنے لگے۔ اس

سلسلے میں آزاد کو ملک بھر کی بادیہ پیمائی کرنا پڑی۔ وطن کے دور افتاد علاقوں میں  
 جاجا کو پیرد جوان سے عجز و انکار کے ساتھ ملاقاتیں کرنا پڑیں۔ اس طرح وہ  
 سالاب جمع کرتے رہے۔ اس دوران میں ایسا بھی اتفاق ہوا کہ کئی بڑی بڑھیلوں  
 سے جو کہ اپنی جوانی کے دنوں میں طوائف خانوں سے وابستہ تھیں ملاقاتیں  
 کیں اور ان کے دُکے حالات یا اشعار بہم پہنچائے۔ کئی ایک مقامات پر پہنچ کر  
 بہت کھوج کے بعد جب پتہ لگا کہ فلاں شخص فلاں شاعر کا پوتا یا نواسا ہے اور  
 اس سے شاید کچھ مواد حاصل ہو، وہ اس پوتے یا داسے سے ملے۔ مگر اکثر موقعوں  
 پر آزاد کو شبہ کی نظر سے دیکھا گیا کہ شاید یہ کوئی جاسوس ہے۔ کئی جگہوں پر  
 ان کے مشن کا مطلب سمجھے بغیر اور کچھ بتائے بغیر یہ کہہ کر رخصت کیا گیا کہ اس  
 طرح کی "کھوٹا ڈھونڈ" میرے دادا میں ہی تھیں، مجھ میں نہیں۔ الغرض اس  
 طرح کے مصائب اور مشکلات آزاد کو ۳۶-۳۷ء سے قادم مرگ یعنی ۱۹۴۸ء تک  
 تاریخ ادبیات کشمیر کے لئے مواد فراہم کرنے میں پیش آتے رہے۔ لیکن شوق  
 مستحکم تھا۔ بیس روپے ماہوار تنخواہ پانے والے اس مدرس، شاعر نے نہ  
 صرف مشکلات کا سامنا کیا۔ بلکہ اس سلسلے میں اخراجات برداشت کر محے میں بھی  
 ذرہ برابر پس و پیش نہ کیا۔ کتاب کی تصنیف میں وہ برابر قدم قدم آگے  
 بڑھتا گیا۔ اپنی نوعیت میں یہ کشمیری ادب کیلئے پہلی کتاب ہے۔ اور اہمیت  
 میں براؤن کی ہسٹری آف پرشن لٹریچر اور شبلی کی شعر العجم کے ہم پلہ کہی

جاسکتی ہے۔ آزاد کی نظروں میں یہ کتاب ان کی اہم ترین تصنیف تھی۔ اس کی طباعت کیلئے وہ تادم زیست کو شان رہے، لیکن طباعت کا خرچہ برداشت کرنا ان کی بساط سے باہر تھا۔ کئی دوستوں نے وقت کے حکام مجاز سے اس سلسلے میں آزاد اور اس اہم تصنیف کا تعارف بھی کرایا، تاکہ سرکاری امداد سے کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو۔ لیکن حکام (اس وقت کے ڈائریکٹر انجکشن) بقول آزاد اپنا مستقبل بنانے میں مصروف تھے، اور بوجہ غیر کشمیری ہونے کے ان کو کشمیری ادب سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ نتیجتاً کتاب ان کی حیات میں طبع نہ ہو سکی۔ اب کشمیر اکاڈمی آرٹ اینڈ کلچر نے کتاب کو موزون صورت میں "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے شائع کیا ہے۔

آزاد شرمیلے آدمی تھے اور  
**بزاز سے ملاقات اور اس کا نتیجہ**  
 عجز و انکسار ان کی فطرت کے

خاص اجزاء تھے۔ اس وجہ سے وہ اپنے کلام کی نشر و اشاعت کو مزوری نہیں سمجھتے تھے، بلکہ شاید اپنے انقلابی کلام کی تشہیر کا اپنے آپ کو مستحق نہیں مانتے تھے۔ اس وجہ سے بہت دیر تک ان کا اہم کلام عوام تک نہ پہنچ سکا۔ لیکن دوستوں کے اصرار سے بدوران جنگ ۱۹۴۲ء میں اپنا کلام کبھی کبھی ہندو اخبار میں بھیجتے رہے۔ اسی سال ہندو کے ایڈیٹر سنڈت پریم ناتھ بزاز سے آزاد کی پہلی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات اور مابعد کی ملاقاتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ

آزاد کو اخبار کے ذریعہ اپنے کلام کی تشہیر میں جو جھجک تھی دُور ہو گئی۔ وہ اخبار مذکور کو نہ صرف نظمیں اور غزلیات اشاعت کے لئے بھیجنے لگے بلکہ مختلف مقالے جو کہ "تاریخ ادبیات کشمیر" کے ابواب پر مشتمل تھے اسی اخبار میں چھپوانے لگے۔ اس ضمن میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ آزاد کی قومی، اخلاقی اور سیاسی معرکہ آراء، نظمیں مثلاً مناظرہ عقل و عشق، شکوہ کشمیر، شکوہ ابلیس، سبھاش دوس بے خودی اور خودی، بڈشاہ کا پیغام وغیرہ اس ملاقات سے پہلے شائع ہو چکی تھیں۔

### شاعری کے تین ادوار

آزاد کی شاعری کے تین ادوار کہے جا

سکتے ہیں۔ ہر دور لگ بھگ دس سال کا ہے

کئی وجوہ کی بناء پر اس کتاب میں دورِ ثلث کی شاعری کو پہلے ترتیب دیا گیا۔ اور پھر دورِ ثانی اور آخر میں دورِ اول۔ نظموں کو اپنے اپنے دور میں درج کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سہوایا اور وجوہ سے اس ترتیب میں اگر کسی جگہ ہیر پھیر ہو گیا ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

### دورِ اول

اس دور کے سرمایہ میں مروجہ اقتضا سے شاعری کے

مطابق عام طور کشمیری میں غزلیں کہی ہیں۔ جن کا رنگ

مروجہ شاعری سے جُدا ہونے کے باوجود بالکل الگ نہیں کہا جاسکتا۔ مثنوی

کہنے کا شوق بھی اسی دور سے وابستہ ہے۔ چنانچہ کئی مثنویاں لکھی ہیں۔



## دورثانی

یہ دور آزاد کی شاعری کے عروج کو ظاہر کرتا ہے۔ رفتہ

رفتہ کلام میں پختگی آتی گئی۔ غزل میں نکھار پیدا ہونا شروع

ہوا، اور کافی افراط کے ساتھ غزلیں لکھی ہیں۔ اس طرح آزاد کی شاعری کا یہ

دوسرا دور کہا جاسکتا ہے۔ اب غزلوں کے ساتھ نظمیں لکھنے لگے تھے جنہیں

نیچر کی عکاسی اور مادیت کے مستحکم اثرات کے مظاہر ملتے ہیں۔

## دورِ ثالث

دوسری عالمگیر جنگ چھڑ جانے سے کچھ عرصہ پہلے

وطن میں سیاسی شعور کی کرنیں پھوٹ پڑی تھیں۔ وطن

کی صدیوں کی غلامی کے اسباب کچھ کچھ روشن ہونا شروع ہو گئے تھے

حاکم اور محکوم، ظالم اور مظلوم، زمیندار اور کاشتکار، سود خوار اور مقررین

کے جیتے جاگتے مناظر زندگی کے ہر موڑ پر آزاد کے مد مقابل تھے۔ ایک طرف

آسائش دو گیتی اور دوسری جانب مشکلاں ہر دو عالم کی متضاد

تصادیر روزانہ زندگی میں پہلو بدل بدل کر سامنے آتی تھیں۔ پھر جب

چشم بینا ہو، دل حساس، دماغ متحرک ہو، تو نتیجہ ظاہر ہے، دیکھنے والا او

دیکھ کر محسوس کرنے والا تلوار لیکر نا انصافی کے اسباب کو مٹانے کیلئے برسر

پیکار ہو جائے، تو ایک فطری بات ہوگی۔ لیکن حساس دل اور دیدہ ور

آزاد کے ہاتھ میں تلوار نہیں، قلم تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری دس

سال یعنی اپنی شاعری کے دورِ ثالث میں قومی ترانے اور معرکہ آراء نظمیں

کو محض ابتدائی مشق شاعری ہی کہا جاسکتا ہے۔

دوسرے دور میں یعنی پختہ کلامی کے زمانے میں اکثر نظمیں اور

غزلیں کہی ہیں۔

تیسرے دور میں ان کی سیاسی اور بلند پایہ اخلاقی شاعری

نشوونما پاتی ہے۔ جس میں نظمیں زیادہ اور غزلیں کم ہیں۔ تصنیفات کی

تفصیل یہ ہے :-

نظم  
۱۔ مثنوی زندہ بدن و معیار دل مثنوی قمر الزمان  
۲۔ غزلیات ۳۔ رباعیات و قطعات ۴۔ نظمیں ۱۔ پیام آزاد  
میں چند نظمیں اور غزلیں سیاسی اور پیامی رنگ کی ہیں۔ جن میں کئی ایک  
مثلاً ”دربار“ ”لاٹانی اور لافانی“ (۶) ”ندائے ہفتی“ ان کی چھوٹی بڑی  
کئی پیچیدہ پیچیدہ اخلاقی، وطنی اور قومی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جن میں یہ نظمیں  
قابل ذکر ہیں۔ مناظر عقل و عشق، شکوہ کشمیر، شکوہ ابلیس، خودی اور  
بے خودی، نالہ بڈشاہ، انقلاب، خوابہ خیالہ و ہماہ گناہ، صبح صادق  
یاؤن تر بجز۔ سرمایہ داری، پاں ژادر، سمون، خودا، عید، میون وطن  
انقلاب روس وغیرہ جملہ منظومات کو ماسوائے مثنوی اس کتاب میں سب  
مقام دیگر مختلف ادوار کے کلام میں درج کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے مواد کی فراہمی اور ترتیب میں کئی سال

اور غزلیں لکھتے رہے۔ نوجوانوں کا دل ”ماں بڑے چلو“ کے نعرے سے  
 بڑھاتے رہے۔ اور زندگی کے دشوار راستے کے خطروں سے اور مذہب  
 کے ٹھیکیداروں کی خود غرضانہ گمراہیوں سے خبردار کرتے رہے۔ بہتے ہوئے

دریا کی زبانی صدیوں سے جنت نشین بڈشاہ اور سرگیاشی للتا دتہ کی زبانی  
 اپنے ہموطنوں کو وحدت ایگانگت، باہمی آشتی و اتحاد، پریم اور لول کے

ترانے سناتے گئے۔ اہل مذہب کے اندھا دھند اور غرضمندانہ تعصب کا پول  
 (جو قومی اتحاد اور انسانیت کے منافی ہو) دلچسپ پیرایے میں دلیلیں سے

دیکر کھولتے رہے۔ تاکہ اہل وطن اپنے مقصد اعلیٰ سے ہٹ کر کہیں شاہراہ  
 حریت سے نہ بھٹکیں۔ اڑتے بادلوں سے، پگھلتی برف سے، جنگل کے

درختوں سے، گرتے آباروں سے، گل و بلبل اور شمع پروانہ کی زبان سے

انسان کو انسانیت کے انقلاب، خودی، گر مجبوشی، محبت، آشتی اور

ملنساری کے عمل پریم اور آزادی کے سبق سناتے رہے۔

ابتدائی دور میں غزلیں اور کئی نظمیں لکھی ہیں۔

## تصنیفات

کئی مثنویاں بھی اس دور کی تصنیفات ہیں مثنوی

ژندہ بدن و معیار ”موسوم بہ“ ”بسم گل“ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ مثنوی

”قمر الزمان“ ایک عشقیہ قصہ ہے۔ اس دور میں اردو میں بھی کچھ کلام

موزون ہوا۔ لیکن آزاد کو اس پر کوئی ناز نہ تھا۔ اور ان کی اردو گوئی

صرف کے ہیں۔ اور کوشش کی ہے کہ آزاد کا سارا کلام اس میں شامل ہو۔ پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی نظم یا غزل رہ گئی ہو۔

نشر | دہ تاریخ ادبیات کشمیر، شعراے ازمندہ حال و سلف کے سوانح حیات، کلام اور کلام پر تنقید کے علاوہ اس میں عالمانہ اور محققانہ انداز میں کشمیری زبان کے تاریخی ارتقاء، ادبی وسعت، رسم الخط اور لٹریچر وغیرہ کی نسبت مقالے درج ہیں۔ عورت اور شاعری، مدح و ذم وغیرہ جیسے ابواب سے کتاب کا مرتبہ بہت اونچا ہو گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ یہ کتاب کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ لٹریچر کی جانب سے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ کر شایع کی جا چکی ہے۔

۲) کلیاتِ مقبول۔ مشہور مثنوی شکرین کے مُصنّف مقبول ثا کرالہ واری کے غیر مطبوعہ کلام کا وہ مجموعہ ہے جو کہ آزاد نے مقبول کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی پرچیوں نیم محوشہ اوراق پریشان سے نقل کیا تھا۔ اور اسے ترتیب دیکر ایک عالمانہ تنقید اور پیش لفظ کے ساتھ "کلیاتِ مقبول" کے نام سے شایع کیا ہے۔

آزاد اور غزل | آزاد کی شاعری غزل سے شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی شاعری کے مختلف ادوار میں برابر غزل کہتے رہے۔ میری نظر میں اُن کی غزل میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں، جن کے

ہوتے ہوئے غزل، غزل کہلائی جاتی ہے۔ غزل عموماً عشقیہ مضامین سے

بھری ہوتی ہے۔ ایسے مضامین میں سوز و گداز کے ساتھ متنوع جذبات قلبی

کا اظہار غزل میں جان پیدا کرتا ہے۔ آزاد کی غزلوں میں یہ صفت اول سے

آخر تک موجود ہے۔ ان کی غزل میں درد کوٹ کوٹ بھرا ہوتا ہے۔ صنایع

اور بدایع کا استعمال کرتے ہوئے الفاظ کو چُن چُن کر یوں جوڑتے ہیں کہ

ایک حرف کو بھی بدلنا چاہیں تو ناممکن ہو جاتا ہے۔ صنف شعریں ہم قافیہ

مانوس اور ہم وزن الفاظ کی بندش آزاد کی شاعری کی خاص خصوصیت ہے

فلسفہ حیات اور اپنا پیغام آزاد نے عموماً اپنی چھوٹی بڑی نظموں میں پورے

فنی التزام کے ساتھ پیش کیا ہے۔ لیکن ایسے مضامین کو غزل میں بھی نبھایا

ہے۔ چنانچہ ان کی بہت ساری غزلیں ان کی پولٹیکل شاعری کے بہترین نمونے

ہیں۔ مجبور کی طرح آزاد کی بھی یہی خواہش اور کوشش تھی کہ کشمیری شاعری

کی دقیقہ نوسی ساخت اور ڈھانچہ سے ہٹا کر اور تصوف کی دلدل سے نکال

کر دیگر زبانوں کی بلند پایہ شاعری کے ہم دوش بنایا جائے۔ ان کی یہ بھی سعی

رہی کہ کشمیری غزل نہ صرف گل و بلبل اور شمع و پروانہ کے راز و نیاز سے لبریز ہو

بلکہ فلسفہ حیات کے بیان اور نیچر کی عکاسی کے لئے بھی استعمال ہو۔

آزاد نے اپنی شاعری کے اوایل میں جو غزلیں لکھی تھیں، ان کو

ابتدائی مشق سمجھ کر کبھی اس قابل نہ جانا کہ انہیں چھپایا جائے۔ اس زمانے کا



اکثر کلام آزاد نے خود تلف کر دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک غزلوں کے ساتھ بھی ان کا یہی برتاؤ رہا۔ حتیٰ کہ اپنے معیار کے مطابق جو کوئی غزل اپنی نظر میں بہت کم حیثیت معلوم نہ ہوئی، صرف اس کو شامل رکھا۔ ابتدائی زمانے کے کلام سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں، جب کہ آزاد اُحد تخلص کرتا تھا۔ اشعار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بالغ آزاد کا معیار سخن بہت بلند تھا۔ جس وجہ سے نابالغ آزاد کا کلام ان کی ترازو میں تول نہ سکا، اور ایسی غزلیں ناکارہ سمجھ کر پھینک ڈالیں اور کبھی اپنے نام سے منسوب نہ ہونے دیا۔

ساقی و صراحی و مے و حجام      غوغائے شرابِ نمانہ کو ت گوم  
اے بادِ صبا! شباء گزہک نا      اُحدِ زنی و نہ ہنسِ فسانہ کو ت گوم  
(صنعتِ مرآۃ النظیر)

(مفہوم) وہ چھلکتا جام ہے وہ صراحی وہ ساقی اور میکہدہ کا شور و غل میری وہ محفل ہے کشی کیا ہوئی؟ بادِ صبا! کبھی محبوب کے وہاں جا کر رات کو اُحد کا فسانہ سنا کر نہ آئے گا!

دل کس دے ڈو لم بالہ یار ہے وِیسوے      تھو وِٹم لِدوُن نار ہے وِیسوے  
دہ ابرو چار تھہ مرثو تپہ لاپتہ      چشمن سخت خمار ہے وِیسوے  
دل تن من دالن شب و روز فالن      اُحدس تھو وِٹم کار ہے وِیسوے

میں چہیتھ گیس متا نہ ہے دیوانہ ہے دیوانہ ہے

چوم سستے سے فانی ہے پیمانہ ہے پیمانہ ہے  
دل از جنون تھو و نم برتھ جاے نصیحت اور تھ

چھس زندہ آستھ یا مٹتھ دیوانہ ہے دیوانہ ہے  
مفہوم :- (۱) سکھی! میں کس سے کہوں میرا بچپن کا دوست تجھے  
دور بھاگ گیا۔ اور میرے لئے سوز عشق کی تیش اور گداز چھوڑ گیا۔ سکھی!  
ابو کی کمان کو کس کے تیر مرزاں چھوڑ دیا۔ وہ دیکھو اس کی چشم شہلا  
میں کس قدر خمار ہے سکھی! رات اور دن آہ و فریاد اور جسم اور روح  
دونوں کو سوز عشق میں جلا نا۔ یہ ہیں وہ مصروفیات جو محبوب میرے لئے چھوڑ  
گیا سکھی!

مفہوم :- (۲) میں نے عشق کے سے کہ سے پیمانہ بہ پیمانہ اتنی سے  
نوشی کی کہ نہ ہوش کیا پاگل ہو گئی۔ (۱) میرا دل (دماغ) جو کہ نصیحت کو پرکھنے  
اور سمجھنے کا عضو ہے۔ دیوانگی عشق سے اُس نے بھر دیا۔ اس طرح اس میں  
(دل میں) نصیحت کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ میں چاہے زندہ رہوں یا مرد  
صاف دیوانہ ہوں۔

روزمرہ اور محاورہ کے برجستہ استعمال کو آزادانہ اپنی شاعری میں  
فراوانی کے ساتھ جگہ دی ہے۔ غزل میں الفاظ چچے تلے اور بہت کاوش کے ساتھ

بٹھائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ عام فہم الفاظ اور عام فہم تشبیہوں میں ایک معصومانہ ادا سے باریک نکتے پیش کرنا آزاد کا ہی حصہ ہے۔

دل وہ لومہ پریم بہانہ تراو      سو کہ سہ لند یقنہ تو گت واد  
سہ کس گل یقنہ و چیم بلبل      بہ لاگے دردہ ہی تر گل  
دل درے یقہ پاٹھو میشرے منزیل      نتر یقہ آب پیالس نیل  
رتھ پاٹھو تس تمیہ گو میٹل      بہ لاگے دردہ ہی تر گل

مفہوم :- دل میرے حیدر دوست! دنیا میں ایسا تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب جیسے بہانے چھوڑ دے، میرے پاس آ۔ ذرا سوچ بھی کہ وہ کونسی ٹہنی ہے جو ہوا سے جنباں نہ ہوئی ہو۔ وہ کونسا پھول ہے جس سے بلیل کا لمس نہ ہوا ہو۔ دل میرے محبوب کا اور میرا آپس میں ایسا میل قائم ہوا ہے کہ ہم دونوں اس طرح ایک ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ مٹی اور تیل یا پانی اور نیل آپس میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔

رگہ تر ولہ زار سوزس ہرتیے      نیرہ شر پھیرو بیارن ہوش  
پوشہ کھتہ تراوڑ مشکہ ختہ تو تیے      پتر توہر ہتویے لاگے پوش

لہ کہ چار پنہرے آیت تھاوس      چھو کہ لہ واعر لہجہ ژلہ ہیم بار  
نرہ ماکہ کیاہ یقہ چکے چاوس      کنہ بوز واورس ونیو زار

یا دہنہ بئیرے داو کرہ ناوس    تاؤن دنیا بئم باؤمہ کار  
سورہ ییلہ یاؤن سورن ناوس    کنہ بوز داوس وئو یو زار

۳

ہیم از روشہ پرشہ موت پتھہ سوتک ہواؤت لوت  
دلک دیرنہ تب سوت سوت بظاہر ہیم ہمان اشب

مغہوم :- دل میرے محبوب! تروتازہ بھول تیرے بچھا اور  
کرم لگی۔ یعنی تیری درگاہ میں آہ وزاری کی پیش کش کر دنگی۔ آہ وزاری  
کیا کہ جو بھول کی پتیوں سے نازک تر اور خوشبو سے زیادہ ہلکی ہو، اور جس  
سے سن کر کسی بھی شخص کے ارمان پورے ہوں اور جس سے بیماروں کے  
ہوش و حواس ٹھکانے لگ جائیں۔

۲) میں اپنا شباب اس کے قربان کروں گی۔ شاید ایسا کرنے  
سے میرا مجروح دل کچھ ہلکا محسوس ہونے لگے۔ نہیں تو مجھے مرنے کا احتمال  
ہے۔ محبوب سن لے کہ میں ادھبا کے ماتھہ کیا سندھیہ بھیج رہی ہوں۔

میرا شباب پر کیف ریحان کی طرح خوشگوار اور خوشبودار ہے۔ یہ اس کی خدمت  
میں صرف ہو تو ہو۔ نہیں تو اس فلک پیر کے کیا کہنے۔ یہ دغا باز اور فریب کار  
ہے۔ یہ شباب کو رفتہ رفتہ ختم کرتا ہے۔ اوہو! جب شباب ہی ختم ہوگا تو شباب  
کے ارمان اور خواہشات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے یہی وقت ہے کہ میں

اپنے دلفریب شباب کو اس کے قربان کر دوں۔

رس مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دل کا کہنہ مگر ہلکا ہلکا بخار  
کم ہوتا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ محبوب (پھولوں کا شیدائی) میرے یہاں  
چپکے سے نظر بچا کر یوں آئے گا جس طرح بہار کی ہوا آتی ہے۔

شاعری میں عشقیہ مضامین کی جان محبت کے جذبات کا مستنوع  
انہماک ہے۔ کشمیری زبان میں "لول" کا لفظ محبت اور دل میں کسی کیلئے اس  
کشش کے مرکب جذبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس طرح دوسری زبانوں میں ہم  
مفہم الفاظ سے بالکل جدا ہے۔ اور اس لئے نادر ہے۔ "لول" کو آزاد نے  
آسٹوف کی زنجیروں سے آزاد کر کے ایک "مادی جذبہ" کی صورت میں بیٹھ  
اور غزنوی انداز میں پیش کیا ہے۔ زبان اور محاورات کا بر محل استعمال کرتے  
ہوئے ناز خیالیوں کو اشعار میں سمو دیا ہے اور "لول" کو اور بھی شیریں  
بنادیا ہے۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو۔

میں فول نہ دل تر جگر پیچہ لولہ نازہ کے شر

مئے بوزہ روز محشر باغِ ارم غنیمت

مفہوم :- جس کا دل و جگر محبت کی آگ کی تپش سے تنگفتہ نہ

ہو سکے۔ ایسا ہی آدمی قیامت کے دن روضہ رضوان کو غنیمت سمجھ سکتا ہے

بھلا دیکھئے کہ جنت کی رنگین زندگی کو محبت میں خستہ و خراب



دل اور جگر کی کیفیت سے کس قدر کم مایہ اور پھیکا بنایا ہے۔ اور تول کو  
اس طرح گردِ انقدر جذبہ بنایا ہے۔

بالی سہ ہے چھ بے وفا میون امار کیاہ کرے  
سیرہ و نرس محبتس زور تر زار کیاہ کرے ✓  
مفہوم :- سکھی ! بلم تو بے وفا ہے میری تمنائیں کیا کر سکتی ہیں؟

اس کے دل سے گھٹتی محبت میری زبردستی سے تو نہیں بڑھ سکتی۔

قدمن ہا چشمہ و تھراوے مدنو لالین ہا مالہ کرہ ناوے مدنو

نظرے نیرے تھراؤن ہا پھیرے و گنین سیرت و زناوے مدنو ✓

تازہ یار انس عہد و پیمانس آدینگر لولہ ہو سرتراوے مدنو

گمانہ مو بریم ضرب جگر وادس تر کاوس ہاوے مدنو

عالم ہا کرہ یاد آذاد آزاد کتبہ ساعۃ و پھیتہ یاد پاوے مدنو

مفہوم :- اپنی آنکھوں کو تمہارے قدموں پر نثار کر دوں گی، اور

آنکھوں کی پتلیوں کی مالائیں بنا کر تمہارے گلے میں ڈالوں گی، اپنی اپنی

ڈھلانوں سے تمہاری راہ تکتی رہوں گی۔ حوروں سے تمہارے لئے گیت

سنواؤں گی۔ (۳) تم نے غیر سے عہد و پیمان باندھ کر جو تازہ یار نہ قائم کیا

ہے، اُس کی تقریب پر تمہاری اور میری ابتدائی محبت کے گیت کاؤنگی

یہی ذرا بھی یہ دوسرے نہ رکھ کر تیرے عشق میں حاصل کئے ہوئے زخمِ جگر

کو کسی پر بھی ظاہر کرونگی (۵) کوئی دن ہو گا جب ساری دنیا بہ زاد کو یاد کر کے چرچا کرے گی۔ دیکھنا وہ دن بھی آئے گا، جب یاد دلا دوں گی۔

ترجمہ ملاحظہ ہو۔ الفاظ کی زیبا بندش اور معصومانہ طرز ادا سے سارے اشعار بھر پور ہیں۔ سننے والے کی آنکھیں نم ہوتی ہیں۔ عوام اور خواہن میں آزاد کی موجودہ مقبولیت دیکھ کر مقطع ایک پیشین گوئی کی حیثیت رکھتا ہے۔

پہلے ناؤ نے اس شکر پان چمکے پھیرے تے مدہ نش ادہ ہے ہاے  
مرے تھے مرتبہ ہرے بے کہ نے پھیرے تے مدہ نش ادہ ہے ہاے  
مفہوم ۱۔ اب بھی میرا شباب موجود ہے۔ کاش وہ آئے۔ اور

میری تمنائیں پوری ہو جائیں۔ نہیں تو ایسے ہی زندگی ختم ہو جائے گی پھر اس معذیب کو بہت دکھ ہو گا۔ میرے مرنے کے بعد مجھ جیسے بے کسوں کا رنج کرنا یقینی ہے جو کہ ستم ظریفی ہے۔ اس شعر میں آزاد کو مرزا غالب کی طرح اس بات کا احساس معلوم ہوتا ہے۔

شہرہ شعرم بگیتی بعد من خواہد شدن

منزلہ کہن اخبارن آزاد چہ موصتہ ہارن

منظور خریدارن مجھے نامہ نگار آئے

مفہوم ۱۔ محبت کے اخباروں میں آزاد "لول" کی دفاستانی

کر رہا ہے۔ کیا ایسا نامہ نگار اخباروں کے خریداروں کو پسند ہوگا۔

لول کی باتوں کو آزاد نشر کر رہا ہے۔ اور وہ "لول" کا پیامبر ہے۔ اس

سے ظاہر ہے کہ آزاد کو لول اور غزل سے کتنی دلچسپی اور کیسا ربط ہے۔

یاد نہ مٹانے یا ون رایے      مانے چھس یو ونہ واسے

پاڑی پاڑی لگے یو ژھایہ تہ گڑایے      مانے چھس یو ونہ واسے

سوز مہیتھ آزاد دڑا دے واسے      شمعس گتھ کرہ پروانہ

مڑہ اتھ لولہ کس دزنس کیاٹے      مانے چھس یو ونہ واسے

مفہوم :- میرے محبوب! تم میری جوانی کا جو بن ہو میں تمہارے

لئے پیار کے گیت گاتی ہوں۔ میں نثار ہو جاؤں تمہاری چال ڈھال پر ....

آزاد درد محبت کی لے کر بے کھٹک اپنی شمع پر پروانہ دار قربان ہونے کیلئے

نکلا ہے۔ دیکھنا عشق میں جل جانے کا کتنا مزہ ہے۔

کیسے اندوگین لہجے میں محبت کا پُر درد اظہار ہے

ییلہ گوم کنن کتام نشس      حنس چھم فتنہ مبدش

گوم اشک چشمن جاریے      ساتھ تڑبولہ ورنی ہاریے

مفہوم :- جب میں نے کسی سے یہ سنا کہ حُن کے ساتھ فتنہ انگیزی

کی عاواٹ ضرور ہوتی ہے۔ تو میری نظر آغاز اور انجام پر پڑی .... اور آنکھوں

سے آنسو نکل پڑے۔ اے جنگل کی مینا! تھوڑی دیر مجھے اپنا راگ سنا۔

حسن کے ساتھ فتنہ کی "بلدِ مش" ایک دلکش بندش ہے جس سے شعر کی  
رفت اور بڑھ گئی ہے۔

دُورہ و جھکھ نیدان ڈالہ مخمور      اُلہِ رادان حالہ اکہ سوئے کنہِ دور  
تیز مہمیزہ اہریزہ فیلے لو      چارہ میونے ژہ کرتہ نازلے لو  
دزہ و ن نار لوہ کچار مزہ دار کیا      شولہ ماران گرہ تارہ بے واہ  
امہ چھہ ڈالو مہتر ہوشہ کاٹلویہ      چارہ میونے ژہ کرتہ نازلے لو  
مفت آذاد ژہ پتھہ فلوا ڈراد      مارہ متیوزانہ ہکھہ میونے باو  
تیلہ پیہمہ ہے دیارن مولے لو      چارہ میونے ژہ کرتہ نازلے لو

مفہوم :- دلِ محبوب! جب میں نے تمہیں دور سے مخمور حالت میں

ٹہلے ہوئے اور اپنے کانوں کے جھمکے کچھ ایسی ادا سے ہلاتے دیکھا کہ ایک  
نادر کیفیت بیا کرتے تھے۔ تب تمہاری تیز تیز ادائیں ایسی روان دوان تھیں  
کہ جیسے چھوٹی چھوٹی گولیاں! اے نازنین خدارا، میری چارہ جونی کر  
وہ شباب ایک پُر لطف مگر فانی زمانہ ہوتا ہے جو سبکدستی ہوئی آگ کے مشابہ  
ہوتا ہے اور جس کے شعلے صرف تھوڑی دیر کے لئے اُٹھتے ہیں۔ یہ بڑے  
بڑے عقلمند لوگوں کے ہوش بگاڑتا ہے۔ (۳) محبوب! آزاد بغیر کسی  
معاوضہ کے تیرے پیچھے پیچھے دیوانہ وار چلا جا رہا ہے۔ اس کی کیفیت تو  
کیا جانے، جب تجھے ایسا آدمی کہیں گرہ سے دام دیکر اپنا گرویدہ بنانا پڑتا

جب تم اس کی قدر دانی کرتے !

بچپن کی تعریف اور دام دیکر اپنا والہ و شیدائیانے کا خیال  
لطف سے خالی نہیں۔

آئینہ و چھان اس دنان سینہ بسینہ بے کینہ پیر کو پا کھڑی دینہ ڈلے دورہ فلے  
تھڑہ کارہ خم دلتہ شانہ کھف چھین یار پچانہ زلفن مشک ملے دورہ فلے لو  
کہ نازہ سہ مخور دنان تازہ یارن اوس آزاد بوز تھہ فتنہ ملے دورہ فلے لو  
مغہوم :- را، محبوب آئینہ میں اپنی صورت دیکھ دیکھ کر اپنے آپ  
سے ہی کہہ رہا تھا کہ بلاشبہ کوئی بھی بے کوٹ انسان میری شکل دیکھ کر  
میرا شیدائی ہو جائے گا۔ آئینہ کو سامنے رکھ کر محبوب اپنے گھونگر والے  
بالوں میں ایک خاص ادا سے خوشبو اور عطر مل رہا ہے۔ کیفیت ملاحظہ ہو  
لمبی لمبی گردن کو ذرا سا ایک طرف جھکائے ہوئے ہاتھ میں کنگھی ہے  
اور ماتھے پر بل ہیں۔ دن اپنے نئے بنائے ہوئے دوستوں کی محفل میں  
ایک پر کیفیت حالت میں محبوب یوں کہہ رہا تھا کہ جب آزاد کو اس بزم کا  
حال معلوم ہوگا۔ تو (مارے رقابت کے) کوئی فتنہ برپا کرے گا۔

دوسرے شعر میں ایک عام تجربہ کو محبوب کے ساتھ وابستہ کر کے  
جہاں طرب آمیز بنایا ہے وہاں ایک معمولی روزمرہ واقعہ کی صمیم عکاسی  
کر کے اپنے زور قلم کے جوہر دکھائے ہیں۔ مقطع میں ناز و ادا، حمار، تازہ

یادِ آزاد اور آزاد کے استعمال سے ایک دلکش سماں باندھا ہے اور  
ایک حسین تصویر پیش کی ہے۔

دن اہریزہ بچل تیز ہمیزہ چٹنی پڑتس پتھ دوان دائر داری نگارو  
مفہوم :- رن محبوب عاشق پر شوقی سے بھر پور، ناز و ادا، اور  
کرشموں کی یوں مشق کرتا ہے۔ جیسے "اہریزہ" (وہے کے چھوٹے چھوٹے دانے)  
سے یکے بعد دیگرے کسی پر وار کرتا ہو۔ اس شعر میں الفاظ کی ہم آہنگی اور  
نادر تشبیہ سے جان سی بڑا گئی ہے۔

قسم دہی ہینتھ دتم تس کافرس ل خبر چھنے آسہ کیاہ انجام لٹویے  
ہوس چٹم تہ تن لاگتھ دتس حال بُہنتھ کافز اُہنتھ اسلام لٹویے  
چٹھ نادان بوالہوس کافز گوہ نگار ملامت عاشقس چھا پام لٹویے  
مفہوم :- رن میں نے پورے قاعدے کے ساتھ سو گندہ کھا کر  
اُس بے دین کو اپنا دل تو دیدیا نہ جانے اس کا کیا انجام ہو گا؟ رن میری آرزو  
ہے کہ اس کے عین ساتھ بیٹھ کر اپنا سارا ماجرا اس کو سناؤں۔ چاہے اس  
میں بے دینی اختیار کرنی پڑے یا دینداری۔ رن محبوب اِتم نے مجھے نادان  
بوالہوس، کافر، گنہگار کہہ کر ملامت کی۔ اس میں کوئی جھڑکی تو نہیں۔ عاشق  
واقعاً نادان وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

"قسم دہی" محاورہ ہے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کسی اہم سودا



کرنے کے وقت، فریقین کا سوگند کھانا دینداری کی دلیل ہے۔ عاشق دینداری پر قائم ہے۔ لیکن فریق ثانی (محبوب) کافر (بے دین) ہے۔ کفر و دین کے تضاد نے شعر میں جان سی ڈالی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بے دین، دینداری کے مراتب پر ظاہر اطور پر چل کر بھی کہاں پورا اُتر سکتا ہے۔ اس لئے اغلام کار دل دادن و دل شکنی مقدر ہے جو مد کو نہیں۔ ”دوسرے شعر میں محبوب سے قرب حاصل کر کے اس کو سب حال دل سنانے کی آرزو کا اظہار ہے اور حال سنا کر اگر ضروری ہو کہ محبوب کو اپنا بنانے کے لئے اسے بے دینی اختیار کرنا پڑے تو عاشق اس کے لئے بھی تیار ہے۔ اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اسے دیندار بننے میں بھی کوئی تامل نہیں تیسرے شعر میں ایک واقعہ کی تصویر ہے معشوق نے عاشق کو جھڑکیاں دی ہیں کہ وہ کافر ہے۔ بواہوس ہے وغیرہ۔ محبوب کے سامنے عاشق کا تسلیم خم ہے۔ کہتا ہے کہ واقعی عاشق کافر و غیرہ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی کڑکی نہیں۔ ہاں تھوڑی سی علامت ہے لیکن علامت کرنا معشوق کا ایک ازلی حق ہے، اور عاشق کا علامت سہنا ایک ازلی فرض ہے۔ آزاد نے کم سے کم الفاظ میں اس خیال کو جس طرح ادا کیا ہے وہ اُسی کا حصہ ہے، ایسے اشعار پڑھ کر مرزا غالب کی ”تصویر کشی“ یاد آ جاتی ہے۔

زلفن اویزان کیاہ زہر دل عاشقن ہندو سر بسر

ہتھ پائٹھو ٹکٹس اندر آسان چھ لال اسے نازین

جادول بھن شو بان کیساہ نزدیک تھتھ موسے سیاہ

زن کالہ ابرس تل ہناہ روز تھتھ ہلال اے نازنین

مفہوم :- محبوب کی زلفوں سے عاشقوں کے دل لٹکے ہوئے کیا

خوب دکھائی دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے کہ چشمہ آب حیات کی گہرائی میں سے نکل چمک رہے ہیں۔ سڈول ابروؤں کے ذرا سے حصہ کے اوپر لٹکے ہوئے محبوب کی کالی زلفوں کا یہ حال ہے۔ جیسے ہلال کا ذرا سا حصہ کالے

بادل کے نیچے آگیا ہو۔

اس شعر میں تشبیہوں کا استعمال بے حد لطیف ہے۔ محبوب کی زلفیں

”چشمہ آب حیات“ سے متشابہ ہیں۔ اور دوسرے بیت میں ابرو کو ہلال سے

اور زلفوں کو کالے بادلوں سے تشبیہ دی ہے۔

روشہ روشہ پوش پھاوان کوت ژڈلم بے عار دوست

خوش طبعیت، خوبصورت، ششمہ موت میخوار دوست

آفت چمن، غارت دل، راحت جان، سرور ناز

شاہِ خوبان، ماہِ تابان، حیلہ گر عیار دوست

الفاظ سچے ٹکے اور موزون ہیں۔ فارسیت سے بھرپور۔ ابتدائی

غزل گوئی میں فارسی الفاظ کا کافی دخل ہے۔

پریشان دہن مثر یہ زلف پریشان پھٹی لکھ تھتھ پادشاہ سوندری لو

صفادِ وفادار یارِ نِتنا گفاه، خموش کلاماہ، کتھا سہ ندری لو  
 مفہوم :- تیری زلف پریشان کا تصور متوالے عاشقوں کے  
 دلوں کو پریشان رکھتا ہے۔ طُرفہ تو یہ ہے کہ جیسے لوگ ہیں۔ ویسے ہی اُن  
 کا بادشاہ ہے۔ را، محبوب! تمہارے چاہنے والوں کے دلوں میں صفائی  
 ہے وفاداری ہے اور کھوٹ کوئی نہیں ہے۔ انہیں تم سے اور کوئی  
 آرزو نہیں، فقط یہ کہ ان سے دل کھول کر بات کرو۔

آزاد صنایع و بدایع کے بے حد دلدادہ تھے۔ جہاں شعر  
 کو پُر معنی بنا لیتے ہیں۔ وہیں معنی کو کسی نہ کسی صنعت کے اضافے کے  
 ساتھ اور حسین بنانے کی خصوصیت ان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ ادیرکے  
 پہلے شعر میں لف و نشر کی صنعت کا استعمال ہوا ہے۔ دوسرے شعر  
 میں تجنیس نامکمل کی صنعت کے استعمال نے شعر میں لطافت کا اضافہ کیا۔

دلِ گنجسوزِ ان چاہے سڑے آرہ کرے بدول جمال

دب گاہ رو برو گاہ ژھایہ ژھاین دُچھان آزاد

محرم دیکھ ہمایہ چھس بروٹھ کئے لو

(ج) عید چھم تر کرہ ناشادریے دیدو و چھم اڈر اڈریے

(د) شاد گو آزاد ژادیلہ بُرے یاد پیوس اڈک نندہ بون

خوشی اتھ بوش پوشہ گندریے ساز کر کرے ہارہ روہ

مفہوم :- (۱) میں دُکھیا تمہاری اُمیدوں کو پالتے پالتے ختم ہونے کو آئی ہوں۔ (۲) آزاد کبھی کھلم کھلا آسنے سامنے ہو کر اور کبھی نظر بچا کر محبوب کی پرچھائیوں کو تک رہا ہے۔ ارے یہ کیا کر رہا ہے؟ اس کا محبوب تو سامنے ہمایگی میں رہتا ہے۔

(۳) آج عید کا دن ہے۔ میں خوشیاں کیوں نہ مناؤں میں نے ابھی ابھی اپنی آنکھوں سے محبوب کا دیدار کیا ہے۔

(۴) آزاد جب محبوب کے دروازہ کے اندر داخل ہوا۔ تو یہ دیکھ کر اپنے اوائل شباب کا دوست نظر آگیا وہ بہت خوش ہو گیا۔ میرے محبوب (گلدستہ) اپنے حسن پر ضرور اتراؤ اور ناز و انداز کے دیور سے سجائے ہوئے چہرے کا دیدار کرو۔

ان اشعار کی خوبی ملاحظہ ہو کہ کیسے یک لخت دو بالا ہو جاتی ہیں جب آپ فرض کیجئے گا کہ یہ اشعار واردات قلب اور واقعات سے متعلق ہیں۔ (اور مجھے جہاں تک یاد ہے ان اشعار کا تعلق حقایق ہی سے ہے) واقعہ نگار، حقیقت سے متعلق اور دل سے براہ راست نکلے ہوئے اشعار تاثیر سے زیادہ واسطہ رکھتے ہیں۔ اور ظاہری نزاکت سے کم۔

بلبلو دود، گل ہر تھ پیسی، سرو گلے روزی روزی  
چاک جامن دھتھ پہ کیاہ سنہ پاک دامانس و نیوم

شورِ تلِ پاں زادِ رُو تیرِ رُو دُری یاون اُرام  
 تیرِ مُرْزِ اُفِ تَحْتِ یہ دردِ دِل کو ہتِ انس و نیوم  
 مفہوم :- دلِ جنونِ عشق میں کپڑے پھاڑ کر میں نے اپنے پاک  
 دامنِ محبوب سے یہ کیا کہہ دیا کہ اسے سُکھِ بلبوں نے چینگ و پکارِ شروع کی  
 پھولوں کی پتیاں جھڑ گئیں اور سروِ صم بکھڑے رہ گئے۔

۲۴ میں نے دل کھول کر اپنا دردِ دِل جب پہاڑوں کو سنالیا  
 تو آتشِ سُنکھ ایسے متاثر ہوئے کہ وہ متحرک اور تالان ہو گئے۔ دریاؤں  
 کے کانوں تک میری آواز پہنچی تو وہ سکون کھو بیٹھے اور رواں دواں  
 ہو گئے۔

بلبلوں کے قطری طور چچھانے پھوٹوں کی پتیاں جھڑنے اور سرو  
 کے قدرتی طور ایستادہ رہنے کو آزادانہ حسنِ تعین سے کام لے کر اپنی  
 آہ و فغاں کا اثر بتلایا ہے۔ علیٰ اِذ القیاس آبشاروں سے رواں دواں <sup>لت</sup> حالت  
 میں شور پیدا ہونے اور دریاؤں کا ساکن ہونے کی بجائے متحرک ہونے  
 کو اپنی آہ و فریاد کے اثر کے نتیجے سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح اشار میں  
 نازک خیالی اور ندرت کے علاوہ لطافت بھی پیدا ہو گئی ہے۔

عشق پھر ان کن کن تپہ ریشہ تیرِ عالم  
 عشقِ بکرانِ موٹمن پوشہ بَدَن کو اُس لئے

dup.

گوارہ گئی تیرے خوردہ سالیار بنان چھ دیارہ دالو  
 میرو چھم بنان فرز آل داتہ بنان سوائلے  
 مفہوم :- عشق ایک ایسی حالت ہے جس میں بڑے بڑے  
 درویشوں اور دانائوں کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ اس سے سیدھے سادے نازک  
 بن حینوں کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

۲) کم سن محبوب! بے زر آزاد کو چھوڑ کر تمہیں زردار ایروں سے  
 دوستانہ کی انتہا چاہت پیدا ہو گئی ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے  
 امیر غریب بن جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو خیرات دینے والے خود گداگری کرنے  
 لگتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے الفاظ منتخب کر کے چھوٹے چھوٹے جملے بنانا  
 اور ان کو آپس میں اس طرح جوڑنا کہ شعر دل گزار اور سُر ملا بن جائے، آزاد کی  
 خصوصیت ہے۔

تار اٹھ لولہ شہلا بس زھاران سہندر مال چھنڈ ریاس  
 نندہ بون یاوون پوشے پھوت زن اٹھ منزہ پیوم ہے ہاے

مفہوم :- میں محبت کی طغیانی زدہ ندی کو پار کرتے کرتے اتنا  
 بوکھلا گئی کہ میری جوانی کا پیارا جو بن میرے ہاتھوں چھوٹ کر یوں ضایع ہو گیا  
 جیسے کسی سیلابی ندی کو پار کرتے ہوئے منہدم ہار میں پھولوں سے بھری ٹوکری



ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ایک ایک پھول پانی میں بکھر جائے اور بہتا ہوا آگے نکل جائے اور کبھی ہاتھ نہ آئے۔

اس خیال کو مناسب طور ادا کرنے کی سعی میں آزاد کو کئی سال لگ گئے تھے۔ ان کے گاؤں کے آس پاس کئی ندیاں تھیں۔ ایک دفعہ برسات کے موسم میں جب ایسی ندیوں کا پاٹ گہرائی اور روانی بہت بڑھ گئی تھی کسی راہرو کو ندی پار کرنا پڑی، منجھار میں پہنچ کر اس کا پاؤں پھسلا اور سر پہ سے ٹوکرا گرا، اور سب چھوٹی بڑی چیزیں جو ٹوکرے میں تھیں نذر آب ہو گئیں اور پانی میں ایسی بہتی چلی گئیں کہ ایک بھی ہاتھ نہ آ سکی۔ آزاد نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ یہ واقعہ دیکھ کر اُسے ایک نادر تشبیہ ہاتھ آ گئی۔ لیکن شعر مناسب بیٹھانہ تھا۔ دو ایک شعر سنائے۔ جن میں اس تشبیہ کو استعمال کیا تھا لیکن اپنی نظر میں شعر چھپے نہ تھے۔ کئی سال کے بعد مندرجہ بالا شعر موزون ہوا، اور مجھے سنایا۔ ظاہر ہے کہ بسا اوقات ایک خیال کا اظہار کرنے میں کس قدر کاوش اور وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک مشاق شاعر بھی برسوں میں خیال کو حسب منشا

ادا نہیں کر سکتا ہے۔

بلکہ ہند سوز در دک ساز پیغام بہار

ہر وہ کس وادس نشے بوزان بوزن وائلے

شیخو کئی ہیئتہ آو جھک واو گلزار اس اندر

گل اسان شبنم ودان، بلبل گیتو دبا ئے

## باغوانن شادی آتش بازی دارن مژگان

دردہ پوش پھیر دردی بلبلن ددو ایلے

مفہم ۱۔ را آمد بہار پر بلبلوں کا چہچہانا اور درد محبت کا سوز و ساز  
پیام بہار ہوتے ہیں۔ لیکن گوش ہوش رکھنے والے تو یہ پیغام بادِ خزان سے  
بھی سن لیتے ہیں۔ رہا بادِ صبا تو ایک ہی پیغام لے کر چمن میں داخل ہوئی مگر  
دیکھے پھول مہنس رہے ہیں۔ شبنم رو رہی ہے۔ اور بلبل متوالے ہو رہے ہیں  
۔ رن چمن دار میں آتش بازی چھوٹ رہی ہے۔ باغبان یہ نظارہ  
دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔ لیکن اسے کیا معلوم کہ آتش بازی سے پھولوں کا رنگ  
زرد ہو رہا ہے اور بلبلوں کے آشیانے جل کر خاکستر ہو رہے ہیں۔

گل و بلبل، باغ و بہستان، بہار و خزان کا موزون پیش پا افتادہ  
ہے مختلف تصویریں شاعر کے سامنے ہیں۔ بہار کے رسمی پیامبروں کو پھوٹ  
کر آزاد اسرار بہار بادِ خزان سے بھی معلوم کرتا ہے۔ پھر حیران ہوتا ہے کہ  
بادِ صبا تو بظاہر ایک ہے۔ لیکن جس کسی کے ساتھ اس کا لمس ہوتا ہے، وہ  
جداگانہ طور متاثر ہوتا ہے، کسی پر ہنسی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، (اور کسی  
پر گرہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ کیا راز ہے! انسان کی ہستی کچھ ان  
ہی متضاد تاثرات پر مبنی ہے اور ان ہی پر قائم ہے۔ یہی حال آتش بازی  
کے نظارہ کا ہے کسی کے لئے وہ باعث مسرت ہے، کسی کا گھر جلاتی ہے

اور کسی کو دکھی بناتی ہے۔ ایک ہی واقعہ سے انسانی زندگی پر متضاد اثرات مرتب ہوتے دیکھ کر آزاد ہستی کے ایک بھید کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

تراوی پرانی قصہ تر افسانہ      تراوی زار زار کی پتھر تیر زولانی  
چھاوی یاد تک شہزادوں تر ماروئستری      نیری چھاو نہ گل تیر گلزاروئستری  
چھک تر تو شان سازس سامان      واجہ مرمن تیر بیتہ رعدہ داماش  
یہ چھ سورے ناپائداروئستری      نیری چھاو نہ گل تیر گلزاروئستری  
پایداری چھ ناوس تر ورتاوس      نہ زہ سورس تر سازس پارتاوس  
پوشہ ون چھا یہ جوشتہ ون ناروئستری      نیری چھاو نہ گل تیر گلزاروئستری

مفہوم :- را، میرے ندیم! چھوڑ بھی دو، وہ سب پرانے

رقعے اور کہانیاں، تمام پائندیوں اور پردہ داریوں کو آگ لگاؤ۔ شباب کی چولہیوں سے دل کھول کر لطف اندوز ہو جاؤ۔ اور باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔  
راجہ ارے! تم اپنی پوشاک اور ساز و سامان اور گونا گوں زیورات پر نازاں ہو۔ یہ سب ناپائدار ہے۔ تم باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

۳۔ دنیا میں سرمہ د ساز، خوش وضع پوشاک سب فانی چیزیں ہیں  
ماں پائیداری صرف اچھے اوصاف اور اچھے برتاؤ کی ہوتی ہے۔

شباب کا ہار اور ساون یعنی کمال، ساز و سامان اور واجہ مرمدہ،  
رعدہ نہ داماں، ناوا، درتاوا، پیراوا، یہ سب ترکیبیں لطیف اور موزون ہیں۔ اور

اشعار اپنی اپنی جگہ ایک مکمل نقشہ اور کیفیت پیش کرتے ہیں۔ مختلف صنایع کے استعمال سے اشعار کی معنوی خوبی میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ تیسرے شعر میں "نہ زہ" کا استعمال بے حد لطیف ہے، اور شعر کی جان کہا جاسکتا ہے۔

بہار کو دودھ تر یاومن، عید دیدن یارہ مست دیدار

شبیاہ دُکھ کن بزمِ سو، گس نمِ حورن تر غلمان

پیتے دُکھنار کے رنگاہ تر یکساںک فسانا ہوز

نمِ ہیتوت برہمنو کعبس مسلمان ڈاے مبتخائس

مفہوم :- دن موسم بہار ہو۔ عید کا دن ہو، اور شباب کا جو بن اوج

پر ہو، اور سامنے محبوب ہو۔ بھلا ایسے موقع پر بہشت کی خواہش کرنا یا حور

وغلمان کے لالچ کے پیچ میں آنا کہاں کی دانائی ہے۔

دن یہ بھی دُکھنی کا ایک روپ اور یک جہتی کا بہانہ جان لے کہ

برہمن کعبہ میں جا کر سجدہ کرنے لگا ہے، اور مسلمان بت خانے میں پوجا کرنے

کے لئے داخل ہوا ہے۔

حور و غلمان اور جنت و کوثر کی دلفریبیوں کو نسیہ تھوڑا کیا ہے

اور عالم شباب میں عید کے دن خصوصاً جب بہار کا دور دورہ ہو اور محبوب

کی صحبت حاصل ہو، نقد گردانا ہے۔ یک جہتی اور دُکھنی کے متعدد پہلوؤں

کو انصاف اور عقل کی چھاننی میں چھانتے ہوئے آزاد دیکھتا ہے کہ مسلمان  
مندروں میں داخل ہو کر اور برہمن کیلے میں سجدہ ریز ہو کر دُعا کو مانگتا نہیں  
سکتے۔ مندر ایک چیز ہے اور کعبہ الگ۔ شاعر کا اندیشہ ظاہر کرتا ہے کہ یکجہتی  
جب نمودار ہو سکتی ہے جب نہ ہندو رہے نہ مسلمان۔ فقط انسان رہے  
یہ انسانیت کے تصور کا کمال ہے۔

سرد خوش، سنبھل پریشان، گل آسان، شبنم بردان

کینٹھ تھوٹوں نکلن کینٹھن کر تھوٹوں خوشحالے

مفہوم :- سرد خوش و غم اور سنبھل پریشان ہے۔ پھول نہیں

رہا ہے، اور شبنم رو رہی ہے۔ قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ چمن ایک

ہے اور ان سب کا ممکن ہے، لیکن اہلیان چمن ہیں کہ کچھ بے حال اور

نمگین ہیں اور کچھ خوشحال اور شادمان ہیں۔

پڑھتے چشمن تیر خنجر باز بمن کیا ہونے

زور آزاد بہان کیا زہ چھ دور دورے

مفہوم :- اپنی جادوگر آنکھوں اور خنجر ابروؤں سے پوچھ کر آزاد

ان سے آنکھ بچا کر (تمہاری ابروؤں اور آنکھوں سے) کیوں دور جا بیٹھتا

ہے۔ بھلا ہم سے کیا پوچھتا ہے۔

گئے پڑا وطن بس کاوش شہباز، لیکن کچھ تغافل کثیر دہشت پرداز

عذابِ تیز طوفانہ ڈران چھالو دیوانہ مُتسِ زنجیرہ زولانچہ شوبان تارہ زن سازس  
 مفہوم :- دلا سطحی طور دیکھنے میں طوطی، قمری، اکوڑے اور شہباز  
 کی اڑان ایک جیسی ہے، لیکن بنظر عمیق دیکھئے تو اڑان اور اڑان میں زمین  
 اور آسمان کا فرق ہے۔

دلِ محبت کے متوالے توراہ عشق میں سختیوں اور تیز طوفانوں سے  
 نہیں ڈرتے۔ عام دیوانوں کو زنجیریں پہنا کر قابو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن محبت  
 کے متوالوں کا یہ حال نہیں۔ ان کو زنجیریں پہناؤ تو ان کے عشق کی آگ  
 اور تیز ہوتی ہے جس طرح ساز کی آواز تاروں کے اضافے سے اور زیادہ  
 شیریں اور سُرخلی ہو جاتی ہے۔

پرداز اور پرداز میں فرق جتنا کہ آزاد زندگی کے کسی شعبہ میں بھی  
 شہباز کے پرداز کی تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ دیوانہ اور زنجیریں، ساز  
 و تار کی تشبیہ سے دوسرے شعر کی خوبی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مبارک سرخ روئی سان یاؤن پوشہ وُن چھاوان  
 بہارِ مک جٹھ پوشو کھور واؤن لہرِ ناؤن ہیت  
 ہلم بڑو بڑو چھکنو دردانہ پیتو او بَرَن رتہ باران  
 جہانِ سائنی عالمِ آسماک تقبہ لاؤن ہیت



زمستان ستم کم چھ کیمو متو لو لہ دیوان

گلان سپنہ مڑاؤتھ یہ جگہ ک داغ ماٹن ہیت

مفہوم :- دا مبارک ہو کہ پھولوں نے سرخ روئی کے ساتھ اپنا

جو بن نکھارتے ہوئے بہار کی آمد کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اس جھنڈے کو نسیم

نے لہرانا شروع کیا ہے۔

وہ وطن میں موسم بہار کی آمد پر ہر طرف قدرت کی گل کاری کی

خدادانی ہے۔ دل کش اور متنازع رنگین نظارے ظاہر ہو رہے ہیں

یہ سب دیکھ کر عالم بالا للپا گیا ہے اور اس حسن و زیبائش پر فریفتہ ہو رہا

ہے۔ یہاں تک کہ ابر باران اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش

کرنے میں معروف ہے۔

وہ محبت کے متوالوں پر موسم سرما کی سختیوں (کھٹ کش، برف

باری اور سردی) نے بہت ستم ڈھائے تھے اگل لارنے اس ظلم و ستم

کے دامنوں کو سینہ کھول کر دکھانا شروع کیا ہے۔

اپنے وطن کے مارچ اور اپریل کے مہینوں کے موسم کا سماں

باندھا ہے۔ ہر طرف پھولوں کے افواج رنگین وردیاں پہن کر آن موجود ہوئے ہیں

گلاب نے بہار کا سرخ جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ یاد بہار اسکو لہراتی ہے۔ گندہ

بہار کی بارش ہے۔ آسمان والے اس رنگینی کو دیکھ کر اس پر لٹو ہو رہے

ہیں۔ اور بادلوں کے ذریعہ موتی بکھیر رہے ہیں۔ لالہ سینہ کھول کھول کر اپنا وہ سیاہ داغ دکھا رہا ہے جو زمستان کی سختیاں جھیلنے ہوئے اس کے سینہ میں پیدا ہوا ہے۔

آواز نے بہار پر یہ غزل ایک مشکل قافیہ میں موزون کی ہے اور بہار کے لوازمات کو ایک رنگین پیرائے میں پیش کیا ہے۔ اور ہر پہلو کو ایسا نبھایا ہے کہ پڑھ کر وطن کی بہار کا سماں آنکھوں میں صاف پھر جاتا ہے۔

دل جدا جان جدا عشق جدا عقل جدا

نورِ خورشید چھ بے چارہ مجنونس نالی

مفسر ۱۔ محبت کے دیوانے کو یہ چار جابر اور ظالم الگ الگ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ دل، جان، عشق اور عقل۔ کاروبار عشق میں دل کا براہ راست تعلق عشق کے ساتھ ہے۔ عقل بُرے بھلے کی تمیز سے آگاہ کرتی ہے۔ لیکن ساری کش مکش میں جو جد جان پر پڑتا ہے۔ جداگانہ طور پر یہ چاروں اپنی اپنی جگہ بے چارے مجنون عشق کو مبتلاے مصیبت کرتے ہیں۔ دل اور عشق کے ہاتھوں پریشان رہنا لازمی ہے عقل کو اس وجہ سے خوںخوار گردانا ہے کہ وہ رہبری (یا نگرانی) کرتی رہتی ہے۔ جان کو خوںخوار اس لئے بتایا ہے کہ انتہائے عشق میں وہ نکل جاتی تو عاشق عذاب سے

چھوٹ جاتا۔ لیکن نہیں۔ وہ برابر ساتھ دے جاتی ہے۔ اس لئے عاشق رفتہ کو ان میں سے کسی ایک سے بھی چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا۔

بہ نامہ لایئے، بے پروایے      یادن رایے بے پروایے  
از نام تراجم سنیا سحر لاجوم      کہ تازی رایے بے پروایے  
ہائندہ بانے آدہر میثانے      کہ حقس ضایے بے پروایے  
لولہ چاہنہ آزاد و درملہ شاہ باد      پھیور جایہ جایے بے پروایے  
مفہوم (۱) میں بلاتی رہو نہی میرے بے پرواہ! بچپن کے دوست  
او بے پرواہ۔

وہ اب تک تو میں سب کچھ سہتی رہی۔ تمہارے لئے جو گن بنی  
ایک خاص امید سے او بے پروا۔

وہ میرے حسین دوست! میری ابتدائی محبت کے مرکز! مجھے  
تم نے خستہ و خراب کیا او بے پروا۔

وہی آزاد تمہاری محبت میں مشرق سے مغرب تک ہر جگہ تمہاری  
تلاش میں سرگردان پھرتا رہا۔ او بے پروا!

الفاظ کا انتخاب ملاحظہ ہو۔ عام فہم، غیر ثقیل اور مترنم الفاظ  
سے چھوٹی بحر تجویز کی ہے اور جملوں کو یکجا رکھ کر شعر کا جادو جگایا ہے  
مطلب معصومانہ ہے۔ اور ادا دل کش۔ ظاہر ہے کہ ایک ماہر فن کار ہی

اس طرح محض لفظوں کی چھیڑ چھاڑ سے ایسا حسین شعر پیدا کر سکتا ہے

تس نہ وفا، مینہ اضطراب کیا زہ، دل ہرادرہ

داغ تھوڑوں مینہ بر جگر باغ پنن بے چھاوہ

نامز نمین بھین کول پوشہ بدن زہ پوشہ

نشہ پچھیں ستم گرس زورہ پہ دل بے تھاوہ

ہولہ تہندہ آم کیتو غرب جگر تر لولہ تیر

کینہ درس ستم گرس سپنہ پنن بے چھاوہ

مفہوم :- محبوب بے وفا ہے اور میں مضطرب ہوں۔ بھلا میں

ہمت کیوں ہارتی؟ میرا جگر اس نے زخمی کیا۔ میں اپنے گلشن کا خوب نظارہ

کرتی۔ رہ محبوب کے ناخن ہندی سے رنگے ہوئے، ابروؤں پر کاجل لگا ہوا

اور نازنین بدن نزاکت کا مجسمہ ہو تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسے ظالم سے

میں اپنا دل بچا کر رکھتی ہوں اس کی محبت میں بہت ستم جھیلے اور دل

و جگر مجروح ہوئے۔ میری تمنا ہے کہ دل و جگر کے یہ زخم اس ظالم کو

دکھاؤں۔

# آزاد اور وطن

آزاد اپنے ادیل عمر سے ہی وطن کی کس میرسی دیکھ دیکھ کر  
 کر رہتے تھے۔ اپنے ہوطنوں کے افلاس کے مناظر اور شخصی حکومت کے نیچے  
 دبے ہوئے ہوطنوں کی اُمنگوں کو دیکھ کر وہ تلملا اُٹھتے تھے۔ جذبات ابھرتے  
 تو ان کو بغاوت پر آمادہ کر دیتے تھے۔ ان کو عوام کی کس میرسی کے مناظر اور  
 شخصی حکومت کے نقائص وطن کے چپہ چپہ پر کسی نہ کسی صورت میں نمایاں  
 نظر آتے ہیں۔ عوام اذیت کے شکار تو تھے۔ لیکن خواص بھی ان برائیوں کے  
 دست برد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے۔ سرکاری ملازم کا بھی یہی حال تھا  
 وہ بہر حال دبا ہوا تو تھا۔ لیکن اپنی اقتصادی مشکلات نے اسے اور بھی کمزور  
 بنا رکھا تھا۔ جس شعبہ زندگی کو دیکھتے ہیں حال نظر آتا تھا۔ کان، مزدور،  
سرکاری ملازم، کاریگر سب کسی نہ کسی طرح سے اسی ماحول میں سلتے ہوئے

دکھائی دیتے تھے۔ سارے ہندوستان میں غیر ملکی راج تھا۔ لیکن اپنے وطن کا اور بھی برا حال تھا۔ یعنی یہاں شخصی حکمرانی تھی۔ اس پر مرہ یہ کہ حکومت کے بڑے بڑے کارندے غیر کشمیری ہوتے تھے اور ان کو اپنی جیبیں بھرنے اور اس "فردوسِ بر زمین" میں شکم سیر ہو کر کھانے پینے اور سیر و سیاحت کرنے کے سوا اور کوئی فکر لاحق نہ تھی۔ انہیں اس کا موقع نہ تھا کہ وہ کشمیریوں کی حالتِ زار پر ایک نظر ڈالتے، اور ان کے مطلق العنان حاکم کو ان کے حالِ زار سے باخبر کر کے اس ظلم کی تلافی کراتے۔ ہر طرف افلاس اور فلاکت کے دل شکن مناظر تھے اور کس پُرسی کی حالت تھی۔ دہقان کی یہی حالت تھی، شہر باش کا یہی حال تھا۔ نوکری پیشہ لوگوں کی یہی کیفیت تھی۔ دیگر ملازموں اور مزدوروں کا بھی یہی حال تھا۔ آزاد کا حساس دل یہ دیکھ کر زار زار روتا رہا۔ اور وہ کشمیریوں کی زبون حالی پر آنسو بہاتا تھا۔ وہ اس ماحول سے متاثر ہو کر کبھی کھلم کھلا کبھی دبی زبان میں اپنے سہوطنوں کو بغاوت کی دعوت دیتا۔ اور تنبیہ کرتا رہا ہے کہ سرگرم عمل ہو جاؤ۔ غفلت کی منید سے جاگو۔ اپنا مستقبل خود سنبھالو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر آگے کی طرف گامزن ہو جاؤ۔ ظلم اور کذب سب مٹ کر رہ جائیں گے۔ اپنے حال اور ملک کے مالک خود بن جاؤ گے۔ اور افلاس و فلاکت سے نجات پا کر انسانوں کی زندگی بسر کرنے لگو گے۔ "مناظرہ عقل و عشق" میں کشمیریوں کی زبون حالی



کا نقشہ میں کھینچا ہے اور دعوت عمل دی ہے۔

عقل:

سادہ منوش کا کٹری کو نہ کران افسری  
(سادہ لوح کشمیری حکومت کیوں نہیں کرتے۔ دیکھ ان کی ابتر حالت اور ان کا رواج)

عشق:-

یہ نہ موزور محنتیں بچ بہان دلی نرٹس  
(جس کو محنت کر کے مز دوری نہیں ملتی اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ دولت کیا طلب کرے جس کو اپنا اختیار نہیں۔)

عقل:-

کیا زہ پہنہ دل و دُعا سنا لگو گڑ پھٹا سحر  
(ان کے دل کیوں اُداس ہیں اور گئے ہیں پھندہ اکیوں لٹکا ہے۔ ایک دن وہ بھی تھا کہ یہ لوگ اہل قلم اور حکمران تھے۔)

عشق:-

سیرہ چھ کر تھکے ہا نکلہ دور پیوست جنگہ  
(شیر زنجیروں میں بندھا اور جنگل میں دور پڑا ہے۔ اس کو آزاد ہونے دو تو ہر طرف سے دولے پیدا ہوں گے۔)

عقل:-

سودین زھار زھار کاٹھ نہ دوان کاٹھ داری

خانہ خرابی زھار پاری کاٹھ نہ گرس خانہ دار

(اپنے فائدے کے لئے کوئی کسی کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ ہر طرف خانہ خرابی ہے گھر کا مالک کوئی نہیں۔)

عشق :-

زادہ پر بے گانہ کیا خانہ تہ وارانہ کیا

یہ کم نہ سرن خانہ زانہ تم چھم گرس خانہ دار

(بے گانہ کیا سمجھ کہ خانہ اور دیرانہ میں کیا تفاوت ہے۔ جو اپنا گھر نہیں جانتے وہ اس گھر کے مالک بن بیٹھے ہیں۔)

عقل :-

یس نہ بین دل دماغ تس نہ بہار تس نہ باغ

سے چھم غم لام تس چھم دماغ سے چھم غریب تس نہ ہار

(جس کو اپنا دل و دماغ اور سمجھ نہیں اس کے لئے بہار ہے نہ باغ۔ وہ غلام ہے اس کے لئے غلامی کا داغ ہے۔ وہی غریب ہے، اس کے پاس کوڑی نہیں۔)

عشق :-

از چھم اپیز دور دور پوز چھم تھان گتیز تر شور

اہل غرض اپیز یور کرہ پیز س لارہ لار

( آج یہاں جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ سچ بولنے سے شور اور فتنے اُٹھتے

ہیں۔ غرض کہ جھوٹا آدمی سچ کو جھکا سکتا ہے۔ )

عقل :-

سوز جگر آسہ یس خوف نہ ڈر کیا ہے چھتس

ڈر چھ کھدوان براہوس سرچھ دیوان پوشہ کار

( جس کے دل اور جگر میں عشق کی گرمی ہو اس کو ڈر اور خوف کیا۔ ڈرنا براہوس

کا کام ہے۔ پختہ کار جانا بازی کرتا ہے۔ )

عشق :-

آسہ دہا عنقریب دیدہ وچھن خیمہ شہ نصیب

غیرہ یہ خون غریب جوش دیوان آشکار

( عنقریب ایک دن آئے گا جب خوش قسمت لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے

پھر غریب کا خون اس کی رگوں میں جوش و خروش سے دوڑنا نظر آئیگا )

دو تھ یہ طوفان زن تراوہ پتھر طائمن

غیرہ کوہن جنگن نیوہ کران ٹورہ پار

( طوفان اور سیلاب کی طرح ظالموں کو بہا لے جائے گا۔ ظلم کے پہاڑوں

اور جنگلوں میں تباہی مچا دے گا۔ )

روزہ جنہو نہ کھتا پوشہ دینی دولہتا رُود کے سود خار روزہ یہ سرمایہ دار

(پھر جنونِ عشق کی یاد باقی رہے گی۔ یہی ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ سودِ خوار  
کہاں موجود رہا کہ سرمایہ دار رہے گا۔)

ہم وطنوں کو زمانہ سلف کی یاد دلا کر آنکھانی بڈشاہ کی زبانی کہتے

ہیں۔

دل سے ہوا سودِ چھ زمین از تیرے تھے ناگ و زان

از تیرے کوہِ لہرِ ادا تھے آبِ تیرے پڑتے تھے جائے

دیشہ کھوتے سرد و پھان چھسے تھے سینہ گہتر

ہم پنہ سوزہ و زے اُسو گر یگان زن کر لے

وہ وطن دارہ و نے نیندرہ گزہک نا بیدار

مال چون ضایہ سپن، زو تیرے گزہی مازیے

مفہوم :- وہی ہوا ہے۔ وہی زمین ہے اور آج بھی وہی چشمے اُبلتے

ہیں۔ جو پہلے وقتوں میں تھے۔ وہی لبِ جوہ ہے اور وہی آبِ جو جو ہمارے  
اسلاف کے زمانے میں چھو کرتے تھے۔

وہ لیکن ایک اہلِ وطن ہیں کہ تب حبِ وطن سے بھرے تھے

اور اب برف کی مانند ان کا دل ٹھنڈا پڑا ہے۔

وہ مگر میرے اہلِ وطن ! یہ سب ذلت تمہاری لا پرائی اور غفلت

کی وجہ سے ہے تمہارا مال و متاع لٹ چکا ہے مجھے ڈر ہے کہ اب کہیں

جان بھی ضایع نہ ہو چکے۔ اب بھی نیند سے جاگوشاید حالات کو بدل  
سکیں گے۔

ایک غزل میں وطن اور ہموطنوں کی فداکت کے مناظر اور بہتر حالت  
کو محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

کبرہ سہرگہ سورہ تارے میمہ سانہ رنگہ وارے  
کیا ہ سائی پہ زندگائی اسیہ کرد و مہ بال آ سیا  
سون ماز و ازہ و انن سالن ضیا فرخان کیش  
موصوم خانہ مالین سائین پہ حال آ سیا  
اولاد بڈ شہس ہیو رو چھمت چھ میمہ کو چھ منز  
بوجھ سیتو مران و تن پیٹھ تہندے عیال آ سیا  
کلہن غمتی تہ صرقی ساراب کرٹو پیٹی آ بن

میں نے اب سانہ با پیٹھ زہر ہلائی آ سیا  
مفہوم :- دل ہمارے فردوس بر زمین وطن نے بہشت کی حوروں  
کا دل لپیچا دیا ہے۔ کتنی حسین دادی ہے۔ لیکن افسوس ہماری حالت  
زار کیا ہے ؟ اور زندگی کس قدر ذلیل ہے۔ اور ہم ہیں کہ اس گلشن (کثیر)  
کے مالک ہیں، اپنے حکمرانوں کے لئے ہم لہو بہا کر دولت پیدا کرتے ہیں۔  
ان کی عیاشیوں کا سامان ہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے اور اپنے

مقصود عزیزوں کے لئے پریشان حالی اور در ماندگی کے سوا کچھ بھی نہیں۔  
 ہم میرے اہل وطن! جس سرزمین نے پچھلے وقتوں میں بڑشاہ جیسے نیک اور  
 عادل اولاد پیدا کئے۔ کیا اُسی سرزمین میں موجودہ دور کی اولاد کا بھڑوک  
 اور پیاس اور ناداری سے یوں پلک پلک کرکس پُرسر کی حالت میں جان  
 بحق ہونا روا ہے۔ (۴) ذرا دیکھ لو! ہماری مادرِ وطن نے کلہن، غنی  
 اور قریبی جیسے فرزند پیدا کئے ہیں۔ وطن کی آب و ہوا نے اُن کو شگفتہ کیا  
 اور کمال تک پہنچایا۔ کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ وہی آب و ہوا وطن کے  
 موجودہ دور کے نوجوانوں کے لئے سیم قاتل ثابت ہو رہی ہے۔)

آزاد اس طرح ماضی کی یاد دلا کر اور حال پر نگہی نظر ڈال کر اپنے  
 ہموطنوں کو بیدار کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ خواب سے بیدار ہو کر آزاد ہو جائیں  
 ظلم اور ظالم کا خاتمہ کریں اور قومیات سے نجات پائیں۔ وہ کہتا ہے کہ

آزاد بن ظلم گالٹن دہمہ کرن دور !

بی مین ادس بی چھ صدائی چھ ہڈامیون

مفہم :- غیر کی حکمرانی اور غلامی سے آزاد ہونا ظلم اور ظالم کا  
 خاتمہ کرنا اور وہم کو فنا کرنا یہی میری خواہش ہے۔ میرا پیغام اور میری  
 صدا یہی اور یہی میرا نصب العین اور مقصد ہے۔

وطن کی حالت دار دیکھ کر آزاد کا دل بے قرار ہوتا ہے۔ وہ ہموطنوں



سے یوں خطاب کرتا ہے :

را، بلبلیں چائیں، کون پانتر آؤ کاؤ آؤ آؤ ناش

لول، پیچھے بنے لولہ رستیں، آگے آؤ آؤ تھی پڑیا

رہی شانہ تھا آؤ آؤ غارہ بنے ہنسر براندہ کبہ چھٹک کپھول

غارہ تیس نیلام کر کے کر کے نام پوچھ تھی پڑیا

دیں خدمتیں مردی کنبہ تیر مولیٰ پر پامردی ہنسر تھک

ناد مردن مہند زنیہ ہنسر ہنسر منہ جھوڑ تھی پڑیا

رہی یس ڈیکہ آؤ آؤ عرش فرش ہنسر دقت نیاز

سے ڈیکہ دروازہ بنے پیٹھ کپڑا تر و تھک تھی پڑیا

رہی بس مرن او سے ذیہ زونہ پینڈ پرن میراث و ملک

زندگی ہنسر خون ناحق بارہ تھوڑ تھی پڑیا

مفہوم :- را، اپنے ہموطنوں کو بیدار ہونے کی تلقین کرتے ہوئے

کہتے ہیں کہ غیر ملکی افراد سے تیرے وطن کو لڑکھڑکی خانہ دیرانی کی ہے

اور تو ہے کہ ان ہی افراد سے برابر محبت اور پیار برت رہا ہے۔ کیا یہی عقلندہ ہے

دیں تم نے اپنے فریضہ کی حد انہی غیر ملکی عناصر پر بھروسہ کرنا سمجھ رکھا

ہے۔ اور شادان ہے کہ تو تابعدار اور ان کا وفادار ہے۔ اے داسے! کہ تیری

غیرت اور مردانگی مرچکی ہے۔

ہاں اپنی مردانگی اور غیرت کو بیچ کر تم نے غلامی اور نامردی حاصل  
 کی ہے۔ ہاے! کیا اسی کا نام بہادری اور غیرت ہے؟ افسوس تو نے بہادری  
 کا رنگ و ناموس مٹا کر رکھ دیا۔

وہی تیرے سجدہ نیاز مندی سے تو زمین اور آسمان ہل سکتے ہیں  
 لیکن افسوس تو نے وہ سجدہ غیر ملکی افراد کے نذر کیا۔ جس کا حاصل سوائے  
 ذلالت کے کچھ بھی نہیں۔

رہی تم نے اپنی زندگی کا انجام محض موت سمجھ رکھا ہے۔ لیکن  
 زندگی کے فرائض کو ذرا بھی نہیں پہچانا ہے۔ ان فرائض سے بیگانہ رہ کر تو نے  
 انسانیت کا خون کیا ہے۔ کیا یہی دلاوری ہے؟

وطن میں کس پرستی کی حالت بدلتی نہیں معلوم ہوتی۔ غیبر ملکی  
 حکمران برابر بے پروائی اور بیدردی سے حکمرانی کے سجا رہے ہیں۔ اہل وطن  
 خواب و خوشی میں کچھ ایسے بدست معلوم ہوتے ہیں کہ جاگنے کا نام تک نہیں  
 لیتے۔ کہیں ذاتی اغراض اور ذاتی مفاد کی بنا پر غلامی کو ایک بیش بہا زیو  
 تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور کہیں مذہب اور اہل مذہب نے لوگوں کی آنکھوں  
 پر پردہ ڈال کے انسان کو انسان کا دشمن بنا رکھا ہے۔ لاعلمی اور جہالت میں  
 وطن پرستی کے افکار گم ہو چکے ہیں۔ ناداری، افلاس اور مفلوک الحالی نے  
 وطن کو ایسا گھیر لیا ہے کہ کوئی اُمنگ ہمیں ترنگ نہیں۔ وطن کو ظلم کے چنگل

سے چھڑانے کا کسی کو خیال نہیں۔ سب پر جمود سا چھا گیا ہے۔ ان مناظر کو دیکھ  
 کہ آزاد کے سینہ میں آگ لگتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور وہ فریادی ہوتا ہے  
 کیا وہ روزہ پر دن ڈھاپ ڈھاپے سوزِ جگر میوں

کہ فیرہ سبزی لولہ باغسِ نیرہ یہ شرِ میوں

گھبرا کر تیرے دیکر نیزہ تیرے اہر نیزہ تقصیرِ کر

بے کینہ اس سہتہ ڈالہ کوتاہ سینہ سپرِ میوں

پیلہ لولہ چتو دید و میتِ حسن تیز نظر تیرا

لچھ پردہ چمیراں ڈاڈ تیرے کو پاٹھی اثرِ میوں

نہ راونے آئوس گنہر چون گنہر سس منز

شرن تیرے مترن زہرہ رکھو تیرے ٹیٹھ لوگ تیرے میوں

وڑہ نووختن شہار بند کر پاٹھی پانہ یہ آزاد

تیلان چائین خسانہ مالین چٹھے یہ زہرِ میوں

مفہوم :- دل میرے دل کی آگ کا دھواں کب تک پردوں میں

چھپا رہے گا۔ اسے کاش ! کہ میرے وطن میں آزادی کا دن آئے تو میرے

دل کی کلی بھل جائے اور میرے تمام ارمان نکل جائیں۔

ہاں میرا بے لوث اور بے کینہ دل کہاں تک مذہب والوں کے

کفر و دین مذہب و لامذہبی کے تہاذبوں اور جھگڑوں کو دجو کہ اہل وطن

کو انجام سے بے خبر رکھتے ہیں) برداشت کرتا رہے گا؟

ہاں میں نے جب حسن کو محبت کی تیز نگاہوں سے دیکھا۔ تو ان نگاہوں

نے لاکھ پڑے پھاڑ کو اپنا اثر پیدا کیا۔ یعنی جب میرے دل سے صداقت کی آواز نکلی تو وہ سب رکا و ٹپ کے باوجود اپلے وطن پر اثر کر گئی۔

وہی خداوند! میں شرک کے مقابلہ میں تیری وحدت کو آشکار کرنے

کے لئے پیدا ہوا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ دوست دشمن سب کو میری باتیں جیسی معلوم ہوئیں۔

(وہی) ہاں اسے خدا سے کو فین! تو نے ہی آزاد کو زبان دے کر بولنے

پر آمادہ کیا۔ جس طرح سانپ کو غیند سے جگا کر کوئی آمادہ پیکار کر دے

اس نے زبان کھولی۔ اور امانیاں وطن کو کھری کھری سنانے لگا۔ لیکن

اس کی باتیں تمہارے لالچوں کے لئے (جو کہ ملکی حکمرانوں کے ساتھ شیر و شکر

ہو کر وطن کی غلامی کو اچھا سمجھتے ہیں، اور اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ اور

اس طرح تمہاری برکتوں سے مالا مال ہیں) ثقیل اور کرطوسی محسوس ہوئیں۔

مقطع میں شکوہ کا پہلو ظاہر ہے۔

آزاد وطن والوں کو چیخ چیخ کر پکارتا ہے کہ جھلاو سب تفرقوں

کو، جنت کو اور جہنم کو، اول جل کر گلشن وطن کی روشنیوں کو سیجیں اور سیراب

کریں اور دنیا بھر کے لوگوں کو دکھائیں کہ ہم کتنے خوبش نصیب ہیں۔ ہمارا وطن

رکتنا پیارا اور کتنا اچھا ہے۔ آؤ اس کو جنت برین بنا کر چھوڑیں اور خود غرضیں  
اور تنگ نظریوں کو مٹا کر اس کے پجاری بنیں۔

صبر نہ چھوڑے ہو اور کھن داری نہ دو، نیند نہ کرو، چھ ناروا سلی و ہتھتہ تلوار  
سمیت وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو

چھ سارے گئے خود اسمبلی کر گئے خدا منگوں زانہ پنڈا، الگ الگ جداجدا  
سمیت وطن وطن کرو، ترانہ وطن پرو

مفہوم :- ہمارے وطن کی آب و ہوا خصوصاً نسیم سحری وہ

قدرتی نعمت ہے کہ سب روگ اور مرض اس سے کافر ہو جاتے ہیں۔ ایسے  
وقت میں سونا (غفلت کرنا) ناجائز ہے۔ آؤ علی الصبح اٹھ کر ہم وطن کے گیت  
گائیں۔ اور وطن کی خدمت میں تن من سے لگ جائیں۔

وہا خدا سب کا ہے اور واحد ہے اور لاشریک ہے۔ آؤ اس  
سے ہم بھی مل جل کر ایک ہی آواز میں ایک ہی مطلب اور ایک ہی دھماکیں  
اپنے لئے علیحدہ علیحدہ کچھ نہ طلب کریں بلکہ صرف اس سے وطن کی بہبودی  
کے لئے دست بدعا ہو جائیں۔

اہل وطن کو مخاطب کر کے ان کے جذبات کو بھیس لگا کر کہتا ہے کہ  
تم عقلمند ہو، دلاور ہو، غفلت چھوڑ دو، خود غرضی ترک کر دو۔ اپنے نفع و نقصان  
کو جانچو اور غیر ملکوں کی دست درازیوں اور ظلم سے محفوظ رہنے کی تدبیر

نکالو۔ وطن کو آباد کرو۔ محنت سے، مشقت سے اور بہادری سے تاکہ تم اوروں کے محتاج نہ رہو گے بلکہ خود داتا بن سکو گے۔ اپنے ملک کو آباد کر کے خود آباد ہو جاؤ گے۔

ڈھپتہ کیا زہ گوئی غار ملک نارو ہو      گڑھت بیدار ہا وطندارو ہو  
 چھکھ دیویت خوف پرے رہ اندر      جہم سہہ سندر پالھو چھے تراؤ پر لہ  
 لہر ماران نیرو شہارو ہو      گڑھت بیدار ہا وطندارو ہو  
 چھکھ پین اٹھ داران ریر سندر پالھو      کھم اٹھان ڈھار ان افر سندر پالھو  
 و تر ساری ساری کچھ مہ گاشدارو ہو      گڑھت بیدار ہا وطندارو ہو  
 شیر سندر پالھو نیرو داس منز      پو ڈھ لاؤین تر شالن موٹہ ہا کرٹیز  
 ڈھالہ جوراہ نیت زور وارو ہو      گڑھت بیدار ہا وطندارو ہو

مفہوم :- راہ میرے ہو وطن ! تمہاری غیرت اور دلاوری کے جذبات

کیوں پڑمردہ ہو گئے ہیں ؟ ذرا عقلیت کی نیند سے بیدار تو ہو جاؤ۔

۲، تم حکمرانوں کے سلطوت سے ایک کر ملک زمینی (جہم سہہ) کی طرح

خوف کی کیمپڑ میں دب گئے ہو۔ کروٹ تو ہلو۔ خوف اور ہراس کو دور پھینکو اور

ایک دہریے سانپ کی مانند پھینکار تے ہوئے دشمنوں کے دلوں کو ہراسان کر دو

بیدار ہو جاؤ میرے ہو وطنو !

۳، تو اوروں کے سامنے ایک کوڑھی کی طرح دست سوال دراز کرتا ہے



اور تم معمولی سمجھ کی باتوں کا پنہاں مغلوب ایسے ڈھونڈتا ہے۔ اور قدم قدم ایسے چلتا ہے جیسے ایک اندھا سوئی کے بن راستہ ٹوٹتا ہے۔ اسے تم تو عقلمند ہو بیٹا ہو۔ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔

وہی میرے ہموطنو! بیدار ہو جاؤ، اور دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے ایک گرجتے ہوئے شیر کی مانند آگے بھل جاؤ تاکہ دشمن خوف و وحشت سے دم زدہ ہو کر ہراسان و پریشان ہو جائے۔

غرضمند اور انقلاب دشمن افراد کی لیت و لعل دیکھ کر آزاد کا دل سوزاں اور لرزاں ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ الٹی ذہنیت والے اہل غرض لوگ وطن کی ناؤ بھنور سے نکالنے کی نہ اہلیت رکھتے ہیں اور نہ ہمت۔ وہ اپنے وطن کی بہبودی کے مقاصد اور مطالب کے خواب کی تعبیر نئے دور کے نوجوانوں کی ہمت اور دلاوری میں دیکھتا ہے۔ نوجوانوں کو کھلے بندوں ہمت محکم اور عمل بیہیم پر کار بند ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اور وطن کو آباد کرنے کی تدبیریں پیش کرتا ہے۔ وہ نہایت مؤثر لہجے میں کہتا ہے کہ نوجوانوں پر ہی کسی ملک کی قومی ترقی کا دار و مدار ہے۔ نوجوان ہمت کمر باندھ کر ملک سے جہالت، افلاس اور فلاکت کے ہمت شکن مناظر ختم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں سے بڑے اور عالی مرتبت خاندانوں کی بنیاد شروع ہوتی ہے لیکن آزاد جہاں نوجوانوں کو "آگے بڑھو" کا سبق دیتا ہے۔ وہاں کھلے

اور خود غرضیڈروں سے بچنے کی فہمائش بھی کرتا ہے، اور آگاہ کرتا ہے  
کہ غرضمند لوگ کہیں نوجوانوں کو راستہ سے نہ بھٹکائیں۔ اور اس طرح

وطن کی نیا بھنڈی ہی میں نہ پھنسی رہے

یہ تیرے چھ دہمہ پیوست یہ ماریم ہمہ تاریم

تیرے اٹھ ڈھایہ پنہ نے مہ ڈر نوجوانو

یہ تقدین آسمان بڈین خاندان

چھ چوئے تھررتے بجر نوجوانو

یہ کرگٹ، قدم تل یہ دم چھ غنیمت

سفر زیڈٹ چھ وہ تھ سکھر نوجوانو

یہ تیرے وہ تھ روزار سادہ پنہ نین کہ پھین پیٹ

پنہ نیلے پانے اندر نوجوانو

یہ بروٹھمس پتہ پتہ پکر وینہ تیرے

پانہ تیرے بروٹھ کن نظر راہ کر

کھپہ مژماگڈھکھ نہ پھنڑہ ویرے

پنڑہ شمشیرے گنڈناہ کر

مفہم :- (۱) وطن کے حال اور مستقبل کے ذمہ دار نوجوان! تجھے

یہ کیا دوسو ہے کہ فلاں شخص تیرا بھلا کرے گا اور فلاں شخص بُرا کرے گا

یہ محض تیرے دہم دگمان کے زائید خیالات ہیں۔ تو ان سے ذرا بھی نہ ڈر۔ آگے  
بڑھے جا۔

ی بڑے بڑے خاندانوں اور رفیع اصولوں کے بانی نوجوان ہی  
ہوتے ہیں۔

(۳) میرے وطن کے نوجوانو! تعمیر وطن کا کام کافی بڑا ہے۔ ابھی  
سے ہمت کا کمر باندھ اور آگے آگے بڑھے چلو، کیونکہ وقت گزرنا جاتا ہے  
"وقت رفتہ ناپید باز" کا مسئلہ یاد رکھ کر موجودہ وقت عمل کرنے کے لئے غنیمت  
سمجھو۔

دیکھو نوجوانو۔ اپنے زور بازو سے اپنی ہمت سے اور اپنے دم قدم  
سے اپنی مشکلات کا خود قلع قمع کرو۔ دوسروں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دو۔  
رہا ارے! تم تو ایک بھٹیڑ کی طرح اپنے آگے آگے جانے والے  
(لیڈر) کے پیچھے پیچھے جا رہے ہو۔ ذرا خود بھی آگے نظر کرو کہ کہیں وہ  
جانے والا (لیڈر) تمہیں بجائے کسی چوہا گاہ کے (نفع اور بہبودی) کہیں کسی  
گھاٹی کی طرف تو نہیں لے جا رہا ہے۔

آگے چل کر تنبیہ کرنا ہے کہ اگر تمہارے ہمتہ کوئی موقعہ لگے اور  
تم نے اُسے اپنی ذاتی آن اور شان اور جاہ و حشمت بڑھانے میں استعمال  
کیا تو یہ بہادر ہی نہیں۔ وطن کا مفاد اور وطن داروں کی بہبودی جس میں

شامل نہیں وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں عقلمندی اور دانائی  
 نہیں تو تمہارا مرتبہ، تمہارا جابہ و جلال، دولت و ثروت سب بے معنی ہے  
 مردی چھنہ سون دھرم ہیرے زرد نکو لاگنہ دارہ تہ بر

سودہ سیرہ لاگنہ تھڑہ کنہ ویرے پڑہ شمشیرے گندناہ کر

گوند چھے نوگنٹ شوبہ دار شیرے، بالادہ پیٹھ تر او مرز لر

امہ سیرہ ہڑہ کیا ہ تھڑہ کلہ ہیرے پڑہ شمشیرے گندناہ کر

مضموم: سہا، یہ دلاوری نہیں کہ اگر تمہیں کوئی موقع مل گیا، اور

تم نے اپنے لئے دولت اور ثروت پیدا کر لی۔ سونے کے جنگے سیرھویں

پر لگائے اور چندن کی لکڑی کے دروازے اور کھڑکیاں بنائیں۔ اور سقف

بالا کو سونے کی اینٹوں پر کھڑا کیا۔ اس طرح بے شک تمہیں ذاتی جاہ و

جلال اور دولت کا لطف حاصل ہوا، اور اس کا مظاہرہ بھی ہو گیا، لیکن

یہ دلاوری نہیں۔ دلاوری جب ہے کہ تمہارے اعمال سے وطن کی بہبودی

ہو، اور اہل وطن کا فائدہ ہو۔

۱۰، تم ایک نا جبار کی مانند بڑی بڑی عمارتوں کے مالک، بہت بڑے

سرمایہ کے آقا سر بلند دیوانخانوں پر لیٹے ہوئے ہو۔ بھلا اس جاہ و حشمت سے

کھوکھلی کھوپڑی میں کیا اضافہ ہوگا۔ اگر وہاں حب وطن نہیں، اور اہل وطن

کی بہبودی کیلئے جذبات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

زمانہ برابر آگے آگے قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ وطن میں کس میسر کی حالت برابر قائم ہے۔ ملک کے نظام میں کوئی خاطر خواہ اور اہم تبدیلی نمایاں نہیں ہوئی ہے۔ وہی غیر کشمیری اور مطلق العنان حکومت ہے۔ وہی بیدردی ہے۔ وہی بے کاری ہے جو پہلے تھی۔ کہیں کہیں کوئی فرد اپنا ذاتی وقار یا ثروت بڑھانے میں کامیاب ہوا تو ہر کوئی کوئی جہالت کے عالم سے نکل کر علم کے نور سے متور ہوا۔ تو ہوا۔ لیکن یہ خوشحالی اور یہ علم کا چرچا عام نہیں۔ مذہب کو مذہب سے ٹکرا کر اپنا آئو سیدھا کرنے والے پتھر پائندہ ہیں۔ دوسرے کی مشقت سے شکم سیر ہو کر کھانے والا برابر نکم رہ کر پلتا ہے۔ عنان حکومت بیگانوں کے ہاتھوں میں مستحکم ہے۔ کوئی کوئی نوجوان گہری نیند سے جاگا ہوا معلوم ہوتا ہے، لیکن حالات نے اُس کے بھی ہاتھ پاؤں یوں باندھ رکھے ہیں کہ اس کی بیداری اور خواب میں بہت کم فرق ہے۔ آزاد کا دل تڑپ اٹھتا ہے، اور وہ ملک کی نجات صرف انقلابی تبدیلیوں میں دیکھتا ہے۔ انقلاب ہی جملہ مشکلات کو حل کر سکتا نظر آتا ہے انقلاب ہی کفر و دین کے جھگڑے مٹا سکتا ہے۔ انقلاب ہی سرمایہ داری اور غیر سرمایہ داری کے پیدا کردہ ماحول کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ انقلاب ہی غیر ذمہ دار شخصی حکومت سے چھڑا کر ملک میں جمہوریت قائم کر سکتا ہے اور اس طرح انقلاب ہی وطن کی کس میسر کو مٹا کر وطن اور وطن والوں

کو خوشحال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آزاد انقلاب کا نعرہ بلند کرتا ہے اور انقلاب کا فلسفہ آشکار کرنے میں محجور کار ہو جاتا ہے۔

دل پان پٹن پرزہ ناو چھاو پٹن لولہ باغ      داغ غولہ می مشاؤ باو پٹن دل دماغ  
چائی خیال نیاؤ خواجہ امیر بڑی نواب      انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب  
تریشہ کنے خون چون عاشق متین چھاوا      مارہ گزھن گناہ آہرہ کا عین چھا روا  
ڈرمہ یقین مذہب دورہ بہتہ کر جواب      انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

مفہوم :- (۱) اپنا عرفان حاصل کرو اور اپنے پیارے وطن کی تحسین اور خوبیوں کا جی کھول کر لطف اٹھاؤ۔ اپنی دانشمندی سے غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر پھینک دو۔ خواجہ، امیر اور ذاب محض تمہارے خیال نے کھڑا کر کے تمہاری راہ میں کانٹے بوئے ہیں۔ یہ سب کچھ مٹ جائے گا۔ ارے او! انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۲) دیکھ تو سہی تیرے خون سے عیاشیوں کی عیاشی چلتی ہے۔ کیا یہ جائیز ہے؟ اور بیمار سے غریب اور بھی خستہ اور خراب ہوتے جاتے ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس طرح کا طرز عمل اگر کسی کے لئے ایمان اور مذہب جیسا عقیدہ بن گیا ہو تو ایسے عقیدوں کو دور سے ملامت کر اے او! انقلاب پیدا کر۔

لال جرموتن یونہ لاگو تن مار فرموتن عالماہ

نیائے ساری ستر ستر ستر ستر راہ پائے انقلاب



و تو خطہ نہ میا تیرو آلودہ ستر تو نیست در کائنات کائنات نوح جان

از بنگاہ آخر تبسم و زور نادرہ پائے انقلاب

مفہوم :- اس کے دُکے کی بات نہیں۔ ساری دنیا ہی محو عیش و مستی

ہے۔ سارا عالم کفر و دین کے تنازعوں کو اچھال کر اپنا مفاد حاصل کرنے میں

مشغول ہے۔ لیکن انقلاب اور محض انقلاب ہی ان سب جھگڑوں کو ختم کر

دے گا۔

را، کوئی کوئی نوح جان میرے نالوں سے بیدار نہ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ انقلاب

آخر کار ان کو جگا کر ہی دم لے گا۔

کفر چھ کیاہ ؟ بندگی دین ؟ پیہڑ زندگی

بُوتھ پکُن زندگی پردہ شیشہ دم بدم

زندگئے زانہ و ن زانہ تہ کر یا بندگی

شانِ خمدائی تہ یزد پردہ بینی بر مہ غم

عاب تہ شرمندگی بندگئے ہند عذاب

فیر مہ پوت تیل قدم نیر شیشہ سیم حجاب

بی چھ و نان انقلاب اٹھو چھ و نان انقلاب

بی چھ و نان انقلاب اٹھو چھ و نان انقلاب

مفہوم :- را، اگر دنیا میں کہیں بے دینی ہے تو وہ غلامی ہے، اور

دینداری محض اپنی زندگی کو اچھی طرح گزارنا ہے۔ بھلا کوئی شخص جو زندگی اور زندگی کی خوبیوں کو جانتا ہو، وہ غلامی کب قبول کر سکتا ہے۔ کیونکہ غلامی میں صرف مصائب اور شرمندگی ہوتی ہے۔ انقلاب کی تعلیم یہی ہے۔ اور یہی انقلاب یا کہلاتا ہے۔

۲. سب رُکاوٹوں کو دور ہٹا کر آگے کی طرف قدم بڑھانے کا نام زندگی

برائے تعالیٰ کی عظمت بھی آگے بڑھنے میں رُکاوٹ ثابت ہو۔ اس کی بھی

بلند اس طرح کی رُکاوٹوں کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے برابر آگے بڑھتا

طریق کار کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کا سبق ہے۔

تبدیلیوں کی کچھ کچھ پر چھائیں دور سے فضا میں دکھائی دینا

شروع ہوتی ہیں۔ آزاد کے تصور کا قدم بھی آگے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے

وطن میں آزادی کے دن نزدیک دیکھتا ہے اور اُسے یقین ہو رہا ہے کہ شخصی

نظام حکومت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور غلامی کی زنجیریں ڈھیلی پڑنا

لازمی ہیں۔ اُسے محسوس ہو رہا ہے کہ کھرے کھوٹے کو انصاف اور صداقت

کی کسوٹی پر پرکھنا قریب ہے۔ وہ صداقت کی فتح اور کذب، ظلم اور نا انصافی

کی شکست یقینی جاننے لگتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ وطن میں سیرابی اور

شادی کا آغاز ہو گا۔

ریتہ کوئل داتن مولہ مولہ مومہ پنچہ و سہ رن ٹنڈ کتر چہ منڈورہ

شینہ کین بالن چھلہ چھلہ والن سونہ کالچہ کچا ایے  
 نیہ نیہ کرہ دُن مال کُوت کال پچہ ڈرو گہ مولہ ایہ کرہ وانہ  
 سرتلہ کپوچ پتھ پتھ پتھ کھالن مولہ تکرہ سہ ملہ مائے  
 مندہ چھان کیا بڑہ چھکھ بولہ دیکھلین تن داہ وٹنڈارہ  
 گرہ کین نیان سرہ کی لُج تیلہ گیلان ادہ ہمسائے

Imp.

مفہوم :- داہ موسم گرما آنے پر ان یخ کی بنی ہوئی عمارتوں کی  
 بنیادیں اہل جائیں گی۔ موسم بہار کے گرجتے بادل اور بارش سے برف سکے  
 پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فنا ہو جائیں گے۔

وہ دھوکے کی دکان سے کب تک جگمگ کرتا ہوا مال گراں قیمت  
 پر فروخت ہوتا رہے گا۔ جب اس چمکتے ہوئے پتیل کو کسوٹی پر پرکھا جائیگا  
 تو اس طمع کاری کی کوئی قیمت یا قدر نہ ہوگی۔ پتیل پتیل ہوگا۔

۳۱ میرے ہوطن ! تم دوسروں کے طعنے سن سن کر کیوں شرمندہ  
 ہوتے ہو۔ قاعدہ ہے کہ جب گھر میں پھوٹ پڑے تو ہمسایہ لوگ طعنے دیا  
 ہی کرتے ہیں۔

آزاد کو رفتار زمانہ میں صبح صادق کی جھلکیاں نظر آنا شروع  
 ہوتی ہیں۔ وہ ظلم میں کمی اور ظالم کی دراز دستی میں کوتاہی محسوس کرنے لگتا ہے  
 اندھیا را ختم ہو ناؤ کھائی کُریئے لگتا ہے، اور وہ امیدوار ہے کہ اب صد سالہ

غلامی کی زنجیریں کٹنے کو ہیں، ظلم مٹنے کو ہے۔ یہاں تک کہ زمانہ گزشتہ کی باتیں  
 خواب کی شکل اختیار کرنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ملک بھر میں امن و امان اور  
 خوشحالی کی ہر سی دھڑاتی محسوس کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اپنی ایک لافانی نظم میں  
 اس کا خاکہ یوں کھینچا ہے۔

گٹھ جو سنگدہ پتہ گاش آواز ان نورِ برفی پھٹتی

زہین ڈاو ظلم نون در او انقلاب آہستہ آہستہ  
 گٹھ زول راز ہند زول گاش بھول آکاش گو رو

مستحقہ گو دسار بنے یارن سے خاب آہستہ آہستہ  
 گٹھ منز بزم دیوان اوس سنگدل شبرنگ جو دو گر

گٹھ صحن تہند تو طلسمو ہیوت خراب آہستہ آہستہ  
 اژن در زن تر دیدرین راتہ کرلیہ راتہ مو غلو ہیوت

گیون ہیوت پوشندو نو با حساب آہستہ آہستہ

مفہوم :- پہاڑوں کے چھپے (اُس پار) سب اندھیرا گر میزاں ہو  
 کھر چھپ گیا اور روشنی نور برساتی ہوئی نمودار ہوئی۔ ظلم اور ظالم اب چھپ  
 جانے کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ انقلاب آخر آہستہ آہستہ جلوہ افروز  
 ہونے لگا۔

رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ختم ہوا۔ صبح کی روشنی ظاہر ہوئی اور

مطلع صاف ہوا۔ ہروطنوں کی یاد سے وہ خواب (رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا) آہستہ آہستہ مٹنے لگا۔

وہ رات کی تاریکی میں وہ سیاہ فام جادوگر اپنے شعبدوں سے ہمارا جی لپیٹا تھا۔ لیکن روشنی ظاہر ہونے پر اس کے طلسمات کی کچھ قدر قیمت نہ رہی۔

وہی چمکا دڑا اور اُتو (رات کو چلنے پھرنے والے جانور) دیواروں کی دراڑوں اور کھوکھلے درختوں میں پھپھکنے لگے اور "پوشنول" دھیرے دھیرے مدھرمدھر راگ گانے لگے۔

آزاد ملک میں آزادی کی لہر دوڑتے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ نوجوانوں میں جوش و خروش بھی کہیں کہیں مشاہدہ میں آتا ہے۔ ایک نئی رنگ اُبھری معلوم ہوتی ہے۔ وہ اور بھی خوش ہوتا ہے کہ مظلومیت اپنا رنگ لانے لگی۔ انقلاب کی یہی تعلیم تھی جو اب رونما ہونے لگی ہے فرسودہ نظام حکومت کے آخری دن سامنے ہیں۔ ظلم، بے انصافی اور کس پیرسنی کا عالم ختم ہوا چاہتا ہے یہ

دل فریبکو پردہ ڈھکی ڈھکی دڑاؤ مردن ہند جباب اُتر

یہ عالم اوس بیداری سے عالم اوس خاب اُتر

وہ چھ بیوٹ رات کر ملین راتہ موٹ غم تر ماتم کیشہ

پہندے عائشہ باپت نیرہ ہے نا آفتاب آخر  
 مفہوم :- راہ بہادروں کی دلیری طلسمات اور فریب کے پردے پھاڑ  
 کر آشکار ہوئی۔ کیوں نہ ہو؟ وہ طلسمات اور فریب کاری کا زمانہ بے بنیاد  
 اور مثل خواب تھا۔ حقیقت تو یہی عالم بیدار رہی ہے۔

راہ تعجب ہے کہ ذی غرض اندھے (چمکا دیا) وغیرہ) اس نورانی عالم  
 کو دیکھ کر سوگوار اور رنجیدہ ہیں۔ کیا ان کی خوشنودی اور عیاشی کو قائم رکھنے  
 کے لئے (ظلم اور نا انصافی کے عالم میں) سورج (انقلاب) ظاہر نہ ہوتا؟

آزاد دیکھتا ہے کہ موقعہ پرست اور ذی غرض  
 لیڈروں کی رہزنی

رجعت پسندی، انا قبت اندیشی اور غرضندی کو نئی نیک کام کرنے نہیں  
 دیتی۔ وہ آگاہ کرتا ہے کہ ایسے خود غرض لیڈر انقلاب کے دھارے میں  
 بہہ جائیں گے۔ ان کی لیڈری کذب اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس لئے ناپاک  
 ہے۔ اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں اٹھا سکتی۔

فوج زخمی پر آئی لیڈری ہے      زیرہ سیکو سالا بن

اُس مملکت پر بازی گرو ہے      سوندری بوزی میانی زار

مفہوم :- نیا دور پرانی رجعت پسند لیڈری کو ایسے بہالے چلا  
 جیسے بہتا ہوا دریا ایک گھاس کے تنکے کو بہالے جاتا ہے۔ وجہ؟ یہ لیڈری



کھوٹی تھی۔ غرضندی اور نا انصافی پر مبنی تھی .... میری محبوبہ (دیتھ) میری  
آہ و فزاد سن لے۔

پھر آزاد کو اندیشہ ہوتا ہے کہ وطن آزاد ہوا چاہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ  
ہمارے رہنما صرف اپنا پیٹ پالنے میں مشغول ہو جائیں۔ اور انقلاب کے  
مقصد اعظم کو بھول جائیں۔ صرف اپنی فلاح و بہبود، آرام و آسائش بہم  
کرنے کی سرگرمی اور منصب تلاشی میں محو ہو جائیں۔ پھر نئے اور پرانے نظام میں  
کوئی فرق معلوم نہ ہو گا۔ وہ تنبیہ کرتا ہے کہ انقلاب کے یہ معنی نہیں کہ ایک  
فسودہ نظام کا قلع قمع کر کے لوگ صرف اُن کُرسیوں کو اپنے نفع اور عیاشی  
کے لئے سنبھالیں جو غیر ذمہ دار عناصر کے قابو میں تھیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب  
ہے کہ وطن اور اہل وطن ظلم اور سختی سے نجات پائیں اور سارا ملک راہ ترقی  
پر گامزن ہو کر خوشحال بنے۔

دوہہ تارہ پر دیو کُر دکاند اُسی پنہنن آہ انوار کیے

باپا دھو کہ چھین بیٹھ باپا دھو گ دتے کمر و نچہ یاد کیے

مفہوم :- کچھ دن اجنبی لوگ اس دکان پر بیٹھ کر اپنے فائدہ کا

کاروبار کرتے رہے۔ اب جو اپنوں کی باری آئی۔ تو وہ بھی اسی طرح ڈالیں

کی طرح (فائدہ کا کاروبار) اسی دکان پر بیٹھ کر (کرنے لگے) ....

آزاد کی آنکھوں کے سامنے کئی ایک تصویریں ابھرتی ہیں۔ وہ

مذہبی لیڈروں اور پولیٹیکل لیڈروں کو کڑی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے ان میں سے اکثر لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو انقلاب کو اپنی نفس پروری اور اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے لئے محو عمل ہیں۔ ان کے یہاں جھوٹی مذہب پرستی اور جھوٹی حب الوطنی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کر کے یہ لیڈر انقلابی نعروں سے ایک شورش پیا کر رہے ہیں۔ بے چارے بھڑکے اور مفلوک الحال ہموطنوں کی بیکسی کا سہارا لیکر وہ فضا میں "انقلاب ہی انقلاب" پیدا کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اپنا اُتو سیدھا کرنے کیلئے یعنی اپنے لئے بڑا کاروبار، اپنے لئے عیش اور آرام کا سامان فراہم کرنے کے لئے۔ ایسے رجعت پسند لیڈروں کا تصور بھی آزاد کے دل میں آتا ہے۔ جو کہنے کو بہت کچھ انقلابی باتیں کرتے ہیں۔ انقلابی نصب العین سامنے رکھتے ہیں۔ اور انقلابی ساز و سامان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کھوکھلی باتیں ہیں۔ یہ سب محض اپنی بڑھائی کے لئے ہے۔ یہ لوگ ہموطنوں کو اپنے حق سے بیگانہ اور بے خبر رکھنے کے درپے ہیں۔ آزاد کے سامنے کبھی مذہب والوں کے ہتھکنڈوں کی تصویریں آتی ہیں۔ ان میں غریب ہموطنوں کی گمراہی دیکھتا ہے۔ مذہب پرست دین اور دین میں تمیز پیدا کر کے ایک آسانی کتاب کو دوسری آسانی کتاب کا دشمن بتاتے اور بندے اور بندے میں فرق بنا کر قسمت، کم پعل اور تقدیر کے مسئلوں کو اُچھال کر انسان کو انسان کا دشمن، انسان کو

حق تلفی پر رضامند اور انسان کو آسائش کے مقابل میں فلاکت پر قانع  
 بنانے میں معروف کار ہیں۔ آزاد اہل وطن کو چلا چلا کر بیدار کرنا چاہتا ہے کہ  
 "ہوشیار خبردار" غرضند لیڈروں اور غرضمند مذہب داروں سے دامن بچا کر

چلو

دارہ سادان چھی ڈیہ ڈوڑہ ناؤن والی (۱)  
 ساز سنطوڑہ مدہم تر اوڑھٹھ ٹاٹلی  
 مارو سپیکٹ امہ خمارو ہو گزشت ابیدار ہا وطن دارو ہو

دل

سادہ لوکن ڈاٹلی ڈاٹلی بے چھ ہتین گار گار  
 عاشتین کارو بار آ رہ کتین ٹوٹ مار

دل

یہ دین ملت، وطن، حکومت، خدو، خدائی، اذل تر قست

نقاب کا تیاہ حقیقتس پیٹھ بھوان سیم انقلاب دشمن

دل

گئے چھ دفتر گئے فسانہ مگر وچھت گردش زمانہ

بنان آسا نچین کتا بن چھ آسا نی کتاب دشمن

مفہوم :- ساز خوش آہنگ لئے ہوئے دل کو لہجانے والی لوریاں

گا گا کر بیدار کرنے والے (لیڈر) بجائے جگانے کے تمہیں تھپک تھپک کر

غفلت کی نیند سلاتے ہیں۔ میرے ہموطنو خبردار ! ان لیڈروں سے دامن بچا

کے رکھو۔

ہاں سیدھے سادے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر اور بھوکوں کو مار مار کر یہ لوگ عیاشی میں اور دھن دولت بڑھانے میں مست ہیں۔ پچارے غریب لوگ لٹے جا رہے ہیں۔

سچ رجعت پسند اور انقلاب کے دشمن کبھی ایک دین کو دوسرے دین سے ٹکراتے ہیں۔ کبھی ضرورتاً ایک ہی دین کی دو ملتوں کو ایک دوسرے سے کاٹا گھونٹنے پر ابھارتے ہیں۔ کبھی وہ وطن کی بہتری کسی فرضی عمل کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ کبھی خدا کے حکم اور تقدیر کے لکھے کا حوالہ دیکر مظلوم کو کروٹ بھی بدلنے نہیں دیتے اور ظلم اور نا انصافی پر راضی رہتے ہیں۔ کہتے یہ پردے ہیں جو انقلاب کے دشمن حقیقت پر ڈال دیتے ہیں۔

یہی کہتے ہیں کہ روز ازل سے ایک ہی آسمانی کتاب ہے۔ جس سے

کہ مختلف پیغمبروں اور اوتاروں کو پیغام حاصل ہوا ہے۔ میرانی ہے کہ ماخذ ایک ہو۔ پیغام ایک ہو، پھر کیسے مذہب کے یہ ٹھیکے دار ایک آسمانی کتاب کی دوسری آسمانی کتاب کا مخالفت بتاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سادہ لوح لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے گمراہ کرتے ہیں۔

امیری و غریبی، بہنیت اور کمی آرام

اشتراکیت، سرمایہ داری

اور رنج، ظالم و مظلوم کے مناظر دیکھ کر

آزاد مملکت ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء و عقلمند دنیا کی آسائشوں سے  
 محروم نظر آتے ہیں، وہاں معمولی سمجھ رکھنے والے بے شمار بے عقل لوگ  
 دولت و دنیاوی جاہ و حشمت سے مالا مال دیکھنے میں آتے ہیں۔ کوئی گنتا  
 ہی ثواب گار اور فرزانہ کیوں نہ ہو، وہ اقتصاد ہی طور ذلیل ہو سکتا ہے اور  
 ہوتا ہے شخصی نظام حکومت کسی حد تک اس بے انصافی کی وجہ ہو سکتی  
 ہے، لیکن اپنی فکروں کی مدد سے آزاد اپنے عالم جوانی میں ہی اس نتیجہ  
 پر پہنچ چکا تھا کہ ان جملہ نا انصافیوں کی جڑ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ  
 نظام حکومت ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک نظام ہے، ایک مشین ہے جس  
 کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے اڑکے پڑوز کو بدل کر مشین بدل  
 نہیں سکتی۔ ایک نئی مشین چاہیے جو کہ چلنے اور چلانے میں بالکل الگ  
 ہو، ایسی مشین ہو، جس میں مطلق العنانی نہ ہو۔ جس میں مساوات ہو جبکہ  
 میں ظلم اور سطوت کا کوئی پہلو نہ ہو۔ ملک کے کونے کونے میں انصاف  
 قائم کر سکے اور جہالت کی دھند کو ختم کر کے علم کا چو چرا کرے۔ امیر و غریب  
 کا تفرقہ مٹا کر سب لوگوں کو آسائش، روزی اور ضروریات زندگی بہم  
 پہنچانے کا سلیقہ بتائے۔ یعنی اشتراکیت یا سوشل ازم کا نظام ملک میں  
 قائم ہو تو کہیں امان مل سکتا ہے۔ وہ سرمایہ داری اور سرمایہ داروں کی  
 حرکات سے عوام کو باخبر کرتا ہے۔ وہ اس نظام کے حامیوں کے چکموں کو

Imp

نقیرت کی نفرت دیکھتا ہے اور اس کی ناپائیداری کو واضح کر کے اس کی ہلتی ہوئی بنیادوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

دل

جُڑان پہ سرمایہ دار دیو ٹھٹھم جگہ غریب تیرے بے کس ہند  
مٹیہ چاندِ اُمیرِ عظمت کی قسم چٹھم تے منگان پھس تے امانا

دل

اکھاہ چھتھتس بہتہ شہانہ جبرِ عہدِ جواہر بربتہ خزانہ  
چھم بیکھ فیران دانہ دانہ بنان بچھن کیت تیس نہ بانا

دل

جُڑان اکھاہ سمن تیرے چوڑے جامن پیشِ دانہ ان بنان شامیں  
وچھم چے زیادہ پاکدامن ژیتہ نشِ تین کیت نہ آب و دانا  
مفہوم :- دل اسے خدا تیری عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں  
اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ سرمایہ دار انسان بے سرمایہ اور بے ثروت  
انسان پر ظلم ڈھاتا ہے۔ اور اس کے خون سے پلتا ہے۔ اتنا ظلم کہ میں چلا  
اٹھتا ہوں، الامان !

دل، ایک ہے کہ درو زور سے لدا ہوا لباس شاہی پہن کر تخت  
پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور خزانہ اور لشکر لے کر حکومت کر رہا ہے۔ اور ایک ہے کہ



محض مسکین ہے اور گداہی کرنے کیلئے اس کے پاس کشکول تک نہیں۔

وہ اپنے خدا! تیری اس دنیا میں کوئی فارغ البال اور خوشحال ہے اور زور و زور سے اپنی خود آرائی میں مصروف ہے، اور دوسرا ہے کہ ہمارے بھوک کے مر رہا ہے عجیب ماجرا ہے کہ اگر کوئی زیادہ پاکدامن اور خدا ترس ہے تو وہی مفلسک الحال اور لاچار ہے۔ آزاد کو اس غیر متوازن تقسیم اسباب رنج و راحت کے پس پردہ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتا ہے

شامی غولامی پڑا، نہ رازہ انصاف تراؤ تھ پڑا، نمازہ  
اکھ دورہ ترسان بیاکھ پڑہ نازہ سیم فتنہ ساری ساری تنازہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

مردن چھ ڈالان ریشہ دزدہ لولہ لوئس بناوان شورہ تہ گولہ  
کفر کڈ تہ دینکو کڈی کڈی مخلولہ متانہ رندن گالان ہولہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

پنیٹھ عربشہ ودلن تقدیر سالہ عالم تہ آدم کورنس حوالہ  
گے زیر ہر تہ لنگو شیر نالہ ادہ کس چھ ماران سیم بادی تھالہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

مفہوم :- را، ادھر دیکھو تو شاہی اور غلامی کا منظر پیش نظر

ہے، اُدھر دیکھو تو کوئی سارے عالم سے بے انصافی کر کے پوجا اور نمازیں  
 محو ہے۔ کوئی بے بس اور بے کس ہے اور کوئی کھلے بندوں عیش و عشرت میں  
 مگن ہے۔ یہ مختلف مناظر ہیں جو قتنے اور متنوع نازے ہیں۔ ان سب کا سبب  
 سرمایہ داری اور نظام سرمایہ داری ہے۔

۲) سرمایہ داری انسان کو محبت اور شفقت کے نازک جذبات  
 سے منحرف کر دیتی ہے۔ پیار اور اُلفت کو گولہ بارود میں تبدیل کر دیتی  
 ہے۔ کفر اور دین کے "خول" سناٹا کو رندوں کو تنگ نظر بنا دیتی ہے۔

۳) سرمایہ داری کے علمبردار پچارے مکین کو لاچار می اور  
 ناداری پر راضی رکھنے کیلئے "تقدیر اور قسمت" کا حوالہ دیکر غریب کو انہی  
 کا سہارا دیتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ تمام کائنات اور تمام بنی نوع انسان  
 اسی تقدیر اور قسمت کے قابو میں ہے۔ اسی طرح وہ کمزور اور زور آور دونوں  
 کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو! سرمایہ داری کیسی  
 کیسی بلی کی سی چھلانگیں مارتی ہے۔

پھر آزاد آگاہ کرتا ہے کہ سرمایہ داری فریب ہے دغا ہے اور ظلم  
 و نا انصافی کا باعث ہے۔ اس کے چکروں میں نہ آؤ۔ یہ اپنے مفاد کے لئے کبھی  
 فلک کے اجرام کو کبھی زمین کے جمادات کو تمہاری عزت اور بیکسی کا ذمہ دار  
 ٹھہراتی ہے۔ لیکن آزاد کو سرمایہ داری کی بنیادیں ہلتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ چلا چلا کہ ہم وطنوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور درس دیتا ہے کہ تمہاری غلامی، سرمایہ داری نے مستحکم کر رکھی ہے۔ غلامی کی زنجیریں توڑ دو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاؤ۔ سرمایہ داری ختم ہو رہی ہے۔ اس کو اب بچا نہیں۔

د) سرمایہ داری ہنتر پونہ خستہ کاٹری زوردارن ہندی سیم مزب کاٹری  
نایا پد اُڑی برہم باز کاٹری خواباہ خبیلاہ، دہماہ گناہ

ر) مابندہ ژیتہ شوبی نہ غولائی نہ کدائی سرمایہ داری فندہ فریب چھاپہ خونی

س)

چھ کروہراؤ ہندی کیتھ ہر دہ روزان زندہ دہ فی روزن

ژر تیس پیٹیت تن پمن سرمایہ دارن تم فواب آخر  
مفہم :- را، دیکھ میرے ہوطن ! سرمایہ داری کی تمام پختہ کاریاں  
اور ظالم زور آوروں کے تمام مظالم دھوکے اور فریب ہیں محض خواب اور خیال  
کی باتیں ہیں۔ یہ نایا پد اُڑیں اور مٹنے والے ہیں۔

د) اے بندہ خدا ! کیا تیرے لئے سرمایہ دار کی بنا کردہ غلامی

اور گدائی زیبا ہے ؟ سرمایہ داری فریب اور دغا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ

خدا کی کوئی خدائی نہیں جو اٹل اور لافانی ہو۔

۱۳۱۔ سرمایہ داروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا ڈھانچہ ایک عارضی نظام کے بل بوتے پر کھڑا ہے۔ جس طرح برسات میں موافق اور سرازگار ماحول پا کر چھوٹے چھوٹے کیرٹے مکوڑے اُبل پڑتے ہیں۔ اور خزان کے داخل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح یہ عارضی سرمایہ دارانہ نظام ختم ہونے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ سرمایہ دار بھی۔ ان کو یاد رہے کہ ان سے پہلے اس دنیا میں کتنے نواب اور راجے پیدا ہوئے اور موافق ماحول کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئے۔

آزاد سیاسی اُفق پر سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہوتے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ قبیح نظام تو بوڑھا ہو چکا ہے۔ نیا نظام جوان ہو گا۔ دل خوش کن اور انسان پرور ہو گا۔ ایک نظم جوفانی اور بڑھاپے کی تعبیر میں لکھتا ہے۔ خوب لکھتا ہے بمقطع میں نئے نظام کا نقشہ پیش نظر رکھتا ہے

۱۳۲۔ گلاباہ وارہ ہند یاؤن بھجر سوسن مزائن ہند۔

چھوان یاؤن کنڈین پشن۔ بھجر پشن مذخارن ہند

۱۳۳۔ چھہ یاؤن شراد پچ گرمی ٹلے ہارچ ہوا سونتک

بھجر کتیاہ تیر ماگک سہ پانثرالن تہ نازن ہند

۱۳۴۔ چھہ یاؤن چاؤ جولانی بھجر حسرت پشیمان

بھجر مجبورین ہند بندہ، یاؤن اختیارن ہند

رہی زمین پرشن تر باغن توشہ ناسنہ میون یاون رائے

چمہ از یاون موزورن ہمند بجر سرمایہ دارن ہمند

مفہوم :- را، جوانی باغ میں ایک کھلے ہوئے گلاب کی مانند

ہے اور بڑھاپا قبرستان کے سون کے مشابہ ہے۔ جوانی پھولوں اور کانٹوں

دونوں پر اتراتی ہے اور بڑھاپا نہ کانٹوں پر نہ پھولوں پر۔

را، جوانی سادوں کی گرمی ہے ہار کا شوخ زار اور باد بہاری ہے

بڑھاپا ماہ ماگھ کی سردی ہے۔ پہاڑوں اور گھاٹیوں کی کڑی ہے۔

رہم جوانی ایک اُمتگ اور تنگ و دو کا نام ہے۔ بوڑھاپا حشر

اور پشیمانی کا دوسرا نام ہے۔ بوڑھاپا مجبور اور معذور ہے۔ اور جوانی صاحب

اختیار ہے۔

رہم میرے جو بن کا مالک ان باغوں اور پھولوں پر کیوں نہ اترائے

آج مزدوروں کا جو بن ہے اور سرمایہ داروں کا بوڑھاپا۔

آزاد سیاست

میں راستبازی

سیاست میں راستبازی اور بہادرانہ عمل کی تلقین

کا قائل ہے۔ وہ اس میدان میں بہادرانہ پیش قدمی کا حامی ہے۔ اس کے

سامنے سیاسی مسائل کو حل کرنے کے لئے ٹوٹری کی چال چلنا عین نامردی ہے

وہ چاہتا ہے کہ میدان عمل میں قدم رکھ کر تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے

وطن کا محبت آگے آگے اپنے نصب العین کی طرف بڑھتا جائے۔ وہ محبت وطن کی افزائش چاہتا ہے۔ اور حب الوطنی کا مکمل اور سالم ہونا ضروری سمجھتا ہے تاکہ دیراندہ طور تمام مصائب و مشکلات کا سامنا کیا جاسکے وہ کھوکھلی اور نقلی حب الوطنی کو بے معنی سمجھتا ہے۔ "ورنچ یارو" میں یوں کہتا ہے :

روشنہ روشہ دُنی دِ ترم گوشن ز وہ یارو پھیوڑس گامہ شہارسی  
 سیزرس تر پزرس دُ پھم پایہ اُسی سگ دتے کہ ورنچ یارو سی  
 مفہوم : میں نے دیہات اور شہر سب چھان مارے۔ ہر جگہ ہر گوشے کو دیکھا۔ میں نے یہی پایا کہ صرف راست بازی اور سادگی لازوال اور پایدار ہے۔ اے جنگل کی چھیل دکھ راست قد اور سادگی کا ایک مجسمہ ہو تجھ کو کس نے پالا اور پوسا ؟

آزاد سو بھاش چندر بوس کی حب الوطنی، ایثار اور بہادری کا دلدادہ تھا۔ لیکن جاپانی فاشزم سے متنفر تھا۔ اس لئے بوس کا جاپانیوں سے مدد طلب کرنا تاکہ وطن آزاد ہو۔ اس کی نظروں میں نادانی بلکہ نقصان دہ تھا۔ وہ نیتاجی کے طرز عمل کو جاسوسی سے تعبیر کرتا ہے۔ اور ہندوستان کو تنبیہ کرتا ہے کہ اپنی گرم جوشی اور بہادری سے ہی قوم کا بڑا پار لگایا جاسکتا ہے۔ فاشسٹ جاپانیوں کی مدد سے نہیں ۔



دورانِ یلہ نازِ مژدہ کل پانہ الہ را فان کوہن بالکن  
بہادر چھا اذان جاسوس لاکھتہ دشمنن اندر

کران گرداب گتھ پانس آنان اودہ رگپور طوفان

شرف یس صاحب خائن ترے چھا پرزن اندر

مفہوم :- (۱) جب بجلی خود جلتی ہے تب کوہ دیباہ میں لرزہ

پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح حب الوطنی کی آگ سے بھرا ہوا دلیر مرد قوم پرستی

کی چال نہیں چلتا۔ اور بھیس بدل کر دشمنوں میں داخل ہو کر جاسوس

نہیں بنتا۔

دن بھنور جب اپنے آپ کو چکر میں ڈالتا ہے جب ہی وہ کہیں

طوفان کی راہ روکتا ہے۔ بھلا جو خوبی گھر کے مالک میں ہو وہ کہاں کسی

بیگانے میں مل سکتی ہے؟ کہتا ہے ۷

ورتاو دیرمی ہنسند گیہ زانہ سہ بے چارہ

یس گز اپہ لگان آسن پیٹھ آسہ کھنچتہ کھڑا ہے

تہہ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غولامی ہنسند

استادہ جوانمردس یس نول پستھر پاوے

مفہوم :- (۲) بہادر صی کے رسم و روایات وہ بے چارہ کیا جانے

جس کا اپنا ایمان پختہ نہ ہو اور جس کی حب الوطنی ڈالٹا ڈول ہو۔

ہاں ایسی حب الوطنی سے غلامی کی زنجیریں ہی بہتر ہیں جس حب الوطنی کا متحمل میرا ہم وطن نہ ہو سکے۔

آزاد کا پیغام | آزاد کے دل میں "لول" کا ایک ذخیرہ موجود تھا جو کہ مجاز کے خیالات اور جذبات ظاہر کرنے میں کافی

دیر صرف ہوتا رہا۔ وقت کے گزرنے اور ماحول کے بدلنے کے ساتھ ہی "لول" کھٹے بندوں وطن اور اہل وطن کیلئے صرف ہونے لگا۔ مروجہ شاعرانہ خیالات اور ترکیبات کو چھوڑ کر آزاد زندگی کی تلخ وارداتوں کے مسئلوں پر اپنی سمجھ اور تجربہ کے مطابق اپنے افکار ظاہر کرنے لگا۔ ان مسائل پر آزاد کے افکار ایک پیغام کی حیثیت رکھتے ہیں جو قابل غور اور سبق آموز ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

بوزی لو لکھو ناد لو لکھو ریے چھنر آلو آزاد نر  
بچہ نغمہ تر ساز ندر ریے سوندر ریے بوزی میاں زار

مفہوم :- آزاد کی محبت بھری تانوں کو مشکہ سمجھ لو اور متاثر ہو

جاؤ۔ یہ کسی رسمی گوئی کے رسمی گیت تو نہیں۔ اور پھر

چھی میہ نیش مس بانہ نوو پیمانہ نوو نوو شراب  
تراو سادی پرائی مستی چھاو ادھ میخانہ میون

مفہوم :- میرے پاس ہے جام و میناسب نئے اور نرالی قسم کے

ہیں۔ پرانی مستی چھوڑ دے۔ پھر میرے مے خانہ میں داخل ہو کر بادلہ نوشی کر

بچپن ہی سے آزاد مذہبی امور سے  
**آزاد اور ہندو مسلم آشتی**  
 باخبر ہوتا چلا آیا تھا۔ لیکن ماحول اور

ہوا نوا کے باوجود طبیعت مذہبی معاملات میں الجھ نہ سکی۔ وہ مذہبی رواداری  
 کا قائل ہے اور اسی طرف مائل ہے۔ مذہبوں کے الگ ہوتے ہوئے بھی وہ  
 انسان کے ایک ہونے کا دعوے دار ہے۔ "ہندو مسلم بھائی بھائی" آزاد کا  
 نصب العین اور یقین کامل ہے۔ متعدد دنیوی راہیں اس کے سامنے ایک  
 ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔ وید، شاستر، قرآن، بائبل آدمی کو آدمی کا  
 دشمن بنانے کے مختلف احکام نہیں۔ اس کے سامنے انسان انسان ہے۔ ہند  
 بھی، مسلم بھی، سکھ بھی اور عیسائی بھی انسان ہے۔ انسان کے بنیادی  
 جذبات ایک ہوتے ہوئے کیسے ہو سکتا ہے کہ ہندو یا مسلمان کہلانے سے  
 وہ بدل جائیں۔ مذہب ایک بھیس ہے، جس کو پہن لے تو پہننے والا بدل  
 نہیں سکتا۔ آزاد وطنیت، یگانگت، ہندو مسلم آشتی اور بنی نوع انسان  
 کے ایک ہونے کا علمبردار ہے۔ وہ حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا خدا کسی  
 پیامبر کے ہاتھ ایک پیغام بھیج کر دوسرے پیغمبر کے ہاتھ ایک مخالف اور  
 متضاد پیغام بھیج سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ محض انسان کی بنائی ہوئی باتیں  
 ہیں۔ سب دین ایک ہی ماخذ سے نکل کر ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہو  
 سکتے۔ پھر دین اور دین میں جھگڑا، انسان انسان میں جھگڑا اکا ہے کا ذیہ

Imp

محض غرض مندوں کی چالیں ہیں۔ وہ چلا اٹھتا ہے۔ میرے ہمسفر و اذہب  
ایک دوسرے سے جدا ہونا نہیں سکھاتا۔ ایک دوسرے کا دشمن بننا نہیں  
کہتا ہے۔ یہ ظاہر داری کی باتیں اور خود غرضیوں کی ایجادات ہیں کہ مذہب ایک  
دوسرے کا دشمن بننا سکھائے۔ ہمسفر و انسان ہو، انسان بنو، کعبہ اور بیتخانہ  
تم نے اور تمہارے دماغ نے پیدا کئے۔ اگر خدا تمہارا خالق ہے تو وہ کیونکر  
تمہارے لئے متضاد ارشاد بھیجتا؟ تم بھائی بھائی ہو۔ آپس میں اتفاق  
سے رہو، مل جل کر رہو۔ پریم اور محبت برتنے رہو۔ سب بنی نفع انسان  
کو ایک اور یکساں جانو۔ اسی میں تمہاری روحانیت کا کمال اور عروج  
مضمر ہے۔ شمع کی ذبانی کہتا ہے ۷

(۱)

یہ تہ یکساں کہ مالہ ما دانہ  
کس پن کس چم بیگانہ میون  
یہ تہ میونش میوند تہ تہ تہ مسلمان  
گوش تھا و بوز افسانہ میون

(۲)

دین میون ملہ دار دھرم یکساں  
سارے کیٹ چم کورانہ میون  
یہ تہ میونش کعبہ تہ تہ تہ چم تہ تہ  
گوش تھا و بوز افسانہ میون

(۳)

نہ تہ کعبس نہ تہ تہ نس چم اذاد  
پتھن مرد مسلمانس مبارک

جیت خانہ سے بنوؤ گتھ کعبہ چنناڑیہ تر آؤ گتھ

۱۱۹

گیتا یہ کپاہ خطا کھوت و نتم قہہ رانہ والے

مفہوم :- را، مجھے یکسانیت کے عالم میں اپنے پرانے کی کوئی

تیز نہیں۔ میرے پاس جیسا ایک ہندو ہے، ویسا ہی مسلمان ہے یس۔ میرا

فساد سن !

را، میرا مذہب ؟ باہمی طنساری، میرا دھرم ؟ سب کو یکساں سمجھ

لینا۔ میری روشنی بغیر کسی تیز کے سب کے لئے ہے۔ جیسا کعبہ میرے نزدیک

متبرک ہے ویسا ہی بت خانہ بھی ہے یس۔ میرا فساد سن !

را، آزاد نہ کعبہ میں جا کر مسجدہ ریز ہوتا ہے اور نہ بت خانہ میں

جا گتھ ہے۔ ایسے مرد مسلمان پر آفرین ہے۔

یہی بت خانہ اور کعبہ دونوں کو ٹوٹے پیدا کیا مجھے بتا۔ اے

قرآن والے کہ بھگوت گیتا پھر کیوں قصور دار ہے ؟

آزاد کو تلی جھگڑاے، مذہب سے مذہب کی دشمنی، اور انسان

سے انسان کی عداوت ناگوار گذرتی ہے۔ وہ ان مشکلات اور ناموافق

کو دیکھ کر یگانگت اور اتفاق کے نعرے بلند کرتا ہے۔ بہتے دریا کی زبانی

سناتا ہے ۔ سنیر، دو گنیار، بٹھو تہ میرہ ڈیشہ جیو جھم ایوان

گنیر یکساں چھس زھار ان لار ان یوت ماران پان

توے چھس آب اُستہ وارہ تلمون تیونگن اندر  
 پوان چھم زندگی ہند سوز سفرن مٹرلن اندر

مہ وچھ لہرن ہندین قہرن، تناڈن، لایہ لاین کُن  
 گنیر اُستہ گنیر میون وچھ مہ وچھ جھگڑن تیان کُن  
 گنیرن آسہ ریم جابل وپن کتہ عاقلن اندر  
 پوان چھم زندگی ہند سوز سفرن مٹرلن اندر

مفہوم :- اپنے راستہ میں نشیب اور فراز اور متعدد قسم کی  
 رکاوٹیں دیکھ کر مجھ پر جنون کی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ میں یکسانیت کا  
 متلاشی ہوں۔ جبھی اس قدر دوڑتا، بھاگتا، پھرتا رہتا ہوں۔ اور پانی ہونے  
 کے باوجود جہد و جہد کی سرگرمی سے تیان و سوزان ہوں۔ مجھے زندگی کا لطف  
 مشکلات کا سامنا کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔

ہاں میری لہریں خود بخوار بن کر ایک دوسرے سے لڑتی اور جھگڑاتی  
 رہتی ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ہتھی پائی بھی کرتی ہیں۔ تم اس لڑائی جھگڑے  
 کی طرف کوئی توجہ نہ دو۔ اس قدر لاتعداد لہروں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی  
 مجموعی یکسانیت اور ایک تائی کا مشاہدہ کرو۔ اگر ان میں باہمی ملنساری اور  
 وحدت نہ ہو تو یہ ناداں، داناؤں میں کہاں جا سکتے۔ مجھے زندگی کا لطف سفر



طے کرنے اور منزل در منزل چلنے میں ملتا ہے۔ اور ایک غزل میں یوں کہتا ہے

۱) کینہہ پران کفر کو ترانہ تر کینہہ چھ دینکو دم دروان

چاؤ لوٹن رو چھ پکو داغ و نشہ دامانہ میون

گنیز کس باغس بھنڈلم گل چھس دچھان لوکٹ بہار

۲) کس مینہ دشمن دوس و نہ کس کس پنن بیگانہ میون

کافر ہی ہندو جامہ لاگتھ کامہ دیو لوب عاشقو

۳) پردہ میا نین دروہ چشمن کعبہ تر جتھانہ میون

مفہم :- ۱۔ دل چند لوگ کفر کی برتری کا اور چند لوگ دین کی

بزرگی کا چ چا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ پر تیری محبت نے یہ احسان کیا کہ نہ دین سے

مجھے واسطہ نہ بے دینی سے۔

۲) میری تمنا اور میری آرزو! یعنی وحدت کے حسین باغ میں

دل کو لٹھانے والے پھول کھل آئے ہیں۔ اور میں محو نظارہ ہوں۔ بھلا میں

کس کو دشمن کہوں۔ اور کس کو دوست کہوں۔ میرے سامنے سب ایک ہیں

کوئی بیگانہ نہیں۔

۳) کفر کے لباس میں بھی سچے چاہنے والوں نے محبت کے دیوتا کو

پالیا، لیکن مذہب پرستوں نے کعبہ اور بیت خانہ کا تفرقہ مجھ ایسا لکھو

کہ میری محبت کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور راہِ محبت پر گامزن ہونے سے  
قاصر ہو گئیں۔

انسان کو انسانیت کی یاد دلا کر مساوات و وحدت

**محبت و وحدت**

**مساوات**

اور محبت کی تلقین اس طرح کرتا ہے ۴

ذکرِ تہ از لہِ محبتِ کمر ہمیشہ بھولے نے محبتِ کمر

نچے ہر د تر نہ سوت بیکلِ ذیہ کر تھ پیکر پاٹھو ہر ن اچھا

تہ ذاکھ پسان بڈیو کھ پسان کتے بنیو کھ ہتہند کتے مسلمان!

چھ چون مذہب گنہر تر یکسان تہ ا کھ بے ا کھ گنہر تر روا چھا

مفہوم :- تم لا ذوال محبت کے پودے نصب کئے جاؤ۔ یقیناً ان

میں سے محبت کے پھول نکل آئیں گے۔ اور ان میں بہار اور خزاں کا دخل

ہی نہ ہوگا۔ یہ لا ذوال ہوں گے۔ عام پودوں کی طرح جن کے پتے پت جھڑ

کے موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔ تمہیں نہیں بننا چاہیئے۔ تمہاری محبت کا

برتاؤ سدا بہار رہے گا۔

۵۔ تم انسان پیدا ہوئے اور پرورش پا کر بڑے ہو گئے۔ مگر پھر

بھی انسان رہے۔ نہ جانے تم ہندو کہاں سے بنے یا کس طرح مسلمان بنے؟ دیکھ

تم انسان ہو۔ تمہارا دین اور یقین "وحدت" اور "یگانگت" ہونا چاہیئے

اور دوئی کے خیالات کو ترک کرنا چاہیئے۔ اور سب مخلوق کو یکساں سمجھنا

چاہیے

یکساں وحدت، ایمان کا میل      یکساں مانان، انسان کا میل  
عالم دُنیوی ہند گنیزس مُقابل      خاباہ، خبیلاہ، دھما، گماناہ

مفہوم :- "انسان" کا ایمان کامل مساوات اور وحدت ہے  
پناہ بخیر جو انسان کا میل ہو۔ اس کا یقین وحدت اور یکسانیت ہی ہوتا ہے  
دوئی کی دنیا مساوات کے مقابلے میں محض فریب ہے۔ وہم ہے اور دھوکہ ہے

دل ہند عرب، روم چین، فتنہ گرن ہند نفاق

دین تہ ایمان کیاہ؟ لول، گنیزس اِنفاق

زان دُئی بوڈ گمناہ، مان گنیزس بوڈ ثواب

بی چھہ دُنان انقلاب، اُتھو چھہ دُنان انقلاب

ناو ژیتہ پُشان چھہ ہتوند تہ مسلمان کیاہ

ہتوند تہ مسلمان یوڈ ناو ژیتہ پُشان کیاہ

رندہ پُشیز زندگی کشارہ تقوت در عذاب

بی چھہ دُنان انقلاب اُتھو چھہ دُنان انقلاب

مفہوم :- دل یہ فتنہ گر غرض مندوں کے ہتھکنڈے ہیں کہ مختلف

ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے سے مختلف جتلاتے ہیں۔ اور ایک کو دوسرے

کا دشمن بتائے آئے ہیں۔ یہ تو سب انسان ہیں۔ نسل اور جغرافیائی محل وقوع

Sup-

کے اختلافات کے باوجود سب ایک ہیں۔ دین اور ایمان کیا چیز ہیں؟ محبت  
یکسان اور اتفاق۔ دینی اس عالم یکسانی میں محض گناہ ہے، اور مساوات، محبت  
اور اتفاق برتنا ایک عظیم کارِ ثواب ہے۔ زندگی کے اس ڈھنگ کا نام انقلاب  
ہے۔ اور یہی انقلاب کی تعلیم ہے۔

وہی تم انسان ہو۔ اور انسانیت میں ہندو یا مسلمان نام سے  
کچھ تبدیلی تو نہیں آسکتی۔ بالفرض ہندو یا مسلمان نام سے تمہاری زندگی کی  
تعبیر ہے۔ تو پھر تم انسان (اشرف المخلوقات) نہیں ہو سکتے۔ اے مست و  
بے خبر! تو نے اس تفرقہ میں پڑ کر اپنی زندگی کیونکر درہم برہم کر دی ہے  
انقلاب یہی تعلیم دے رہا ہے۔ اور انہی باتوں کی جانچ انقلاب کہی جاتی ہے۔

مذہبی رواداری | آزاد مذہب میں رواداری کی تعلیم ہر قدم پر

دیتا ہے۔ اس کے کلام میں جا بجا اس کا ذکر ہے۔ وہ

بابانگ دل پکارتا ہے کہ ہموطنو! اگر ایک مذہب دوسرے مذہب والوں سے  
نفرت کی تعلیم دیتا ہے تو وہ مذہب، مذہب نہیں، ایسے مذہب سے لامذہبی

بہتر ہے۔ اگر کوئی مذہب دوسرے مذہب والوں سے کینہ پروری سکھاتا ہے

تو وہ مذہب نیست و نابود ہونے کے قابل ہے۔ انسان کو دینی کی ہدایت

اگر مذہب سے ملتی ہے تو وہ مذہب جھوٹا ہے، فاسد ہے، اور خدائی مذہب

نہیں ہو سکتا۔ اگر مذہب، مساوات، محبت اور رواداری نہیں سکھاتا تو قابل

ترک اور قابل نفرت ہے۔ آزاد کا کہنا ہے کہ مذہب، مذہب میں تفرقوں اور

جھگڑوں کی بنیاد محض ذی غرض انسان کی خود مختاری ہے۔ ان غرض مندوں کے  
دھوکے میں نہ آؤ۔ خدائی ہدایات متضاد نہیں ہو سکتے۔ رب العالمین و  
سینا مات نہیں بھیج سکتا۔ عقل کامل یہ نہیں مان سکتی ہے کہ آسمانی کتاب  
انسان کو انسان سے نفرت کرنا سکھائیں اور انسان کو دہائی کی تعلیم دیں  
انسان ایک ہے۔ تمام عالم میں انسان کی ایک ذات ہے مختلف مذاہب  
کے عقاید سے انسان کی انسانیت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا۔ اس لئے اچھا  
ہے کہ انسان آپس میں پریم اور اشتی برتائیں۔ دہائی اور باہمی کینہ پوری  
چھوڑ دیں۔ محبت سے ایک دوسرے سے میل جول پیدا کریں۔ ایسے خیالات  
اور دیگر نیکے ذیل میں دئے ہوئے چند اشعار سے واضح ہو سکتے ہیں۔

دہائی  
ریم و نان اسو ہتہ مسلمان باہمی بارہی پانہ وانی  
کیا ہ تہن نشن بنا کھ کا نہ ویداہ قولانہ آسہ ہے

دہائی  
قودرتس بیون بیون تھو فی تیلہ آسہ ہن ملت تر قوم  
پڑتہ اکس بیون بیون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

دہائی  
گاڑ جاراہ آز موم ترا پڑ مالن فیہر فیہر  
واے تہر پسان بنکر امتحاناہ آسہ ہے

دہائی  
کیا ہ و نان آزاد کس جوزان تم سہرند کیم وداکھ  
زائہ تہیکھان زلف و خالک داتا ناہ آسہ ہے

مفہم :-۔۔ راہ جو لوگ "ہندو مسلمان بھائی بھائی" کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ یقیناً ان کے پاس (مروجہ قرآن اور وید کے مقابل میں) کوئی دوسرا خدائی فرمان تو نہیں تھا۔ جس کے تحت وہ اس نیک اور انسان پرور اصول کا پرچار کرتے تھے۔

ہاں اگر قدرت مختلف قوموں، ملتوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہتی تو ہر قوم اور ہر ملت کے لئے مجداً جدا زمین اور آسمان پیدا کرتی۔

ہاں مختلف درس گاہوں میں میں نے پھر پھر کے اپنی لیاقت آزمائی اور حاصل کی ہوئی دانشمندی اور علم کا امتحان کرتا رہا۔ اے وائے اکرام! مدرسوں میں انسانیت کا امتحان نہیں لیا جاتا۔ یہاں رسمی لیاقت اور خبرداری کا ناپ تول ہو تو ہو، لیکن انسانیت کا کہاں؟

ہاں، آزاد کی آواز کیا ہے؟ بھلا اُس کی آہ و فغاں کون سنتا ہے اے وائے! وہ کبھی زلف و خال کی تعریف میں کوئی غزل گاتا تو لوگ اُس کی تعریفیں کرتے۔ وہ تو انسان اور انسانیت کے لئے رونا روتا ہے۔

یہی گمان پھاس تراؤ تھ پاؤ داؤ ڈی ٹوٹ نم ترماز  
ناز تھ پیٹھ گاٹس ہیندس مسلمانس پزیا

یہی یقینن کینہ رستین بارہ تین دمن کر مجھ اے  
سینہ دارن و ننت تھ دپنس تر ایمانس پزیا



کافری، دو گنہگار تھاؤں، دیندار سی گوہر گنہگار

دل تفریق افسانہ میں ملے ہوئے درد پر پیاس پیاز

کیا یہ کرن گنہگار تیرے لوگس بازاری گارن ہندو فریب

دلی مونیہ، ادا دس، گردہ کھوٹن مردہ دانش پیاز

مفہوم :- دل کسی دانش مند مسلمان اور ذی عقل ہندو کو اس

مذہب عقیدے پر ناز نہیں کرنا چاہیے، جس سے اُن کے درمیان دوئی پیدا

ہوتی ہو۔

دل کسی مذہب عقاید کی وجہ سے بھائی بھائی ایک دوسرے کے

دشمن ہو جاتے ہیں۔ کیا کسی بھی صاحب ہوش انسان کو ایسے عقیدوں

اور ایسے مذہبوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیئے۔

ہاں میری نظر میں اگر گھر ہے تو دوئی ہے اور دینداری ہے تو

"ایکتائی" ہے۔ محبت (گنہگار کی شراب میں نفرت (دوئی) کی انیوں ہلا

دینا کوئی دانشمندی نہیں۔

دلی تفریق سیاسی اور مذہبی فریب کاروں کی چالوں سے

محبت اور بیگانگی پر کوئی بھی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا۔ زندگی کے کارزار میں جو

بہادر، لول، اور گنہگار راستہ پر نڈر ہو کر گامزن ہوں۔ اُن کو دھول

اور مخالف ہوا۔ راستے کے گرد و غبار سے کیا خوف؟

یُس دین باویم کُنیزِک ترانہ      سے دین و ایمان زاننہ مانہ  
 یم ساڈی دفتر پرانی فسانہ      بس لولہ رستین لوکٹ بہانہ  
 سرمایہ داکری سرمایہ داکری

د

پوشہ کُک کُنیزِک چھ دُور ہستی یُود دوئی پندہ نادرہ سستی  
 اُفتکٹ بارانِ رحمت تراوہ پائے انقلاب

د

یُس پایہ 'بُڈس ایمان' انسان، کُنیزِک، یکان  
 سلاب، ہوا، طوفان، تارِان تہنیزہ 'ناوے'  
 مفہوم :- را، جو مذہب مجھ پر وحدت کے ترانے ہوید اکرے ہوئی  
 جہاں مذہب ہے، یہ ہمارے دفتر پرانے افسانے محض اہل ہوس کے لئے عشق  
 کے بہانے ہیں۔ جس کے درپردہ سرمایہ داری کا فرما ہے۔

را دوئی ایک تپتی ہوئی آگ ہے۔ ایک تائی ایک پھول کے  
 مشابہ ہے۔ اگر تیز گرمی نے اس نازک پھول کو مڑھجا دیا ہے تو بھی کیا مفنائیت  
 انقلابِ محبت کے بارانِ رحمت سے اس پڑمردگی کو دُور کر دے گا، جس  
 بلند بخت انسان کا ایمان اور یقین، انسانیت، وحدت اور ایک تائی ہے  
 اس کی کشتی کو د بجائے روکنے کے) دنیاوی طوفان، سیلاب اور بادِ مخالف

پار لگاتے ہیں۔

۱) ژوہ او سکھ گھاڑ جاک نور، لوگت نار پسانو

کر پتھر پند آیت بدنام حسابے عار پسانو

Sup.

۲) محبت باگراؤن کیٹ کر یو یک قوم رتن پاؤ

ژوہ لوگت دین و ایمانس کون یا پار پسانو

۳) تھو توئے قوم درتن پنین خزان ٹھانڑاؤ

ژوہ اوئے باگراؤتھ کھنوں بنیوک شہر پسانو

۴) گئے آرم گئے عالم نمس سستو ماز مازس نم

پہ کمر تر و وے دلس اندر دوئی ہند نار پسانو

۵) بنیوک درمک تر دیک تھم نہ دیک غم نہ درمک غم

کو ان نیسا نیت ماتم و چھت چانے کار انانو

۶) دتے برٹم پنینورے کار و دوان چھک قنکر بارو

تران چھک پراؤرے تارو لگی کتہ تار انانو

مفہوم ۱۔ را، تم دان شندی کا ایک متور مجسمہ تھے۔ لیکن اپنی کوتاہ

سے جلتی تپتی آگ ثابت ہو رہے ہو۔ اے بے رحم انسان ایسا کر نیسے

تم نے انسانیت کو بدنام کر دیا ہے۔

۲) تمہیں اس دنیا میں محبت کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ لیکن

تم نے دین اور مذہب کی سوداگری شروع کر کے اپنے مقصد اعلیٰ کو پا مال کیا۔ ۳۰ دنیا بھر کی نعمتیں قدرت نے تمہارے سامنے رکھی تھیں، تاکہ تم اوروں کے ساتھ مل جل کر مساوات کے اصول پر کار بند رہتے ہوئے ان نعمتوں کا استعمال کرو۔ لیکن تم ہو کہ خود غرضی سے ان نعمتوں کو اپنے لئے ہی ڈھانک رکھتے ہو، اور کسی اور کو ان سے استفادہ کرنے نہیں دیتے یہی انسان انسان کے لئے الگ الگ دنیا نہیں ہے۔ سب کے لئے ایک دنیا ہے اور دنیا میں بسنے والے لوگ سب انسان ہیں۔ گویا انسان اور انسان میں کوئی تفاوت نہیں تفرق نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے متعلق اور وابستہ ہیں، ایسے جیسے ناخن اور گوشت کا باہمی تعلق ہے۔ اس بات کے ہوتے ہوئے دوئی کی سلگتی آگ تمہارے دل میں کہاں سے پیدا ہوئی کہ تم انسان اور انسان میں فرق کرتے ہو؟

(۴) تمہیں مذہب سے واسطہ اور نہ دینداری سے کوئی سروکار، لیکن مذہب اور مذہب پرستی کا نقلی ڈھونگ رچا کر اور لوگوں کو دھوکا دیکر اپنا اُتو سیدھا کئے جا رہے ہو۔ تمہارے یہ کر توت دیکھ دیکھ کر انسانیت دُور ہی دُور سے نالان اور گریان ہے۔

۵، اپنے اعمال و کردار سے تم خراب و خستہ ہو۔ لیکن اس خرابی اور خستہ گی کا الزام قسمت کے سر باندھتے ہو۔ یہ فرسودہ زمانے کی باتیں

ہیں۔ ان سے تمہاری زندگی کی ناڈ پار نہیں لگ سکتی۔ یہ ذلت ہے۔ نیک کر قوت سے تم اپنی قسمت خود بناؤ۔

مذہب، تقدیر، قسمت، خدا اور خدائی | آؤاد حسب و نسب اور اپنے ماحول کے مطابق سنتی

مسلمان تھا۔ نرال کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے، جب اس پر مصیبتوں کا ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا تھا۔ گھر و بار سے جلا وطن، افسروں کا قہر و عتاب، انتہائی کوششوں اور دعاؤں کے باوجود اپنے معصوم اور اکلوتے بیٹے کا انتقال۔ جاناؤ سے آؤاد اور پھر کئی ایک انجمنوں سے آزادی۔ پھر اپنے ارد گرد اخلاص اور امارت کے متفناد مناظر، سرمایہ دار کا ظلم اور نادار کی ذہن حالی، انتہائی امیری اور انتہائی مفلسی کے دل شکن مناظر اسباب راحت کی کمی اور بہتات کے دلخراش نتائج، الغرض دنیا اور دنیا داروں میں بے سبب اور نامنصفانہ عدم مساوات کو دیکھ کر آؤاد کے جذبات کو ٹھیس لگتی رہی، اور وہ اس عدم مساوات کے مسئلہ پر سوچتا رہا

بہت بیکار نیکو کار چائی | قلندر، پیر، مذہب دار چائی |  
امیرس کھیتوں روا مکیہ نہ خون | دُچھت راوان چھس سیم کار چائی |

مفہوم :- اے خدا! تیرے نیک بندے یہ تیرے قلندر، پیر اور

مذہب کے پرستار سب کے سب بیکار بیٹھے ہیں۔ امیر غریب کا خون چوسنا جائز

سمجھتا ہے۔ یہ تیسرے کاروبار نہ کیجھ کر حیران ہوتا ہوں۔

وہ قادر مطلق اللہ تعالیٰ کو برابر اور غیر منصف تصور کرنا گناہ

سمجھتا ہے۔ عوام کے ہانے ہوئے عقیدے مثلاً قسمت، مشیت ایزدی

(PREDESTINATION) اور ایسے جملہ عقائد پر شک کرتا ہے

اُس کی نظروں میں یہ سارے عقائد اور ملے غرضمند اشخاص کی مختلف چالیں

تھیں۔ جن سے وہ عام انسان کو اپنا غلام بناتے رہے۔ جنت اور جہنم

خدا اور خدائی، خوش نصیبی اور بر نصیبی انہی غرضمند لوگوں کی ایجادیں

ہیں۔ جن کی بدولت وہ اپنا آئو سیدھا کر کے دوسروں پر غلبہ پاتے ہیں

غریب کو قسمت کا سہارا دیکر اپنی مغلوک حالی زندگی پر قانع بنا کر کعبہ اور مہبت خانہ

میں فرق جتا کر وہ انسان کو انسان کا دشمن بناتے ہیں اور اپنے غایبہ

کا ساز و سامان بہم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے وسیع مائیں پر آزاد کے

اپنے جذبات اور خیالات درج ذیل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ

ہو سکتا ہے کہ آزاد کار حجام کیا تھا۔ مناظرہ "عقل و عشق" میں لکھا ہے

عقل :- درم تیر اسلام کیاہ وحی تیر اہام کیاہ

عشق :- درم تیر میونے بہار دین تیر میونے بہار

عقل :- ہتہند تیر سلمان کیاہ کعبہ تیر متخانہ کیاہ

عشق :- چون ہجر چون کار چون ژھوڑے گا طہجار

Dup.



مفہوم :- عقل سوال کرتی ہے کہ دھرم، مذہب، وحی، الہام  
 کیا معنی رکھتے ہیں؟ عشق کا جواب ہے، یہ سب میرے ہی کرشمے اور  
 پیداوار ہیں۔ پھر عقل پوچھتی ہے۔ اگر یہی بات ہے کہ دھرم اور دین  
 تمہارے کرشمے ہیں تو پھر ہندو مسلمان، کتبہ و بیت خاندان کا تفرقہ کہاں سے  
 آیا؟ عشق کا جواب یہ ہے کہ یہ جھگڑے یہ کارنامے اور یہ فضول باریکی  
 محض تمہاری ایجادات ہیں۔

عقل :- عرش، خمداد، لامکان، کیا ہچم مڈا کتھ و نان  
 عشق :- میڈیٹ خیالہ، پڑھاہ، تنگدن ہند قسار  
 مفہوم :- (عقل) عرش، خد، لامکان کا مطلب اور حقیقت  
 کیا ہے؟ (عشق) میڈیٹاتور، یقین محض اور تنگدل لوگوں کیلئے  
 باعث اطمینان ہے۔

عقل :- دکتھ چھ گنہی پتھ چھہ کیاہ زندگئے ہند مڈا  
 عشق :- بول، گنہی، درد دل، پان پنن کاروبار !  
 مفہوم :- (عقل) جب راستہ ایک ہے تو زندگی کا مطلب کیا ہے؟  
 (عشق) محبت، وحدت، درد دل، اپنا آپ اور نیک عمل۔

عقل :- کیاہ چھہ گنہی، کیاہ یقین، کتھ چھ و نان درم دین۔

عشق :- پان پنن پرزنتھہ بیا کھ تیرہیون در شمار

مفہوم :- (عقل) وحدت، یقین، دُرم اور دین کیا ہوتے ہیں؟

(عشق) اپنی حقیقت اور اصلیت دریافت کر کے دوسروں

کو بھی اپنے آپ جیسا تصور کرنا۔

(عقل) یہ تھہ چھ کران وحی ناو بوز کمو کتر آو

(عشق) یہ چھ سینٹھاہ ڈاؤی جبار صاف وُش چھم نہ وار

مفہوم :- (عقل) جس کو وحی کہتے ہیں۔ وہ کن لوگوں نے

سُنی اور کہاں سے آئی؟

(عشق) یہ مسئلہ نازک اور باریک ہے۔ ابھی اس حقیقت کو

انکشاف کرنے کا موقعہ نہیں۔

ذیوٹھ سفر زندگی بارِ گراں بندگی

واتر سہ اتھہ منزلس تروو پتھر پیمریہ بار

مفہوم :- زندگی ایک لمبا سفر ہے اور بندگی ایک بوجھ۔ منزل

مقصود پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اس بوجھ (بندگی) کو اپنے کندھوں سے اتار پھینکے۔

’خدا‘ کے عنوان سے ایک نظم میں رقمطراز ہے

اکھ سوالام صاف سبہم یچہ جواب کاٹسہ نشہ افسانہ کینثرن نش کتا

کانہہ وُنان چھس اتما پر ماتما کاٹسہ ہند یزدان کینثرن ہند خدوا

پانہ روزِ محفہ بندگی نشے بے نیاز      حکم تہندے بندگی، پوزا، نماز  
مون و لیل و چھہ نیلے پائے غمرو      تھوڑی بھٹ کر کر کنین پتھر گرو

مستی، حافظہ ساز، بیخودی      حضرت اقبالؒ سند سوزِ خودی  
مستصر روزِ کینختہ کیا وہ نشہ دار      زاو جاراہ بوجہ چھرن کدرمت تیار  
مفہوم :- "خدا کیا ہے؟" ایک ایسا سوال ہے جو کہ بالکل صاف  
ہے، لیکن جس کا جواب مبہم ہے کوئی جواب میں ایک افسانہ پیش کرتا ہے  
اور کوئی "کتاب" کی دلیل سے قائل کرنا چاہتا ہے۔

ہی کوئی اُس کو اتنا کہتا ہے اور کوئی پر ماتا کہتا ہے۔ کوئی یزدان  
کے نام سے پکارتا ہے اور کوئی خدا نام دیتا ہے۔

۱۴) خود (خدا) تو بندگی سے بے نیاز ہے۔ لیکن بنی نوع انسان  
کے لئے حکم ہے کہ اس کی بندگی کرے۔ پوجا اور نماز بجالائے۔ (۴) اولیا  
نے اس کو اور اُس کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ انبیاء نے اپنی آنکھوں سے  
اُسے دیکھا ہے اور پتھروں پر بٹنگروں نے اس عقیدہ کو ثبت کر رکھا ہے  
(۵) حافظ کی مت شاعری بیخود کے کلام کا سوز و ساز اور

حضرت اقبال کے خودی کا فلسفہ بھی اس عقیدے پر مبنی ہے۔

۱۵) القصہ چوں دچرا کہنے کا کوئی دارا نہیں۔ انسان کی فطری

ہانگ نے ایک رقیق اور باریک نزاکت کو کھڑا کر رکھا ہے۔

”شکوہ ابلیس کفصور باری تعالیٰ میں بربان ابلیس کہتے ہیں

بہ مانہ نادیدہ چھی تریہ مانان بہ ککو وچھس دیدہ کس میہ زانان

ترہ تے خیالہ کتھاہ گمانہ بہ تے خیالہ کتھاہ گمانہ

جہنم منز چھ پیڑ گرمی قیامتس منز چھ پیڑ سختی

پتھی پتھی روبہ دابہ وڈو وڈو دوہے چلو وٹھد بہ کارواناہ

مفہوم :- دل ابلیس خدا سے کہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ میں

نے مانا کہ لوگ تجھے دیکھتے بغیر ہی تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر یہ تو بتا کہ

مجھے کس نے مجسم شکل میں دیکھا ہے۔ تو بھی لوگوں کے لئے محض ایک خیال

ہے، وہم ہے، گمان ہے، میں بھی لوگوں کے لئے محض ایک وہم اور گمان

ہوں۔ رہ اے خدا ! تو نے جہنم کے نار سعیر کا وہ چرچا کیا ہے اور روز

قیامت کے عتاب اور عذاب کا وہ سکہ بٹھایا ہے کہ الامان۔ ایسے ایسے رعب

داب بتا دیا اور جتا جتا کر تو نے ہمیشہ اپنا کاروان چلایا ہے۔

دل بختاہ کعبہ دفتر، کتابہ جنت، جہنم ریم روبہ دابہ

میانے خیالہ میانے حسابہ خابہ خیالہ وہما گمانہ

رہ بخت سکندر، تخت غضنفر سنیاں تپہ ریشہ صوفی قلند

زناں تبیع مسجد ترمندر خابہ خیالہ وہما گمانہ

مفہوم :- را، بتخانہ، کعبہ، دفتر اور کتابیں، جنت اور جہنم۔ یہ  
سب دھمکیاں اور رعب و داب میرے نزدیک اور میرے اصول کے مطابق  
محض خواب و خیال اور وہم و گمان ہیں۔

را، طالع بلند، تخت شاہی، سادھو سنیا سی، پیر اور فقیر زنا  
اور تسبیح، مسجید اور مندر سب محض خواب و خیال اور وہم و گمان کی حیثیت  
رکھتے ہیں۔

پتھے پاتھی پود پود دیدار دیدن      چھٹن سیم طلسمات غائبو فریبکو  
کرن دورہ دوئے مسلمان بہن      سلا ماہ تمن کھنڈرن دارہ دار

مفہوم :- اگر حق کی روشنی باطل کی ظلمت کو یوں نہیں دور کرتی  
رہی تو اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ سب کرشمے اور فریب جو کہ آسمان اور  
مذہب کے ساتھ وابستہ ہیں ٹوٹ کر رہ جائیں گے۔ اور مسلمان اور برہمن  
سب کے سب ان توہمات اور بے بنیاد یقینوں کو دور سے سلام کرنے  
لگیں گے۔ پھر آنے والی نسلوں کے لئے یہ سب کرشمے ایک طرح کے آثار  
قدیمہ رہ جائیں گے۔

مرتبہ جنت جہنم، زندگی مثر عاجزی سرخم  
خود دایا بندگی ہندو غم عذاب اول عذاب آخر

مفہوم :- مرنے کے بعد جنت یا جہنم۔ زندگی میں عاجزی اور  
 سرخم۔ اے خدا! بندگی کی مصیبت اول بھی عذاب ہے اور آخر بھی عذاب ہے  
 قیامت واحد القہار، دوزخ محشر وک ماڈان  
 اُکس کمزور بندس پیٹھ پر کوتاہ رویہ، داب آخر

مفہوم :- قیامت، واحد القہار، دوزخ اور میدان محشر  
 ایک سے ایک بڑھ کر جنت انگیز ملے قائم ہیں۔ ے خدا، آخر انسان  
 ایک کمزور اور نحیف بندہ ہے۔ اس پر اتنی دھمکیوں کے کیا معنی؟

فندہ بازیارو بازی گارو باز پنن زیون  
 ہاون ژئیہ تھوڑوہ ہے کعبہ تر بتخانہ وئے کیاہ

مفہوم :- جعل از اور فریب کار "مہربانوں" نے اپنا اُتو تو اس  
 طرح سیدھا کر لیا کہ اپنا مطلب نکال کر تم کو مذہب (کعبہ و بتخانہ) کا  
 سہارا دے گئے۔

مار چہم تیر سو رگ، روز قیامت حساب

چاند دیمار غلہ خیال چاند دیمار لکیریم حساب  
 دہم پنن پانسے چھے نہ تھوان آب و تاب

بی چھے وُنان انقلاب اُتھو چھے وُنان انقلاب  
 مفہوم :- دوزخ کی آگ، جنت کی راحت، روز محشر، جزا و



سزا۔ یہ سب تمہارے خود پیدا کردہ توہمات اور جذبات ہیں۔ یہی خیالات  
(جو تم نے خود پیدا کئے ہیں) تمہیں پریشان اور حواس باختہ کر رہے ہیں۔  
انقلاب یہی کہتا ہے۔ اور اسی کو انقلاب کہتے ہیں۔

زندہ دل عاشق تہ کرہ ہن بندہ نے سیتو بندگی  
بندگی منز زندگی ہمند اکھ نشا ناہ آسہ ہے  
مفہوم :- اگر بندگی میں زندگی کی ذرا سی بھی جھلک پائی جاتی  
تو زندہ دل عاشق بھی (اے خدا) تمہارے بندوں کے ساتھ ملکر تمہاری  
بندگی کرتے۔

کیتو بوجہ چھ ہتو آرہ کیتو گے آسمانس کن وچھان  
لامکانس پیٹھ تہ دیارن ہمند خزانہ آسہ ہے  
مفہوم :- کتنے بھوکے آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے بیتاب  
ہو رہے ہیں۔ اے کاش ! 'لامکان' پر بھی دولت کا ایک خزانہ ہوتا۔  
چھٹس بے زانان خمہ دای بی تہ چھ بوڈ درد سرا<sup>لہ</sup>  
بندگی خون جگر کھین چھ جناب عالی  
مفہوم :- اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ خدائی ایک بہت بڑا درد

ہے، لیکن جناب عالی، بندگی بھی کوئی آسان کام نہیں، یہ تو سراسر  
خون جگر کھانا ہے۔ جب ہی کہیں بندگی کے آدابِ خدائی شان کے شایان  
ہو سکتے ہیں۔

چھ پانچ پکن گندہ ریہ تھاؤ تھ پانر ورو تھ کیتو  
تقدیر، اذل، سورگ، جہنم تر خہ دئی  
مفہوم:- تو نے تقدیر، اذل، سورگ اور نرگ اور خدائی اپنی  
ترقی کی راہوں میں کانٹوں کی طرح خود ہی بچھا دئے ہیں۔ اور تجھے خود ہی  
ان راہوں پر چلنا ہے۔

لامکانک، قہقہہ تھو تھو تھو یاد مشرو تھو وطن  
شیشپہن سنز و او مینن صاحب خائس پزیا  
مفہوم:- لامکان کا افسانہ یاد رکھ کر، تو نے اپنا وطن (گھر بار)  
بھلا دیا۔ بھلا ایک صاحب خانہ کو گھر بار چھوڑ کر ویران (لامکان) کی بادیہ  
پیمائی کہاں تک رہا ہے؟

لچھ پردہ تر ٹٹھ برٹٹھ رٹٹھ چھ ریہ خہ دئی  
کچھ برٹٹھ پردہ اکھ پردہ تر ٹٹھ خوف تر غم کیاہ  
مفہوم:- تو لاکھوں پردے (توہمات کے) چاک کر چکا۔ اب  
خدائی تجھے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ یہ ایک پردہ بھی پھاڑ ڈال اور آگے

نکل تجھے ڈر کا ہے کا؟

خود دانی بندگی نش کس چہ انکار خود اودس و ن بندس تلن بار  
دیکھن زندگی ہند ولولہ یس تمن نش چھا پوان یم فرستکر کا  
مفہوم :- خدا کی بندگی سے تو ہمیں انکار نہیں۔ خدا کا کام ہے حکم

دینا اور بندہ کا کام ہے محکم کی تعمیل کرنا۔ لیکن جس شخص میں زندگی کا  
ولولہ ہو وہ اس قسم کے فروعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ ایک اور انداز  
میں مندرجہ بالا مضمون پر خیال آرائی ملاحظہ ہو

غریبن ہند جگہ تہ دل بزان یم کیازہ سیخن میٹھ

امیرن ہندو خود داین تم تہ کر سرتو اسی اگر پا دا

چہ قہہ درتھہ خاص انسانہ ملان ساسن کورن منر

تہ وہ تھ لاگ پاڈ آدم گہ ہتہ منزہ ساس پاڈا کر

تہ میر بے واپہ اے آزاد بے پردا خود دایس ون

ہنر مند کس و نی پاشن کر تھہ یتد بے ہنر پا دا

مفہوم :- ۱۔ کہتے ہیں خدا امیروں کا غریبوں کا یعنی سب کا خالق

ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ امیروں کا غریبوں کا خون چوس چوس

کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور وہ خالق یہ دیکھ کر بھی بے حرکت ہے اور ظالم

کو کچھ نہیں کہتا۔  
۲۔ کارخانہ قدرت میں یوں ہوتا ہے کہ کروڑوں انسانوں میں سے

کوئی ایک آدمی ایسا پیدا ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ، رہبر اور ہادی بنتا ہے۔ یہ طریق کار رہنے دے تم ہمت سے کام لے اور ایسے انسان محض سینکڑوں میں سے ہزاروں کی تعداد میں تعلیم اور تربیت دے کر پیدا کر، جو بنی نوع انسان کے لئے ہادی اور رہبر بن جائیں۔

۳) آزاد بے خوف و خطر ہو کر لا اہل اور لاپرواہ اللہ میاں سے کہہ کہ جب تم نے خود ہی بے ہنر اور بے سلیقہ بندے پیدا کئے تو تجھے ہنرمند کون کہہ سکتا ہے؟

اسی انداز میں تقدیر اور قسمت کے بارے میں آزادانہ بہت کچھ کہا ہے۔ کبھی برا کی گنجت ہو کر انسان کی سادگی پر ہنساتا ہے۔ کبھی اسی انسان کی ظالمانہ حرکتوں پر بہت رونا لاتا ہے۔ آزاد صدائے تلخ سے للکار رہا ہے۔ کہ تقدیر اور قسمت فقط رقصے اور افسانے ہیں۔ قسمت، کرم، پھل، محض اپنے کئے کرائے اور اسی دنیا میں اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے۔

کاتھہ چھ امیر، کاتھہ غریب، کس چھ <sup>دل</sup> زنان کمر پر مون  
کیا ہ چھ اذل کیا ہ نصیب کتھ چھ <sup>دل</sup> زنان کرم لون

سامبر و ہر قصہ پڑون محض غنیمت سال عین خاب  
پی چھ زنان انقلاب، اٹھو چھ زنان انقلاب

ہے کُنیرِ سنا یہ کُور پُرانی مودِ درِ فلسفین  
 زندہ مرے مردِ بیچٹو مہرِ درِ ولیمتہ دُن کفن

یو نہ لبَنِ زندگی دفن کر مکھ چھٹے ثواب  
 بی چھٹے دُمانِ انقلاب، اُتھر چھٹے دُمانِ انقلاب

(۳)

قصّہ تر افسانہ پُرانی پنجرہ تر زولانہ سائی  
 زہرہ برِ برِ شہارِ درِ نیٹھ پُرانِ کُندہ بانی

پوشہ تھرتین کیا ہ بکارِ سازہ گرین مہند سٹباب  
 انقلاب اُن انقلاب، انقلاب اُن انقلاب

مفہوم ۱۔ (۱) یہ کون کہتا ہے اور کون مانتا ہے کہ وہ عزیز اور  
 یہ امیر ہے؟ بھلا تقدیر، اذل اور نصیب کیا دھکو لے ہیں جو تم نے یاد  
 رکھے ہیں؟ یہ تو ہزاروں سال کا پرانا قصہ ہے جو محض خیال ہے اور بے بنیاد  
 اُس کی بے بنیادی کا احساس انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور انقلاب اسی کا نام  
 ہے۔ (۲) افسوس کہ وحدت کا شیرازہ اسی پرانے بیٹھے اور خواب آور فلسفہ  
 (تقدیر اذل وغیرہ) نے منتشر کر دیا، اور ایسی کیفیت بپا کر دی کہ جیتے ہی

بہادر لوگ مُردوں کی طرح کفن باندھے ہوئے ہیں۔ ہاں اگر یہ بہادر مُردہ لاشوں  
کی طرح ہی رہ جائیں اور زندگی کی جھلک تک ان میں نہ آ سکے۔ تو ثواب کا کام یہی  
ہے کہ ان کو دفناؤ۔ یہ انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور اسی کا نام انقلاب ہے۔

۱۳ یہ صدی سالہ پرانے افسانے ہماری ترقی کے لئے اور حقیقت  
جاننے میں رکاوٹ ہیں۔ یہ دیکھنے میں حسین ہیں۔ لیکن اصل میں زہریلے سپ  
ہیں۔ بھلا سچائی، بناوٹ کے اصولوں سے چھپ سکتی ہے؟ انقلاب پیدا کر،  
انقلاب پیدا کر۔

دل ساقی نہ کر نگین تقدیر تھیکن والے

افسانہ پرین والے دیوا ذکر والے  
تقدیر چھ افسانے نیرن مژما داس

کس توگ نہ گزند جانس بیچارہ گندان ملے  
وہتہ پانہ پن سنز کر بن پانہ پن رہبر

اوتار تر پانہ پن ایوان افسی پتھ کالے  
دو گنیار چھ نیلہ مطلب پوزایہ نماذن گھنڈ

سوزس بے پختہ پیش پیہ تور مڈالے  
چاران گومت حضرت پھیران خرمہ دانی پتھ

پرتھ کاشہ چھنڈ بے غارت ایمان پن ڈالے



کس ساز دیکھ وایان ہم ناد کیس لایان

آزاد گن میو آفتان آفتہ زیر و بمس تاملے

مفہوم :- (۱) تم جو ہمیں تقدیر اور اذل کی کہانیاں اور افسانے

سننا کر متوالے بنا رہے ہو، حذر! کسی اور کو یہ سب کچھ سننا، ہم تو اس سے

نمگین اور دل حوزین ہوئے جاتے ہیں۔

(۲) ہمارے نزدیک تو اپنی تقدیر انسان آپ بنا سکتا ہے۔ وہ بہادری

سے میدان عمل میں کود پڑے تو اچھے نتائج نکال سکتا ہے۔ جسے ہتھیلی پر

جان لیکر محو عمل ہونا نہ آیا، وہ بیچارہ کیا کرے۔

(۳) وہ ضعیف الاعتقادی کا زمانہ گیا جب اوتاروں اور پیغمبروں

کا وجود ٹھوس سمجھ کر ان کے کہنے پر عمل ہوتا تھا۔ اب وہ زمانہ ہے کہ اپنے

پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی لیڈر خود بننا ہے۔

(۴) ارے بھائی! اگر مسلمان کی نماز اور ہندو کی پوجا سے دُورنی کا

مطلب نکلتا ہے، تو میں اس قسم کی رحمتوں کو اللہ تعالیٰ کو واپس کئے

دیتا ہوں۔

(۵) وہ دیکھو! حضرت مذہب پرست خدائی کا چرچا کر رہے ہیں

اور مذہب اور مذہب میں فرق جتا رہے ہیں، اور ان کرشموں کا ڈھنڈورا

پیٹ رہے ہیں۔ جنہیں عقل کامل نہیں مان سکتی۔ بھلا دنیا میں سبھی لوگ

بے غیرت تو نہیں ہو سکتے کہ اپنا ایمان اور یقین چھوڑ کر ان کے پھندے میں آجائیں۔

ہاں یہ کون دل کی پکار دنگ ازلے میں گارہ ہے اور اپنے دل کی فریاد کس کو سنارہ ہے۔ اس کے راگ میں تو طرز اور طور آزاد کے سے محسوس ہوتے ہیں۔ کہیں یہ آزاد ہی نہ ہو۔

چم تقدیر، تقدیر والین مبارک      زہ پنی نصیبک قلم پانہ کر تو  
مفہوم :- تقدیر پر بھروسہ تقدیر پر یقین رکھنے والوں کو مبارک  
ہو۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر خود بناؤ۔ یہ آسمانی بات نہیں یہ تو اپنی  
جدوجہد اور کوشش کی بات ہے۔

# مناظر قدرت

آزاد کو وطن کے ذرہ ذرہ سے دالہانہ محبت ہے اور وطن کے  
دلکش نظارے اس کے لئے بہشت کی رنگینیوں سے زیادہ دلربا اور پیارے  
ہیں۔

سورگ پرچہ دہ دہ کہہ لے، مانتھ تیرا مانتھ وندہ مین چھنہ مشراوان  
سیندرہ، رنبو آرس، ویسچہ ویزناگس، گنگا یہ تیر جمنائے  
مفہوم :- بہشت کی نہریں (کوثر، سبیل وغیرہ) کو جانتے  
اور مانتے ہوئے بھی میرا دل وطن کی حیات بخش اور جانفزا نہروں اور  
دریاؤں (دریاے سندھ، رنبی آره، ویتا، گنگا اور جمنائے) کو نہیں چھوڑتا  
موسم بہار میں ہر طرف گل و گلزار پھولتے دیکھو کہ وطن کی  
تعریف میں نیچر کی عکاسی کس انداز سے کی ہے۔ ملاحظہ کیے قابل ہے

اُسان پوشہ دُورین اندر پوشہ ذاعثر

یختہ رُوندہ گاشس اندر نیمصیف راعثر

نہیں آسانس چھ تارک منن

یہ سونے وطن مندہ بوئے وطن

دوان آره شریشہ ستین زھارنے

تھکے مت تریس آسہ تس پزارنے

شہلو کھی چھ اندر اندر رُوندہ تھ و تن

یہ سونے وطن مندہ بوئے وطن

مفہوم ۱۔ چمن کی روشوں میں گونا گوں پھول کھل رہے ہیں

جس طرح آدھی رات کے وقت چاند کی روشنی میں نیلگوں اور مصفا

آسمان پر ستارے کھلکھلاتے ہیں۔

۲۔ ندیاں اس لئے دوڑتی بھاگتی جا رہی ہیں کہ پیاسوں کو ڈھونڈ

کر پانی پلائیں اور کوئی تھکا ماندہ مسافر کہیں ہو، اُس کی پیاس بجھائیں

اس غرض کے لئے ٹھنڈی چھاؤں والے درخت (مثلاً چنار، بید وغیرہ)

جا بجا راستوں کے کنارے صف باندھے کھڑے ہیں کہ اپنی ٹھنڈی چھاؤں

سے مسافروں کی سفر کی تکلفت مٹائیں۔

گن ہندو کاروانن خیمہ دریت باغن بیابان

پنن دامانہ سبز اروتہ کڈی کڈی واش بھاون ہوت

ہلم برک برک چھکنو دردانہ ہیتو ابرن تر بارائن

جہان سانی عالم آسمانک تنبہ لاون ہوت

مفہوم :- (موسم بہار کی آمد کا ذکر ہے) پھولوں کے کاروان نے

باغ و راغ میں ڈیرے ڈالنا شروع کیا۔ اور سبزہ زار نے بھی اپنا دامن کھٹا

اور دور دور تک پھیلانا شروع کیا۔

دن موسم بہار کی آمد پر وطن میں ہر طرف قدرت کی گلکاریاں، راتنی

دلکش اور دلغریب ہیں کہ انہیں دیکھ کر عالم بالا بھی الجھایا ہوا ہے اور ان پر

فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باران اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں

کی پیش کش کر رہا ہے۔

دن نمونہ شبوے لگاؤ ڈیوٹھم خاموش پنہنہ شایے

روپوش دراک سوزور پوشن تر کنڈین ٹھانے

دن لہ لان تھراہ تھہ پٹھوٹس اس لو لے اند

بٹھہ پٹھوٹھوڑ موٹھوٹس ہو ہو چھ کران دانے

ہاں کس مارو مندیس پوشس آرام کنڈین اند

کٹھہ پٹھوٹھو دلا دارن تراوان پنن سائے

مفہوم :- میں نے ایک خوشبودار پھول دیکھا۔ اپنے مقام پر

خاموش پڑا تھا۔ وہ دیر بٹا اور دلکش پھول خاروں اور دیگر پھولوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔

۳۔ بوٹے کی ایک پتلی ٹہنی اس کو یوں جھلاتی تھی۔ جیسے ایک دایہ کسی ننھے بچے کو گود میں لیکر لوریاں گاٹا کر سلا رہی ہو۔  
 وہ ایسا نازک بدن اور نیارا پھول اور تعجب یہ کہ خاروں میں اسے آرام ملتا ہے، اور وہ اپنا ٹھنڈا سایہ دل آزار کانٹوں پر ڈال رہا ہے۔

مناظر قدرت کے مشاہدہ کے لئے آزاد چشم بینا رکھتا ہے۔ وہ قدرتی  
نظاروں مثلاً بہتے ہوئے دریا، جنگل کی چھڑ، آبشار، شمع، و ستار  
برف، ہر ایک کو ہر پہلو سے بنظر عمیق دیکھتا ہے، اور ان کی عکاسی کرتا ہے  
 ان کی معصومیت، البیلا پن اور ان تھک بے نیازانہ اور نڈر زندگی دیکھ کر اُس کی نظروں کے سامنے اورج بلا تک عروج کے امکانات نظر آتے ہیں۔ اور وہ محو نظارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری جانب وہ قریب میں کفر و دین امیر و غریب اور خاجگی اور بندگی دیکھ کر اپنے عالم محویت سے چونک اٹھتا ہے اور منہ پھر کے مناظر سے سبق آموز ہو جاتا ہے۔ وہ ایک تائی  
 انسانیت، وحدت، عمل پیہم، محبت، باہمی اتحاد، موت سے بے خوفی، غیرت، دلاوری اور یگانگت کے سبق ان متعدد اور متنوع نظاروں سے



اپنے لئے اور عام انسانوں کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور تلقین کرتا ہے کہ انسان قدرت کے قانون کی پیروی کر کے زندگی کے اصلی مقصد کو نباہ سکتا ہے اپنے ملک کے ماحول کے نقائص کو پیش نظر رکھتے ہوئے آبشار سے پوچھتا ہے ۔

دارہ و دستم تُو آیکھ کتے چھس بڑ دانان آسہ بڑ تتے  
بندہ برادری تیر افسریے روزی دماہ پانترادریے  
تیر آسن بڑ یونہ تیر مالہ کفر و دینکو کینہہ ملالہ  
نہ امیری نہ گداگریے روزی دماہ پانترادریے  
چھک نہ زینس تیرنس ڈران زندگی ہند سفر کران  
زندہ گزہان چھک تیر مکر مریے روزی دماہ پانترادریے  
زندگی ہند سوزیس منے کس نہ آرام تیر قرار کئے  
سہ نہ مران زانہ تیر مکر مریے روزی دماہ پانترادریے

مفہوم :- اے آبشار! مجھے صحیح طور پر بتا کہ تو کہاں سے آیا

ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بندگی اور خراجگی نہیں ہوگی۔ ذرا اٹھہر  
اے آبشار۔

وہاں وسیع اور زتار کے دکھاوے نہیں ہوں گے، اور

کفر و دین کا تضاد بھی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی امیر ہوگا نہ غریب۔ ٹھہراؤ آبشار!

دل نہ تو جینے سے ڈرتا ہے، نہ مرنے سے۔ برابر زندگی کا سفر طے  
 کئے جا رہا ہے۔ بس اوقات تو ناہود ہو کر پھر سے جنم لیتا ہے۔ ٹھہر او آبشار  
 رہی (تیری طرح) جس کسی کے دل میں زندگی کا سوز و ساز مہر جوں  
 ہو (یعنی جو مقصد حیات سمجھ گیا ہو) اُسے کہیں آرام نہیں ہوتا۔ اور نہ  
 ہی وہ مر مر کر بھی مر سکتا ہے۔ وہ زندہ جاوہاں ہوتا ہے۔ ٹھہر او آبشار!  
 دستا کی خوبیاں دیکھ کر اس پر طنساری اور ایکٹائی کے جذبات  
 طاری ہوتے ہیں۔ جن کا ہموطنوں کے سامنے اظہار کرتے ہوئے تلقین کرتا  
 ہے کہ غلامی سے آزاد ہونا انہی قدرتی خوبیوں کی پیروی کرنے سے ہو  
 سکتا ہے۔

دل ستر باجو چھی دچھن کھوڑیے      کھنہ بلہ پیٹھ کھاد فی یار  
 پاں آلو واں پیالہ بئر بئر کیے      سوہ نڈر کیے بوزی میا فی زار  
 دی گیان دیتے پن آگر کیے      تھہ سوہ رس لویت بان  
 ملہ ڈار کی ناد کڑو کڑو کیے      سوہ نڈر کیے بوزی میا فی زار  
 دل دو گئی ان مارو پائشویے      ہتھچھ ناد تک کٹس رک سوہ  
 پیم تر گزہم ہن تارہ تری تریے      سوہ نڈر کیے بوزی میا فی زار  
 مفہوم :- دل کھنہ بل سے کھادن یا تک دایس بائس تمہارے  
 ساتھی (معاون نہریں) تمہاری پیالہ برداری کرتے ہوئے تمہارے اوپر

نثار ہوئے جلتے ہیں۔ اوحسینہ! میری فریاد سن!

۲۱، اپنے منبع نے تمہیں ملنساری اور ایکٹائی کا گیان (آگاہی  
سندیہ) دیا ہے جب ہی تو تم دوڑتی بھاگتی سمندر میں جا کودتی ہے تاکہ اُس  
کے ساتھ مدغم ہو جاؤ۔ اوحسینہ! میری فریاد سن۔

۲۲، کشمیریوں کو دُورٹی نے خراب و خستہ کیا ہے، کاش کہ تو انہیں  
ایکٹائی اور یگانگت کے جذبات سکھاتی، تاکہ یہ بھی اپنی مشکلات کو سر  
کرتے۔ اوحسینہ! میری فریاد سن!

منظر دریا | آزاد کی شاعری میں قدرتی نظاروں کے بارے میں  
جذبات کا اظہار عموماً لطافت اور نزاکت کے ساتھ پایا  
جاتا ہے اور ان نظاروں کی عکاسی کرنا اُس کا خاص حصہ ہے۔ لیکن ان مناظر  
سے ہمدردی کے لئے سبق حاصل کرنا بھی اُس کا خصوصی فن ہے۔ جس کلب  
سے بڑا متحرک اس کا قومی جوش اور وطن پرستی کا جذبہ ہے۔ وہ سوسائٹی  
کے بنائے ہوئے اور خود غرض لوگوں کے اختراع کئے ہوئے اندھا دھند قانون  
کو ٹھکرانے اور قانون قدرت کے تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ "دریاؤ" نظم  
میں آزاد جہاں نیچر کی عکاسی کرتا ہے، وہیں زندگی کے فلسفے اور مقصد کو بھی  
واجح طبع پر پیش کرتا ہے۔ یہ وہ لافانی اور لاثانی نظم ہے جس کی نسبت کہا  
جا سکتا ہے کہ آزاد نے "دریاؤ" لکھ کر اگر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوتا تو فقط یہ

نظم آزاد کا نام زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی تھی۔ نظم میں وہ بہاؤ ہے، جو ایک زور و شور سے بہتے ہوئے دریا میں ہوتا ہے۔ نظم صنایع بدایع سے پر ہے۔ اس کا ایک شعر بھی غیر معیاری اور پھیکا نہیں ہے۔ موزوں بحر میں مانوس ہم وزن اور عموماً ہم جنس الفاظ کے استعمال نے نظم میں جان ڈال دی ہے۔ دریا کی ہستی کا ایک ایک پہلو منبع سے نکلنے کے وقت سے لیکر جنگلیں، بیابانوں، شہروں، دیہات، جھیلوں، چٹانوں میں سے سینکڑوں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد سمندر سے جا ملنے تک ایک ماہر مصوّر کی طرح دلکش تصویر کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک ایک نکتہ سے ہزار ہزار سبقت اخذ کئے گئے ہیں۔ انسان کو اسی دریا کی قدرتی خوبیوں کے تقلید کی دعوت دی گئی ہے اور راز زندگی اور مقصد حیات سمجھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ ایکٹائی، ملنساری، وحدت، یگانگت، عمل پیہم، حیات و ممات سے ظالموں سے اور سنگدلوں سے مہربانی کا برتاؤ، رفاہ عامہ کیلئے کام کرنے، مسادات، حملاوت اور شیریں کلامی کے درس دریا کے ایک ایک پیچ و خم اور ایک ایک آثار اور چڑھاؤ سے سکھائے گئے ہیں۔

دلا کمن سنگین قلائین تیر بلاین پان چھاوان چھس  
 پنن چھکراونہ آمت گنسر بیتہ سونہ راوان چھس  
 زٹان سنگت تیر ٹھاسان بال پھیران جنگن اندر

دیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

دین امیرا، بادشاہ اُسرتن ہینوداہ مسلماناہ

پہ کتھ پارس بہن چھاؤن چین ناؤن بُرن بانا

میہ نش راجا، نواباہ سائلاہ اکھ سائین اندر

دیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

دین پن پان آیتن چھم تھوومت سارن جھانن کیت

پن زو پیش کش تھووم زمینن زمانن کیت

وے پراؤن تر پٹھرن چھم نہ میانن مشغلن اندر

دیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

دین ڈران بیتہ قہر میانے ہرہ مارن وقتہ ہڈی ولہ ویر

تے پوشہ تھرن چھس روشہ چاوان دلہ ہندی پٹھو شیر

زوک میونے چھم شمشادن تر سرون راپلن اندر

دیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

دین سنہر دو گنیا رساؤک بے وچھتے آس سراس

یے زھوہ مارن کیت چھس وہس راتس پراس

غومہ لاماہ چھس نہ کانہ تھووم میہ پنجن مانکن اندر

دیوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

۶) جگر چھس سنگن کتران، رفتار سوسو گرمی چھم

مدنوارن بدن نادان، اطوارن سوسو نرمی چھم

سوز رتہ لول چھم بُری بُری ورن یچن ولن اندر

پوان چھم زندگی ہمند سوز سفرن مُنزلن اندر

۷) چھلان چھس جامہ نادان پان گلورین سیاہ موین

ہمے چھس باگراوان لول خمہ شخوین تہ بدخوین

چھم باقی پن پینز خصلت گلن تہ ارکھلن اندر

پوان چھم زندگی ہمند سوز سفرن مُنزلن اندر

دی رینک گزہ چھک زینک مزینک نہ چھم پروان چھم کانہم غم

نہ چھس حاتم داتن کم نہ چھم پھیران گے کم کم

چھم پتہ پتہ ہم تہ سواس آسان بُدولن اندر

پوان چھم زندگی ہمند سوز سفرن مُنزلن اندر

۸) بے چودس زندگی ہمندے بہارن سستو تھاؤنم نے

وزان چھم درد سوز رچ نے چوان چھس بیالہ پے در پے

پیام کل شہی حی، چھم میانین دولولن اندر

پوان چھم زندگی ہمند سوز سفرن مُنزلن اندر

مفہوم: ۱- دیکھ میں کن کن سنگھارچ کاکاوٹوں کو پھاند کر اور شکلا

کو برداشت کرتا، پہاڑیوں کو بنیاد سے ہلاتا، پہاڑوں کو کاٹتا اور جنگلوں سے گزرتا ہوا آگے نکل جاتا ہوں، تاکہ اپنی بکھری ہوئی ایختائی کو پھر سے سمیٹ کر اکٹھا کروں۔ مجھے مسافت اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

دن کوئی امیر ہو یا بادشاہ، ہندو ہو یا مسلمان۔ آئے اور میرے کنارے بیٹھ کر لطف اٹھائے، نہائے، پیاس بجھائے، برتن میرے پانی سے بھر کر لے جائے۔ کوئی راجا ہو یا نواب، میرے نزدیک سائلوں میں سے ایک سایل کی حیثیت رکھتا ہے، میں کسی کے لئے ٹھہرتا نہیں۔ برابر آگے بڑھتا ہوں مجھے زندگی کا لطف مسافت اور منازل طے کرنے میں آتا ہے۔

ہں میں نے اپنی زندگی اور اپنی جان سارے جہاں کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ جس کا جی چاہے میرا استعمال کرے۔ مگر میری یہ عادت نہیں کہ کسی کے لئے بھی ساکت اور غیر متحرک ہو جاؤں ٹھہر جاؤں اور اُس کا انتظار کروں۔ مجھے مسافت اور منزلوں کے طے کرنے میں زندگی کا سوز و ساز حاصل ہوتا ہے۔

ہں جہاں بڑے بڑے دلاور اور سورما، طغیانی کے عالم میں میرے غمے اور غضب سے ڈرتے ہیں، وہاں میری حلم کا یہ عالم ہے کہ پھولوں کے پودوں کی ایسے آبپاشی کرتا ہوں جیسے ایک دایہ شیرخوار بچوں کو اقیانوس



اور پیار کے ساتھ دودھ پلاتی ہے۔ میری ہی وجہ سے شمشاد، سرو اور چیر کے درختوں میں جان ہے۔ مجھے مسافت اور منازل طے کرنے میں زندگی کا لطف ملتا ہے۔

رہ میں دنیا کا نشیب و فراز دیکھنے کے لئے دُنیا میں آیا ہوں اور اسی لئے دن رات، سردیوں میں، گرمیوں میں برابر آگے اور آگے کودتا، پھرتا اور اُچھلتا چلا جاتا ہوں۔ میں کسی کا غلام نہیں، جس کو کوئی زنجیروں میں جھکا کر زندان میں بند رکھے۔ مجھے سفر کرنے اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا سوز ملتا ہے۔

راں میری رفتار میں وہ گرمی ہے کہ سنگِ خار کا جگہ کاٹتا جاتا ہوں لیکن میرے اطوار میں وہ نرمی ہے کہ قرینے اور حلم سے حسینوں کو نہلاتا ہوں۔ میرے ہر بیج ہر چکر اور ہر موڑ میں محبت اور سادگی بھری ہے۔ مجھے زندگی کا لطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔

راں میں سیاہ مو اور گھرو حسینوں کے کپڑے دھوتا ہوں، اور اُن کے بدن صاف کرتا ہوں۔ کوئی بدخو ہو یا خوشخو، سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہوں۔ اُن سے ایک جیسے پیار سے پیش آتا ہوں اور سب کی آبیاری کرتا ہوں۔ پھر اپنی اپنی فطرت کے مطابق پھولوں کے پودوں سے پھول نکلتے ہیں اور ارکھل (ایک درخت جس کا رس جسم سے چھوٹنے پر چھالے

پیدا کرتا ہے) سے نہر ملی تاثیر پیدا ہوتی ہے، مجھے زندگی کا لطف گرم سفر رہنے اور اپنی منزلوں کو طے کرنے میں آتا ہے۔

(۸) میں موت سے ڈرتا نہیں اور نہ زندگی سے گھبراتا ہوں۔ نہ اس امر سے کوئی حیرانی ہے کہ کون کون اچھے لوگ اب اس دنیا میں آنے والے ہیں اور نہ اس بات کا کوئی رنج ہے کہ کتنے اچھے اچھے لوگ اس دنیا سے چلے گئے۔ ایسے تو ہمارے بزدلوں میں ہوتے ہیں۔ مجھے زندگی کا لطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔ (۹) مجھے زندگی کی "شراب" پلائی گئی ہے اور باغ و بہار سے میرا رجحان مرکب ہوا ہے۔ میں دن رات درد و محبت کے نالے نشر کرتا رہتا ہوں۔ اور زندگی کی شراب "پیالہ بہ پیالہ پئے جا رہا ہوں۔ میری شوخی اور میرے ترنم میں "گل شبنم" (ہر چیز میں جان ہے، ہر ایک چیز زندہ ہے) کا پیغام ہے۔ مجھے زندگی کا لطف سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں ملتا ہے

مدح سراہی اور ہجو لکھنے کے لئے

### منقبت، قصیدہ اور ہجو

آزاد پیدا نہیں ہوا تھا۔ خود داری اور

خود اعتمادی ایک مرد میدان کہ کیونکر قصیدہ خوان بننے کی اجازت دے سکتی تھی۔ اس کی فکر کا مختصر میدان تھا وطن اور حب وطن۔ اس کی ساری صلاحیتیں اسی کے لئے وقف ہو گئی تھیں۔

مناجات | ایک مناجات لکھی ہے جو اپنے ڈھنگ کی نرالی چیز ہے

خدا سے مخاطب ہے۔ اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں وطن اور اہل وطن کے لئے  
اخلاقی رفعت، اخوت، غلامی سے نجات، دُئی کی دُوری اور عملِ پیہم، وحدت  
اور ملناری کے جذبات طلب کر رہا ہے۔ مناجات پڑھ کر ٹیگور کی مشہور مناجات

"Where the mind is without fear  
..... In to that heaven of Freedom,  
my father, let my country awake."

یاد آ جاتی ہے۔

بے شک نہ مودہ ہر ترسون دتم مگر عالمہ سہ میتہ ہا و تم  
یتیمہ بندگی چھ خمدہا سر نہ کروں ہمیشہ خودا خودا

نہ چھ دوسرتے نہ چھ زیادہ کم نہ و نان عرب نہ و نان عجم

پتھہ پاٹھہ رلٹھہ چھہ یہ ماز تر نتم تھہ پانہ وائی چھہ کران وفا

یتیمہ جنتس تر جہنم چھہ و نان بندہ پنہو عمل

یتیمہ عان دین چھہ زندگی یتیمہ کفرہ کھدہ تر مران گوہا

یتیمہ شورہ گوہ مشینہ گن نہ چھہ یم بہانہ تہ مکر و فن

یتیمہ سارہ چھہ لئے وطن یتیمہ سارہ چھہ گئے خودا

مفہم :- واہ اے خدا! میں اپنے لئے سونا چاندی یا نقد روپیہ نہیں

نہیں مانگوں گا۔ میری دعا ہے کہ میری اس دُنیا کو ایسا بنادے کہ بندگی کے معنی

محض یہ ہوں کہ تیری یاد دل سے کرتا ہوں نہ یہ کہ صرف زبان سے اللہ اللہ کی رٹ لگے تاہم ہوں۔

ہاں ایسی دُنیا بنا جہاں دُکوائی کا نام و نشان نہ ہو جہاں مساوات ہو جہاں ملک اور ملک الگ الگ تصور نہ ہوں۔ بلکہ سب انسان بھائی بھائی کی طرح آپس میں میل جول قائم رکھیں، جس طرح ناخن اور گوشت کا میل ہوتا ہے دہی جہاں لوگ جنت اور جہنم کو کسی دوسرے عالم کی چیزیں نہ سمجھیں، بلکہ اسی دُنیا میں اپنے عمل اور کردار کا نتیجہ گردائیں۔ جہاں سب سے مستحکم یقین اور دین "زندگی" ہو اور سب سے زیادہ کُفر "موت" متفق ہو۔ یہی جہاں (ملک گیری کی ہوس نہ ہونے کے سبب سے) مشین گن اور گولہ بارود کا استعمال اور مکر و فریب نہ ہو۔ جہاں (یہی دنیا) سب کیلئے ایک مشترکہ وطن ہو اور جہاں سب کا ایک خدا ہو۔

طنز یہ شاعری کے نمونے آزاد کے یہاں کم پائے جاتے ہیں

طنز دو ایک غزلیں اور کچھ رباعیات اس رنگ میں لکھی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی طبقہ پر چوٹ تو ضرور ہے۔ لیکن مقصد فقط یہ ہے کہ اہل وطن اپنی حالتِ زار سے باخبر اور اپنے حقوق سے واقف ہو جائیں اور غرض مند لوگوں کے مذہبی، سیاسی، اور تمدنی مکر و فریب سے دامن بچا کر چلیں۔ انسان کو ٹھگنے کے لئے جو مذہبی اور تمدنی روایات چلی آ رہی ہیں، ان کو خیر باد کہیں اور

سرج سمجھ اور عقلمندی سے اپنا ضابطہ زندگی آپ قائم کریں۔ افلاس اور  
جہالت کے متعدد پہلوؤں کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور طنزیہ انداز میں ان کا  
علاج بھی بتایا ہے۔

راہِ جدس یس آکر مٹے اوسم      وں سام سٹے نکھس پیٹھ چھم  
بہ کیاہ ہاؤے دلاواری      بے نوزرہ عشقہ بیاری  
ہا پکن چھم کارو بیگار س      بون چھم جنس سرکار س  
سیم وگر اپہ باپاری      بے نوزرہ عشقہ بیاری  
س پگاہ چھم ہدیہ دین پیرس      تھوم کن توبہ تقصیرس  
قیامتر دودہ کرم یاری      بے نوزرہ عشقہ بیاری

مفہوم :- جوہل میرے جدِ امجد کے ذمہ تھا وہی ہل اب تک میرے  
کندھوں پر برابر سوار ہے، میں کیا بہادری دکھاؤں؟ میرے محبوب مجھ سے عشق  
و محبت کی بیماری سہی نہیں جاسکتی۔

(۲) کبھی سکار سرکار مجھے بلا اوجرت کام (بیگانہ) کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مجوزہ  
شالی سرکاری ذخیرہ میں داخل کرنا پڑتی ہے، اور کبھی ساہوکار قرضہ کے رویوں  
کی طلبی کے لئے آتا ہے (اتنے سارے کام ہوتے ہوئے) میرے محبوب! مجھ  
سے تو عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جاسکتی۔

۳) کل مجھے اپنے پیر کے پاس تحفے اور ہدیے بے کر جانا ہے، تاکہ

میرے اقرار گناہ و توبہ کو سماعت کیسے تاکہ اس سے روزِ محشر میرے گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو سکے۔ بھلا مجھے فرصت کہاں میرے دوست کو عیش و محبت کے مرض کو پال سکوں۔

جگو، پیچھے مٹانہ موکھ تو زن خود جو زول چاہہ خود تو زن  
جس کڑھو کڑھو تہ میونے خون کران گتھہ اورے بوہو

Long

نماز کی کثرت تہ میونے پان نیازن کثرت تہ میونے پان  
پوان نیلہ اورہ ماہ رمضان بہان میانے گرسے بوہو

مفہوم :- مجسٹریٹوں نے میرے لئے ہی (مجھ کو پابند امن رکھنے کے لئے) قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ خواجہ لوگوں (بیویاریوں) نے تو مہنگائی کا یہ عالم بپا کر دیا ہے کہ تک (جو ب چیزوں سے سستی اور غریب کے لئے خصوصی طور لازمی چیز ہے) چار سے بھی زیادہ مہنگے داموں بیچنے لگے ہیں (اور منافع کمانے لگے ہیں) اور پھر یہ بیت المقدس، (کعبہ شریف) میں جا جا کر میرا ہی خون (وہ زیادہ منافع جو خواجہ لوگ غریب سے کاتے ہیں) پڑھاتے ہیں۔

۲) مطابق حکم پیر صاحب میں ہی (غریب لوگ) نیاز اور نذرانے باٹنے کیلئے اور نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے مخصوص ہوں، یہاں تک کہ جب حضرت "ماہ رمضان" تشریف لاتے ہیں تو وہ بھی میرے ہی غریب خانہ میں

فروش ہوتے ہیں (کیونکہ امیروں کے وہاں ان کا دل نہیں لگتا۔)

نہ پوشیس کا نہ نہ پوریس کا نہ بلایا نہ روزیس کا نہ ستر جگر اہ تر نیایا  
چم پانس سنب سیٹھاہ ہند تانس کتن کیت یندراہ کھین کیت خودایا  
مفہوم :- ہندوستان کے ساتھ کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا، کوئی کتا  
بھی طاقت ور اور عجیب دشمن کیوں نہ ہو، اس کا بال تک بیکا نہیں کر سکتا،  
اس کو کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہو گا نہ فساد، کیونکہ اپنے گزارے کے لئے  
اس کو (ہندوستان کو) بس اتنا کافی ہے کہ چرخا کاتے اور اللہ کے نام پر  
توکل کرے۔

سہ پرائیویٹ سٹریٹ ویمہ گہ و دور

فوس دپنس تر ایمانس مبارک

(مفہوم :- اُن پرانے اور بوسیدہ توہمات (اخلاقی اصول) کا

خاتمہ ہو گیا۔ تمہارا نیا دین اور نیا ایمان (موجودہ زمانے کی ناعقیدت مندی)  
تمہیں مبارک ہو۔

لے آزاد ہندوستان کی مکمل ترقی کے لئے پورے انڈسٹریل ریولوشن  
(صنعتی انقلاب) کا حامی تھا۔ اس کا خیال تھا کہ محض چرخا کاتنے سے  
ہندوستان ترقی کے بلند زینوں پر نہیں چڑھ سکتا۔ (گنجو)



جھوٹی مذہب پرستی اور دکھاوے کی درویشی سے آزاد کو عناہ ہے  
ایسے حضرات سے وہ پناہ مانگتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ ان سے بچے رہو۔ یہ  
لوگ اپنی غرضمندی کے تحت قیامت اور دوزخ کے خوفناک مناظر پیش  
کر کے بندوں کو ہراساں کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی جیبیں بھرتے ہیں۔

دبھڑو لاگتھ پھیرن تر تھا دھنیش مسجِدن تر مندرن چھ رُڑو رُڑو کو  
چھا خوشامد کران خود اہا بس چھا بساوان نیچھنکو قونون  
مفہوم :- رضان ستھرے کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی لمبی

دھارٹیاں بڑھاتے ہوئے لوگ مسجدوں اور مندروں کے کونوں میں بیٹھ کر  
بظاہر خدا سے تعالیٰ کی خوشامد کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ لوگ انجمنوں  
اور منڈلیوں کے بنائے میں محو کار ہیں، تاکہ مندروں اور مسجدوں کے نام  
سے چند وصول کیا جائے اور ان کا پیٹ پیٹے سے

شہلو کلین تل سرحدن منتر بہان چھ تسبیح تر مالہ پھرہنے  
خود دار چھن پیز چھ یو دسو گری بیچاروں کی یہ قیامت منتر  
مفہوم :- گھنے اور سایہ دار درختوں کی ٹھنڈی چھاؤں

میں اور بستی سے دور خاموش جگہوں میں بیٹھ کر جو لوگ تسبیح ڈھالتے  
اور مالا جپتے رہتے ہیں۔ بھلا ان کا کیا حشر ہوگا؟ اگر قیامت کی گرمی کا  
وہ اندازہ ٹھیک ہے جو بتلایا جاتا ہے ان بیچاروں کو اس روز اس دنیا کے  
گھنے اور سایہ دار درخت کہاں ملیں گے؟

# ہمد گیر فکر

آزاد نے اپنی شاعری کے مختلف ادوار خصوصاً آخری دور میں

بے شمار اخلاقی، سیاسی اور سماجی نکات چھیڑے ہیں۔ زندگی کے

مختلف پہلوؤں کو نظر غور سے دیکھ کر ایسے نکتے پیدا کئے ہیں جن کا مقصد

انسان کی اخلاقی سیاسی تمدنی اور معاشرتی زندگی کو کس سپرسی کی دلدل

سے نکال کر ایک بلند معیار پر کھڑا کرنا ہے۔ اُس کی شاعری پر ایک سرسری سی

نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی فکر کتنی ہمہ گیر ہے۔ کبھی دُھ محض

فلسفیانہ موشگافیاں کرتا ہے۔ کبھی نیچر کی عکاسی میں چابک دستی دکھاتا

ہے۔ انسانوں میں عدم مساوات، فقدان انصاف اور روٹی کمانے کے

ذرائع محدود دیکھ کر دُھ تھلا اٹھتا ہے۔ اور اس کے جذبات اُسے بغاوت

اور انقلاب کا نعرہ بلند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کبھی سچائی کے مقابلہ میں

*Dr. J. Singh*

جھوٹ کے فروغ پانے کے دل شکن مناظر دیکھ کر وہ راستی اور نیکی کی طرف  
 رغبت دلاتا ہے۔ کبھی ایک بازاری عورت کو پیش کر کے طعناً اسی باتیں  
 کہتا ہے کہ سماج اپنی زندگی کے اس پہلو کی طرف متوجہ ہو جائے۔ عید کا  
 دن مسرتوں کا دن ہوتا ہے۔ ہر طرف شادیاں بچتے ہیں۔ خوشی منائی جاتی  
 ہے۔ زردار دل کھول کر رنگ رلیاں ملتے ہیں۔ محو ہوتے ہیں۔ اور غفلت کی

دنیا میں کہیں قائم ہے اور کہیں فاقہ مستی ہے۔ آزاد منظر کے دونوں پہلو  
 دیکھ کر تخیل کی بندیوں کو چھوٹا ہوا تصویر کے دونوں رخ پیش کرتا ہے  
 غرضیکہ اپنی مختصر حیات میں خصوصاً آخری دور میں آزاد نے زندگی کے  
 متنوع اور مختلف پہلوؤں کو ایک ماہر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور  
 ہموطنوں کے لئے سنجیدہ دلائل پیش کر کے ایک ہمہ گیر پیغام عمل دیتا ہے کہ  
 سچا سچا نہایت مہم جوئی نہ کرنا

لہجہ تیر و کان رووم نشانہ

لہجہ حیاتہ تملیخہ یہ خوشبو دلچہ زری کانہ بہان طاقس

چھ تنبہ لان تس پخت جہانہ تہ و تہ امر سے وفان پری چھا

س

بلبلست تر کالہ مرفس چھکنہ کینہہ بوزان فرق

شہوتس چھ ناد کو رمت لولہ خنجر عشقہ تپ

کئے پرواز کاوس بلبس طوطس تر شہبازس

ویکن وچھ تفاوت کیشز پروازس تر پروازس

(۵)

نادان دوستن ہمنز مہنت میہ کھار پانس

تمہ کھو تر دشمنس کن دارن حلم غنیمت

مفہوم :- فراوان علم حاصل کر کے میں آخر سمجھ کی اس حد تک

پہنچ گیا ہوں کہ "میں کچھ نہیں جانتا" تیرو کمان تول گئے، لیکن نشانہ

نظروں سے اوجھل ہے۔

۲، حیا کو بالائے طاق رکھ کر مشک اور عطر زلفوں میں ملے

اور زربین پوشاک زیب تن کئے ہوئے وہ عورت جو درپے پر بیٹھے دنیا بھر

کے لوگوں کے دلوں کو لپچا رہی ہے۔ کیا اس کو پری کہتے ہیں؟

۳، بلبس اور کالے سانپ میں تم کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ محض

شہوت کا نام محبت کی کٹاری اور عشق کا تیر رکھا ہے۔

۴، جہاں تک اڑان کی صفت کا تعلق ہے، یہ صفت تو کوئے

بلبس، طوطے اور شہباز سمجھی جاوے گی۔ لیکن پرواز اور

پرواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ (شہباز کی بلند پروازی کی تقلید کو

شاعر نے متہاگردانا ہے)

(۵) کم عقل دوست کے احسان سے عقلمند دشمن کا مرہون منت  
ہونا بہتر ہے۔

فلٹ نوٹ لے۔ سقراط سے جب پوچھا گیا تھا کہ انہیں کس  
وجہ سے دُنیا کے بہترین داناؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کچھ سوچنے کے بعد  
اُس نے جواب دیا تھا کہ ”مجھے اس بات کا علم ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔“ یہ جانا  
اور محسوس کرنا کہ میں کامل نہیں جساہل ہوں۔ کمال دانشمندی ہے۔ خیاام کی  
یہ رُباعی بھی ملاحظہ کے قابل ہے :

”ما بود درِ لم ز عشق محروم نہ شد      کم بود ز اسرار کہ معلوم نہ شد  
اکنون کہ ہمی بنگرم از رے خرد      معلوم شد کہ ما یحج معلوم نہ شد  
(گنجو)

جسے مقابلہ کے لئے ملاحظہ ہو :-

حقا کہ باعقوبت دوزخ برابر است      رفتن بہ پایِ مردی ہمسایہ در بہشت  
(گنجو)

## عید کے دن

تھوڑے پایہ وزان جایہ اکس میوٹھ موڈر سوز<sup>(۱)</sup>  
تھوڑے زھاپے پیس جایہ گرتیزان آہ جہاں سوز

وچھ دارہ وچھن والہ یہ نظارہ دماہ روز  
پامال گامرتہ زندگی ہنس ساز کنو بوز

مدہوش چھ مے نوش کمں زیروہمن منز

کم پوشہ بدن روشہ گلان درد و غمن منز

پتارن اکس رنگہ رنگہ نعرش تہ منیا فرز<sup>(۲)</sup>

گرتہ چھس نہ پوان کیرتہ کھین کھنہ روزس کشر

نگلین بہتہ بیاکھ چھ بیچارہ کہان ستر

روشان خودایس تہ تو شان قیامت

ہران اکھاہ خون جگر بیاکھ ماران ہندس

اکھ تریش زھاران بیاکھ چھ زاران دوس کشر

مغہوم :- ایک جگہ بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے پیانہ

پر بزم موسیقی کا زور و شور ہے۔ یہاں سے کچھ پرے دوسری جگہ کوئی

دلسوز آہیں بھر رہا ہے۔ دیکھنے والے! ذرا تھوڑی دیر ٹھہرا اور غور سے یہ

نظارہ مشاہدہ کر، پامال شدہ ہستی کا سوز و ساز اپنے کانوں سے سن۔ دیکھ

یہ مے خوار موسیقی کے آثار پڑھاؤ کی کس لئے میں مدہوش ہیں اور کتنے شہدین  
اور حسین افلاس کے دردِ غم میں مبتلا ہو کر پگھلے جا رہے ہیں۔

(۲) کسی کے لئے اتنے قسم قسم کے کھانے اور ایوانِ نعمت سامنے  
پڑے ہیں کہ وہ شمار سے قاصر ہے کہ کتنی نعمتیں وہ کھا چکا ہے اور کتنی ابھی  
کھانی باقی ہیں۔ فاقہ مستِ مفلس کی دنیا میں غلگلی ہے۔ وہ بچارہ لاکھوں  
اُمیدیں باندھ رہا ہے۔ کبھی اللہ تعالیٰ سے ناراض ہے کبھی قیامت (ارد  
سزا و جزا) پر نازان ہے۔ ایک خونِ جگر کھا کھا کر دن بسر کرتا ہے۔ دوسرا  
ہے کہ ناؤ نوش کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایک محض پینے کے لئے پانی کو ترس  
رہا ہے، اور دوسرا ہے کہ ہر چیز سامنے موجود ہے۔ لیکن پھر بھی نکتہ چینی ہے۔  
ہر موضوع کو آزاد کے اپنے بیسوں شعروں کا حوالہ دے کر واضح  
نیا جاسکتا ہے۔ یہاں صرف سرسری طور پر اس کی ہم گیر فکر کا ذکر ہے اور اس ذکر  
کو محدود رکھنا مناسب ہے۔ اپنی شاعری میں آزاد نے غزل کو خوب نبھایا ہے  
اور کئی شریلے پور میٹھے راگوں کے لئے مسالہ ہم کیا ہے۔ وہ بنی نوع انسان  
کے لئے اپنی شاعری میں وحدت، ایکتائی، مساوات اور ملنساری کا پیغام  
سنتا ہے۔ غرضند لیڈروں اور مذہبی جنون والوں کے مکر و فریب سے احتراز کرنے  
کی تلقین کرتا ہے۔ وطن اور اہل وطن سے پیار اور پریم برتنے کی تاکید کرتا ہے  
جنت، جہنم، قسمت اور تقدیر میں اعتقاد رکھنے والوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ



باتیں خود غرض انسانوں کی ایجاد ہیں، جن سے سیدھے سادے لوگوں کو دباؤ رکھا جاتا ہے۔ اور مفلسی، بے بسی اور بیکسی پر قانع بنایا جاتا ہے، تاکہ غرضمند اور چالاک لوگ بلا شرکت غیر سے اپنا فائدہ حاصل کرتے رہیں۔ وہ اہل وطن کو بیدار کرتا ہے، تاکہ غفلت کی نیند سے وہ جاگ اٹھیں، علم پڑھیں محنت اور مشقت سے ہر شعبہ میں کمال حاصل کر کے اچھی زندگی بسر کریں، اور اسی دنیا میں جنت کے مرے اڑائیں۔ آزاد زندگی کے گوناگوں مسائل کو

راشنلسٹ (RATIONALIST) نکتہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو یہی نکتہ نظر اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ کشمیری زبان کے میدان شعر و سخن میں اپنے زمانے کی مروجہ روایات اور طرز شاعری کو چھوڑ کر آزاد فکر و فن کی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور اس میدان میں متاخرین کے لئے فکر و خیال کی کئی راہیں تراش کر گیا ہے، جن سے موجودہ دور کے نوجوان کافی متاثر ہو چکے ہیں۔ اور ان نئی راہوں کو خوب سنوارتے ہیں جس سے زبان وسعت اور ترقی پا گئی ہے۔ وطن، انقلاب، مناظر قدرت، ندائے ہفتی والی نظمیں مختلف موضوعات سے متعلق ہیں۔ لیکن آثار کے فکر و فن کی مختلف سمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام انجام دیتی ہیں۔

اس بات کی طرف پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے کہ موجودہ زمانے کے

تعلیمی معیار کے مطابق آزاد کسی اعلیٰ تعلیمی سند کو حاصل نہ کر پایا تھا، اور انگریزی زبان سے بالکل نا آشنا تھا۔ یونیورسٹی سے فقط فلسفی عالم کی سند پائی تھی، اور جو کچھ بھی تعلیم و علمی تربیت حاصل کی تھی وہ اپنی محنت اور ذوق علم کی برکت سے حاصل کی تھی۔ اس لئے ممکن ہے کہ کئی نکتہ رس اصحاب اُن کی تخلیقات میں کسی شعر میں وزن کی خامی دیکھ کر، یا کوئی عامیانہ شعر زیر نظر لا کر، یا کسی شعر میں فارسیت کا غلبہ پا کر، یا کوئی بھرتی کا شعر ملاحظہ کر کے مانتے پر تیور چڑھائیں۔ لیکن محض ایسی خامیوں کی بنا پر آزاد اور اُس کی شاعری کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایسی خامیاں اگر کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہیں، وہ اُن کی ابتدائی شاعری یعنی دور اول یا دور دوم کی شاعری سے زیادہ متعلق ہونگی اور دور آخر سے بہت کم۔ غور کرنے کی یہ بات ہے کہ آپسے لڑنے ہیں یعنی موجودہ فلسفہ کے تیسرے اور چوتھے دس سالہ زمانے میں جب کشمیر غیر ذمہ دار نظام حکومت کے چمگل میں تھا۔ اور الہیان

کشمیر ہر حال میں ابتر اور زبون حال تھے، آزاد حال کا شاعر نہیں تھا بلکہ وہ اُس زمانے کے لئے مستقبل کا شاعر تھا۔ وہ اُس زمانے اور اُس ماحول کے خلاف بغاوت کا علمبردار تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کے ہم وطن غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہو کر ترقی کریں۔ اور نئے زمانے کی غریبوں سے مالا مال ہو جائیں۔ یعنی سماجی، سیاسی، جسمانی اور روحانی سب غریبوں

سے اپنے زبوں حال اہل وطن کو آراستہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے حصول کے لئے عمل تجویز کرتا رہا۔ اُس زمانے کا ماحول زیر نظر رکھ کر یہ بات واضح ہے کہ اہل وطن کو اپنی زبوں حالی سے آگاہ کرنا اور انہیں آمادہ پیکار کرنے کیلئے آواز اُٹھانا کافی مشکل کام تھا اور سماج کی ترجائی کرنا ایک دیرانہ قدم تھا۔

آزاد کشمیری ادب میں شعر و سخن کے میدان میں کیا مقام حاصل کر گیا ہے، اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نثر نویسی میں اُس کی فکری کاوشوں کا امتیازی شان رکھنے والا ایک تاریخی کارنامہ "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ چکا ہے، جس کا ذکر پہلے ... .. کیا جا چکا ہے۔ یہ ادبی کارنامہ لکھ کر آزاد کشمیری ادب کی تنقید کی راہ میں پہلا کشمیری راہ رو کہلانے کا حقدار ہے۔ اس کتاب میں جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ آزاد نے کشمیری زبان اور کشمیری شاعری کا ایک مفصل جائزہ لیا ہے۔ اور شاعروں کا تذکرہ نمونہ کلام اور تنقیدی جائزہ تاریخی تسلسلے کے ساتھ درج کیا ہے۔ کشمیری ادب میں اپنی ذرع کی پہلی کتاب ہے ہو سکتا ہے کہ کئی اہل نظر اس کتاب میں بہت کچھ ہونے کے باوجود بھی وہ "سب کچھ" نہ دیکھ پائیں جو کہ کسی دوسری ترقی یافتہ زبان کے ناقد کی ایسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ادب کی کسی ایک سمت میں پہلے چلنے والا اُس راہ کو ضروری طور پر پورا طے نہیں کر پاتا ہے۔ یہ بات قابلِ مہینا

ہے کہ آزادانہ یہ کتاب لکھ کر کشمیری ادب میں نقد و نظر کے فن کا نہ صرف  
 سنگ بنیاد رکھا۔ بلکہ اس وسیع میدان میں کاوش اور محنت سے کام کر کے  
 ایک شاندار کتاب ہمارے سامنے رکھ دی ہے، جس سے زمانہ حال و  
 مستقبل کے ادیب استفادہ کر کے فن تنقید کو ادیبانہ معیار پر لے  
 جائیں گے، اور کشمیری ادب میں اضافہ کریں گے۔

پدم ناکھ گنجو



بَادِلَةُ وَطَنٍ

# سون وطن

چھ کیاہ نندہ بوئے یہ سونے وطن  
یہ سونے وطن نندہ بوئے وطن

یہ روشن فضا صاف خوشبو ہوا	زون زندگی، زندگی ہند دوا
بلان دادی فرحت یوان شزدکن	یہ سونے وطن نندہ بوئے وطن
اسان پوشہ ڈورین اندر پوشہ ڈاثر	یہ سونے وطن نندہ بوئے وطن
نئیں آسمانس چھ تارک نئیں	یہ سونے وطن نندہ بوئے وطن
دوان آرو، تریشہ ہتھن ڈھارنے	لھو کٹ تہ یس آسہ تس پرارنے
شہل کھل چھ اندر اندر روز تھو دتن	یہ سونے وطن نندہ بوئے وطن
گمتر ہاگ پر پتھ جا یہ بیتاب کیتو	چھوان شاہ سیند رازنے مایہ سیتو
بھران پیالہ پانا لہ چے پر یہ زکن	یہ سونے وطن نندہ بوئے وطن
ژو تھو زکن کھستھ کر تہ بوہن کن	ژلان غم پھو لان دل تہ شہلان
چھ زکن سوہ گہر حورہ پھل تھو تن	یہ سونے وطن نندہ بوئے وطن
چھ مس پیالہ بڑی بڑی انان مسولہ	وچھان دورہ مخمورہ نیمبر زلہ



کھٹکتے سوزِ دل روزِ کیاہ بلیکن  
 یہ سونے وطنِ نندہ بونے وطن  
 وئے صاف کیاہ صاوندش چھ غائب  
 یہ جنت اچھن تک سہ گوشت کنن  
 یہ جنت چھ دیدن سہ جنت چھ غائب  
 یہ سونے وطنِ نندہ بونے وطن  
 یہ آزاد بلیک تلان گریز تر شور  
 چھ کھتہ پوشہ تھر پیچہ کران بول  
 ونان بلیکن گل تر بلیک گلن  
 یہ سونے وطنِ نندہ بونے وطن

# ترانه وطن

سپیده وطن وطن کرو ترانه وطن پرو

صبح تر صبحکے ہوا

دو کھن تر دادنی دوا

نندر کمرنی چھ ناروا

مسلمہ دھتھتھ ملو نوا

سپیده وطن وطن کرو ترانه وطن پرو

وچھت گن تر سنبلن

ترانه باز ملببلن

پھولان چھ نور مثر دلن

پوان سرور عاقلن

سپیده وطن وطن کرو ترانه وطن پرو

گرمزان چھ آره تر کولہ

پران محبتک ولہ

دِلن اُند کُھتھہ ریلہ

پوان چھ لولہ ولولہ

سہتھہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو

چھ آچھ پوش تر یاسمن

بہر طرف چمن چمن

اسان اسان چھ کوسمن

عرق نشان رمن رمن

سہتھہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو

نشاط باغ تر شالہ مار

چگر پھولی ژلی غبار

نسیم دل تر گوپہ کار

ژہ وچھتر قومہ درتک بہار

سہتھہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو

مچھ سار نی کئے خہ دا

سہتھہ کرو کئے صدا

منگوس نہ زانہہ پنن مدا

الگ الگ جدا جدا

سمیختہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو

میلہ قدم بہادر

کرو ہمیشہ جتجو!

جواں جواں دلاورو

تھو دو مید تہ آرزو

سمیختہ وطن وطن کرو ترانہ وطن پرو



# میں وطن

تو شان کیا چھ پوشن میونے وطن مبارک  
کرتوس روشہ روشہ پوشے وطن مبارک

نندہ بون کیاہ وطن میون (وچھ وچھ پھولان بدن  
قربان پر زوتہ من میون امہ چین و تن مبارک

چھس باگران محبت بلبل قمر کران گتھ  
چھس پیالہ ہستہ اٹھن کتھ پوشے چمن مبارک

چھس بیقرارہ آرہ ہستہ لولہ خارہ خارہ  
بوسہ کران دارہ کوہ دامن مبارک

سبز از فرش محفل و تھرن شہلو گلین تل  
مرگن یمن تہ ڈارن دارن و تن مبارک

وچھ سبز شامیانہ نندہ باذی سایباز  
یم لولہ سانہ پانہ گتھ سرقہ درتن مبارک

میمہ پوشہ لنبجہ گزایے ماران کہ آسے  
ہو ہو کران دایے زن موہمن مبارک

شبم چھکان جو اہر پوشن چھ روشہ روشہ  
کوچن وتن چھکان پوش مشک ختن مبارک

کچھ سرحدس چھ پتھر گوش کچھ وارہ منز چھ پتھر پوش  
پھل پھل دیوان دوان جوش بُری بُری چمن مبارک

پرتھ طرفہ جودہ لاران آرہ کتین چھ ڈھاران

پرتھ جابہ ناگ پاران تریشہ ہستین مبارک

پیشہ ڈال چھ خاموش زن روٹھتی رٹھتی بوش

پانژادرن دیوان جوش پیچھ سنگرن مبارک

تزاوتھ غرض تہ ہاوس لولہ بہ ہاگراوس

کہہ رایہ بوٹھاوس زو آہ تن مبارک

رقم پرائی داستانہ گو سترہ سپتہ زمانہ

نوی نوی پرس ترانہ، نوی نوی سخن مبارک

روزِ یاسہ انتظار اس آتھ شراوش تہ ہارس  
یس درودہ نو بہارس پتھو گل پھولن مبارک

اے دل زخمِ گزشتہ مہ ووبالی پاراو لو لچی ڈالو

آلو دیکو گزشتہ کالو دلہ کین کتن مبارک

کھوڑن ڈرن زہ کس چھ رت پھل محنتس چھ

حب وطن زہ بس چھ دوہیم منن مبارک

آزاد چھی نہ دھنہ دیار وطنک زہ چھک وفادار

تن دیکھ توے وطن دار چاہن کتن مبارک

۱۷

۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء

۱۷ ذیل کے اشعار بھی ایک نسخے میں اس غزل کے ساتھ ہیں۔ (گنجو)

وہ لہ بہہ شہرِ گلین تل زن اُنیس ژلی مل

دیشہ یہ فرشِ محفل دل کیا پھولن مبارک

دوچھ شوقِ سان وارہ ناگن ہندو نظارہ

آسمانی ستارہ چھک مندہ چھن مبارک



دُور تو محبتِ بیول بھری توں مائے تے لول  
 لولن اندر چھ بُوڈ لول حُبِ وطن مُبارک

آزاد لولہ دولا وطنس بھران لولہ  
 یلم لولہ گل ہران کیاہ تہنزن کتھن مُبارک



# سوال

کیا ہر جو انہی مشروط ملک خیال آسیا	دیکھ تو کھ مجتہد نش کا نہ کتھ محال آسیا
کہہ سہ کہ جو رہے تہمہ ساندہ پور وارے	کیا ہر ساندہ زندگانی آسہ کہہ دودھ بال آسیا
سون ماز و ازہ و ان سالن ضیا فشرن کست	معصوم خانہ مالین سانین یہ حال آسیا
اولاد بادشہس ہر دھچھت کیکو چھہ منز	بوجہ پستوران و تن پیچہ تہند عیال آسیا
کلہن آغنی تہ صر فی ساراب کر کو سیمو اکین	سے آب ساندہ با پیچہ زہر ہلال آسیا
اسو چھہ کہہ کہ جگر سہتہ و دی و دی چھہ خون	تہمہ خونہ سون قاتل زنگو زنگو دوشال آسیا
غارت دیوان چھہ غارن عبرت کلہن چھہ عالم	سختی کران تہمہ پیچہ ہے ہے پشال آسیا

پیوت چھہ بیا کہ سوزاہ آزاد نس دلس منز

نشر یوت شور محشر تہمہ سند محال آسیا

## وطن دارو

وطن دارو ژور روز تن دار      کتھن تھاو گوش معنی ژار

دتن چاہن فوہلن گلزار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

نہ بوز تھ زانہ نہ بوز نہ اوے      بجکتھ جور تھ ژوہ کیاہ لاریوے

بو دتہ ہے چھم نہ ونہ نس وار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

نہ زانن دال داور کر شرر      مہ ونتم کاسہ نئے کیاہ گھری

یہ اوس مری دیار مین ہنس کار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

بٹییہ چوئے جگر دال دال      یہ ہندی شرر مری تر خانے مالی

تہند خون زیادہ چھا رنگدار

کتھن تھاو گوش معنی ژار

ژہ جس کہ کھیو دیکھ آفین ڈو لکھ ہر شہ مشہ گونے دین

رہتے تہ تیج تر بیہ زناں

کھن تھاو گوش معنی ژار

ژلی پانے یہ بیاری علاج آتھ تھے ژہ بیداری

نہد پچھ موت گزشتہ بیدار

کھن تھاو گوش معنی ژار

کبا بحر پا پھر پیچہ سین لے زری زری بزان چھی دن

نہ چھک خوف غمہ دانی عار

کھن تھاو گوش معنی ژار

الہی تھاو تن آزاد تہندے لولہ نش آزاد

پہند دین آہ معہرہ تو دیار

کھن تھاو گوش معنی ژار

## ما وطن دارو هو

گز هتته بیدار ما وطن دارو هو      ز هتته کيانه گوت غارتک نارو هو

چمکه دبومت خو رنج ربه اندر      جمه سینه هندک پاچھو چھ تراو مژگر

لهه ماران نیر شه مارو هو

گز هتته بیدار ما وطن دارو هو

کته شیشه تر آب گوت سیما بس      گو که حاران پیو که منتر گردا بس

فوط پسنه کيانه موخته مارو هو

گز هتته بیدار ما وطن دارو هو

کھونه و ط ستر کته تر غارت و و ل      واله و اشه داو رط غارت و و ل

شوره منزه کھار زوره گلزارو هو

گز هتته بیدار ما وطن دارو هو

جوشه اندر مده تو مدر که دتر اکھ تر      تر تر هندک پاچھو بیته ار کھلنی پیچھ

پوشه و سنے تر که خاره خارو هو

گز هتته بیدار ما وطن دارو هو

شیرِ سبزی پائے نیر باداش منز      پودِ زهرِ لادین تر شالین موشه با کز نر

ز حالِ جوراہِ نتر زور وارو ہو

گزشتہ بیدار با وطن دارو ہو

چھکے پین اچھ داران اُنر سدر پٹھو      کتھہ اَنمان زھاران اُنر سدر پٹھو

دُتہ ساری ساری کچھ مہ گاشدارو ہو

گزشتہ بیدار با وطن دارو ہو

چون کارو بار چوئے ہنگ تر رنگ      زری خاندان چوئے ناموس ننگ

بیگانہ مولاگ خانہ دارو ہو

گزشتہ بیدار با وطن دارو ہو

زری ماک چوئے گھر تر بار      زری باغوان چائی گل تر گلزار

ہالی موہن با ملکھ دارو ہو

گزشتہ بیدار با وطن دارو ہو

وارہ ساوان چھی ژپہ وڈہ ناوَن لری      سازو سنطوہ مدھم ترا دتھہ نا لری

مارہ پینکھ امہ خمارو ہو

گزشتہ بیدار با وطن دارو ہو

روز ساختا و چھ پے آزادن سوز      ہوش تھا و تھہ دیکھو گوشہ بوز

معنہ سخنن      زار ہشیار و ہو

گزشتہ بیدار ہا وطن دار و ہو





یا یا ر خدایا



## مناجات

یہ کرکھ تہ بندہ پن چھئے مہ چھ ڈالہ نئے بے چھئے رضا

مہ صدا تہ زورہ کرم خطا، ژہ تہ پادشاہ بو سویت گدا

ژہ خرمداس چھکھ تہ مہ بندگی چھ ژہ کن ہمیشہ کر زوا

نہ بہانہ تہ حیلہ تہ کیوہ تہ کیاہ مہ ژہ سوزہ ہم تہ مہ چھم دوا

مہ چھ دل تہ خون رگن اندر مہ چھ درد و سوز تہ لولہ زر

نہ ژہ یں گڑھن نہ ژہ زبون مرن نہ ژہ ابتداء نہ ژہ انتہا

ژہ گئے تہ چھ نہ شریک کاٹھہ یہ چھ دین یی چھ یقین مہون

مگرا ڈو چھان تہ چھس اچھو یہ نہ مانہ ما یہ نہ زانہ ما

چھ بیوان بڑاندہ کنین نمین تہ کرم طواف عمارژن

چھ ژہ پاری بندہ کرورہ ریدی، چھ ژہ پاری ساسہ ریدی خودا

بہ بنگے نہ مہ ہرہ تہ سون دتم مگر عالمہ مہ ما و تم

یہ تہ بندگی چھ خودا سورن نہ کرم ہمیشہ خودا نعمہ دا

یئْتِ مَوَلِ چھِ درده بهو دُرِن نہ سوس نہ لال جواہرِن  
یئْتِ ظالمِن تَرِ ستمگَرِن نہ دانه سَرِ چھِ کران جُدا

یئْتِ افسری چھِ بهو دُرِی یئْتِ دلبِری چھِ دلاوری  
یئْتِ شاعری چھِ پیمری یئْتِ دردِ دلِ چھِ دِلکِ مُدا

نہ چھِ دُوی تَتِ نہ چھِ زیادہ کم نہ وُنانِ عرب نہ وُنانِ عجم  
پتھر پاتھر رُلِتھِ چھِ یہ ماز تَرِ تَمِ تیتھِ پانہ وَا نِ چھِ کران وفا

یئْتِ جنتس تَرِ جہنمس چھِ وُنانِ بندہ پِنزِ عمل  
یئْتِ عینِ دین چھِ زندگی یئْتِ کُفرہ کھمہ تَرِ مَرِن گوناہ

یئْتِ شورہ گولہ مشینہ گن نہ چھِ یم بہانہ تَرِ مکر و فن  
یئْتِ سارِ نہی چھِ کُنِے وطن یئْتِ سارِ نہی چھِ کُنِے خودا

# مناظر قدرت

## پاں ژاڈرے

بودی بوئرن سوز لولرے

روزی دماہ پاں ژاڈرے

کئی سوزن تره گا جکھ سپرہ تھز رو پیٹھ واکھ

چھند راونکھ کئی سمندرے

روزی دماہ پاں ژاڈرے

سوز کیاہ میوٹھ چائس سازس تنگہ بوژن محرم رازس

چھ مہ جگس گزھان تره ترے

روزی دماہ پاں ژاڈرے

چھک تره ماران ہرنہ ژھالہ شینہ مانہ تر سنگ مالہ

گہ ستر گئیہ روم روم ہریے

روزی دماہ پاں ژاڈرے

چک چاویاہ چھ شمر پانس چشم بد دور آتھ نورانس

شد بہ مانی لال مال ہریے

چھکھ زہ بیت سیماکو پٹھو      لوکہ چارکہ حب اکو پٹھو

پہلو، دیوان، کبیر، بڑی، بڑی

روزی دماہ یاں ٹادرے

دُورِہ ڈیوٹھم چون پرتوا ! نورہ زاد زن بر ہوا

موضتہ جالرن چوہہ جڑی جڑی

روزی دہاہ یاں تراڈریے

آرہ کی چھکھ روئیدہ روتہ بچان

نرہ آلوان دچھن کھوڑی

روزی دہاہیاں تراڈریے

و چھنہ در ایکھ لوک بہار  
سمارک سنہرتہ قوم گنہار

آفرین چھو اُتھ بہو درمیے

روزی دہاہ یاں ژادرے

چھکے نہ زینس تہ مرنس ڈران      زندگی ہنس سفر کران

زندہ گزشتہ خان چکھڑہ مری مری

روزی دواہ پاں شادریے



زندگی ہمہ اند سوزیس منے تیں نہ آرام تہ قرار گئے

سہ نہ مران ناٹھہ تہ مری مریے

روزی دماہ پاں ژاڈر مریے

چاڈی آلو چھہ لوکٹ راز چون صدا کوں پرچہ آواز

دل چھہ لو بان چانہ دلبر مریے

روزی دماہ پاں ژاڈر مریے

چانہ لو کو ریم کو لولہ وچھہ مہ دید و پیچھہ اہرہ بلہ

چھم نہ مشان سمہ دلاور مریے

روزی دماہ پاں ژاڈر مریے



مطلع دویم

شوق چانہ آم سینہ بربر مریے

روزی دماہ پاں ژاڈر مریے

دارہ و نغم ژو آیکھ کتے چھس بزنان آسہ نہ تے

بندہ برد آری تہ افسر مریے

روزی دماہ پاں ژاڈر مریے

تہ آسن نہ یونہ تر مالہ کفر و دین کو کینہ ملالہ

نہ امیری نہ گداگری

روزی دماہ پاں ژاڈری

تریشہ ہستین کیت چون صدا شاہ سہ اُسوتن اُسوتن گدا

اُسوتن مؤزور یا دفتر کری

روزی دماہ پاں ژاڈری

وگنہ و فوان مژ پُرس تان شرف و شرفہ کران رومہ دماہن

آرہ گندمی گندمی تر درے کرے کرے

روزی دماہ پاں ژاڈری

عشق ژھاران چھنہ چنگ ت رباب ساز و سطرہ کر بند تر حساب

تختہ چھ دامن زمان کتہ کرے

روزی دماہ پاں ژاڈری

سُرن شز سرچھے ژہ ناو مادان مژ چھکھ درے یاو

کم دہر چھک کران شاہ پُری

روزی دماہ پاں ژاڈری

ہا کران موہ ختن تر لہ رن      ڈھالہ ماران مٹر ستن سدرن

دو چھنہ قند باز لست نہ کی ترے

روزی دماہ پاں ژا درے

آرہ باپاری بیٹھو دو کانن      رودی کران سانن پانن

سودہ باپار سودا گرے

روزی دماہ پاں ژا درے

شعلہ کینرک وہ بھہ لولہ نارس      گاڑا آہر پیو گاڑا جارس

بازی موہ کلاو تھر بازی گرے

روزی دماہ پاں ژا درے

کفر دیو پیچہ شری باشہ تراوتھ      آزادس یم راز باوتھ

بوزہ تاو مکھ ساری کا شریے

روزی دماہ پاں ژا درے

## و سیم

ویز نا پو ماری منز ک پڑیے پندر انہ فی مہا سوندریے میندہ ریندہ چاکی ناما دویے شدہ پیلو مس مریے چھکھ شو دیوان بکھ بکھ بکھ پھکھ سہرگاہ پورہ لورکے چاند درشنہ سرتہ گے سریے ستر باجر چھی دچھن لھو دویے پان اکہ ران پیالہ بکھ بکھ گیان دیشنے پننہ اگرکے ملہ ڈار کو ناد ککھ ککھ دو گنیارن ماری کا بکھریے یم تہ گکھ مہن تارہ تر تریے	سوندریے بوزی میانی زار چون مالین تل پاتال سوندریے بوزی میانی زار یوت کیاہ چھے سنون امار سوندریے بوزی میانی زار دوی زنگلو سگہ ناوان سوندریے بوزی میانی زار کھنہ بکھ پیٹھ کھادنی یار سوندریے بوزی میانی زار قہہ سدرس لویٹھ پان سوندریے بوزی میانی زار ہچھ ناوٹھ ککھ بکھ سوز سوندریے بوزی میانی زار
--	--

زور کا تیاہ ہادی ہٹل کرے      مور پنہر نی دو گنسیارن  
 پیس وہہ کھینون گوس پیٹھ ٹرے      سوند کرے بوزی میاں زار  
 رعبہ رو پنچ نورہ ژاڈری ہے      زونہ کیاہ چمکھ گاہ ثروان  
 نیل گور چھی چونہ بجر بجر ہے      سوند کرے بوزی میاں زار  
 نوہ زنجی پرائی لیڈر ہے      بنیہ سمیکر سالا بن  
 اُس مولہ تیلہ باڈی گریے      سوند کرے بوزی میاں زار  
 بوزی لو لکو ناد لو لکرے      چھی نہ آؤ آزاد فری

بچہ نغمہ تر سازند کرے

سوند کرے بوزی میاں زار



# آرہِ ول

دارہ میہ و نتر آرہ و کویا زہ گیکھ وہ بایے

جان کر کئی تر کون بری و نتر یہ کمر گلائیے

سازہ دیکھ س شوی تر سون و تپہ کی گئی و ن

دور ز جیکھ پھو جیکھ و ن نورہ بر تر مشایے

کمر یہ کنزل کورے مین مائز کئی کرے ن

جامہ چھلی تر یہ شبنم زلف کئی سنبھائیے

مارمند بن سمن ہوئے کالہ بکاه نووے نووے

شامہ سونہ پر کئی سوی جامہ وہ زرد و زائیے

دل ہر ان سمن سمن حسن پھمہ لان چمن چمن

خندہ کران رمن رمن موختہ ہر ان ترہ لائیے

زورہ ترہ چو نہ چھکھہ بران ساز کران یہ دل بران

ایہ گئے ترہ کیاہ کران روہ پر و نچو گو پائیے

عائ بہار یہ حسن چون خار ترہ کندہ قبیلہ کروں

سہ ندرے یہ ازلہ لون زالمہ دلان چھہ اُیلے  
 چون کُسن اُسن تہ شادی چاہنہ دے نہ شہ نہ داد  
 خار زہیل تہ کندہ فسادہ فتنہ ملان چھہ کالے  
 دروے پھٹھہ بہ لولہ زہرہ زہٹھہ رُٹھہ تھڑ  
 چھہ سہ کھٹھہ دُتن اندریمو زہ کُہ کھڈاے  
 عشق پھران کمن کمن تہ رشن تہ عا رمن  
 عشق کہان چھہ موٹمن پوشہ بدن کز ایلے  
 شوق یسہ چھکھ چھوان زہ یس زہ آکھوان  
 چھمنہ کُنے وئے دیوان شمع دیکو مہ زایلے  
 تہڑی ٹہیل اوارہ داو، لول پُتن مہ راوہ راو  
 مارہ سٹس زہ گڈراو پانہ پینہ بہ ڈالے  
 دروہ لکن گیکھ چھٹھہ آرہ پُتن زہ دل چھٹھہ  
 سنگدن اندر وچھٹھہ لال مولو مولو لالے  
 گارہ گپی زہ خورہ سالی یار بنان چھہ دیارہ دال  
 میر چھم بنان فرالہ داتہ بنان سو ایلے



ماسے تہ لول ناشران دل تہ دماغ رادہ ران  
 زہر محبتس کران دیار تہ دیارہ داسیے  
 پارہ جگر کہ گنن دل چہ دوا سر سبیلن  
 مارہ دزان بلبیلن سینہ بدن تہ اریے  
 بوش تہ حسن پیر ششہ پیر شہ بہار تو ششہ  
 چھادی دوا ہے دیر پھر پھلے تو ششہ زہ پیرہ مایے  
 گالی جگر تہ دل بھیلن درودہ گنن تہ بلبیلن  
 ہولہ اندر اندر گنن لولہ بہارہ داسیے  
 آرہ زہ آستے ونان اگر چہ خبر انان  
 ونہر یہ ماچھ کاتھہ ونان کیاہ مہ لیکوم اندا

آزادس ونیم پہٹا چھ نہ گنن اندر وفا  
 دوا فی تہ کرن چھ سو کیا پیر کرن سوہ گالیے  
 (۲۷ مئی ۱۹۴۵ء)

لہ یہ اشار متفرقہ مسودات سے مل گئے ہیں۔ طبع شدہ نظم میں شامل نہ تھے۔  
 (گنجھو)

# شینہ ماڈی

اُنی روز وارہ بوزولہ زار میانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 لور کیاہ سوز نکھ مالہ کرانی  
 ڈول چاڈی آہ آسمانی  
 ونہ چہ وگنہ چھ کھنہ لہ وانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 سدرہ منہ ذرا کھ گرائہ مارانی  
 یاونک باغ چھاو آڈی  
 تریشہ ہنر بڑا تھ چھی ٹہ کرانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 حالہ اکہ ڈیٹھ مکھ بالہ وانی  
 ہرنہ تھالہ مارانی  
 زالس لاجنکھ کمی دودانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 شمعہ پچر زندگی فانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 عالمچ زندگی چاڈی زندگانی  
 پنہن تر پردین لول باگانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 ماڈی ولہ ویر چاڈی قہ ربانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 مہیہ پیٹھ لہ زن پردہ تروانی  
 شینہ ماڈی شلہ پد ماڈی  
 کہ شہ بلہ زونہ پیٹھ زڈہ تراوانی

آرن تر آگرن چاڻي زندگاني  
 چانه ستره کھر لگنے ساني  
 ناگن باگنے چاڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 عائبک پاڻو چھکھ ٿرہ پر پراڻي  
 عائبک پر پراڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 عائبک پر پراڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 کورنک ساز واپاڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 سوز چون لہر ماراڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 چھو کہ لہ سينہ مٺر گر کجہ دواڻي  
 پيڻھ دن چھکھ ٿرہ درد اڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 مٺر کي يارہ بلہ تن ناواڻي  
 جوين ايسرہ والاڻي  
 چھترہ بلہ چھانزان گيہ هوک چاڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 وندہ پڇھ مٺر دن تيرہ زالاڻي  
 آره کٽو آلو چاڻي  
 دادر لہ سينو سوراخ چاڻي  
 شينر ماڻي شلہ پد ماڻي  
 چھم اچھن تل کنو چھن بوڻاڻي  
 بخشش از لہ لاڻي  
 ٿرہ ٿرہ بوڻ آزادڻي غرلخواني

وچھترکہ لولہ چھے ناد لایانی  
شینہ ماہی شلہ پدماذیے

۲۴ جنوری ۱۹۴۶ء

۱۔ طبع شدہ غزل میں نہیں ہے۔ ایک مسودہ سے حاصل ہوا ہے۔ (گنجد)

# شمع

ہوش کر پادہر لولہ دیوانے

گوش تھاو بوز افانے میون

پیمہ یکسانہ کہ مالہ ماوانے

کس پن کس چھ بیکانے میون

میٹھ مہنش ہیوند تر تیٹھ مسلمانے

گوش تھاو بوز افانے میون

دین میون ملہ ترار دھرم یکانے

سارنئے کیت چھ نورانے میون

میٹھ مہنش کعبہ تر تیٹھ بتخانے

گوش تھاو بوز افانے میون

ودھرس میانس اسہون ترانے

غمہ ہی مثر چھ شادیانے میون

dup

ادھر گئے روشن چاندی گٹھ خانے

گوش تھاو بوز افسانے میون

گتھ کران لوکس دودا کی آئے

جان کیا لولہ دیوانے میون

میا فی پٹھو دزدہ دزدہ چھس پر پتھ آئے

گوش تھاو بوز افسانے میون

گٹھ منزہ بوچھسے گاش ہوانے

سوز دل سازو سامانے میون

کتہ کیاہ یتہ یور زانکھ پانے

گوش تھاو بوز افسانے میون

بوز ورنہ سوز میون چھہ نہ کٹہ ولے

دیدو وچھہ ژہ داستانے میون

لوکہر ہی نارس نور نرنہ وانے

گوش تھاو بوز افسانے میون

قہہ در تنِ پست نے گاش افسانے

زانہ نک تھوونے بہانے میون

لاگ نیچانہ چھس بوتہ اکھ دانے

گوش تھاو بوز افسانے میون

آزادہ میٹھی کیاہ چاڈی یم ترانے

ژرہ لیو کھت جان افسانے میون

دوڑہ نک دود زانہ دودہ مت پانے

گوش تھاو بوز افسانے میون



# وَنیچو یار

تنگس تہندس لگزیہ پاری پاریے ،

سگ دتے کمر و نیچو یاریے

چانہ بڑہ کرا نیچو ناما داری

شہزاد سرو دیو داریے

نپہ منز بیہ کس پڑھ قبیلہ داری

سگ دتے کمر و نیچو یاریے

آرہ پانشرادرہ کمر راد جاری

چھی کران ناز برداریے

سوزہ عالمی سازندرتہ سیتاری

سگ دتے کمر و نیچو یاریے

رنگہ داری دیکھ کھ پیٹھ سور یاری

سازس سوز گوم جاریے

اُنڈی اُنڈی اُسَم ژاٹِ باجھو ساری

لگ دتے کمر و نیچو یاری

پوشہ وَن پانس کران گلکاری

رنگِ رنگِ پوش ڈاڑی ڈاڑی

چاڑی سی سائیس تل بہتہ ساری

لگ دتے کمر و نیچو یاری

سبز س چانس پزیرچو یاری

چھ توے ناما واری

چاند تھرو یاون ہردو تر ہاری

لگ دتے کمر و نیچو یاری

روشنہ روشنہ وَن دتتم گوشن ژوہ پاری

فیورس گامہ شہاری

سبز س تر پزیرس و چھم پایداری

لگ دتے کمر و نیچو یاری

دیندارن و چشم کینا و آری

بازی گاڑی وطن داریے

ہچھہ یہمو دوستو دشمن داری

سگ دتے کمر و پنجو یاریے

آرہ کتر پونپوری گتھ کران ساری

بجلی ژانگین ژوپاریے

پانروانی چھاوان پان ریم رچاری

سگ دتے کمر و پنجو یاریے

دودھ تارہ پردیو کر دکاند آری

پنرین آری انواریے

باپاری کو چھن بیٹھو باپاری

سگ دتے کمر و پنجو یاریے

بوزی آزادری ولہ نتر ز آری

ساقا روزی اچھہ داریے

دورہ پیچھ آمت چاہ اُماری  
 نگ دتے کمر و نہج یاری



ذیل :- یہ غزل چھ آزادانہ تمن دہن لیچھو مڑ پین دہن  
 تم سو سبب قیام کر تھ اُسو۔ (گنجو)

## دُرُیَاو

زنان چھم شر جابن اضطرابن دلولن اندر !

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر !

کنپن کھمبرن کھین کھاشن پکان چھس منز گٹن گاشن

نہ چھس محتاج شاہاشن نہ چھس مشتاق گندہ باشن

سیتھے چھس راتہ کیلن منز تیتھے چھس بجلین اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

خوش آمد کر تسم کانڑھاہ ملائت کر تسم کانڑھاہ

بہ بیتھ کیت چھس کوئت پاوا کرن چھم تی ڈرن کس کیا

بہ نوک چھس نہ کانبہ افسر یکھم نا قابِلن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

مہ عادت چھے نہ پتھ پھیرن مہ نش گو برو نہہ گنے نیرون

نہ چھس گل پان چھم شیرن نہ بلبل اول چھم میرون

بہ چھس خموش بیج و تابن انقلابین زلزلن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھس شیشاہ نہ چھم صیقل صفائی چھم پنہو جانی

حسین بروٹھ کن پیمہ سینہ داریتھ چھم نہ حارائی

تمن حارٹھ تر حسرتھ کیاہ پیمن غارٹھ کن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

چھہ کریشان زون تارکھ افتابہ تر آسان دورے

و چھان اُسیںہ میاںے منزین بھٹھ گاہ بگاہ زورے

سہ تے تہہ ساتر ییلہ و چھم سرن منزیا طلن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

بھٹھین بیرن سینن دو گنہین ڈوڑٹھ والاں چھس ہوشہ

دوین تلکرن طھرین سرر پیمہ گڑھتھ والاں چھس ہوشہ

نہ چھم تھارن نہ دل ہارن نہ نیاین گانگن اندر

یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

کُن سَنگین قَلاَین تَرِ بِلایِن پان چھاوان چھُس  
پنن چھکراوَن اَمَت کو نیرِ پیہ سَوَنبراوان چھُس

ژمان سَنگرتَرِ ٹھاسان بال پھیران جنگلن اندر  
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن مَنزلن اندر

مہ وچھ ہرن ہندین تہرن تسانن لایہ لاین کون  
گنیرا سَتھ کو نیرِ میون وچھ مہ وچھ جھکون تیانین کون

کو نیرِ نئے آسہ یم جاہل وپن کتہ عاقلن اندر  
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن مَنزلن اندر

نہ چھس زنداہ نہ مَساناہ بہ چھس اکھ لولہ دیواناہ  
گے گرداب گاہ سالا ب گاہے تیز طوفاناہ

ڈلن ہنرِ شوب سَد رُک شان میانین دُولون اندر  
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن مَنزلن اندر

دِ تسم پر داز ایدہرس راحٹ تائیر بارانس  
وہلم یم ریلو جامہ تیر لاجوردن جامہ آسمانس



تُمان چُشمِ هولِ لُکرایِ تیرِ شولانِ دُزدِ مَلَنِ اندر

یوانِ چُشمِ زندگی هُندِ سوزِ سفرِ مَنزَلِ اندر

پننِ سوزاهِ پننِ سازاهِ پننِ شوقاهِ تیرِ آوازاه

پننِ چُشمِ لولِ اندازِ سروداهِ مَسْتَبَاحِ نازاه

دَرَنِ پانزادَرَنِ جَمِیَنِ سَرَنِ اَرَنِ کَمَلِ اندر

یوانِ چُشمِ زندگی هُندِ سوزِ سفرِ مَنزَلِ اندر

سَیَرِ دُغِ گَنیارسِ سَمازِکِ بُو چُشمِ آسِ سَمازِ

سَیَمِ زَهرِ مارِ نَشِ کَیْتِ چُشمِ دَهِسِ رَاقِ پُشِ رَاقِ

غولامِ چُشمِ کَانهِ تَهاوِ مِ مِ پَجرِ نِ نَکَلِ اندر

یوانِ چُشمِ زندگی هُندِ سوزِ سفرِ مَنزَلِ اندر

امیراهِ بادشاهِ اُسُرتَنِ هِیونَداهِ مُسلماناه

بِه کَختِ پُراسِ پَهِنِ چَچَاقِ چَینِ نَافِ بَرِنِ باناه

مِ نَشِ راجاهِ نواباهِ سَیلاهِ اَکَه سَایِلِ اندر

یوانِ چُشمِ زندگی هُندِ سوزِ سفرِ مَنزَلِ اندر

پن پان آیتن چھم تھوومت سارس جہانس کیت  
پنن زویشکس تھووم زمینس تر زمانس کیت

دے پاران تر ٹھہرن چھے نر میانن مشغلن اندر  
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

جو اہر مالہ ماوان مال ورتاوان سوداگر!  
جران تاجن تر تختن موختہ کاٹل پوختہ زورا ور

چھ سونبران ہلو تر ڈاران پھلو پین میانن کھلن اندر  
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

سنرو و گنیار بٹھوتے بیرہ ڈیشہ جیرہ چھم یوان  
کو نیریکان چھس ڈھاران لاران یوت ماران پان

توے چھس آب اُستھہ دارہ تلہ وین تینگلن اندر  
یوان چھم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

تھرر چھاوٹھ سنرو چھنے یوان چھس یوت بے دے  
سہن ہندو پاٹھو ماران ڈالہ ہرنیہ ڈھالہ پرستہ جا

شرزن پادر سہن شالن تہ ہرنن ہانگن اندر  
یوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منز لن اندر

دوان چھس لہرہ گامہ تہ شہرہ گاہے ہول تہ گاہے سیود  
دانس کف تہ پانس زر سہ زریس چھم نہ پانس وود

وہیان چھنہ میون آتش نارہ یان منقلن اندر  
یوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منز لن اندر

بچھس خموش دورہ دورن زور و شورن ہنس سٹھا چھم جا  
پکن بے خوف تراون رو چھٹن کیاہ گو، ٹھکن کتہ ناو

پن بل آزماون چھم پھساون مشکن اندر  
یوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منز لن اندر

پنک، اگر ٹھنک، زینک، فرناک نہ چھم پڑاہ نہ چھم کاٹھم  
نہ چھس حاران و اتن کم، نہ چھم پھیران گے کم کم

چھہ پتھری پتھری و ہمہ تے و سواس آسان بڑولن اندر  
یوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منز لن اندر

بہ روزاہ سوزِ دل تر اُدھ سرن سرن تلوان منز  
بہ و تھرا سینہ پھرن عاشہ متو دُونگن تر ناوان منز

یوان چھا کارہ و اُلس وار جہا ایل کاہلن اندر

یوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منز لن اندر

طبیعت مین آزادی چھہ عادتہ مین آزادی

کنیر یکان عمل شادی محبت محنت آبادی

توے چھس ٹوٹھ آذون رتہن صاحبہ لن اندر

یوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منز لن اندر

پنہ نرمی تر گرمی منز لن منز واتساوان چھم

نہن منز لن تر سفرن منز تووے دنیا مہ ہوان چھم

گرہاں چھس جنکھن اندر دزان پوشن گلن اندر

یوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منز لن اندر

جگر چھس سگرن کتران رفتار سہ گرمی چھم

مدنوارن بدن نادان اطوارن سہ نرمی چھم

سوز تے لول چھم بڑی بڑی دُورن پیمین وُلن اندر

پوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منزلن اندر

چھلان چھس جامہ ناوان پان گل روین سیہ موین

ہوے چھس باگراواں لول خومہ شخوین تیر بد خوین

چھم باقی پن پنہو خصلتھ گن تیر ار کھلن اندر

پوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منزلن اندر

گن تیر بیلن منز چھس بہ وایان میوٹھ منظرہ

پلی سنگین دلن منز انقلاب ڈول دلدورہ

یڑھی زری تیر بھس گرمی چھم میانین غفلن اندر

پوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منزلن اندر

ڈران ییتہ قہر میانے لہر مارن وقتہ بڑی ولہ دیر

تے پرشے تھرن چھس روشہ چاوان دایہ ہندی پانچو

زوک میانین چھم شمشادن تیر سون رائیلن اندر

پوان چھم زندگی ہنس سوز سفرن منزلن اندر

بِه دُختران فرشِ نخلِ پیچیده کنارن تازه یارن کِشیت  
موزدورن تَکِکِ مِستین بِپیچِ شوقه والین دوستدارن کِشیت

بِهین راحته کَرَن دِوِه فرحاهه وایکِه دِلَن اندر  
دیوان چَهم زِندگی هُست سوزِ مَزن مَزن اندر

اَنان تَرِشِه هِستین آکو کُرتِه چُس سالر چادان تَرِش  
بِهیه لیکه دِل جِگَرِ شِه لیکه ز لیکه پَکِکِ تَهکنکِ دِش

گَجه جَوین کوه لَن گاه سَرنِکِ نَکِن نَکِن اندر  
دیوان چَهم زِندگی هُست سوزِ سَفرن مَزن اندر

گَنجیم پان زِادورن هَندین رِبابِن ساره نِن تاره  
سَه شُود بوزِجَه مَشان عَاشِه مِستین سَطره سِتاره

چَه سوزِ چو مَستِیاه پادا گَرِنهان غَمگین دِلَن اندر  
دیوان چَهم زِندگی هُست سوزِ سَفرن مَزن اندر

سَه پَناه نرعی تود لَجُومِی کران چَهِس خوبرو دِین مَزن  
دیوان چَهِس مَولَن هِستِه تَرِش خُوش افکار جَوین مَزن

مُکَلِّانِ تَصَوِّیرِ پُشِشِ بَہِشِ پُشِشِ دِلُنِ اَندَر  
یوانِ چھمِ زَندَگیِ ہُندِ سوزِ سَفرِ مَنزِلُنِ اَندَر

بہ چو نُسِ زَندَگیِ ہُندِ مَہارُنِ سَیوِ تَھاوُمِ لَے  
وِزَانِ چھمِ دَردِ سوزِ رَیجِ نَے چوانِ چھسِ پَایِلِے دَپَے

پِیا مُکَلِ شَیخِ حَجتِ چھِ مِیا مِیْنِ دِلُونِ اَندَر  
یوانِ چھمِ زَندَگیِ ہُندِ سوزِ سَفرِ مَنزِلُنِ اَندَر

۶ نومبر ۱۹۲۲ء

ا۔ اُکسِ بیاضِ مَنزِ چھِ یہِ مَقطَعِ تَہِ دَرجِ ۵

تَہِ مِیرِ آژادِہِ وُزُوئیِ زِیادِہِ آژانِ گَشاں بُوڑوی  
سِیٹھاہِ کَٹھِ روزِہِ باقیِ بوزِہِ ناوِ کَٹھِ ساہِ اُکِہِ سُوڑوی

سَرنِ مُشکلِ سِیٹھاہِ مُشکلِ چھِ مِیا مِیْنِ مُشکلُنِ اَندَر

یوانِ چھمِ زَندَگیِ ہُندِ سوزِ سَفرِ مَنزِلُنِ اَندَر

(گنجو)



# بهار

مبارک آمدنِ یارِن بهارن جلوه، باون هیتوت  
پهلے لُجھ لہ کین پوشن منوشو باغ چھاون هیتوت

بهار چو سورخو شکر کران گتھ مارہ کن اندر

گمہ لابن جندہ دیت خوشبو ہواون لہرہ ناون هیتوت

ہلم ہر ہر چھکنی در دانہ هیتوت او برن تر باران

جہان سانی عالم آسمانگ تشبہ لاون هیتوت

گلن ہندو کاروان، خیمہ دیت باغن بیابان

پنن دامانہ سزاروتہ کڈی کڈی داش تھاون هیتوت

آدیری دھتر فی کران گلزار محمل سائبان تل

آٹھن کیتھ پیالہ ہیتھ پوشو نور مس باگراون هیتوت

زمتان ستم کم چھ کڈی متری لہر دیوان

گلان سینہ ہزاروتھ یہ جگرک داغ باون هیتوت

تیلے اوس نیرہ ہُن پھاگن بکے ٹورن سیمبر زلہ وون  
ویدر داوَن پِن اوقات ناحق راوہ راوَن ہیوت

گلن منز نیرہ خوشبونی کنڈن ہنس کار بدخوی

پنہز کز نو بہارن لول سارن باگراوَن ہیوت

منس منز لولہ گرمی چھس نہ شینہ سینہ صافی کیاہ

بہارن گاٹہ لین یارن آویول راز باوَن ہیوت

اثر گو کارہ وودہ گنہن دارہ ہندین جان نثاری ہند

تمو مکروہ ہمساین کلس پیچھ سایہ تراوَن ہیوت

دپان آزاد بیل نیرہ چھاوہ لولہ بانگو پوش

گلا بوسو نو رچھو رچھو دِلن منز دیور تھاوَن ہیوت

## سونتھ آو

ژول دندہ آو بہار صد بار مبارک    پھول دُور دُور گلزار    صد بار مبارک  
 تابیلہ غم تر آو سونتھ آو ویک زراو    دودھ نِخت گوی بیدار    صد بار مبارک  
 ناگن کہن آرن بالن دُور نارن    لوگ جوش آو سزار    صد بار مبارک  
 بوزم مہ آو آو بوزتھ گیم شادی    دین چھ از دیدار    صد بار مبارک  
 دودھ تھ زندہ مار وڑھو گے بندگی ہندو    گے ہندو ہتھ بیدار    صد بار مبارک  
 پانام گل مچھ دُور وڑھو شے صبح داو    کھنہ بلہ کھا دُور یار    صد بار مبارک  
 دودھ تھ زندہ قدم تل پھول زندگی ہندو    زک زندگی ہندو خار    صد بار مبارک  
 دودھ تھ زندہ مار وڑھو آو زندگی ہندو    گے ہندو ہتھ بیدار    صد بار مبارک  
 رومین مین وطن دل مین مین    مین یار مین غمخوار    صد بار مبارک  
 وطن چھ ئیں ہندو دُور دُور شے مرد    بیدار دل ہتھ یار    صد بار مبارک  
 آیت تھوس تن من از شتر ادہ کریسن    چھم لول چھم لول کپار    صد بار مبارک  
 کہہ حالہ یہ آزاد شتر چھ ہوان داد    پھم لول دُور گلزار    صد بار مبارک

ندائے ہاتھی

# اہر مزیہ فکر

(ابتداء میں عنوان "اہر مزیہ فکر" تھا، بعد میں محض غزل۔  
شاعر کے نوٹ بچوں میں کئی جگہ یہ غزل درج پائی گئی۔ ہر جگہ کوئی نہ  
کوئی کمی یا بیشی شعروں میں دیکھی گئی۔ یہاں پر ساری کی ساری غزل درج  
ہے۔) (دکھو)

دھمکے زال زہ کہہ حالہ گوشت تھیں	یولہ شہپا زہ گئیو بڑ کر گن پر زائی
جان نے پچھے زہ عمل زان یہ سوا خالی	سار گیتا یہ زہ کر یا کلام اللہ پر
ڈولہ کے گریز نہ سدا اولہ نہ دل خالی	مندرن خانقاہن ز اٹھن ہند عالم
سوز نے پچھے زہ دلس بوز سر پھی	یوہ زف مالہ نہ تال زہ تسبیح تراو کھ
علیہ کے پردہ زلن وائل دیان یتر کما	جملہ کے پردہ زلن وائل دیان کالہ پکا
بندگی حوٹن جگر کھیتون چھ جناب عالی	چھین زانان خود اپنی تر چھ بڑ در
زور خونخوار چھ بے چارہ جنودش تالی	دل جدا جان جدا عشق جدا عقل جدا

لے ماخوذ از علامہ اقبالؒ سے خدائی اہتمام بحروہے (آزاد)

دلے تے عقل مند حائف تے دیندار  
مثل زنجیر تقدیر گوشت یس نالی

کار کر تو تے پنن چھے یہ جہنم جنت  
پانہ چھکھ نار تے گلزار جناب عالی

دامہ چون زاپہ پنن خون چکڑے مکین  
یس ملک دار تے یس آسہ بنو مت عالی

یہ تھ و نان دین چھ دیندار بہتھ غارن منز

تھ و نان کفر چھ آزاد تے زانن والی




---

لے اگس پڑس منز چھ یہ شار پتھ کنو آمت ادا کر تے

نقر بھاسور ملن دور ڈالن غارن منز

اٹھ و نان کفر چھ دیندار تے ڈالن والی

(گنہگار)

# آدم گری

مقبولِ اذل عاشقِ بیلہ جلوہ بینِ ہاؤ  
اہریزہ خنجر نیزہ ذن پوشہ پھلے چھانے

تس فتنہ گرس چھے دین یکسان گنہ گزین  
شامی تر غولامی ہندی پر فتنہ سہ انہ راؤ

تس شان شہنشاہی ڈولان چھہ پاؤن تل  
دسواس ڈر تس کیاہ سر کیا زہ پتھر تراؤ

پتہ نارہ ترش ہندی پاٹھو اراوہ کھین  
نہ نہ ہر نہ پنہ شہین اچھہ بان پن کھیا

سلااب تسداہرہ بیلہ مارہ سر سیمہ لہرہ  
جالن تر فریبین ہندی کوہار تہ دسہ راؤ

ہتچھہ نادرہ لیکھن تقدیر تھکین والین  
مجبور مرنے دیرن موخار بن ہاؤ

تس دروہ غزلخوارن صدف ہزاراؤ  
یس خام خیالن پتھہ آرام دنگ راؤ

تیمہ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غولامی ہندی  
استادہ جوان مردس یس لول پتھر تراؤ

فرداؤ دلیرن ہند کیاہ ذانہ سہ بے چارہ  
یس گزایہ لگان آسن ہتچھہ آسہ کھستہ کھراؤ

یا ہاؤ جلالک فوراً نہ پوشہ دس مفرور  
نہ حکم دہ آزادس یم نیلے سہ انہ راؤ

۱۔ اکرس جایہ پتھہ مقبولِ اذل بجایہ سیاب جگہ درج۔ (گنجو)

۲۔ اکرس سوس منہ پتھہ پر شار پتھہ پاٹھو درج سہ

میراث پتھہ آزادس پرداد تر آزادی

ادہ کوہر دلیرن ستر آزاد فضا چھکے

(گنجو)



## دلے ہاتھی

نیندرہ ہتتو گڑھ بیدار گڑھتہ بیدار ہے ہے  
واڈی قافلہ منزل کس کیاہ تہہ کران کیاہ تہہ پایے

شکھ تہہ یقین کفر و دین چون خیال چاڈی زائے

ہند، عرب، روم، چین، چاڈی قصہ چاڈی نیاے

صبحکہ دکھتہ موڑہ شوہنگ کو نہ پوان چھ تہہ تنگ

شیرہ یہ چون ہنگ تہہ رنگ چون موزور چھا خمدلے

چھکھ نہ فقط آب دہل چھ تہہ دماغ چھ تہہ دل

خواجہ کو کھی اڈی نو مالو سنبالو ماچہ زائے

دوچھتہ تہہ کس حال گوئی کیا زہ سپہیں شال گوئی

دائے یہ کس دہمہ پیوی دایے دو پئے کمریہ دایے

چھ تہہ پنن دل ہشار سوڈر جگر لولہ رنار

پیالہ بران بالہ یار چھکھ تہہ کران ہائے ہائے

چون عیال کیاہ کران فاقہ دتن پیچھے مران

چون جکھن راوہ ران چاکی زخمیہ پیرتہ چاکی ماسے

یا زہر نمان خدستس یا زہر برمان دولتس

مار کران غارتس حائف افسوس داتے داتے

نیر بنہ شیر مرد ہاؤ پنن دل تہ درد

بوز سپٹاہ ہی مال بیہ تہ تند ناگرے

لولہ بہار چھاوہ ہیکھ سوز جگر ہاؤ ہیکھ

یام زہر مشراوہ ہیکھ نازو اداڑھائے گڑے

چاہنہ دیکر دلولہ اسرستان زلزلہ

دمنہ زینہ پوان کرتلہ تو تہ نہ فوران داسے

اس پین دردین سوز تہ گرمی دین

تم چھ وچھان مسولن نازو اداڑھائے گڑے

دراو زہر تھر سوئتہ آو بلبلد غم غمہ صہ تراو

سوز دلاہ بوزہ ناو تازہ کئے ساز داسے

میں نے غم غم سے تڑاؤ سوزِ دلاہ بوزہ ناو

بوزہ نے آزاد آو تازہ لئے ساز داسے

یکم اگست ۱۹۴۳ء

## لول تر کاٹے جبار

گل تر گے بے اختیار دل تر گے بے اختیار	آؤ گلن مہند بہار آؤ دِلن مہند بہار
گل تر زُھٹان لولہ ناردل تر زُھٹان لولہ نارد	گل کران دیوانگی دل کران دیوانگی
سو گہ کھو تہ خوشگوار عطرہ کھو تہ مشکدار	باغ نسیمک فضا باغ نشا طلک ہوا
اکھ پنن بالہ یار کو نہ کران جان بشار	جل تر قبر پوشہ لول اُسو گیتو دل بول
آرہ و لو زوٹ حجاب سینہ زدن کھو تہ خمار	چاو کران خوش ہوا داد کران آو کیا
سوز سہتہ آہ گلے راز سہتہ آہ جانوا	گوش تھا دیکھ ہوش روز آرہ کتیو وارہ بوز
آرہ یوان بار بار ناگ وزان بیشمار	آرہ کتین گارہ نئے تریشہ ستین زہارہ
بہہ مہ ترہ پیرا ونے پان پنن وقت	نیر بہار چھا ونے سوز جگر ہا ونے
از چھ جنونس اندر ہوش سوا س گٹ جبار	از چھ زلان لولہ شمر نیر نیر سار کر
عقل دیان مسچہ بہار عشق و نان بن بہار	پوشہ کلین مہند جنون چھت کھان گرن
عقل دیان پیرا پزار عشق دیان لار لار	عقل دیان سہتہ کند عشق زُھٹان قبا دوبند
عقل دیان مہرہ دیار عشق و نان یار	عقل دیان بندگی عشق و نان زندگی

## عقل

بخت تیر میراث میون تخت تیر میراث میون

## عشق

بخت تیر بے اعتبار تخت تیر بے اعتبار

## عقل

بخت کران راج تاج تخت هموان جزیه باج

## عشق

بازی کران بازی کار بازی کران بازی کار

## عقل

بخت کران سرفراز تخت چهر عزت تیر ناز

## عشق

بخت تہ ناپائیدار تخت تہ ناپائیدار

## عقل

ٹاٹھالین 'دفترن' خانقاہن، مندرن  
 دل بران گاڑلی، دور کران گاڑجار

## عشق

یَس نہ وفائس نہ درد داروے سفید خون سرد  
 دروہ نیے منزسہ مرد داتہ کران سنگ مار

## عقل

یار رفیق دوست میا فی ذراے وُپھان آسمان  
 فرش زمین کوڑ تمکو عرشہ کھوتے شان دار

## عشق

میں دما چھے گنبر چون دما سیم و زر  
میں دما لولہ نار چون دما شور و نار

## عقل

عقل لبان مرتبہ جاہ و حشم ددبہ  
عقل ہندے منصب علم تہر ٹٹک بہار

## عشق

زیادہ بنان عقلند زیادہ پیچان زہل تہر قند  
وارہ کران تیز دند زن چہ شکاری جاہ و وار

## عقل

عقل تہر سرمایہ یس عاشر تہر آرام تس  
زہوہ چہ دوان عالمس تس چہ ہوے پوہ تہر مار

## عشق

سہ چہ دینٹھان تہر نہ ڈول سوئتھہ ہر در پتہ کول  
پانہر یڑھک خانہ مول کار و موگن دپوہ دار



## عقل

عشق چھم اندر مجھاب محض ہوں اضطرار عقل سہٹاہ رنج گار گنج نہ لبان بے شمار

## عشق

وون بہ دیوان چھس زوہ پاری گامہ شہر لاری لاری

خون غریب پاری پاری گنج لبان رنج گار

## عقل

عشق چھ حس فدا، حسن کھٹا اکھ جدا

عاشقین ہند مداعاش، ارام، لولہ کہ چار

## عشق

عشق جوان تازہ دم زیادہ دودہ ہے زانہ نہ کم

دل تیر دیاغ نو بہار پوشہ پھلے، لولہ نار

## عقل

دور فلک عقلہ کور، ہوشدہ انہر کھو تر زری

کھتر سپہر دیدہ ور، خسار گھتر نابکار

## عشق

عقل تہنہ نہ کیا چھ سو دس نہ اچھن آب رُو

شرم تہنہ نہ آبرو، حاف تہند گاہ جار

## عقل

عشق جنون ہے ادب زانہ کتے رب تہ سب

کرانہ قبیلک لقب مانہ میں دل ہشار

## عشق

کرانہ قبیلک پہ نیلے یس نہ اندان تہ نہ پائے

یُس چھ غریب خود لے سہ نہ امیرس بکار

## عقل

دھرم تہ اسلام کیا وسے تہ الہام کیا

## عشق

دھرم تہ مٹوئے بہار، دین تہ مٹوئے بہار

## عقل

میتوند تہ مسلمان کیا، کعبہ تہ بت خانہ کیا

dup

## عشق

چون ہجر، چون کار، چون زھورے زاوی جبار

## عقل

عش، خمداد، لامکان، کیاہ چھ مداء، کتھ ونان

## عشق

میوٹھ خیالہ، پڑھاہ، تنگ دلن ہند قرار

## عقل

وٹھ چھ گنی، پتھ چھ کیاہ، زندگے ہند مداء

## عشق

دل، گنیر، درد دل، پان پنن کاروبار

## عقل

کیاہ چھ گنیر، کیاہ یقین، کتھ چھ ونان دھرم دین

## عشق

پان پنن پر پڑھتھ، پنا کھ تر ہینون در شمار

## عقل

پختہ چھ کران و بجے ناو، بُز کمو کتہ آو

## عشق

یہ چھ سینٹھاہ ز آوہی جبار، صاف و ن چھ نہ وار

## عقل

عقل چھ سگر ن کھنان، پکھ و نین پر انان

سایہ کروہے شیچھو انان، و ن تر چھ ما انتظار

## عشق

سادہ لکن ڈاڈا ڈاڈا، بد چھ متین گاڈ گاڈ

عاشہ متین کاروبار، عارہ کتین لوٹ مار

## عقل

عقل چھ بیدار یاه، عقل چھ ہشیار یاه

عشق چھ بیمار یاه، پختہ نہ علاجس تر وار

## عشق

تس چھ وٹان دل ہشار، کرہ بین یس بیدار  
ساوہ بین یس بیدار، تس چھ وٹان جودگار

## عقل

عقل چھ نورِ چر علم، عقل چھ لوح و قلم  
زان یہ علمک بہار، عقلہ ہندے زاوہ جار

## عشق

کیاہ چھ خطا عالمین، کیاہ چھ خطا ظالمین  
علم تہ گو بے شمار، ظلم تہ گو بے شمار

## عقل

عقل کہہ ان زندہ دین زور چھ کران دور یقین  
لول، محبت، زمین، عقلہ دوپکھہ کاشکار

## عشق

عشق سراپا یقین، عشق تہ مذہب تہ دین  
عقلہ دوپکھہ کہہ تہ زمین لولہ جنون شاہسوار

## عقل

گاٹلیو پی لوبِ خود داہ، زندگے ہنسندا  
پوز چھ پتو کن خودا، سے چھ رفیق سے چھ یار

## عشق

من عرف یتیم نہ سوسہزہ، ویترا یتیم نہ کور  
نیرہ پورت اندرہ زھور، مشکہ رقتے پوشہ دار

## عقل

وچھتہ ژوپاری شہرہ گام، عقلہ ہندے انتظام  
آے بہر جابہ دام و پھروے حبانہ دار

## عشق

عقلہ تہ قرون ژاو، دردہ نیے ہردہ داو  
یُس چھ ونان پوز تہ صان تہ چھ کران نگار

## عقل

چنگ در باب ہستہ فقیر مت شراب گے امیر

## عشق

موشه بیلے دُلر ہشیار فضلہ خمہ دادہ فی بکار

## عقل

کیا ہ چھ حضور کیا ہ چھ غائب صاف دُن کینہہ نہ عجب

## عشق

گور ملہ تر پیر صاب، خام طمع پونختہ کار

## عقل

سادہ منوش کا شری کو نہ کران افسری

وچھتہ بہنتر ابتری وچھتہ بہنتر کاروبار

## عشق

یس نہ موزور محنتس دُنچہ بہان دل نہ تَس

مگہ سہ کیا ہ دولتس، یس نہ پنن یختیار

## عقل

کیا زہ پہند دل و دہ داسی، نالو گمتر ہوسہ پھاسی

اوس دہہ ما یم تر اسی اہل قلم، تاجدار



## عشق

سہ پہر چھ کر کتھ ہانکلاہ، دُور پیویست جنگلاہ  
تیلہ ژوہ پاری ولولہ، تیلہ گڑھت زوروار

## عقل

سود پین ژھاری ژھاری، کانہ نہ دوان کانہ واری  
خانہ خرابی ژوہ پاری کانہ نہ گھر خرابی دار

## عشق

زانہ یہ بے گانہ کیاہ، خانہ تہ وارانہ کیاہ  
یم نہ سرن خانہ زانہ تم چہ گھر خانہ دار

## عقل

آئے تھان گرہ تہ جوش دے تھوان کانہ نہ گوش  
یم نہ کران پاوہ ہوش تم چہ ہندی غم گسار

## عشق

تم تہ کران بول بوش پیم تہ کران بول بوش

پیم چھ تہندی جانہ وار تم چھ پھندی جانہ وار

## عقل

آئے آنکھ ڈھاری ڈھاری جان زبیر ڈھاری ڈھاری

پیم نہ کران کا تہہ و پتہ وار تم چھ پھندی دوست دار

## عشق

شو بہ تہن تھکرتین عاش آرام کھن تہ چن

دور تہ اگر آسہ پرون توتہ ونوس پرائہ وار

## عقل

کو نہ پُٹن ستر کران پانہ پُٹن ٹنہ بران  
و کھت پُٹن راور ران کس چھہ پُٹنہ ذمہ وار

## عشق

گوش رُٹتھ باغوان ، تارہ گیتو فوجوان  
وارہ تہمے گلر دیوان یم نہ سرن گل تر خار

## عقل

یس نہ پُٹن دل دباغ ، تس نہ بہارتس نہ باغ  
سے چھہ غولام تس چھہ داغ سے چھہ غریب تس نہ ہار

## عشق

از چھہ اپیز دورہ دور ، پلوڑ چھہ ٹلان گریز تر شور  
اہل غرض اپیز پور کرہ پُٹن س لارہ لار

## عقل

سوز جگر آسہ یس خوف تر ڈر کیاہ چھہ تس  
ڈر چھہ کھپوان بوالہوس سرچھہ دیوان پوختہ کار

## عشق

آسہ دوہا عنقریب دیدہ دُچھن خوش نصیب  
 نیرہ یہ خونِ غریب جوشِ دوان آشکار  
 وہ بھتہ یہ طوفانِ زن تراوہ پتھرِ ظالمین  
 پھیرہ کوہِ جنگلن، نیرہ کران لورہ پار  
 روزہ جنو نیچو کھنکھ پوشہ وُنی دولکھا  
 رُود کتے سود خار، روزہ یہ سرمایہ دار ؟

## عقل

دارہ کنن گو نہ زانہہ، سوزِ دِلک آلوہ  
 سوت چھ یہ لوکھ صدا ڈول وزان بے شمار

## عشق

سومان مِلتھ سرتل اَنان، باز پُرن اندر کسان  
 نازہ پری چھا بنان، ساز کر تھ ماز کھار

## عقل

کیا ہرچہ پہنیز شاعری، کتھ چھ وکان دہبری

## عشق

بازم تر جود و گری میوٹھ مرض کر یوٹھ بار

## عقل

کیٹنہ مہ و ن شاعر ن، کتہ مہ لاس بو مبرن  
یم چھ بچھان دہبرن کیٹنہ تر وچھان وقت کار

## عشق

شار چھ پیغمبری، شاد چھ آدم گری  
ساز و سرود، کافری، کفر چھ مستی خمار



زیوٹھ سفر زندگی، بار گران بندگی  
واتہ سہ اٹھ منزلس تر و پتھر تیشو پہ بار (۱۹۴۰ء)

میں "سازِ خاموش" کے عنوان سے جڑواں شائع ہوئی۔ پھر دسمبر ۱۹۴۲ء میں کسی قدر  
 اصناف کے ساتھ "ہمدرد" میں شائع ہوئی۔ یہاں مفصل طور پر نظم درج ہے۔ آزاد نے  
 اس نظم کا نام "مناظرہ عقل و عشق" بھی رکھا تھا۔ (گنجو)

۲۵ اس نظم کی ابتداء "آمدِ بہار" کے مناظرات سے شروع ہوتی ہے  
 پھر "گریز" اور پھر "آدم بر سرِ مطلب" وہی تکنیک ہے جو پہلے زمانوں میں قصیدوں  
 میں برتا جاتا تھا۔ (گنجو)

۲۶ نظم میں کئی ایک مسائل کو چھیڑا گیا ہے۔ آزاد نے کما حقہ اپنی عقیدت  
 کے مطابق سوالوں کا جواب پیش کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان جوابات سے سب  
 پڑھنے والے مطمئن نہ ہوں اور متفق نہ ہوں۔ لیکن مکمل پیچیدہ ہیں۔ اور اپنی  
 اپنی رائے پیش کرنے کا حق سب کو ہے اور آزاد کو بھی ہے۔ (گنجو)

۲۷ نظم کا آخری حصہ کشمیر اور کشمیریوں کی اُس حالت سے متعلق ہے  
 جو کہ شخصی حکومت کے دوران وادی میں چھائی ہوئی تھی۔ اور جس میں غیر ملکی  
 حاکم یہاں آکر مطلق العنان بادشاہ کے زیر سایہ بے بس کشمیریوں پر حکومت  
 چلاتے تھے۔ (گنجو)

## بے خودی

ہا زانہ ورنیو تر او خودی زان خودی آئی  
تقدیر من چھے ژہ غولامی تر گدائی

مُشراوین پان کمرن یاد سہ دلدار  
تس تام چھ ملہ ژار محبت تر جدائی

مختار سہ پائے تر ژہ مجبور کرکھ کیا ہ  
بے چارہ ژہ کیا لیکھ مبر ورائی

تس یارہ ستمزہ ویرہ ژھنڈ قہ کوہ تر بیان

مجنونہ سندرک پاٹھو نیر کران خانہ گدائی

## خودی

ہا بسدہ ژہ شوچی نہ غولامی تر گدائی

سرمایہ داری فند تر فریب چھایہ خود دای

کر و بولیشا پوشہ وین پوشہ ہقرن پیچہ

ہا رنگہ بلبہ رنگہ وکن چھے نہ بقائی



چھے پانہ پکن کندہ تر نہ تھا و تھ پانہ و و تھ کستہ  
تقدیر ازل، سوہرگ جہنم تر خمد آئی

منصورہ بندہ پٹھو پایہ بدایو زان پنن پان  
مجنون اوس دیوانہ کرین خاں گد آئی  
شہارہ بندہ پٹھو گنجس نال و لہر روز  
کیا دروے بران پیالہ کران جان فدائی

یس پتھہ تر مران لول بران گولت چھے پان  
ماران تیس پایہ بدایو چاں جہ آئی

یم تازہ شمع سترہ نہ چشمن سوزنہ در دل  
یم ناز رنگین پوشہ چمن مشکہ و ر آئی

آزادہ! پیزر پٹھو وایتہ مارن وعدہ فراموش  
ستہ کوئہ پاوان یاد پنن وعدہ وفا آئی

## سُجھاش چند بوس فلسفی

سنگ مارہ مثر چھ عنوان "بہادر" درج - آزاد اوس نیٹاجی  
 سُجھاش چند بوس بڑو مراح - لیکن بوسہ سُنہ یہ خیال کہ جاپان  
 ہندہ مدتر سہ تو کیا ہینگہ ہا ہندوستان آزاد سید تھہ اوس نہ صرف  
 غلط بلکہ فوجہ قصان دہ قرار دوان - (گنجو)

چھ توشان پوشہ موت بلبل تر بولان گلشن اندر  
 دلاور شیر نہ شو بن نین اندر دُفن اندر

چھ فولادس شبان صیقل بنان چھا سرتے کرتل  
 سوس تر موختہ مالن مول ہٹس تل یا کنن اندر  
 کران گرداب گتھہ پانس آنان ادہ گیور طوفانس  
 شرف یس صاحب خانس تر سے چھا پرزن اندر

بیدردس لول موباکر تمن ہند قول خاوس شر  
 شرف لا گتھہ ارن بہتر یمن وترے گفن اندر

یہ از کُل لولہ دیوانہ چھ آسان تیز طوفانہ  
پکان محشر تِلان شہر تیر گامن پر گمن اندر

خیالِ ہنر بندِ چھا و پیاں کمرور لفظِ منتر  
چھ ژونہ پتر لال نادانہ بران آہن پن اندر  
ڈران یس بندہ پوز و نرس تھوڑی زتار بیہ تسبیح  
چھ پیراہ پیر صابن ستر برہمن برہمن اندر

چھ رندہ بندہ آزادانہ کاتھہ مجنون نہ کاتھہ فرہاد  
کران یارانہ یارن ستر دشمن دشمن اندر

---

لے جاپان کی امداد سے ہندوستان کو انگریزوں سے چھٹکارا دلانے کے  
فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ (گنجو)

## مہاتما گاندھی — شاعر

ایک کارخانہ میں مزدوروں کے ہڑتال کے جلسے میں گولی چلی تھی  
ہڑتال کو غیر قانونی جنگلایا گیا تھا۔ اس ضمن میں مہاتما گاندھی کی قانون کی حمایت  
آزاد کو پسند نہ آئی تھی۔ (گنجو)

وچھان یس جلوہ پوشن ہیند چھ بلبیل نو بہارس منز  
دیان سے جلوہ منصوہ رس دیکھ نارس تہ دارس منز  
غنیمت کو نہ چھکھ بوزان ما دیوانہ پنہ نئے سوز  
بنان لوئس چھ شورہ تہ گولہ ظالم کاٹ جارس منز  
فریبو ستر چھاروزان در دک سوز پردن تل  
ستن سدن تر تھ بارودن شورس تہ نارس منز  
تے انسائیتھ کنہ اس وہ زود سنہ کینہہ باقی  
گولہ ڈن اس وارہ کاہر خرچ پرائس گولہ دارس منز

ستمگر ناخود این هنر خنده دایمی ماه کم کم رنگ  
 و چپین و این چپ لوسان چشمه روزی که انتظارش منز  
 جهانس تراوه نورانه گز هن اده حور دیوانه  
 رتبه ننه بون آفتاب چپ روزی که یقه غبارس منز  
 بهارس پوشه لگو قوشن و لگو رایل بهیته گوشن  
 بهیته آسان ماگس منز تپتی آسان دارس منز  
 موزورس خون مارن وقت روزان ژهایه قوشن  
 و چپم انسانییت ووه فی پیرشهن سرایه دارس منز

# شکوہ ابلیس

بمختور باری تعالیٰ

غرض میں اہم سہیہ بیوفائی وئے بو از گوتے زمانہ

ژنہ بے خبر پٹھو تمبر میں لایہ تھ گور تھ یہ جیل کو رتھ ہانا

میں اس کتھو منزہ کڈی بدل کتھ نکار کرس دژ تھ نہ فرست

میتے خودی ہند جزا چھ لفتھ یہ پھا خودی اپی یہ گو طفانہ

یہ جلد بازی چھ کار شیطان ژنہ کیاہ وئے چھکھ حرم رحمان

کتھن لکان لکھ ذیل گزھان لکھ ژنہ نے عیالاء خاندانا

میں چاہے شامک لحاظ ماران نہ چھس کھوژان نہ چھس تھاران

بہ چھس تہ زانان ژنہ پچھے خودی اپی ژنہ پچھے زمیناہ تہ آسمانا

جلال چوئے میں اوس اچھن تل بہ تراوہ ہاسر تیس کھوئل

سہنس گیم ہولہ چاہ سرتل نتر میں ہنہ کس حکیم دانا

میں پچھو خودی تہ میں پچھو خودی اپی میں سور دے شہان کبریائی

میں پچھو خبر دین ژنہ نش چھ آسان تہ بڑولی ہند تہ امتحان

مہ اوس لوک جلال ہون مہ اوس سوڑک کمال ہون  
مہ اوس دروڑک بہار چھاون تکیا زہ مہ بہ اوس بن گمان

بہ دارہ اوسس اوارہ کور تھس بہ یوت رسواتہ خار کور تھس

گوڑی بہ کہ تازی خمارہ یور تھس اودہ بہ زو تھس محض اذانا

تھو تھ مہ لکھون پہ خارہ خارہ بہ وارہ تھس ہر دیک بھاراہ

بہ لال آستہ تووس نہ ہارا مہ رندہ پانس لگان چھ بانا

بناوڑی اسی بنو خمدہ داپی دو پتھ مہ کر تھم تہہ بیو فانی

تہہ پیٹھ نہ گتہ چانی ہش خمدہ داپی اودہ بہ مڑ راوہ ہا زبانا

تہہ نش چھ سے رت تہہ نش چھ سے جان چھ اچھو وٹھس لگان

سہ گور ذیل یس ونان تہہ زانان سہ گوشر یس کچھ نہ زانا

کنین تہہ نیرن بہ دارہ سپنہ پیتم نہ زانہہ تھکھ گڑھم نہ کینہہ

نمن پیس کن مہ نش سیسی نہ تہہ کر تہہ امہ کھوتہ لاندہ تانا

سگن تہہ زانن مہ آسہ ہنہ تہہ کیا مہ باقی تھو تھ ہے

اکس کتھ پیٹھ تیار کور تھم تووے تراناہ تووے فانا



نہ مور تھیں نہ رخصتہ کوڑھتھ میوں پر تار نے کاٹہ ہند تھوڑے

بہ پان پائے سنبھالہ مانے کئے تھوڑے تھم نہ کاٹہ ٹھکانا

میں کیا وہ نیو تو تر تہہ کیا ہ بہ بوڑھتھ شکر میں ورتو دہر تہہ سوڑھتھ

اگے سبق دھتھ زمانہ سپر رک بنو تھیں بوڑھتھ قصائی دانا

یہ شوہر ہے دشمن کون تی میں کڑوڑہ ہے یوڑ چھئے بد دشمن

نہ اُس وقتے نہ اُس ترازے نہ روزہ ہے کفرہ کیے نشانا

لوڑھتھ جہنم برسن سہ اوئے یہ رفتہ نہ برپا کون تہہ اوئے

مڑن چھہ لو کون تہہ مامون چھہ نہ دین حسابا نہ دین بیانا

مڑن تر دین کیست بچارہ آدم تہہ اندہ بوڑھتھ دچھان تہہ

نہ زاکھ کاٹے نہ زوے کاٹھ خانہ چھہ قبیلہ نہ خانہ

بوڑھتھ سہ آتش میں پنس اندر اتے رمن منز میں کھن سمند

اتے دڑھتھ میں کئے تر سنگر بچارہ آدم چھہ سنجہ دانا

رے تہہ آہیں کران چھکھ رنگ دپان چھہں دہر کر نہ ستر

کہ میں مقابل انان روزہ چھہں یہ کزور ستر خانہ

ترہ سہی نہ کانتزھاہ متل ترہ ٹنٹل ترہ سہی نہ کانتہ لاؤ بالترہ  
پنن مہاچھکھ کڈان کرکھ ڈھل پئیس غریس کران وکانا

جہنس منزچھ پیرگر می قیامتس منزچھ پیرسختی

یہی یہی روہر دابہ وڈی وڈی دوہے چلو وٹھ یہ کاروانا

یہ گاہر ٹپت چھہن پڑتس پتھ کبارہ کمر کمر ڈہ گابراوان

دلاسہ دتھ حوصلہ بڑا وٹھ پیوان سبالن چھہ نا توانا

نوی تگن وارڈی شتھ ہستھ دوہے پیوان چھی ترہ یورسوزی

اگر مہ اکرسی پنن ترہ وڈی کھ زمانہ منگہ ناوہ رہن بہ آنا

یہ درد سرچھکھ پیوان پانس مہ ما کران چھک ترہ وڈے مارا

خوداے استھ موٹھے نہ کینہہ مہ ترہ چھہ اکر زواہ ترہ جانا

پتھسے ونان یورہ پز ترہ سیز کتھ چھہم کران اورہ کفر و لغت

یہ ماسیز رگو یہ گوعدا وٹھ پڑھی خود اپنی بہ زانہہ ترہ مانا

گتھ یکان چھم منز دلس حباباہ تھتھے کیے پادہ انقلابا

نہ روزہ پرداہ نہ کانتہ حباباہ نہ روزہ عرشاہ نہ لامکانا

زبان زہرِ زودمت سے کہتے کہتے سیرِ لہان زہرِ لہرمت سے تیکھتے سیرتو

نہ چھے موزورن موزورن چکاوڑ نہ چھے سجاوٹ پر کارنہانا

اتول سودا کران بہتہ خوش ادھن گزھان عش ادھن گزھان کھش

نہ فکر موبچو نہ مژبہ ہنس غم دکان زن سپھے کراہہ وانا

اکھاہ چھے تختس بہتہ شہانا جڑتہ جڑا ہر بڑتہ خزانہ

چھے بیاکھ پھیران دانہ دانہ بنان بیچھن تم تمس نہ بانا

جران اکھاہ سونچو نہ جان پیش زانہہ ان بنان شامن

دوچھم سے زیادہ پاک دامن زہر نش تمس کیت نہ آب و دانا

مضیتس مژوچھم سے ٹوک زہر یاد ہر دم پھن پھن چھک

کرن تہ کیاہ وہ فی وسیلہ یم نے ان زارہہ آستانا

زہر یادہ کورھن تھیکتہ یہ آدم ادہ بنو دھتہ یہ سورعالم

تہرہ عاشقہ تر آرامہ باچتہ تھو دھتہ سجاو دھتہ یہ گلستا

دوہیت کریم بندگی عبادت عطا زہر کرھتس پیرنو خلافت

دوہے دیو تھک کر کن محبت یہو یہ کورون تہ زانہہ بزانا

بزان یہ سرمایہ دار دیو تھم جگر غریب تہ بے کسن ہمند

مہ چانہ امہ عظمتک قسم چھم تہ منکان چھس ہر تہ امانا

ثرہ تہ امیرن ہندے امیرا حیا گزناں چھم ورنہ پیکے کیاہ

امیرن چھم غریب مازس دہے بنادان وازہ وانا

ثرہ پادہ کڑھک برادری کتو محبتس کتو بہادری کتو

مہ وچھو غمہ لائی تہ افسری کتو برادری ہندن اکھ نشان

ثرہ سوز تھک رہنا تہ رہبر تمویو تھک خاریمو کور کھشر

یہ چون دنیا مہ نشس سر اسر چھہ نا بکارن ہندے مکان

چھہ کینہہ زنی تم یمن یمن پیٹھ دہے بلا شک تھکین ثرہ شوئی

غنیمتھے اسی تم بہودر غنیہ تھے اوس تہ ہند زمانا

بہودرن ستر لٹان اوس شراہ تہ واکا کٹان اوس

چھہ بزدلن ستر لٹان حماقت تہ زانہ دلدار پہلوانا

دیان چھس تم دلیر کوت گے مو زیمہ پوژھ لاوی شیر کوت گے

نوس زمانس تھوان یم اسی تیار کڑی کڑی نو دے جہانا

نہ رود دڑی یاد نہ رود سمندر مہ رود باقی یہ لولہ کئے زر

امی مہیز وانی چھس بہ دودست کئے کئے ووں کران شرا

بجایہ خمدیم سیٹھاہ چھہ قابل کمر کسٹھ چھم وانا مقابل

اشارہ اکھ چھک استخوانس نکھ تہ روزان استخوانا

اعوذ باللہ پران پران پران رندی تر دعوہ خانی  
کران پیلہ چھس بہ آزمائش دران نہ رندہ نہ دعوہ خانا

اگر پیمن آسہ ہی نہ تھوڑا امید جنت تر خوف دوزخ  
چھس بہ دعویٰ کربتہ و نان از ترہ سجدہ کرہ ہی نہ اکھ جانا

یہ چون آدم یہ چون عاقل یہ تھتھ چھ ناداں تھتھ چھ بابل  
گوہاہ تر غفلت کران پانز مہ کن چھ لاگتھ تھوان ترانا

دپان ابلیسی بر ڈولس تہمی لعین بہ ناوہ دولس  
امی فرمین بہ زیادہ دولس چھنا عجائب یہ داستانا

مہ کیا خف کھوت چھم زن دوان ژھرت شکا تقدیر کی و تن پیٹھ  
برکتہ یہ تیراہ ارنھتھ تھوان چھم مہ برکتھ کن پانہ رزھ کمانا

چھ چانہ کنیرک تنازعہ تراوان پین کنیر لول راوہ راوان  
ژھرن کمتن خارہ بائین پیٹھ لکان تھک وارہ مانی مانا

بہ چھس غوطن مٹز گزھان ہر دم جہنمی کم تر جنتی کم  
و نان چھ جنت بران چھ جہنم کران خواشیا تر شاو دیا نا

ہند یہ کہ توت و پھت گے چٹم اُس پران گاہ پران عبرت  
بھتی چٹم گل پر تھتی چٹم بلبل نتھتے چٹم باغ ہ تر باغوانا

سنتے پران تر پتھان زیادہ تھتے غرضمند بنان زیادہ

اگر اکرس بے ہراس مردس دہے دہے گز زھب بن نروانا

چھ شالہ بند پائٹھو زہ زھالہ مارکتہ وچھان پھت کن بہان زور

وان دینس چھ کفر کفرس وان دینک مودر ترانا

چھ خون ظالم ہوان غریبس، غریب دیان چٹم لیکت نصیبس

یہ وچھتہ تھو و تھک ترہ باغ چھاؤن تمکو بنو و خاصہ میل خانہ

سوخن دزن ہند یہ کارنامہ تر شاعر ہند مودر کلانا

فریب حُسنک دیوان عشقس بنیتہ بازاری زنانا

جواب کیاہ دن سے ستم کہ حساب پیدا ہیکھ ترہ روز محشر

ترہ تر کہ لکھ کیاہ یہ چٹم دلہ شتر بہ پانہ وچھ لا اچھو سہ آنا

یمن چھ آدم گری وراثت، مران ڈی چٹم صنم گری پختہ

کران زخم، چھ پوشہ ہن لکتہ، ہران بے وکھت چھ گلاتانا

خبر تر کم کم عذاب کر رہا کھد، دہ زین آسمان پھر کھد  
پتھی پتھی تری یود بناو ہے اکھ غریب کرا لا شریف چھانا

میہ وکی اکی کتھ میہ کتھ پر لعنتہ، یہ نئے ریا گو ادہ دن کتھ  
پھن تر سائن کتھ تر عابن اُمس تھوان چھک ہمیشہ ٹھانا

ترہ راوہ روو کتھ یہ میون آدن میہ گوش تھو و کتھ تر لولہ نادن  
میہ کیاہ چھ فتن بیہ فسادن یہیلے ترہ روز ہے تر پاریانا

وہ ترہ آزماو یہ میون طبیعت خودی تر غارت و چھک و نان کتھ  
دتم بیس سجہ کر نہ پاتھ ترہ سوہرگہ کھوہ تر زبیر مکانا

یہ گو تر گو کتھ لوہمہ چارہ ترہ میون خارہ میہ چن خارہ

ترہ تے بن عزت تر شانہ، میہ تے پنن دولاہ زمانا

ترہ تے کران بندگی بنا تھاہ میہ تے کران بسنگی جماھا

ترہ تے بنو کتھ الگ جہاناہ، متے بسووم الگ جہانا

ترہ چھکہ یمن کتھ کران کم ستر بہ خونگی پاٹھو تھیک گن

بنو نہ میانے فرہکان زھری کتھ گن کجاں سمندر تلان، طفتنا



بہ چھس نہ مانجھہ تہہ میہ نہ کائثر تھا، مہہ میو تہہ بیا کھا دتن میہ مانجھہ  
 تہہ چھس پن بیا کھ روہ رکنا، مہہ تہہ پن بیت کیر روہ رکنا

بہ مان نہادیدہ چھی تہہ مانان بہ کم و چھس دیدہ کس مہہ زانان  
 تہہ تے خیالہ، کتھا، گمانہ، بہ تے خیالہ، کتھا، گمانہ

تہہ لاشریک تے تہہ خار بیہ شریں قلم تے پن پہ دفتر  
 قدم قدم بہ تہہ تلان برابر نہ میون دیدہ نہ میون قومہ رانا  
 تہہ پانہ خالق تہہ پانہ مالک نہ کور مہہ پادہ نہ چھم سہ طقت  
 بہ چھس تہہ مانان تہہ چھکھ بہر جا، مہہ نس تہہ وچھتن شرہ جوانا

غریب آدم رباہ تہہ آباہ بہ تیز آتش مہہ اضطراباہ  
 دہہ ہے جوابس وئے جواباہ، تھوہہ کر تھہ روزہ بے زبانا

یہ لولہ آتش مہہ شولہ ناوان، دیکھ ہو س آرزو تہہ ارمان  
 تھہ کا تہہ اسی تھہ تگن تہہ زان اگر بہ نیمہ کھوہ آسہ دانہ

بجائے خود مہہ کر یو فریاد یہ فتنہ گر بندہ چون آزاد  
 خبر یہ کتھہ شاہ اوس بو زان ملن قلم تہہ لیو کھن فسانہ

نہ مسجد کن ہنر و وہ مید روز پس نہ مندرن ہند تھون توقع

پس کن تھن کیا ہ چھ معنیہ مطلب تہ زانہ رندہ تہ نکتہ دانا

یہ داد کو لے سند ویداکھ بوزنہ و چھم و تھن پیچھ کر تھان روزنہ

اے مس خطا چھ نہ تھن تھن تھن تھن تھن تھن تھن تھن تھن تھن تھن

(جمعہ ۱۲ اسون ۱۹۹۷ء)

نٹ ڈٹ :- آزاد نے ایک خط میں راقم کو اس نظم کی نسبت

کچھ لکھا ہے خط کا وہ حصہ جو اس نظم سے متعلق ہے، درج ذیل ہے :- (تجو)

راٹنگر کشمیر ۲۱ جیٹھ ۱۹۹۶ء - بیروار / شکر وار

میرے پیارے اور محترم دوست، سلامت رہو

آداب عرض ! ..... ایک سال سے میری آنکھوں میں تھیں

ہے، بہت علاج کیا، آج دو ہفتے گزر گئے ہیں کہ آرام ہونے لگا ہے نیلی عینک

لگا کر یہ چھٹی لکھ رہا ہوں۔ پلوں میں سوئیاں سی چھ رہی ہیں۔ آنسو گرنے

لگے۔ اچھا ذرا آرام دوں ان معصوم گنہگاروں کو..... دوچار غزلیں  
 لکھی ہوں گی۔ آج محسوس ہوتا ہے کہ وہ غزلیں نہیں آنکھ درد کی تصویر میں  
 ہیں۔ خیال ہے کہ ان کو ضایع ہی کر دوں۔ بھلا حسرت و یاس اور درد و کرب  
 کے خیالات کو کہاں تک فروغ دیں۔ اپنا دل تو کمرور ہی تھا۔ اوروں کے  
 وہال بھی کیوں اپنی گردن پر لیں۔ 'رونا گناہ اور رونا گناہ کبیر' اور درد  
 چشم کے لئے بھی مٹھڑ ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ میں اندھیرے کمرے میں  
 آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ کر رہے تھے۔ میں درد سے کراہ رہا تھا  
 سیکالیک ابلیس کو خدا کی حضور میں دیکھا (یہ نہیں بتا سکتا کہ کن آنکھوں سے  
 دیکھا، یہ آنکھیں تو بند تھیں) کرتا کیا تھا؟ شکوہ، لباشکوہ، جو جو باتیں مجھے  
 یاد ہوئیں، قلمبند کیں۔ کئی باتیں آپ بھی سنیں ے

” غرض مہ اوسم نہ بے وفا می، وئے یہ از گوئنے زمانا.... ”

یہ نظم بہت طویل ہے۔ بڑا گستاخ اور شورش ہے ابلیس ایسی  
 ایسی پتہ کی باتیں کہتا تھا کہ میرے رونگھے کھڑے ہوتے تھے۔ شان کریمی خاموش  
 سن رہی تھی۔ نہ کوئی جواب نہ کوئی عتاب.....

جواب کا منتظر

آزاد

ایک اور جگہ آزاد نے لکھا ہے:۔ ”.... عرصہ گزرا کہ میں کلام نورالدین

ریشہ سے ایک قلمی نسخے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب یہ شلوک پڑھا  
 دود شیطانی ٹوٹا کہ لوگوں کو دُورس      میرے منصُورس اس گہنی کھتہ  
 تہو پیلہ تو دُورس تہو ہر کھتہ لُورس      دوقسم زہ مردودِ مینانہ رُطو لعنت  
 میرے دل پر رقت طاری ہوئی۔ مدت تک وقت بے وقت یہی  
 شلوک گنگناتا رہا۔ اتفاق سے انہی دنوں علامہ اقبال کا جاوید نامہ میری نظر سے  
 گذرا۔ اس میں "نالہ ابلیس" والی نظم پڑھ کر یہ نظم (شکوہ ابلیس) لکھنے کیلئے  
 طبیعت حاضر ہوئی۔ (گنجو)

## نالہ پٹشاہ

دردِ دل سوزِ چکرِ روزہِ نرِ پردنِ ژھایے  
یُس نہ ورتا وہ گزِ چھسِ ضایہِ پننِ سرمایے

کیا ہ پھٹنا کاٹہ رفیقِ تہِ رگنِ منزِ مے حون  
ماے تم لولہ قمرِ ژھایے بہتہ کتھ شایے

مے ہوا تھے پچھ زمین از تہِ تھے ناگِ نون  
از تہِ کو لہِ رادِ تھے آبِ تہِ مے پرتیختہ جاے

شیشہ کھنڈ تہِ سرد و چھان چھس بہ تھے رینہ گیتو  
یم پنہ سوزہ و زے اُسو گز چکان زن کرایے

ما وطن دارہ و نے تندرہ گزھکنا بیدار  
مال چون مٹایہ سپد زو تہ گزھھی ماضایے

چھک ژہ خاموش کنن لولہ چمن دارن منز  
بول وہ فی جانور و ہول گوشت چھے کیاے

چھک نہ بہہوش نہ چھے دود نہ چھے دگ مولوم

زہارہ کچھ چارہ بین ہر شہ بہک ہے ہے

گہ ہند سور پھولان نورہ مشالین ڈیو ٹھم

عبرتک اہرہ گوشت اہرہ ڈبے ہنرہ جاے

ہستمکارہ مکیدہ نارہ یمین زائلہ پیرا

کو ترن نشہ ڈران پاؤں چھم پرستہ شایے

خانہ مول بندکتے زانہ یہ آزادن حال

زانہ سیدے جاے دزن نار پیوان یختہ جائے

۱۔ سلطان زین العابدین پڑشاہ (۱۲۲۰ء سے ۱۲۷۰ء) کشمیری نژاد تھے

عادل اور رحمدل اور نیک بادشاہ تھے۔ ان کے دور حکومت میں کشمیر میں خوشحالی

اور امن و امان رہا۔ (گنجو)

# شکوہ کشمیر

(بمغضور باری تعالیٰ)

زمانہ کا تیاہ کران چھ گردش نہ چھس اراما نہ چھس قرارا  
کمن بہارن کران ددوون انان کمن ددوون بہارا

اکھاہ ذراعت ووان کماوان چھم پیس اچھم نہ نادوان  
پوان بیاکھاہ کھوان تر کھیاوان ہمسن تھاوان شبا گنارا

اکھاہ چھ بنگہ تر لے بناوان چھ رنگہ رنگے تمے سجاوان  
پوان بیاکھاہ چھوان تر چھاوان کران تھہ بیاکھ لورہ پارا

ایک یہ گردش ایک یہ قونون زندہ دایم تر گفتہ ہم  
نہ اٹھ کمالس تر اعتبارا نہ اٹھ زوالس تر اعتبارا

چھ کیاہ یہ افسوس یہ آویہ وٹھ آتے وپان چھاگن بیت  
ننان امی سوتو چھ چاؤ قدرت گزہان خود اپی تر شکارا

ولے چھیم کینہہ فریب، دردل وٹن تر مُشکل کھٹن تر مُشکل  
ہیکے وٹھ کیاہ پھر بکان چھم دل پتو مہ وٹنس لوگم نہ چارا



غریب سینه خون چو نه گچ کینا بنان چه تو نرس قلایس  
شر زن تیر پادر سپهر هندس بجگس بناون شهید مزار راه

گوید آن به افسر پان سرس شتر تیار که یحتمل در تار و پیکر شتر

مہ جانی عاشقِ رُحیم لہے منز و جہم تر بادِ قلم تہد بہارہ

ثیہ پچھ کر ان اسی جانی گری نہ زانہ ہن فند نہ باز گاری  
ندر شاد چہ پچھ تو نہ پاری کر ان تم اسی پین گزارا

زمانہ توئی توئی زمانہ ہوا ان زمانہ زانن چھہ زان زانوان

زمانہ و چکر و چکر بنان چھ انسان و چھ تم تہ دارا یچھ تم تہ دارا

کو چھ بر چھنڈا جس سے تمہے طاہر کو روک دیا جائے گا

نہ رو دی تم کل نہ رو دی بل بس قصہ کہے مہ خادمہ خارا

که که فقیری تیرد فقیری که که امیری ز بر امیری

کریه دلیری تیر بد دلیری پیره نه کسه باه یختر نه کارا

پیشو احمد علی چیمہ راجہ لٹا دتس مہوی گن بھوٹا دتس

تسمن آچھن تل نہ تریش ناگن گزیدہ ان مانعہ چہ نوع پارا

پلیمبر آسن چرخ تیر کلہن غنی تیر صرخی پیمبرس لولہ لے منز

قھون پڑیا تس یہ نار للہ ون تیر یوت حسرت تیر خارہ خارہ

گور تیر اولاد بد شہس ہو کر ہمو اھو ر چھنہ اُس سیر آمتی

جگہست تیر جیور تھ کر تھ تیر کر اوتھ تہمے اھو دہن لکن دارہ

یچھی یچھی خانہ مار کا تیاہ مہ پالی کمر لولہ سیر لولہ لے منز

چھہم تہمے چشمہ لوسہ نادان گزہان چھہم جگس مہ پارہ پارہ

وچھت پیمن کن کن رستم گزہان اوس خارہ خارہ

تمن شکارین شکار تہندے گزہان پوتن بھکر تھ شکارا

بوہورہ سند غم تیر لولہ ہندو ستم مشن کر مہ تاقیامت

سہ ناگراین مرون تیر ہی مالہ ہند دزن ونہ زانہہ سدارا

سہ شاہ یوسف سہ حجبہ خاتون سہ شوقہ دفتر سہ لولہ مضمون

سہ قصہ بوز تھ گزہان چکر خون پوان چھہم درینہم محشرک

یہ کیاہ خود اپی تیر لا اوبالی پیمے ملک دار تہمے چھہم ہائی

جہنمی جنتس چھہم ہاک تیر جنتین نہ اختیارا

پہرے میں گنہگاروں کی پیٹری ہر سادہ، پیٹری ہر سادہ، پیٹری ہر سادہ  
 ڈیکہ تہ دل بیٹوں تھوڑے کٹاڑے دتم جنہاں تہ گھاٹ جارا

انہوں پڑھ لارہ پڑھ کیناں محولہ بازی چھ قول تمہو سہند  
 لولان چھ کھیا دھتہ پلاو متجن گئے تہ ترادان سہنس بنارا

یہ سینہ دھتران چھ یس بد دن تہ بنان چھس دبال گردن  
 تہمن گول پوش روے زردن پتو کھان ار کھک خمارا

تہمن پیم دن مہ دو ند پیم رکتہ تہمن تہ ورن کین کران مہ پیم  
 دپان پڑھی چھس تہم لیاقت دپان تہتھ چھس پیم ستارا

تہمن گنج تہم خزانہ چانی مہ نش تہم گنج تہم خزانہ چانی  
 کران تم بامش آرام تہم راحت مہ کو تہم پنے نصیب ہارا

تہمن تہم خزانہ دلاہ زباناہ مہ تہم چھ خزانہ دلاہ زباناہ  
 مہ کیناڑہ تھوڑے وار ورنہ نس مہ تہم تھٹھن اوس دلاہ غبارا

پوان اورہ چھ زورہ شورہ گمزان کہ حالہ محفلن منہ  
 دپان چھ انسان بوڑے چھ کتام پتہ پتہ آسان تھوڑے نغارا

چشم میانی، میچهن دای میچان کین کیت میچان کین کیت  
 میشت تر نش تموی میچهن کت هوان تته کانه اعتبارا

گلان ریت کاله تا به چک تن، دزان چک دنده تیر هین هین  
 شهنه هین کیه، دهنه هین کس نه چک رفیقه نه غلکارا

منگان منگان یم میسه آه بریل تهن کت سمن گز میسه سرتل  
 خطایته چم میسه کور توکل میسه ما غوراه، شاه، خمرا

بهت کوه دن تم بهن کما پی یمن نه میلان مودور گدائی  
 دوزی زهاره هین یم پنز بجای گرهان هین کیه زه ناگورا

منگه نه مونگه میه عاش و عشرت شراب کباب یاسه ناز و نعمت

میه گوژده غریب تر بیکن کیت بن گذارا تر اختیارا

تیکه ژو توفیق برادری هندا محبت لوله دلبری هندا

دلاه بخشک دلاوری هندا دلس ژو تراونک پزیک امارا

سه لوله نه زه کالو نیرن پین په سامانه پانه شیرن

قیامتکو پکوت ژو پاری پهرین کوهین تر بالین ملن غبارا

بہ کیاہ وئے چھے خبر تہ پائش دلس مہ کاسم سہ خاوارا  
خوداہ تھویا بندہ سند پر خارہ سہ آسہ یود بؤڈ گونا ہکارا

ستم تہ بیداد گتو مہ بیحد پر دل چھو کہ لد جگر چھو کہ لد!  
سینٹھاہ بہ وئے ہے بن تہ گدرن وئے تروئےش مہ چھوئے وارا

یوان چھ از ہوشہ میا ز اولاد شتیس یوان چھک ستم تہ بیداد  
اکھاہ چھ تمہوی منزہ پر آزاد خنہ دایہ ماو تم یہند بہارا

۱۔ لقا دتہ - کشمیری ذات کا ایک بہادر اور مشہور فاتح آٹھویں صدی  
عیسوی میں گزرا ہے۔ (گنجو)

۲۔ چرخ :- کشمیری برہمن پانچویں صدی عیسوی میں مشہور محقق طبیب  
گزرا ہے۔ (گنجو)

۳۔ کلہن (کلیاں) بارہویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے  
برصغیر ہندوستان کا پہلا اور واحد محقق اور کشمیری برہمن تھا۔ مشہور تاریخ نویس  
"راج ترنگنی" کا مصنف (گنجو)

۴۔ غنی - ملا محمد طاہر غنی (وفات ۱۶۶۸ء) مشہور شاعر کشمیری

نژاد تھا۔ (گنجو)

۵ شیخ یعقوب مرقی (وفات ۹۹۵ھ) کشمیری تھا اور اپنے وقت

کا ایک شہور عام شاعر اور صوفی تھا۔ (گنجو)

۶ بڑشاہ۔ زین العابدین بڑشاہ کشمیری ذات کا ایک شہور عادل اور

نیک بادشاہ گذرا ہے۔ (گنجو)

۷ یوسف شاہ چک (عہد حکومت ۸۱۵ھ تا ۸۱۶ھ) کشمیری نژاد تھا

اور چک خاندان کا آخری بادشاہ۔ (گنجو)

۸ جہ خاتون۔ معمولی زمیندار گھرانے میں پیدا ہو کر اپنے حسن اور لیاقت

کی برکت سے بادشاہ وقت یعنی یوسف شاہ چک کی منظور نظر بن کر ان کی ملکہ

بن گئی تھی۔ (گنجو)

۹ جہوری حکومت سے پہلے ریاست میں صاحب اختیار حکام کو عموماً ریاست

کے باہر سے منگایا جاتا تھا۔ ایسے حکام رعایا کے حال احوال سے بے خبر ہوتے

تھے۔ (گنجو)

# خاباه، خیالاه، وهما گماناه

تختانه کعبه دفتر کتابه جنت جهنم یم روبه دابه

میان خیاله میان حساب

خاباه خیالاه، وهما گماناه

سرمایه داری هشت پوخته کاری زور اوارن هندو یم ضرب کاری

نایب داری برم بازی کاری

خاباه خیالاه، وهما گماناه

بخت کند تخت غضنفر سناس تپه پریشو صوفی قلندر

زمار تسبیح مسجد تهر مندر

خاباه خیالاه، وهما گماناه

انسان پانه رنگ تهر زمانه تقدیر قسمت خالی ترانه

شاهی غمخوار می هندو داتا ناه

خاباه، خیالاه، وهما گماناه



چھ شین ہارک دولت حکومت دو کھاہ فریبا غائب محبت

غفلت جہالۃ و سواس چشمہ

خاباہ خیالہ و ہما گمانہ

یکسان وحدتہ ایمان کاہل یکسان مانان انسان کاہل

عالم دوسری ہند کوئی رس مقابل

خاباہ خیالہ و ہما گمانہ

زولانہ کیرت کال چھ ہا غولامہ تہویت کال ساری چاندی کارنامہ

شاہنہ شوکت درویش جامہ

خاباہ خیالہ و ہما گمانہ

زولانہ کیرت کیرت پان نیمسند حاران پریشان دل جان نیمسند

تقدیر، تدبیر ایمان نیمسند

خاباہ خیالہ و ہما گمانہ

سودرس تران چھکھ جس کرہ یارہ بیٹھ جاہ وائیں چھ وارہ کارہ

تتر گاہ جبار کر ساری نظارہ

خاباہ خیالہ و ہما گمانہ

دوراء کُتھتہ گوکھ سرمایہ دارہ شوراء کُتھتہ گوکھ خالی نقارہ

بازی کار ثابِت زہ گوکھ وارہ وارہ

خاباہ خیالہ و ہماگ اناہ

ہم پوش چھادان پوشہ نول بیل رگس تہ مشکس مُشق بیل

آزاد بیل مانان رتم گل

خاباہ خیالہ و ہماگ اناہ

دچھ زندگی گن کر اچھو پائس پینس زمانس پینس جہانس

پاناگر واتن پیچھ لامکانس

خاباہ خیالہ و ہماگ اناہ

۲ مئی ۱۹۳۲ء

لے یہ بند مسودوں میں کسی جگہ مل گیا۔ شامل نظم کیا گیا۔ لے پاناگر۔ اہل  
زمین یعنی دنیا میں رہنے والے 'خاکي' لوگ۔ (گنجو)

# لظم

پوشنؤ لووہ تھو بندرے گل خوشبوے چھاو سِلہ گرے

گل خوشبوے چھاو سِلہ گرے

گل خوشبوے چھاو سِلہ گرے

صبح صادق آو چاد بران گیلہ پندے طلسم لُراں

ہلہ کرو نور چہ لشکرے

گل خوشبوے چھاو سِلہ گرے

ژاے تارکھ ژور زن زھپین بیتلہ زونگھ اور نو وہ پین

بارہ تیتونگل تر بیتہ تہمتبرے

گل خوشبوے چھاو سِلہ گرے

گاش موہ فی آو واش کدڑو کھن بوز دروک بے پردہ سوہن

کیا زہ مران چھک زندہ مرے

گل خوشبوے چھاو سِلہ گرے

برآمدار دل تر شہیاد چھوان خار چمانے پیچھو پیچھو چھوان

فد فریب زہل بندریے

گلِ خمہ شعبہ چھاو سہ گریے

زائے کوٹیل پیچھو گھٹانس ہائے کس دہ تئس باغوانس

تسو چھو یہ دودھئے چارہ کرے

گلِ خمہ شعبہ چھاو سہ گریے

وچھتر پیمرن تئس ماچھ زولہ دوزہ ناوتن سہ کنہ زھلہ

شور لاگس پیچھو رنگہ کرے

گلِ خمہ شعبہ چھاو سہ گریے

گرہتہتر بیدار سل چھو وئے اتھہ گھٹن تہ کرہ نے گنے

ادل چون ماگرہ تر تر ترے

گلِ خمہ شعبہ چھاو سہ گریے

از چھ آزاد صابنہن کھٹن حبت وطنک حباب ووتھن

سوزہ دئس کیاہ روزہ تھرے

گلِ خمہ شعبہ چھاو سہ گریے



بندہ نسی منزا کس اکس بندہ سی و چھم داریاہ خوداوند  
 یہ چھمنہ بوزن تکان تہمے لکھ وین خودا کیاہ تہ بندگی کیاہ

## سرمایه داری

شاهی غولامی برزانه رازه      انصاف تراود که پوزا نمازه  
اکه دوره ترسان بیا که پوره نازه      یم فتنه ساری ساری تشاره

### سرمایه داری سرمایه داری

مردن چم دالان نشه دره لوله      لوس بناوان شوره تر گوله  
کفر کر ترو دینکر کمری کمری جوله      متانه رندن گالان هوله

### سرمایه داری سرمایه داری

وچه لهر ماران خونه کومند      ترپان کنه پا عظمی سوند رنه گوته  
واران کاهمتر آباد بندر      مطلب ته مقصد دوی عظمی اکتاده

### سرمایه داری سرمایه داری

په عرشه دولن تقدیر ساله      عالم تر آدم کورنس حواله  
نگه زیر هر تر لک شیر زاله      اده کس چم ماران یمه برادر شاله

### سرمایه داری سرمایه داری



یَس دین باوہم گنہگار ترانہ      مئے دین و ایمان زانہ تہ مانہ  
پہم سانی دفتر پرانی افسانہ      بس لولہ رستہن لوگو بہانہ

سرمایہ داری      سرمایہ داری

مائیس تہ گوہر بس دورہ سرچھ پاوان      بایس تہ بایس نشہ راوہ راوان  
یارس تہ یارس دشمن بنانوان      آفت محبت بلبل نہ تھاوان

سرمایہ داری      سرمایہ داری

شاہ پاز لاگتہ سودرہ اپارے      ماران بلبل دیدرہ تہ مارے  
دیندار لاگتہ سودرہ پیارے      پرائان مولن آتھ لولہ وارے

سرمایہ داری      سرمایہ داری

انکار کمر سند دینس تہ دھرس      کمزور چشمہ چم محتاج سی دھرس  
یژدہ باگراوان کفرس ادھرس      پوز لول تہ آوتھ چاوان پھرس

سرمایہ داری      سرمایہ داری

لے ایک سودے میں مقطع بھی یوں لکھا گیا ہے  
محبور اسنو آزاد اسنو      شاگرد اسنو استاد اسنو

محمود وطن کو دلشاد اُسنو سرمایہ داری برباد اُسنو

سرمایہ داری سرمایہ داری

اس مقطع میں مہجور اور آزاد کے درمیان اُستادی اور شاگردی کے رشتہ کی طرف اشارہ ہے۔ آزاد نے کچھ دیر کے لئے مہجور کو استاد تسلیم کر کے کئی ایک منظومات کی اصلاح اُن سے لی تھی۔ (گنجو)

# “نغمه بیداری”

غرض غمخوار می نه افسری هُمند      بهانه گنیزوک برادری هُمند  
سبق تر سامانه کافری هُمند      تزلزل دینک تر رهبری هُمند

یه دلبری چهاستمگی چها

یه رهزنی چها یه رهبری چها

برادری رکتو مشیده مسدُر      ستمگی رکتو قلم تر دفتَر  
زهر و دندس منز زبان شکر      گلاب اتقن کپچه تر نال و خنجر

یه دلبری چهاستمگی چها

یه رهزنی چها یه رهبری چها

زپوس و نان زندگی محبت      دودندس اندر بندگی تر وحشت  
نماز پوزار لیشته عبادت      جهنمک در امید جنت!

یه دلبری چهاستمگی چها

یه رهزنی چها یه رهبری چها

دېکس سيندې تر نشانه سجدېک      د لڼ اندر سحر سامري چڼک  
په مټس مودر کس اکاه نه چو وکړه      س کس نه بيداريس نه سو وکړ

په دلبري چها ستمگري چها

په ره سزني چها په ره بري چها

چې پوز کد ان نوڼ اېز دباوان      په پوز وڼ کيازه ماره ناوان  
کران وېشکه تر کيکې چې دوان      گنډې تر يکان راوې راوان

په دلبري چها ستمگري چها

په ره سزني چها په ره بري چها

دوان کنډېن سگ بهتې گلن مېر      دوان يکان دوي د لڼ مېر  
غرض عداوتت محبتک ستر      د لڼ لڼه لبا ساه هوان هوان کور مېر

په دلبري چها ستمگري چها

په ره سزني چها په ره بري چها

دوان ديس خيال باطل      دپان شيندس يقين کابل  
خيال مقصود خواب مثزل      خيال باطل تر خواب باطل

یہ دلبری چھاستمگری چھا

یہ رہسزنی چھا یہ رہبری چھا

حقیقتک رنگِ دوانِ جُبائس      مُشکِ ملال کاغذی گہ لابس

کرانِ بدنام انقلابس      ہموانِ تھمن پردہ آفتابس

یہ دلبری چھاستمگری چھا

یہ رہسزنی چھا یہ رہبری چھا

چھ سورسور مُل چھوان نورس      فریب غائبک دوانِ حضورس

خودی وُنانِ نخوتس غورس      تھکانِ فرعون کوہِ طورس

یہ دلبری چھاستمگری چھا

یہ رہسزنی چھا یہ رہبری چھا

---

لے یہ دو بند نہ جانے کس وجہ سے آزاد نے اخبار میں شائع شدہ  
نظم میں شامل نہ رکھے تھے۔ (گنجو)



# انقلاب



# پیام انقلاب

## سوال

کھتہ چھ وُنان انقلاب کیاہ چھ وُنان انقلاب

## جواب

پُردہ تھو تھ سور تھاه اُسور کھتھاه در حجاب

کیاہ چھ وُنان کیاہ کران کیاہ چھ عمل کیاہ کتاپ

کھتہ چھ وُنان کُفر و دین کیاہ چھ گوناہ کیاہ تواب

بی چھ وُنان انقلاب اُتھو چھ وُنان انقلاب

کُفر چھ کیاہ ؛ بندگی دین ؛ پیروز ، زندگی

زنده گیے زانہ وون زانہ تہ کر یاہ بندگی

عاب تہ شرمندگی بندگی تہند عذاب

بی چھ وُنان انقلاب اُتھو چھ وُنان انقلاب

برونٹھ پکن زندگی، پردہ زٹھتھ دمبم  
شان خود ایسی تو یود پردہ بینی برمه غسم

پھیرمه پوت تل قدم نیر ژٹھتھ یم حجاب

پی چھ ونان انقلاب اٹھو چھ ونان انقلاب

کانه چھ امیر کانه غریب کس چھ ونان کمر پر مون

کیاه چھ ازل کیاه نصیب کتھ چھ ونان کمر پر مون

راسه وهر قصه پرون محض خیال عین خاب

پی چھ ونان انقلاب اٹھو چھ ونان انقلاب

هند عرب روم چین فتنه گرن همنه نفاق

دین تر ایمان کیاه؛ لول کنیر اتفاق

زان دوی بوڈ کناه، مان کنیر بوڈ ثواب

پی چھ ونان انقلاب اٹھو چھ ونان انقلاب

دورم تر اسلام چون عرش بیتھ لامکان

کعبه ته بیتھ میون بندر گئے ہندی دوکان

تو چھ بناؤں ضرور ، پڑوں یسے گھر خراب

پی چھ وُنان انقلاب اُتھو چھ وُنان انقلاب

غائب دوان چھ فریب اور مہ کر جستجو

چھک ترہ ہزار داستان باغ و بہار روبرو

پھیر کر یمن شینہین رات موعہ گل بے حساب

پی چھ وُنان انقلاب اُتھو چھ وُنان انقلاب

ہے کنہر نہایت کور پر اُنی مودر می فلسفین

زندہ مرے مرد بیٹھو مودہ و دلہتہ زن کفن

یود نہ لبس زندگی دفن کر رکھ چھ تو اب

پی چھ وُنان انقلاب اُتھو چھ وُنان انقلاب

ناوڑہ انسان چھ ہیتہ تہ مسلمان کیہ

ہیتہ تہ مسلمان یود ناوڑہ انسان کیہ

زندہ پنہو زندگی کیا زہ تھاوتہ در عذاب

پی چھ وُنان انقلاب اُتھو چھ وُنان انقلاب

عشق کران اضطرابِ حسنه بہار چھاو ہے

حسنِ گلان در عذابِ جلوہ پننِ ماو ہے

عشق تہ گوشتِ خرابِ حسن تہ گوشتِ خراب

یہی چھہ و نان انقلاب اٹھو چھہ و نان انقلاب

لولہ بہارس گوشتِ ہر در کھمے تے زرد رے

حسہ خمارس و چھم غائب گوشتِ آبرو

اہلِ دِلن ہمند پہ خونِ نگِ دِلن ہمند شراب

یہی چھہ و نان انقلاب اٹھو چھہ و نان انقلاب

نارِ جہنم تہ سوسہ رگِ روز قیامتِ حساب

چسانہ دماغِ خیالِ چانہ در کوہِ یمِ حباب

وہم پننِ پانسی چھہ نہ تھوان آب و تاب

یہی چھہ و نان انقلاب اٹھو چھہ و نان انقلاب

زندہ گمین گندہ نے درائے کنیر زانہ ورنی

شانِ پیر زانہ ورنی پان پننِ مانہ ورنی

راج پٹن گو کر لکھ خواجہ عالی جناب  
 بی چھ دنان انقلاب اُتھی چھ دنان انقلاب



# انقلاب

نوبہار کو رازِ یارن بادہ پائے انقلاب

انقلابِ باغِ بیلہ پھولِ راہ پائے انقلاب

ہوشِ پین بے ہوشِ بیکسِ جوشِ مارنِ پوشِ باغ

بے دماغنِ بے دِلنِ سنبھلاوہ پائے انقلاب

کیا غرض پتھ کُن و چھن و الین کر زاری تہ زور

دُنہس بڑھنہ کُن و چھن تیجھ ناوہ پائے انقلاب

کُنڈی چھکانِ میاننِ دتنِ یس کو دتس بوزنِ تگان

تس تہ مایمینی دتنِ یکناوہ پائے انقلاب

لالِ جرمِ تنِ یو نہ لاگو تنِ مالہ پھر تنِ عالمہ

نیا س ساری ستر ستر اثرِ راہ پائے انقلاب

پوشہ کل کُنیر کر چھ ددہ پتو تود دوی ہندہ ناوہ ستر

الفتک بادانِ رحمت تراوہ پائے انقلاب

دوستِ مینا کو آلودہ سستی بند رہ کینہ کینہ زجران

از پگاہِ ابرو تہمن وزہ ناوہ پائے انقلاب

مینا نہ سازک آسہ تہس یو دے ضرور خط چھس تیار

انقلابی محفلن گراموہ پائے انقلاب

موختہ مارس لو کہ کس منز اسو کینہ کینہ فوط پھلو

زار زار کریم موختہ پھلو سوئے راوہ پائے انقلاب

اگر آہ اکہ طرفہ درو یادوس تر سلا بس زخمہ پارو

ظلمہ کین باطن دہن دپہ راوہ پائے انقلاب

رشدہ سستی کینہ سینہ دوری مروت عشقہ سستی کینہ دل زان

شوہر یس پتھ پاتھو تہس شید راوہ پائے انقلاب

کھتہ و نان سوز دل دجان کھتہ و نان سوز بدن

لوہ رستی تہن سوزہ والہن راوہ پائے انقلاب

غم تہ آداس چھ کینر شاہ دل تہ کینر شاہ چھس تہان

زندہ اسون تہس تر چھم کھ بل راوہ پائے انقلاب



## انقلاب و انقلاب و انقلاب

انقلاب و انقلاب و انقلاب	زندگی کیا ہے ؟ انقلاب ہنر کتاب
انقلاب کو کس شک ہو وہ یقین	انقلاب پادہ کر مذهب تیر دین
چھ نہ باوان کاٹھ تیر رہبر صاف	انقلاب معنی گستاخی معاف
اضطراب معنی مطلب انقلاب	زندگی ہند اصل معنی اضطراب
روز باقی شاعری سوداگری	گاڑ جازن ختم کر پیغمبری
رستم دستان یا شیر خمداد	اسو پن پنس یقینس پیچہ فدا
وحدت انسان گنہگار انتہا	وحدت حق ادس گنہگار ابتدا
ایر نیاس پیچہ کنڈر تھو چھ پوش	باغواش شوبہ تھاؤن عقل و ہوش
سنبھن ماتم، بنفش کارہ ختم	موسن یادون گلان مائشہ ختم
دادر ماتم شادری غم، کمر مسند قصور	نوبہارن وحدتک ییلہ دیش ظہور
آفت بکری فورہ زنی کر پادہ زہاے	وچھ خود اپنی پادہ گپہ گارتیاہ خوداے
گل ڈٹھتہ نیران اندر اندر نیخ خوش	ہوش کرو ہم گمانن تھاؤ گوش

بُدھٹھ کن کچھ دردہ باغش بُر مُنر  
 بے غرض دیندارہ مند مقصد چھتر  
 بے غرض انسان انسانِ فدا  
 پوشہ باغی زانہ تم کو کس داغ تھو  
 اکھ تہ مارِس، بیاکھ مارِس دارہ خون  
 خونِ مردم تھو قودنِ حلال  
 زندہ دل عاشق چھ گامتو بائیرے  
 واسے مجبوری، غمِ لائمی، بسندگی  
 دل پریشان، عقل حاران دُوراب  
 بندہ گی مُنر زندہ روزن بود عذاب  
 پردہ ڈھٹھ دیکھن عبا بن تل نقاب  
 انقلاب اُن انقلاب اُن انقلاب

# انقلاب ان انقلاب

بندہ کیے راہِ رومِ زندہ کیے ہند حساب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

زندہ کیے زُش گوہِ ناہ بندہ کیے ہند حساب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

دین پُئنِ زندگی دھرم پُئنِ زندگی

زندہ زُونِ مرنہ بُروٹھ موت اتان بندگی

گرہِ صمد پریشان دماغِ کرہ پُئنِ دل خراب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

غور کر اے نوجوان بوری پُئنِ چھ گوہِ بان

دورِ زمان چھ ہوان سخت گڈرا متحان

بندہ سُلکُنِ دُرا چائی پانہ گتو مستِ غاب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

پُرُون گومت چھا فوان رنگر تہ ملہ مایہ سستو

درہ چمن چھا پھولان ہر درہ چ گنگراپہ سستو

تازہ کریاہ یادش غازہ اولت یا خفتاب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

قصہ تہ افسانہ پڑا فی پنجرہ تر زولانہ سا فی

زہرہ ہر تھ شہما ر دیشٹ دیوان نندہ با فی

پوشہ حقیرین کیاہ بکار سادہ گرین ہند طباب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

سوزہ جگر مارہ جوش ساز دلن ہندی وزن

درہ نین پھیرہ ہوش پردہ فریب کو وزن

پردہ رثمان بروٹھ کچھ ترا و قدم تل حجاب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

سجدہ کن چھک کران خود کیندہ چھک مران

لول چھپک با کران برائڈہ کنین سون جران

آسہ تہند خون سہ رخ چھے ژہ رگن منزیر آب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

پان پن پرزہ ناو چھاو پن لولہ باغ

داغ غوہ لائی مسٹاو او پن دل دماغ

چاڈ خیالک بن او خواجه، امیر، بڈی نواب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

صبر کران ژاڈ ژاڈ زیادہ ستم کرنر او

خون جگر ہاری ہاری پیالہ دیک بڈر او

زہر سپہ زندگی رود نہ وود فی آب و تاب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

کیا چھ کران کیاہ و نان اہل وطن دیندار

وچھتہ اچھو کیاہ بنان کر ٹوٹ ستم ٹوٹ مار

ہائی ہندس جگرس ہائی کرنی ہیتو کباب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

تریشہ کنے خونِ چوَن عائشہ متین چھا روا

مارہ گزٹھن بے گوناہ عارہ کتین چھا روا

ڈرمہ پتھین مذہبین دُورہ پہتہ کر جواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

● سورسیار : ۲۸ ساون ۱۲۲۲

---

۱۔ غیر کشمیری حکمران اور صاحب اختیار حکام جو غیر ذمہ دار نظام حکومت  
چلاتے تھے۔ (گنہگار)

# سوز و ساز



## سون

افسانہ درو و سوزگ بوز میانہ دوستدارہ دادو دو کھومہ بدش کورمت چھہ پارہ  
 پیلہ تن شہم بلاین دادن غمن تر نیسین اده شوبہ دار جاین دوتس بہ دارہ دارہ  
 گوشہ اندر حسین پیچہ شیرہ نازنین طیکہ اسہ و من جبین خوشبو سنگن طومارن  
 میونے چیم لوب راجن نختا ورن تر خاجن شوب میانہ سیتو تاجن پرہیتہ ملکہ پرہیتہ شہارہ  
 سامانہ چھس خزانہ دولت گرن دکانہ یم قدر میانہ زانن روزن ہمیشہ دارہ  
 نشہ تنگ دل کینن موٹس بہ تل زمین نو دوتس نوینس تھو دم دلس مہ خارہ  
 کھوہ منز رو چھس کانو چھو کرس تر لوٹا زورس حساب نو کورس بہ قاجارہ نارہ  
 از کن کریم عنایت، نرمی، شرف لطافت گالان توے مہ اوٹھ زالان چھم نیگارہ  
 نیرتھہ ٹو کو نہ نارو، مزو، چھہ کو، ازا کھورس بہ پختہ کارو ٹیک لہ پیچہ دبارہ  
 بیدہ زول میانہ پاشن اده مول تم جہا سمارہ کین دکانہ میونے چلان گذارہ  
 کنبر کوشہر ساوم آب حیات چاوم ولہ ویر زہر کھیٹوم دو گنیار کے شزارہ  
 چنگیز خان سکندر شیر زیان سہ مشلہ ڈکڑ ہوشہ کیتو گندر گل میانہ خارہ خارہ

دولت و تن چھکان چھک مٹانہ کو ٹھیک چھک  
 انسانیت چھکان چھک بیکار نابکار  
 برہنہ کچھ ڈھونڈتے دم پیسہ پر ہر دم  
 ورنہ ہے قبول کرتے کر رہے بہ زار پارہ  
 چھس قورتن بہ جوڑ چائے خیالہ ڈیکٹ  
 افسوس چھکھ ڈھونڈتے بے عارہ میانہ نارہ  
 سترل تر سون بہانا ڈیکٹ چھمتناہ  
 انسانہ چھکھ ڈھونڈتے دانابس عافلس اشارہ

آزاد چون غم خار تھو یاد لولہ اسرار

گاہ گاہ سینے ڈھونڈتے درکار سیم فوکتہ پونختہ کارہ

## میاں فی سلام نکھنا

کیا ہ کرہ لولہ نازس      دلکہ کس غمیں تر خارس  
گل خندہ گلغزارس      گل روے دل قرارس  
ہ صبح کے ہوا دو

## میاں فی سلام نکھنا

یختہ دارہ پیچہ ہرقت پوش      گے پوشنول خاموش  
سنب، بنفشہ، سنز پوش      گے جاہ جاہ بے ہوش  
ہم تیشہ ہتر چہم پزاران      بے اختیار قاران  
کستور، جل تر صلبس      ہاران چہم خون، بلکل  
ہو کہ آب دردہ جوین      پھٹو پیالہ لالہ روین  
ژلہ تاو لالہ زارن      لکہ چاو جانوارن  
پیہ شوب پوشہ باغن      گزہ فرخقاہ دماغن  
کیا ہ دندہ نو بہارس

## میاں فی سلام نکھنا

عاشق چھم اھسرہ نیمتر خاکنس اندر رے ہتر  
 دل چھکھ وڈا سسر گامتر فکرن اندر بھوڈے ہتر  
 بے واپہ شیر مردن زولانہ گئے بہ گردن  
 لگو زالہ والہ واسے ماران سہن چھ لاشے  
 تدبیرہ وڈا کران ستر تقدیرہ چے رے مثر  
 وڈی وڈی وڈان وڈوکس وڈی وڈی وڈان نفیس  
 لگو خام کار پامن شہرن اندر تر گامن  
 تس دردہ پوختہ کارس

## میاں فی سلام نکھنا

غمہ کی ترانہ پڑی پڑی دل گاکھ وارہ مری مری  
 چھکھ جودگار ڈری ڈری پیشالہ اتان بُری بُری  
 کم دل ہشار چا وکھ بیدار نیند بہ پا وکھ  
 مژہ راونا شکر لب ژلہ ما یہ ہو کئے تب

حسہ پھیر رہن متے مروتی ہر شہ پہن سوتے مروتی

ڈلہ شاف لولہ شیرن ماران ڈھالہ نیرن

ہشیار نادار اس

میانی سلام نکھنا

سری پیٹھ گومت یہ سہلاب سوزِ جگر چھ نایاب

گردش کران یہ گرداب بے تاب دل چھ درخاب

کیاہ سنہ کمر دتھ شاف تراوتھ چھ موتنی ڈاف

چھکھ نال کوہمہ کی زال خوفگر سرف و لہ نال

لوکس کران بدنام بونہ منگان چھ بادام

کوٹ لولہ و لولہ گئے رتم غم کمں دلن پیسے

تس لولہ غم گسار

میانی سلام نکھنا

زو جان وندس بہ پادن کن تھاوہ ناسہ نادن

مشرہ تھ یہ سینہ ہاوس یم غم تر دادر باوس

دیوہِ نیرہ نیمِ دلجو شہر      از نئے سہ داتہ ادر کر  
 گوشتِ سیٹھا چھہ بیداد      ادر کر سہ بوزہ فریاد  
 بے چارہ دردمند      سنگِ دل چھہ مالہ گندن  
 بے رحم سائنو پرزن      ساهنِ دلن تہ جگرن  
 ہستہ چنگ وئے ربابہ      بوزی بُودی کران کبابہ  
 پڑہ ما نر یوت فراموش      شہرہ ما نر یوت خاموش

غم خوار دوس دارس

میانی سلام نکھنا

کیاہ کرہ لولہ زر چھم      سوزوہ بُرتھہ بگر چھم  
 کوتاہ دُئس پنن حال      پیتمہ حالہ گوم یتر کال  
 درپرچہ یہ نالہ زاری      کینہہ چھم نہ اختیاری  
 زاری تہ میانی خاری      دہکھہ دادر تہ ضرب کاری  
 دلدار میون بوزیا      بوزتھہ دوا تہ سوزیا  
 آزاد خستہ گوشت      چھہ در عذاب پیوست

پھیران چم کتہ شہار س پتہ لولہ تاجدار س

ہو اوو صبح کے

میانی سلام نکھنا




---

لہ نظم شاعر کی نظر ثانی سے محروم رہ گئی ہے۔ (گنج)



## میون یاون

سِلہ پھول یاون میون گلہ ٹوراء سن دھتہ گوم سنر ڈوراء اوس  
 اٹھ چھس موران بال مستوراء  
 بول بوش کرہ ون لولہ کتوراء بلل باشے کران آو  
 روشہ روشہ پوشن گوٹلیتھ وئوراء  
 یاون میون اوس بیرے دوراء ڈوٹھ کھوتہ کرہ ڈیٹھ پیس ہر دن واو  
 یاد نیلہ چھم یوان چھم گزہان سوراء  
 یاون میون اوس تارہ تندوراء تارہ وڑہ ملہ نے خارہ تھاوان  
 جوش نیلہ سور یوس پتھہ موڑیہ سوراء  
 یاون میون اوس لولہ بڑمبوراء حالہ اکہ چھٹن ڈالہ ماران  
 شمبر ذلہ رنی ہند آندر رڈوراء  
 یاون میون اوس سونہ کتہ دوراء نازمین پانس گراتہ ماران  
 دودہ تارہ کوڑمس وارہ گورہ گوراء

یاؤن مین اوس اولہز گیوراه کم کم ولہ ویر ولہ نے آس  
 تہ آزادس تہ رُود کھڑہ کھوراه

# عید

دیدارِ پنهانِ یارِ سُد بے تاب یارِ عید سارا موداد شاد یانه روزه دارن عید

باوان کم کم راز و لیکر دلِ مِشارن عید کم نوکته در دگر بوزه ناوان چپه کارن عید

ثراوان زُطِطه پرده ، هوان شانِ خدای

یعنی چه بنان بندگی بیچاره گدای

پزاران اُکس رنگه رنگه نمِشترِ ضیا فرِش گره چش پوان کِشتره کھمنه روز س کِشتر

نگیند بهجه بیا که چه بیچاره کران سرش روشن خند ایس ته چه توشان قیامش

هوان اکاه خونِ چگه بیا که ماران هُندو

اکه تریش زهاران بیا که چه ژاران مومس کُشتر

هَده پای و زان جای اُکس میوِ طمِودر سو تَهه زها پنیس جای گِشتران آه جهان سو

وِچره واره وِچهن داله به نظاره دماه رو پامال گامِ زنده گی هُند ساز کُند بوز

مدِش چه مے نوش کن زیر و بکن منز

کم پوش بَدَن زوش گَلان درد و غم منز

اکھ دواؤ ملے شک و لہجہ تاش اطلال چھس عید ڈیس دل غ پھلے بے باغ و دگل اس  
 ڈھان تر گد این چند چھوڑی ہمت اوچھنے اکھ نورہ دیکس پورہ ملے جھپٹے ٹھک ساس

بے دایہ بے پرواہ یہ کیاہ چاڑی خنہ داری

بڑی پاٹھو بے کس بندگی بیچارہ گدائی

چھس بندہ بہ شرمندہ منے کیاہ ڈہ خوداؤ ڈھٹیک تمکن سنگدن یم چھ غرضمند  
 چھے دین تہ ایمان پہند دیار رستم خند یم سینہ بران کینہ وڈی وڈی چین عرب ہند

گنبرس چھ ونان کھرتہ کینس چھ ونان دین

ملہ وان مے معرفتس بنگہ تر ارفین

زینان تر کماوان چھ یس دورہ تر تان لہ وان چھ کم ضرب جگر زانہ تسد پان  
 بیاکھاہ چھ بہتہ شاد زینان نہ کماوان بے کار سہ دل جمع، جاکھن دل پریشان

سہ فاقہ مران یس چھ ہران خون ر موکھو

کس خون جگر ک خون اچھو کز تر نمو کھو

کیاہ عید تمکن نیزہ تر اہر زہ پیم کے مد پارہ جگر پارہ کہتہ دارہ پیمن درآ  
 پیم زندہ مرے فاقہ پھرے لہ و دان کینہ اور نمین واکرے کینہ اندمزارے

تراوان گلن آره ولن مائے غریبی

گاشس چھ کران گٹ تاپس ٹھائے غریبی

ہم شادیم شادیانہ وچھ کٹر گڑھان بھر کر غم غصہ ٹلان وارہ بلان دادی کن دادی

بے دردیہ چون پردہ چھ اٹھ ڈھائی عمر لادکر ہم رنگ چھ نیرنگ طلسمات اپری جادی

تل پردہ نظر تراو دچھکھ بیاکھ جہانہ

زانکھ ترہ یہ شادیانہ چھ وھانہ گمانہ

آزادہ ترہ غم تراو چھ از عید جہانس ورتا دین شوق بہتھ لولہ دکانس

توشان چھ مدھوش گمتر رخت شہانس دودھ تارہ پیپہ توشون رنگس ترزانس

پھیرن نیرن شیر زبان دردیہ نین منہ

پڑھ لادی ہاتھ شال بیہن زردہ کھین منہ

لگر پوشہ ون پوشہ گلن تارہ پھلیہ جوش پوشول بول ہوشن بہوش تر مدھوش

بہ شادی گڑھن دادی تر غم غصہ تراوش سوہ عید سے دیشہ ہارے نوروزہ تھہ توش

پوزاچھ گنر لولہ تر انصاف نازہ

نتہ کلمہ زکواۃ روزہ سے حج روز طنازہ (۱۳ دسمبر ۱۹۴۲ء)

# انجام ہوس

خوشبوئے گلہ دُیو طعم خاموش پینہ شایے      روپوش دیکھ سوزِ زورِ پُشن تیر کُٹن تھاکے  
مُشتاقِ حُسنِ تَس کن مُشتاقِ سہ پانی پاش      ماران تہند یاوَن ماران سیدلہ گراے  
لہرِ وان تھراہ تہہ پاٹھو تَس سولہ اند      پتھہ پاٹھو زہ موموس ہو ہرچھ کران دای  
چھاوانِ پُمن لو کچا رتھاوانِ بینِ نادان      تَس پایہ پطس بھر پور وُمن سود تہ سُرے  
نظارہ کر تھہ شکھاہ ہنوس تَس تیر گیم شادو      گو سنگ دس میانس تا شیر خبر کرایے  
کس مارو مَنس پوشس آرام کُٹن اند      کتھہ پاٹھو دل اُزارن تراوانِ پُمن تاسے  
بے کینہ دیکھ پُر نور اُئینہ مقابلِ مہتھہ      لہ ناوہ زہ منزِ سیشن تہہ گراہ تیر سیمہ تھاکے  
پتھہ پوش مہکس تھوس زین لہ تہ سیزھا بکوز      دندس مہ گَنان اُسک گرہ تارہ سیتھا راسے  
تھف تہیر مہہ کرنی لہ کُٹن خستہ کورم پنجہ      دو پنم مہہ کہ اے نادان کہ گراہ دو کُٹھ مانے  
تس یار دوسہن تارن یارانہ کر تھہ راوان      کر تھوہ کرن تَس پتھہ اوقاتِ پُمن صایے  
زنِ خاب مہچھان اوُس بید یہ بوڑھہ <sup>موس</sup>      لکھ گام رُمن جاہری رو ترو مہ تہہ چایے  
مُسول تیر شمر زل اسول خندہ کران یعنی      افسوس نظر بازن سوہ رمہ چھہ دھان مانے

# دشمن

ہر دہا دس شاگھ دس ہمیشہ نارس چھ آب دشمن شریف اسر زایل اسر چھ دشمن کیت عذاب دشمن  
 دشمن دشمن دشمن چھ مارا نہ دوستی دوست چھ زمانہ وقت دشمن چھان تہ پڑا ان گنہاں نے خراب دشمن  
 گئے چھ دفتر کئے فائدہ مگر چھ گدش زمانہ بنان اسانچین کتابن چھ آسانی کتاب دشمن  
 گئے پتہ گاش زور چھ بدوان چھ را از اسر دہان چھ راتہ غلٹ بنی زحمت پان چھ ہم آفتاب دشمن  
 یہ دین ملت وطن حکومت خود را خود اپنی ازل تہ نقاب کا تیا حقیقت سچھ بھٹوان سیم انقلاب دشمن  
 گران پھر تہ کران بہانہ تھوان بڑی بڑی چھ چلیا ہوا چھ نارس کران پانہ دزان سیم ہمیشہ دشمن  
 ہتھ چھ کتابن دفترن مشر و چھ مشیدن تہ ہندن چھ دوستی ہند لباس لاگتھ کران جگران دشمن  
 غریب ہنر دشمنی ذالت امیر و ہنر دشمنی شرافت غریب مجرم خراب دشمن امیر عالی جناب دشمن

غریب ہنر دشمنی ذالت امیر و ہنر دشمنی شرافت

سہ تے چھ تمہنی کران تھادہن تیس نش جواب دشمن



بے درد نظر تراوانِ حُسنِ پختہ کرانِ پردہ

بے پردہ حُسنِ چمن چمکہ چاوتِ تر مہلہ ماسے

۱۰ جون ۱۹۴۵ء

"فریبِ نظر" کے عنوان سے یہ نظم شائع ہو چکی ہے۔ (گنج)

# یادون تہ بجر

گمہ لایہ واپہ ہند یادون بجر سوسن مزارن ہند

چھوان یادون کندین پوش بجر پوشن تر خاوان ہند

چھ یادون شرادینچ گرجی پھیلے ہر چہ ہواستیک بجر کیاہ تیرا گچ سور پانڈالن تر تارن ہند

چھ یادون ولولاہ سوراہ ڈھان بے تاب سوزک بجر آہ دفغان یعنی صدافر سودہ تارن ہند

چھ یادون نارولک ہوز در دک جوش اوارک بجر سوراہ چھ تہ نادرک تمس شعلن نیگوان ہند

چھ یادون اسے بے پڑیہ ڈھوہ ماران سمارس بجر کزور بزدل تختہ مشقاہ زورہ وارن ہند

منوشاہ پوشہ موت یادون چھ توشان تازہ گزہ بجر داغاہ تر افسوساہ برہ گمشتین بہارن ہند

چھ یادون زندگی ہند باغ چھوان عاشقین زندن بجر کیاہ بکسر تہ نشہ دور غارہ دیدارن ہند

چھ یادون تازہ خوناہ زندگی ہشون رگن اند بجر اندی دودرت قیدیرہ دالین الکارن ہند

چھ سوزرک آدہ کن یادون پوش پتہ گمہ کران ہن بجر گداه غبارہ ہو کھستین نالن آدن ہند

چھ یادون چاوجہ لانی بجر حسرت پیشانی بجر مجبورین ہند بندہ یادون اختیارن ہند

توے آزاد منس لوکس کران ساری خریداری چھ ازیادون ہوزورن ہند بجر سرمایہ دارن ہند

لے ایک مسودے میں یہ مصرعہ نہیں درج ہے چمن پوشن تباعث توشہ نامہ میون یادون را

## موزورو !

سر پای داس مار موکھار بارہ موزورو  
 تپتھ گانہ پنہ پنہ پان تارہ تارہ موزورو  
 شہانہ رختن چونہ جران خون جگر چون  
 چاڈ نال دز ہڑ تاپہ سستہ نہ دارہ موزورو  
 ہاکنہ رستہ چھہ ژہ زخم دارہ پکان خون  
 بنیہ سینہ دارہ تھہ چھکھ ژہ اٹھ تلوارہ موزورو  
 چھکھ شانہ بڈو انقلاب تیر طغناہ  
 دیوار طھاسان نیرو تھہ کندہ وارہ موزورو  
 غارت ژہ کرکھ باج سوزی لامکانک باج  
 داسن ژہ کن محتاج بندہ پٹھ دارہ موزورو  
 تھہ زیادہ لاگھ نرم روزکھ سادہ گین منز  
 تھہ زیادہ پکن چھہ دوہے بکارہ موزورو  
 چھکھ انقلاب سحر اکھ کتابہ افسرہ کیمین منز  
 چھی تازہ ورقن منز گندان تھہ ژھارہ موزورو  
 چھکھ حشرتن منز پانہ خم دھہ کارہ موزورو  
 پینرس سہس میٹر پانہ کران چھکھ ژہ بران چاڈ  
 غم چون کس باوہ ژہ کس کھارہ موزورو  
 چھکھ آفتابہ نور پین ہوجہانس  
 سز ژورہ بندہ پٹھ چھکھ کان تلہ لارہ موزورو  
 افسانہ پین پانہ پرن پانہ کروس راچھو  
 زحیہ ژورہ نمون چھی دق تھہ تھارہ موزورو  
 خوشباش عاشق دیور تھان حسہ مگر ارن  
 آداد عاشق چانہ لو لچہ دارہ موزورو

# صبح صادق

صبح بھول مسو تھو دیکھ نقاب آہستہ آہستہ تھن ہنوت بلبلو چنگ رباب آہستہ آہستہ  
گہ زنجیر سنگد پتہ کاش آواران نور پتہ زنجیر زانو ظلم نون دروا انقلاب آہستہ آہستہ  
گہ زول رائہ ہند زول کاش بھول کاش گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر  
گہ زنجیر ہم دروان اوس سنگدل شہر جادو گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر  
اڈن زون تہ دودہ پتہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر  
دوان وکی کس نگار اوس تار کھ نور مشعل گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر  
امیر و خیمش ہوا ہنوت چو ن غریب یارہ بل نیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر  
جہان تنبہ لامان میدان دلبر جلوہ دوان گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر  
دیکھ بھولون دھن آہستہ تہ کھون مار تہ گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر گہ زنجیر  
دلو دلدارہ ساخاہ روز تم کیا ہوز تم زاری بہ وایئے سوزہ سان لوک رباب آہستہ آہستہ

فقیر برہمن سادن پتہ پتہ راوہ کھ اڈن

زنجیر پتہ زنجیر کھ اڈن جواب آہستہ آہستہ (اکتوبر ۱۹۲۳ء)

## جلوه

دلہتہ جامہ نوئی نوئی تلمتہ پردہ باؤن پنن جلوه ہنوت دلبرن وارہ وارہ

برختہ لولہ بیمانہ دیوانگی ہندی دتن زندہ دل گوندن وارہ وارہ

سیاہ چشمہ شوبان بڑی بڑی خماریہ کران مارہ و نجر بھمن ہندی اشارہ

چھ کٹیاہ چارہ نمبر زن بادن ہند کٹان کش ہنوتن خنجرن وارہ وارہ

کوڑن فتنہ برپا کوڑن کونہ پروا کوڑن ہند رہ بیدار شہار یعنی

کوڑن شاد پیچا نہ خمدار زلفن کوڑن داش بچن ورن وارہ وارہ

نوی گرمیہ تہ نووے آب تاباہ چھ شوبان تس خنجر کس آفتاب

نووے جوش لاگ درہ پوشن منوش نوئی گرمیہ باذن وارہ وارہ

پیتھ پٹھویدادہ دیدار دیدن پٹھن طہسمات غا بکر فریب

کرن دورہ دورے مسلمان برہمن سلامہ تمن کھنڈن وارہ وارہ

دہنتہ تھاو مژگاں مہوڈر مثالاہ کمالس ذوالاہ ذوالس کمالاہ

دکھو ستر کوٹ کمال اسادہ روزن پتھر پتون چھ پانن کرن وارہ وارہ

پیان جوش جوین کوه لن ناگردن ستمه چکھ بنان تیز رفتار دریا  
بران چاو بنون بیون و پچھتہ تاو مارک شریان تاوہ ڈکڑدن وارہ

مٹائی کران اسیم پراہ ہوگے تیرہ ہیت پکن بروٹھ کن روگہ روگے

تسی گڑھان آسہ پراہنگ ٹیٹھ مشیدن بیہ مند رن وارہ وارہ

مرن عاشقن ہند چھ ادبرک نقابہ تہنہ زندگی پوشہ ون استابہ

مرن تیر کلن واتہ شمعن تیر ڈانگن مران آتہ سارہ مرن وارہ وارہ

پران میانی افسانہ آزادے ہند کران خندہ بن سیٹھاہ چانی بندہ

کرن غور اقرار کینڈو کرمن ہیت تیر پٹھ پٹھوس ارنہ کرن وارہ وارہ

۵ فروری ۱۹۴۵ء



وقتی که



## ”دولتِ علم پر“

تراو غفلت غافل و وہ علم پر علم چھ دولتِ عزت، علم پر  
 علمِ سستی زانہن پننے خہ داہ علمِ سستی نیرہ چون مطلب مد  
 علمِ سستی پورس چھ دنیاس چھ دین سیمو کینہ پورس نہ دنیاس نہ دین  
 دیرہ علم پر لاگ بسل تے بو مبر نیر گوش پھیر پوشن تل ژو و نور  
 علم پر کس باغس دہے آسان بہار علم کین پوشن اندر چھنہ کٹہ خا  
 علم پر کس گنجس ذوالک چھ نہ ڈر یوت خریا دکھ تر یوت پسس سر  
 جلوہ علم پر آفتابس کاس گردن دورا متھ واتہ ادہ نورانہ چون  
 بالغہ نوجوانو علم پر نور کیت تے یور کیت سامانہ کر  
 لگتھا کینہہ چھ نہ خیرہ چو چھی نہ دیار زانہ سے دیت یس خودیان گاہ جار  
 تھا و سرکارن خزانہ ٹھانہ و حقو زینن تہ ورتاؤن نہ میوان چانہ حقو  
 تراو غفلت عقل و ہمت پاؤدہ کر علم پر و وہ علم پر و وہ علم پر

لے تعلیم بالغان کی تحریک کے سلسلہ میں ۱۹۴۷ء میں یہ نظم آزاد نے ابن ہجوڑ کی فرمائش سے  
 لکھی تھی۔ اسی سال کاش میں چھاپی گئی تھی۔ راقم ابن ہجوڑ کا مشکور ہے کہ انہوں نے  
 آزاد کے ہمت سے لکھی ہوئی یہ نظم فراہم کی، تاکہ شاملِ کلیات کی جائے۔ (گنج)

# گر لیسر نامہ

خود دین زدہ تنم پڑی پاٹھو تہنتری مہربانی چھم  
ولے باقی یہ آسن گورھہ سوسہ پنہنی جان فشانہ چھم

وئے کوتاہ تھو کہ کیا ہ یاد بوزکھ کسترا فشانہ

پنہنی مشکل کہا نی یاد سرتاپا زبانی چھم

نہ چھس شاعر نہ چھس افسانہ لیکھن وول تے عالم

نہ ہاوس بائو ہاوسی چھم نہ پیران شعر خانی چھم

گورھہ راج سینس چھم تہ نیہ ہند کر پاٹھو نالان چھس

نہ چھس نور کھ طبیعت نے تکان نور کھ بیانی چھم

غولامی ہندو زمانہ سرفہ سندر پاٹھو نال وولت چھم

اُمی زہرن تہ خوف پاؤہ کر مرثا ناوانی چھم

فقیری ناوانی منہ غیبی کم زبانی منہ

وہیان کتہ کاٹھہ مہنر زور آوری یا پہلوانی چھم

خیمہ داین پادشہ کوسر باقی پہنڈ رکتہ ماز میٹھے خون  
 دیوان اوسم نہ ترکہ بلکل و سیکن وہ فی پوئی چھم  
 وچھان چھس یکتہ زمانس کُن نظر تراوان پانس کُن  
 زخمی دشمن پیمن کرے وقف تھا و ہر زندگانی چھم  
 غریب، اگر یستین ہنر تر جمائی شہر آزادس  
 پسند کاٹاہ دیوان تہندین خیال ہنر روئی چھم

# آه مظلوم

غلامی منز اپنر ایان، غلط همت تر جولا نی

دکن اندر پریشانی دماغن مثر پریشانی

خود اوندن هندن تیرن تر نیزن حکم تقدیر مک

کرم آه دادی لد بندن بغاوت کفر شیطان

چم آسن وانی آسان بیوقوف آسخته تر دانشمند

دیکس لیکه تر غریب گایر جار آسخته تر نادانی

کرم کم لوله کچه بافس دویم دل خوش کرم آفس

دتم سگ صرکین پشن تر پهلر اوم مسلمان

شهنشاهی تر سلطان بنان میانس رتن زس

بنان چم دوده فریادن تر نادن گدر آسمانی

میه گود تقدیر بادن پانه گود تدبیر ورتاؤن

په چها فرمودست دهرن و نان چها اتمو مسلمان

جہالتھہ اُس سہیجے دُاران جہان کُرمیہ آبادی

نی  
میہ حاجتھہ چھتے نہ تہمہ علمک کران میں خانہ دارا

فدا آزاد انسانس نہ کُنہ کعبس نہ بتخاس

توے پڑھتھہ کائنسہ انسانس پند اُمی شہر غزلخوائی

(۱۱ اپریل ۱۹۴۶ء)

## شاعر، لیڈر، قوم

سوز و سازِ زندگِ راز حیات      دل سخنور، مغر لیڈر، روح حیات

تازہ رُوحِ نازہ سان دل تہر دِکھاغ      نو بہارن جوشِ دیت پھول پو شہ باغ

رُوحِ سستی رنگِ خمِ شبِ بویتھہ گلّس      عقلِ مغرن گاشنِ چشمِ جس دلس

پانہ دُئی کُدر و ایلھہ ذرا تو تیلے      آفتابک نذر گمہ و پاؤدا تیلے

جمع گوہ ذرا تو ہی سہیجہ فیض نور      آفتابن با گرن ہیتوت دور دور

جوشِ نوگ ناگن، جہین آرن کونہی      لہرہ ماران ذراو دُرمی یا منہ زن

کوز سمندر پاؤدہ دُرمی یادو دُلو      دل تہر دُرمی یا پاؤدہ کُرمی آرو کونہ

گنبر کس نقاشہ ستر صورتگری      لیڈری پیغمبری یاشاعری  
 جذبہ پیغمبری تو مک حساب      عقلہ ہند ہوشک جنوںک انتحاب  
 لیڈری یاشاعری تو پچو زبان      عقلہ ہند ہوشک جنوںک امتحان  
 اہل دل، اہل زبان، اہل کتاب      گنبر کس سدرس دو تھان موج و حباب

## تقدیر

چھکھ بیہوشت کیا زہ تقدیر وک شکار      وہ تھہ پنن تقدیر پائے کرتیار  
 آزماو نہ عاشقن ہند ولولہ      ڈراپہ پیر ییہ غائبکے پردو تلہ  
 عار برژان سہر میرچمن چھس خمار      مار زلفن چھس مٹلہ تھک تار  
 روے رنگین موے مشکین قد بلند      تو کہ چھا نو پر خہ کڈام تو سم تہ بند  
 سالہ آنہ مردہ عالمچ سازہ گرے      ناز موئس شانہ کریمی سہر سہرے  
 نازہ نقشن رنگ و روغن قسم قسم      پوختہ کارن جود کارن ہند طلسم  
 غارت ایمان تم ناز و ادا      رہزن قلب و نظر ساز و لوا

بولہوس لوس دین حنک فریب      ہوسن نزدیکی اسیستہ دور نیب  
 نیزہ روئے تیر کو بند اشارہ تیر و تہند      افسوس تہندس اثر افسینہ ہند  
 آہ لوک دن تہند یا دین شباب      چھٹس بدو جادو کرو دیتمت نہا  
 دیرہ تیر کو ہنرہ زیر گئے کم شیر نو      بیٹھو مار لکھ سخت جان لاو ستم چور  
 دہرن بازی گری ہند ہم دین      غاڑین سازندری ہند غم دین  
 محفلن منز رقص کر کر کر بے حجاب      باکون افسین بلہ مار لکھ شراب  
 ہولہ سیر کو گولہ والین خون سرد      جعفر کو پاٹھو گولہ لاس روئے درد  
 شراونچ ہیبہ یا دوس گولہ ڈری نہ رنگ      شہسوارو نالہ مہر روڈ پوشہ رنگ  
 عاشقن ہند سمہ رخو خون چسکر      خلوتن منز دد نہ لوگ ڈانگہن اندر

# کنہ

دین برحق فطرت است آئینہ دار      زندگی ہند پوشہ دُن پوشہ بہار  
 پانہ گل، پانے چمن پانے چھلے      لاگنے سو نتچو تہ ہر دچو ماگنے  
 جس دوان تقدیرہ کین آفین کھوون      دل دوان دلیگر گوتہن دلیبرن  
 زندگی ہند بن بہارن ہند بہار      تارہ درامت سون بنیوت پختہ کا  
 لولہ والین گالین ہند رہنہا      عاں حکمت ابتداء تا انتہا  
 سون کران خاکس ترا مس کیمیا      جسمہ کین تہ جانہ کین مرن دوا  
 راز فطرت جو ہر انسانیت      جسمہ نشہ پادہ کون روحانیت  
 تازہ دم یاون دودہ ہے بچو ک غم      حکم تدبیروک تہ تقدیروک قلم  
 لویچے گیتا یہ ہند سوز و گداز      مغز قورائک وسے ہند اصل راز  
 مدہین دین یقین ہند مدا      وحدتیج آواز یکسانک صدرا  
 وحدت حق اوس کتو رک ابتداء      وحدت انسان کتو رک انتہا  
 آس گھنرس منز کنہ یاد اکوڑم      سارہنی وھن گمان لا کوڑم



## خاندان

نمکته دانو پامده کمر بڈی خاندان      خاندانو کمر نہ پامدا نمکته دان  
 خاندانجو بندہ وارث دولتس      زندہ دل گاران لولس حکمتس  
 اوس کس فوق البشر خیر البشر      خاندانس سبوتیس امت ہشتر  
 خاندان یسبلہ زاید المیعاد گو      زوپ او لادن ہندے برباد گو  
 بڈی بن ہندین مالین ہندیقین      قاطرن ووطن گھن لاک تہ زین  
 اچھ وٹھتہ بردہہ کن پکان نیس      بروٹھٹھین تیرین پتہ تیرا راہ دوان  
 خاندانی کافرن ہشتر کا فری      ملتن ہند ناز قوچ رہبری  
 جتھ لولچ ترا پمانج دلپل      آدرس فرزند نازمان خلیل  
 خاندانچہ شوقہ یسبلہ غازی ہنکھ      تنگ دامن سنگ دل نازنی ہنکھ  
 خاندانچہ سوزہ بیتیم کور جید و جہد      پانی پانس کھکھنتہ تھتھا و لحد  
 واسے شورہ تر گولہ یکتہ لولس بن      لول یسبلہ گوزہر قاتل کتھ وٹن  
 خاندانس قوم گو و قومس وطن      رٹ دکن مژ جاے نور چ نقرن  
 خاندان انسان ہشتر انسانیت      پوزیقین پوزدین پوزد حایت

# وطنیت

صُورِ نقاشِ صورتِ گُرنِ هنرِ دلفریب	سبز باغِ ماری موند عاقلِ فزیب
کنزِ بکین چالِ کُتھِ روغنِ رنگ	کامه دیو لاگتھِ دو گنیا رُکِ ننگ
تھکِ مینِ تَریشِ مینِ کُتھِ بودِ عذاب	دُورِ چھکھِ میوانِ بوزنِ سکتھِ آب
آرہِ کُوتِ موصومِ بیلِ خستہ جان	پونپہرِ روگتھِ کاغذی پُشنِ کران
ننگِ دینِ قوسِ کُتھِ رُکِ امتحان	دُورِ دنیا انتقامِ چھسِ میوان
پیچھِ خرائسِ راچھی تھاوانِ جا بجا	خانداکِ دوپتہ قومکِ اژدہا
زندگی ہندین خزانِ یکطرف	گتھِ کران سرمایہ داری ہندِ سرف
راوہِ راویکان کنیرِ تیمِ عارتن	کاٹلیو تھتھِ ناو کُورِ حُبِ وطن
قومیتِ حُبِ وطنِ عشقِ خودا	ابجدِ کُتھِ رُکِ تہ در دُکِ ابتدا
نارہِ سستہ فولادِ سستہ کھوٹِ زبان	نارہِ سستہ شسترس کُکٹِ بنان
تیمِ یقینِ کینہِ بوزِ دینِ اندر	تھتھِ یقینِ سپنہ دارنِ شو بھکر
اکھ یقینِ زنجیرِ تڑاوانِ زلزلہ	بیاکھ تڑاوانِ زلزلہ زولانہ نالو

تھانے اہل وطن گنہگارک یقین	لول وطنک چھکھ گئے منہ دہرین
سوج اولادن رچھان یڑھ باگرا	پانہ وائی رتم خانہ وائرا نی کران
مذہب اپماں بنیہ مت انتقام	تھاوری مہتر ورد زبان حب امام
افس وحشت بنان ییلہ ڈول جہ	ناوہنک راوہ ران مذہب زدہ
اُمّ مدّن کم کم مدّن کرمتر خراب	حسرتجو خان کورکھ سپنس کباب
اُمّ شراب کم دلاور ہوشہ ڈالو	کھورنکھ اماس تراون ڈالو زالی
باغوان لاگتہ دیکھ یٹھ گلشن	تاو پوئن دروت مولن سگ سنس
ہوش جس ردکھ نہ لوک مسخیک	دردہ چشمن پیچھ جباب پردہ چھک

اُمّ جنون دردہ خونس گرنیکہ ڈرکھ  
 اپتو انسانیت تراپو ہنترکھ

# انقلابِ رؤس

زندگی ہندو دلو لہن پیدہ دیت ظہور  
خواجہ پیو بر خاک تختس کھوت موزد

کافری مثرہ دزاو دینک آفتاب  
نور تہم سہد و حد پنچ کئی پچ کتاب

دل پریشان بقراری ہند رفیق  
بے کن بے روزگار ہند شفیق

زندگی ہند ذوق بے جانس دین  
لامکانک راج انسانس دین

ڈاؤ گنہرس منز گنہر پاداکورن  
سارنہی وہمن گمان لا کورن

جس دین تقدیرہ کین امنن خون  
دل دین دیکر گوتہن بدن

اختیارک تاج محبوبن دین

افسری ہند شان معذون دین

# مارکس ازم

دین تمم کنند فطر تک ام پینہ دار

تازہ دڑامت سون بہارن ہند بہار

عشق سوزاہ بے نیاز امہ سازہ نش

تازہ حسناہ پاک سونہ مہر سازہ نش

پاکبازو سون سیکے منزہ ڈورمت

کامتنہو کارپگرو بیہ کو رمت

عالم خاکس دتن تمم ولولہ

عالم غائبس اندر و طقتہ زلزلہ

نیاسے لائیک فتنہ کز انیک دگرگوہ

بازرگر بازین چگرئس سوزگوہ

ہم خیال اسو عالم پاکس اندر

نقش کرد کردیم تم و چھین خاکس اندر

نُونِ کُوْدُنِ جذباتِ کینو پر دُمِ تلہ  
عشقِ میسلی کدہ طو ارجِ مشعلہ

زندگی ژولِ لِنِ ترانی ہندِ ٹھکن  
برونٹھ کُنِ ہیبتِ عاشقو رندو پکُن

غافلنِ نشِ رازِ تھاؤنِ کھوڑ کھوڑ  
عاقلو تراؤنِ قدمِ ہیتر توڑ توڑ

عقلِ ہندِ جوہرِ عشقِ آبِ تاب  
زندگی ہنزنِ گٹنِ ہندِ آفتاب

دوڑ پھیرتینِ عشقِ وصلِ پھرِ برات  
گاڑ جاوِکِ ہمنگِ آبِ حیات

کافرِ بیدارِ دلِ روشنِ دماغ  
کفرِ سہترِ روشنِ کرانِ دینکِ چراغ

اضطرارِ باہِ صبرِ کینِ حامنِ اندر  
پہختہ گی پاؤں کرانِ حامنِ اندر

پوشه باغن پوشن لاه خوش آواز

تنگدل گامین گزیدن کیت شاهباز

موم دل شیرین دهاں و پیه خسته راے

نیشتر و ستر و لورم و دن شستر قلاے

مغز نرودن کھیواں لاگتھ موها

رامه بهونین گالروں پادر سپهبا

.... مٹز لاه اکھ لامکان

میانہ سفروک مٹز لاه اکھ لامکان

شیر خیا لاه آسمانک درمیان

تن درم نازن سہ کجی پٹھو دیمم صافیاہ کم زیادہ ادہ حاصل گیم

چھم مولوم اتھ سوس کد کد کد گنے آسہ نیرن کا تہو ناز و سنے

پانہ تھاویم پیٹھ و تن لدر لدر قلاے برو تہہ پکس پانسی آرام نہ جاے

پردہ نرودن نر برو تہہ نیرن کامیون گزیر پیکار چھنہ رفتار میتون

میٹھ نہ چھے کاٹھہ حد سے معبود نہیں  
 بے نیاز از بندگی معبود میں  
 دراد تقدیرن سائرین ہند ہے  
 آو تہ پرین تہ کارن ہند سے  
 یس شب بکرا اضطرابن دیت جواب  
 کیاہ گریس یاری خنابن ہند ٹھٹھا  
 وقتہ وزہ سونگ ہوا مرضن دوا  
 وقتہ وزہ مرضن دوا ہر دک ہوا  
 گاہ جارس کھڑہ یس عاشق منج  
 زانہ تن بزدل مریضہ لا علاج  
 زندہ عاشق داد تدبیرس ہموان  
 بندہ بیکس تن چھ تقدیرس دیوان  
 عالمچر دولٹھ کران پاداموزور  
 اہل دیوانس قلم چھانش چھ تو  
 مال در تاوتھ کران یس جمع مال  
 دشمن انسانیت زہر ہلال  
 دوستدار آو دوستس خون ہارنے  
 شراک ہیچہ ذراہ بوی ہارنے  
 ہیوت پن گره مال کو پانے من  
 دوستدار آو دوستس خون ہارنے  
 ہیوت پن گره مال کو پانے من  
 حسن گمہ ہارن تہ دیارن ہند غلام  
 فند بازو عاشقن تہ دیارن ہند غلام  
 کاو چھاوان باغ ببل دل ملول  
 ہولہ ستر دم پھو ہاسپز ہتر پشیل  
 گکھ پادری وول نال پرشن شبلین  
 مسو لن ہندی ڈوری آوری کھلن  
 باغہ وانن پانہ وانی یلیہ نیایے پو  
 دردہ باغک آے کھسٹن ضایہ گوہ



خارہ خارو سیتو سمارک بساو      پانسی کھڑی لہ پیکو پاتھو ولہ آو  
 یوات کال وودو رہیں کھر گانے      دھیان تھاوتھ کونہ توو تھا نہ وے  
 پرانہ لیتو روزن کھس پچھ کوکٹ کال      لوہو وکھ کوندن نوین کورہ زال  
 شائستہ کاٹو، زانہ ورتی پیردان      غائب کین خابن پچھ تا پیراہ کران  
 عادتک بیمار زانان اکھ دوا      چرس، بھنگ، آمین، تشرتہ شیکیا  
 وہم پیلہ عادت سپد پھس یقین      آسمان دامنس تل رٹ زمین  
 زندگی زشتہ دور ڈول سائبک پس      سوز ملو ملو قسمتک مایک پس  
 گاڑ جاک معرکن یس ہارہ نوو      عالم غائبن ملک مایک بنوو  
 گاڑ جاکن یس کون ہیوت نقاب      پردہ غائبن کورس غائبن ثواب

آسیہ نین نازک دل اندر دماغ

زانتن بے میوہ خمہ شبہ پوشہ باغ

عقلہ پیلہ دلہ کچھ حبابو لو دھما

غائب کس پردس اندر نقش و نگار

## خوداد

اکھ سوالہ صاف مبہم یختہ جواب

کائنہ نشہ افسانہ کیشترن نش کتاب

کائنہ و نان چھس آتما پر ماتما

کائنہ ہند یزدان کیشترن ہند خودا

گاڑ جا سو کہ تولہ نارک نیلے پروں

سوز دل یعنی خیالہ نندہ یون

سادہ مضموٰناہ چھ یختہ ساری پران

زیادہ یس پرہ تس نہ زانہ فکرے تران

زانہ نے آسن تسند زانن پیوان

گاڑ جا سو چہ اچھو و ٹختہ مانن پیوان

لولہ زرداہ یختہ گنڈن ساری یڑھان

پڑی گنڈن وائی ستے مارٹھ گڑھان

انتم رستینِ حسنِ جلون، انتہا

لولہ چیتن بے تاب نظرِ ہنسِ مجا

غائبِ کین پردن اندر سادہ و زان

مژدنِ مشعلِ حبیبِ ہنسِ دزان

زہر کی کیتِ قہرِ لوسِ ہربان

راچھو ارادنِ سیدینِ سادنِ کران

نعمتِ گاہِ دُپہ و دُپہ دُلسِ پڑیہ و دُپہ کھتا

پڑھ کرُن والینِ سیٹھاہِ سیرِ پڑچ و دھتا

ستھِ غریبِ اُن کوڑھکِ شامنِ بن

یڑھ امیرانِ ہنسِ پُڈن کوڑھ ستیونِ گنن

زندگی ہندہ کارِ غائبِ مژتہ مَوَل

مذہبنِ ہنسِ شوغلِ دپنِ ہندا مَوَل

شانِ مبتخاکِ تہِ کعبکِ دعبہ داب

بس نہ از تانی کاٹشہ دُچھ مے آفتاب

لڑے والے پنہاں خیمے کی دُفترن

شتریاہ ہیو راجھ پائے کھنڈرن

پانے روز تھ بندگی نشہ نیاز

محکم تہہ بندگی پوزا نماز

مون و لایو دُچھ تیلے پیغمبر و

تھو و لیکھت گری گری کتین پیچہ بنگو

مستی حافظ تر ساز بیخودی

حضرت اقبال سُنہ سوزِ خودی

مومختصر روز کیوہ تیر کیاہ و نہ نش وار

زادری جاراہ بہ چھرن کورمت تیار

روزہ باقی چون یا تم سُنہ کثیر

وارہ و سچھ دلدارہ امہ کارک سنہر

مرد بادان تر مریمین پردن آپور

حضرت انسان و چھکھ پائے ژمہ پور

پانچ آگرم، پانچ جوین منسہ پیران

رومست زہاران لاہوت راوران



رُبَا عِيَّات

و

قَطْمَات

و غَارَة

میہ آدن راوہ دم سادن متین ستر  
فقرن صوفین عاشق متین ستر  
یڑھان او کم نہ دل کفرس و نین  
گڑھان چھم دشمنی آرد متین ستر

لڈو پڑون مس کیا زہ بان نین منز  
برو خوان بجروک جوان نین منز  
خیالی قسلا یاه لڈن منز ہواوس  
پہ مغمون چھنہ امتحان نین منز  
کردکھ پادہ ساقی تر میخانہ نور نور  
۱۴ مالکہ استلب

چھم گامہ متی آرہ کا تر فرشکو سوالی  
بنے ہستو داتہ عرشکو لا او باالی  
بڈیمز نیچ کھتا معنی ایک سہل  
خیالی گلشن ببل خیالی  
بران پڑون مس چھم بان نین منز  
مخوان سنبہ لاو کھ دکان نین منز  
زندگن موچتے ہند سادان ظالم  
بران خوان بجروک جوان نین منز

نہ پوشیس کا نہہ نہ پوریس کا نہہ بلایا  
نہ روزیس کا نہہ ستر جھگڑاہ تر نیایا  
چھ پاناس سکم سیٹھام ہندو تانس  
کتن کریت بیندراہ کھیون کریت تھو دا  
۲۰ مالکہ استلب

غیر طعن منتر چھکھ گزھان بڈی بڈی ترہ مجبور  
 دھچھان چھکھ پانسہ کن کر نظر دور  
 مدہ بن گرداب بن سلاب بکھ بڑوٹھ  
 نژان یس زیادہ میان زیادہ تس گبور

قلندر مت کرے سازو ربابو جوان جوش دیت پڑا شو شرابو  
 وطن دارو کرے ہمیشہ وعظ خوانی یہ گل پھول رو گوشتا بو کبابو

بہت بے کار نیکو کار چانی قلندر پیر مذہب دار چانی  
 امیرس کھیتون روا مکینہ مند خوانی دھچھتہ راوان پھس یم کار چانی

دینک زینت یہ اقرار میونے  
 کفر جو حقیقت انکار میونے  
 رنگ زانوس روغن تر رونق  
 دور زانوس رفتار میونے



سپه‌ساز مطاب چه مذہب‌دارین منز  
ستمکاری زمین غمخوارین منش  
وطن‌داری تیریلر آتچنداره دولتی  
چم آکھ بیمار یاه بیمارین منش

کدر پیته پانیس تس خانہ دارس  
گرس دمه در میتس حقہ یس تکچن  
بیلر گز ایاہ ریس پانیس میتس جان  
کھن تس خون بازون ہند کھن

خود ایدی بندگی نش کس چہ انکار  
خود اوندس و ن بندس تلن بار  
ویکن زندگی ہند دولہ ریس  
تیمس نش چہ ایدان یم فرشتکار

پریشان دل پریشان عالمن منز  
بودتہ گامتو چہ پن پندہن غمن منز  
وتن پیچہ ژور تخمن پیچہ شہنشاہ  
بہتہ افسر کارک دفترن منش

غریبہ غافہ، دو دمت تیرہ دوزیم  
عبداللہ منز کو ان نلک بہانہ  
بحین لیکہ با حواس خمسہ و ہوش  
گرتہ صحتہ حاضردان ملزم بیانہ

قیامت وحدتک گنورک زمانہ نہ روزن ٹھکر نہ ریم دیم دگمانہ  
 الن جنک پھٹن سگر، نٹن بال قیامت بن قیامت تل جوانہ

ہیچم کا تیاہ سہن صاب دلن نش سیتھاہ اسرار بوزم عاقلن نش  
 یسے دم نیرہ نموش پاٹھوئے گزارن یہ کتھہ بلکل پسند آیم گلن نش

## ژاپہ ہل

معذور چھ، مجبور گتو زند گئے نش  
 بیل چھ بہتہ دور گوہ لابس تہیے نش  
 ژاران گتو رکر معنہ لاگتہ شپنہ دوئی ہند  
 بے چارہ گتو وارہ پنہ کاشہ لیے نش

عقلہ ہند راجہ یام تختس بریٹھ مذہبن ہند تنازعہ پینس پیش  
 اورہ آد عشق زورہ شورہ دوان سادری ہسی دفترس سہ دتھ گوفیش

## گراو

سراپه دارن رودند و در آب آچهن نثر  
 پانے چھ دھڑل گورہ پلہ تر روت کفن رڈ  
 و در چھم نہ ترالن بانہ صبر کن نالہ برکت  
 چھس چون گدا، میون ماکرتہ و در <sup>منظر</sup>  
 مجبور مکتو کیا نہ و نان عفو خطا کر  
 چھس مست نہ دہوش نہ گستاخ نہ مغرور  
 از تالم گذاریم تر و در پیوس سرراہ  
 کنت ساعتہ سیم جیرہ ڈھٹان نیرہ دلک <sup>دش</sup>  
 کیاہ چون یہ سمار گزہکٹ بانہ ڈہ مجبور  
 شاید چھ پھٹان کنہ یہ مسکین تر موزور  
 سیم خواجہ لکھی اتری زوان ماہ تر تالس  
 اشرہ وانہ میانہ شوق چمن زاریمو سگر  
 ڈہ تر و پختہ درہ ما آسہ فوان آسٹمن <sup>سٹور</sup>

## ق

یا تر او پین سنگ کن رحم تر انصاف  
 نتر کاس میہ و سواس تر غم بار خود ایا  
 افسوس دھس چھم نہ پین کیا زہ ڈہ ٹوٹیک  
 چھم چانہ جلاک میہ قسم بار خود ایا  
 افسوس بیان چھم میہ برتر پادہ کورھس <sup>پے</sup>  
 میہ تر کر تر پین فضل و کریم بار خود ایا

چشم خار و دلس پی نہ سرہ کا تھی میہ سرون پیوم

الماس اُسٹھ شیشہ کھنجین نشہ ڈرون پیوم

یوت کال پنن پان نویم وارہ زلم طہری

بے جان کنین رنگ کرین سجدہ کون پیوم

یوت کال میہ یم پیجرہ تر زولانہ زلمٹھ تراوی

سہہ پان اُسٹھ پہ زجرہ لاوین سپنہ درن پیوم

یہ سمارک سفر بے کس مافرانہ کوتاہ کر یوٹھ

گرے یس زانہ نہ درامت آسہ نس شوبیا خوشی حال

یکون یس پیو چھن چارن تارن سے تھکن زانان

نظر میتر تراو طہر زو پیٹھو زانیا کتھ فوان ٹھوٹھ

زیوٹھ قہشہ کر یوٹھ نیا اوس افسانہ میون

دیدہ تر قومہ آن چون کعبہ تہ تہخانہ میون

طوال درتس عاقلو داد ہیو تس جاہلو

نام پوزے کر ام کیاہ درم تر اسلام کیا

## بارخودایا

کوہ زانہ و منہ عاشر متین سنگدن کر اسے پس تلن پانہ و لکن رخت شہانہ  
چھم کیاہ خبر کس ویدہ قوم ان دپان چھکھ ہمین خون غریب تیرن گنج تہ خزانہ  
تہ واپہ ورتاوان چھ قانون کرکھناہ ہم ظلم رستم فند فریب چھلد بہانہ

ساری چھ دپان رنگ چھ بدلان زمانس

بھیران فقط آسہ نہ دانہہ میون زمانہ

اگر چھ میون جان تہ انسان مرس منز

بے عار لاگن یوت بے پرواہ روا چھا

پاسے رتہ کور تھس پادہ مینہ ماکینہ تہ خبر چھم

سامانہ پنن پانہ کرن ضاپہ روا چھا

گمہ ڈہ چھم نہ سمان روے دویم چھم نہ ونا

بے داپہ و نہ ہے بیٹھہ پنن بے داپہ روا چھا

و نہ ہے تر و دن ماکہ جہنم دینہ دلن سو  
 تر و دھڑ تیر بے پردا پر پتھر پانہ پر سر سون  
 ووں کیا ہ مینہ گزہ جہنم کینہ غرض نہ کن  
 سٹھ جائز مینہ ارم تر تیر چھ نہ اثر مینوں  
 پر پتھر آنہ و چھان پانہ ترہ چھک مینوں  
 ہم غم تر ستم کتو چھ ژالان جگر مینوں  
 کس باوہ کس مادہ بز انہم تر پین پان  
 کم تیر تر کم مزب رطان سینہ سپر مینوں  
 بے عار ستمگار کان رنگہ ترین رنگ  
 طاقن چھ جران پانہ ترہ زن لخت جگر مینوں  
 ٹوٹھیک پین میانہ کھوٹھ چھکنہ تن یاد  
 تر پتھر کاٹہ لگان زہر ترہ نابد ترہ شکر مینوں

لہ کہ چار گزار یوم غم منتر تر و دھڑ جہنم غم  
 لہ حالہ تر کتھ پٹھ سنا نیرہ بحر مینوں

## غریبی

دھڑ ضرب سبگہ نون چھکان جہنم ستمگر  
 کس باوہ شہد چھپن ہکان لے غریبی  
 ہماے کن آہ و کن آہ و دلان رنگ  
 چھک مارہ کران غم تر ستم لے غریبی  
 ہے لے کن سادہ دیکھن تازہ جران  
 چادان زہر کر پانہ ترادان لے غریبی

اگر تارہ دزن زانہ تہ پان تہے دود بھی دارہ آتشخانہ گزہ کچہ دوزخ کرے غریبی  
 نیوان کو لٹھیں ہریش تہ چشمن نہ حقوان گاش گاش چھ کران گٹہ تاپس ڈھالے غریبی  
 تھتھ جاہر سیمتھ داندی نہ غم کیا زہ چھ دیوان  
 ہے ہاے چھ یتھ جاہر کران جاے غریبی

## اکھ شار

وٹان کیاہ نہ دیوانہ دیوانگی منز  
 مہ ان یاد آزاد نے پڑانہ گڑاود

---

لہ ۱۹۳۹ء میں راقم کسی وجہ سے آزاد کے دو ایک خطوط کے جوابات وقت پر لکھنے سے قاصر رہا تھا کہ تیسرا خط بھیج دیا۔ جس میں شکوہ بیگانگی اور شکایت بے التفاتی خاص انداز میں درج تھی۔ راقم نے جواب میں صفائی پیش کی۔ اور شکوہ بے التفاتی کو مٹانے کی کوشش کی۔ آزاد نے اس کے جواب میں ایک پُر مذاق اور محبت سے بھرا خط لکھا جس میں یہ شعر لکھ کر اپنے شکوہ کو اور بھی مؤثر بنا دیا۔ (گنجو)

# ایوانِ غزل

شوقِ سان ماں نہ لولہ فرماں  
آزاد آو غزل خوانِ مثنیٰ

زبان و فی پائے معنی اکھ زان  
روشِ بیوٹھ پوشہ ڈالانِ مثنیٰ





پیام آزاد

## غزل

ہا لولہ رستیو لولہ کی افسانہ وئے کیا  
 دیوانہ گامرتہ بوا الہوس نادانہ وئے کیا  
 ہا پوشنہ لولہ سوزہ سان اکھ بول پوشاہ کر  
 بے ہوش کر تھک پوشہ مستانہ وئے کیا  
 فد باز یارہ بازی گارہ باز پینہ زندہ کون  
 ہا دین رتہ تھو وئے کعبہ تے بھانہ وئے کیا  
 ہا مالہ مستورس لولہ کے سائلن تہنگارن  
 ریتہ کالہ مٹھی دندہ کی سامانہ وئے کیا  
 مولوم گزہان شیرہ بندہ پٹھو چھینہ زو  
 پھیران چھکھ وارانہ پٹھہ وارانہ وئے کیا  
 زلہ لارہ مسچہ وارہ زمان چھکھ اڑہ غارہ  
 شل چھے رتہ پینہ مل بورت دمانہ وئے کیا  
 آزادہ ونان آسنے کیاہ ہیندہ تہلمان  
 رنداد سہغن چھکھ ونان شہر وارانہ وئے کیا  
 ہا لولہ رستیو لولہ کی افسانہ وئے کیا  
 دیوانہ گیتو بوا الہوس نادانہ وئے کیا  
 (۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

## غزل

نادان لوگت پانہ صاحب خانہ وئے کیا  
 ہمانہ تھاو تھک خود غرض بیگانہ وئے کیا  
 نادان سپن وارہ چانے پوشہ چمن ددی  
 چھکھ پوشہ بہتہ پانہ ترہ باغوانہ وئے کیا

ہونکھ سوڑہ گڑوہ ذی گاسہ تکرار دیکھ کر نکل  
 کھ شالہ مارن وارہ آتشخانہ وئے کیا  
 اکھ سوڑہ رستہ ساز وایان ڈاکھ زندن  
 بیمار زن کرہ سادو کھک اہ جانہ وئے کیا  
 رشی ڈنگن سہو جبرہ ماران سوڑہ سامانہ  
 رشی فوط پھلین چھکھ ونان دوانہ وئے کیا  
 ریکہ شاطھس کھ چھکھ واران کھٹان  
 بیتاب گمتہ تریشہ ہمتہ نادانہ وئے کیا  
 پاتالہ پیٹھ ژھالہ نیمتہ آسانس تام  
 وئے پیٹھ نہ بیان پان پنی پانہ وئے کیا  
 جانانہ پنی پٹھ ژرہ ژھاران خانہ بخانہ  
 رشی پانہ کئے چھکھ نہ ہا نادانہ وئے کیا  
 دیندارہ پرہیز گارہ وئے چارہ پنی کرہ  
 چھی نالی گمتہ وہمتہ کی زولانہ وئے کیا  
 اٹھ ڈیڈہ چانے نیاس پھولامکھ گنگ  
 اٹھہ شانہ کوتاہ ڈیڈہ ٹھک انسانہ وئے کیا

آزادہ ژہ استادہ کوہستان پھتر پتہ

حاکمان چھس فولادہ کے انسانہ وئے کیا

## غزل

بے سوز دل بنی کیاہ سوڑہ کہ ترانہ والے  
 لوہس مخولہ موکہ لوکھ بہانہ والے  
 بیتخانہ رشی بناوٹھ کعبک بناوٹھ ژراوٹھ  
 گیتا پکیاہ خطا کوہ وئم قومہ راوٹھ

Imp.

تقدیر میں تڑپا نئے تہ میر میں تڑپائے      تڑی رنگ تڑی زمانہ وہمہ تڑگانہ والے  
 نے دل نہ سوز نہمت ڈراکھ دینچی علم مسیتہ      امہ کھوہ تڑکیا ہ قیامتہ آخر زمانہ والے  
 جاپان تہین کمرند مکہ تہ مدینہ کمرند      مجبور زمین کمرند ما آسمانہ والے  
 بوزکھ عزیزہ سند آہ لوزان چھ سور دنیا      سنگین یہ چون دل کیا دگین مکانہ والے  
 یس چاند عائبہ با پتھ راتس دوسر ہمنان      کوہ چھ کھران تہنر کتھ مغرور خوانہ والے  
 کم چو نہ گچھ کران چھکھ قانون کفلیس      عدل کی مکانہ لومہ تھ رحلہ دکانہ والے  
 آزاد اکھ ذرا ڈراکھ گتخ شوم بیباک      عرش جگر کوہ تھ جاک فرشہ ٹھکانہ والے

بے سوز دل بینی کیتاہ سوز کہ ترانہ والے

لوس مخولہ مومو کہ لولیکر بہانہ والے

## غزل

کیا ہ روزہ پردن ڈھایہ ڈھایہ سوز جگر میون

کہ پھیر سبزی لولہ باغس نیرہ یہ شہ میون

گھر کو تہ دینکو نیزہ تہ اہر نیزہ تقدیر کو

بے کپنہ آستھ ڈالہ کوتاہ سپنہ سپر میون

لولا دژو پیم نار ژولم خون جگر چرم

از نام ژیه روس کاتبه برده نه کین پیوند پر سر میون

تل میا ذی پان ساره سمیک بور کلس پیچ

ملکن تر فلکن لرزه دوته دیشته پر جگر میون

ظالم تر جاہل در اس پیزی پاٹھو پیوس نہ پائیس

چھنہ کاتبه خطا اکتھروئن نتر دانہ سیر زمین

نہ رادہ نے آدیس کنیر چون گنرس مژ

بشترن تر مژن زہر کھنہ پیوٹھ لوگ پر شکر میون

پیم عقلہ ہندی زولانہ بہ کچھ پاٹھو ڈیٹھ در اس

یا زانہ پر میون پان نتر دانہ مژ زمین

پیلہ لولہ چو دیدو میہ حسن تیز نظر تر آو

لچھ پردہ حیران ژاوتیر کر پاٹھو اثر میون

شوی تر دانکھ پانہ پنن شان خمدہ دانی

پچھے کیاہ ژیہ مژوم زمین مژن یاون تر بحر میون

دُورِ نو و وطنِ شہارہ ہندی پاٹھو پانہ یہ آزاد  
تیلان پانین خانہ مالین چھ یہ زہر مینون

## غزل

میٹھے دلولہ پادہ کر نوجوانو

شکایت نہ کن ہنس نہ کر نوجوانو	ژہ کر پادہ پینے جگر نوجوانو
ژہ چھ دھم پیوست یہ تاریم ہاریم	ژہ اکھڑ صایہ پینے سہل نوجوانو
تھدین آسمان بڑین خاندان	چھ چوٹے تھڑ تہ بجر نوجوانو
یقین پادہ کر انقلاب قدم تل	طلسمات دھیکر فطر نوجوانو
مگر گنڈ قدم تل یہ دم چھی غنیمت	سفر زید پٹھے دودھ سکھ نوجوانو
ژہ دودھ روزات دہنن کوٹھین	پن نیاسے پانے انزر نوجوانو
چھ زندر روزن زوس گنڈ ہاکر	سبق زندگی ہند ژہ پر نوجوانو
مور سادہ سنطواریتارہ ہم	یہ چھ زندگی کیت دھر نوجوانو

چم آزاد چائے دھکے دولاہا کہ

پتھی دولاہا پادہ کر نوجوانو

## غزل

پڑہ شمشیرے گندہ ناکر

پڑہ پتے رزہ لم گزیرچہ دیرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکر

زندہ متان زندگی پھیرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکر

دلہ دیر ہلہ وزہ پختہ نو پھیرے دولاہا تیرے سندھوئے محشر

سہو گزیرہ شال پیٹہ ڈورہ قل بیرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکر

برو نظمس پتہ پتہ پیکہ دیر تیرے پاندہ تر بروٹھ کن نظراہ کر

کھنہ منز ماگزہ حکمہ نیہ پتہ دیرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکر

مردی چھنہ سمن و تھرون ہیرے زندہ بچو لاہ گزہ دارہ تر ہیر

سمنہ سیرہ لاہ گزہ تھرونہ کدہ دیرے پڑہ شمشیرے گندہ ناکر

گوندیچے نو گنت شوہ دار شیرے بالا دیرہ پیٹہ تیرے ہیر

ابر ستر ابر کیاہ ڈھرہ کج سیرے      پڑہ شمشیرے گندہ ناکر  
 پیمختہ کار محنتچہ دیرہ تیزیرے      دوسہ منز سوزد رس نیریں شر  
 آہ کوت تیریشہ ہوت پھٹہ ماکیرے      پڑہ شمشیرے گندہ ناکر  
 دارہ دھچھ اچھرن دبرہ تیزیرے      پڑہ ہک چھنہ آزاد رس ڈر

موختہ چھنہ شبہم فطیر اکہ زیرے  
 پڑہ شمشیرے گندہ ناکر





# آسمان کی تار کھ و نان انسانس

(یہ نظم کلکتہ کے تازہ واقعات میں کر لکھی گئی)

ژیہ او سکھ گاڑ جاوےک نوہر لوگتھ نار انسانو

کر تھ انسانیت بدنام ہا بے عار انسانو

محبت باگراؤن رکیت کر یونک قوم درتن پاؤدا

ژیہ لوگت دین و ایمانس کرون باپار انسانو

تھو پونے قوم درتن پنہن جزانن مٹھان مڑاؤتھ

ژیہ او سسے باگراؤتھ کھیتون نیوک شہار انسانو

کٹنے عالم، کٹنے آدم نمس سستو ماز مازس نم

یہ کمر تراؤ ہی دلس اندر دوہی ہند نار انسانو

بنیوک درمک تر دینک قلم نہ دینک نم درمک غم

کران انسانیت ماتم در چھت چاڑی کار انسانو

پزیا دین سپنہ انسانس تھس دپس تر اپمانس

کران کورس تر یکانس چھ یس دو گیار انسانو

کوڑھتہ فتنن فسادن ناو دید اُری وطن د اُری

وَنان یَختہ چُھک ژہ بید اُری پر چُھے خمار انسانو

دِستے بزمِ پنیوپی کار و دوان چُھک قسمتِ کارو

تران چُھک پرانوی تارو لُگی کتہ تار انسانو

دِلس منز اضطرابہ چُھے حُبان ہند حبابا چُھے

پہ سورے میوٹہ خابا چُھے ژہ گڑھ بیدار انسانو

جگر یارن تہ غمخوارن رفیقن دوستن یارن

جگر کتہ پٹھو کترادن ژہ چُھک خو بخوار انسانو

دوان چُھک پنیوپی باغس ژہ مؤلن دردت پُترن <sup>سنگ</sup>

گرس پندرس ژہ چُھک پانے کران لُہ پار انسانو

دِستے ہاؤتہ ژیہ آذدن چُھک کتہ انسانہ سُد آذن

ژہ نئے کن تھادہ ہس نادن گوہ بان چُھے بار انسانو

# دلک ساز

دمن عالمن ہمند غم و غم مٹا دے دلک ساز

آوارہ گمتین عاشقن سنبہ لاوے دلک ساز

کفر کو تیر دینکو تیر لایم میسر شکارو

صد پارہ گوشت پسند مسیحا بلور اوہ دلک ساز

غم چھم میہ پیٹھو سندرہ شوق پرہ سیتارہ دزان چھم

کن نے مسہ دلبر تھاوہ میہ مار اوہ دلک ساز

اُفین دھتکہ پیم ہنند رہ موچہ ساوہ دیسدارو

سارہی اکی آوازہ سستو دزدہ ناوہ دلک ساز

تس پوختہ کارس پتھہ بہ کرہ ما جان فدائی

یس گاڑ جارجہ تارہ گنڈ گنڈ گنڈ تھاوہ دلک ساز

مستی تیج کرہ نیتند رہ ہستین غافلن بیدار

یید جوش لوک ہوشہ سان ورتاوہ دلک ساز

یُس ہوش تھاؤتہ روزہ کنو بوزہ دِلک ساز

جوش اندر یس او تمس راوہ دِلک ساز

ییلہ پادہ گزھن زندگی ہنس ساز دین داک

نلہ تراوہ زیرو ہم تمس ہنچھناوہ دِلک ساز

یُس تارہ لو لچھ ضرب لایان کارہ خم درتہ ہیوٹ

تس بخودی ہنتر میٹھ نیتہ پادہ دِلک ساز

آزادی ہنس سوز لوکٹ میوٹ آزادس

خاموش روزتہ عالمس بوزہ ناوہ دِلک ساز

## غزل

روزہ ہے ساقی سہ دلبر بوزہ ہے افسانہ میون

بے وفا بیگانہ لاگان آدنک جہانہ میون

کینہہ پران کفر کہ ترانہ کینہہ چھ دینک دم دوان

چاکی لولن روچھہ یو داغ و نشہ دامانہ میون

کنو کیس بائس پچو لم گل چھس وچھان لوکٹ ہار  
کس میہ دشمن دوست و نہ کس کس پن بجانہ میون

چھس گز پکان د پچس رگن منز خوانہ کنہ لوکٹ جنون

ہوشکین پوشن کران گتھہ بسبیل دیوانہ میون

تھاہ میہ لایم حسنہ کین تے نو لوکین سو درن اند

جس نہ تہہ کنہ جایہ ڈیو ٹھم سے مولل دردانہ میون

چاند ہوسہ رنگرنگ ٹھکوتر لوکیر وہ کران

پنیشینی ڈھالین تہ گرائن موت گومت گمانہ میون

کافری ہندو جامہ لاکتھہ کامہ دیو تو بہ عاشقہ

پردہ میانین دردہ چھس کسہ تہ بختانہ میون

دورہ ڈچھو ڈچھو ڈچھو ڈورہ ٹوس چھس چھوان ٹون بگر

میڈنسی پنجرس رفیقہ ہیوت لڑن زولانہ میون

چھی میہ نش مس بانو ڈوس پمانہ ڈوس نوو شراب

تہ او سارے پرانی مسی چھاو ادہ میخانہ میون

اولہ تیر لکھ ظالمین اچھ آب دیکھ زہرہ ستر  
 زانہ آذان جگر یاسینہ بریانہ ریشون

## غزل

یُس دردہ نیتان مردانہ قسم تراوے

اہریزہ، نیزہ، خنجر زن پوشہ چھلے چھاوے

ولہ ویر گندان جاتس نیران مژ ماڈانس

یتلہ شیر نیتانس دم نیزہ گردن تراوے

درداودلیرن مہند کیاہ زانہ سہ بے چارہ

یُس گزراپ لگان آسن ہستہ آسہ کھستہ کھراوے

نیمہ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غولہ لامی ہندس

استادہ جوانر دس یُس لولہ پتھر تراوے

یس پایہ پٹرس ایمان انسان گنیر یکسان

سلاٹ، چڑا، طوفان، تاران تہنیزہ ناوے

پیشہ نادر ترٹن ہندی پاٹھو اداوہ کوہن بالن

صبحکہ ہواوہ کی پاٹھو پوشن دل پھولراوے

پڑکتھ دیشہ انسانس پنہنس کہہ بیگانش

ہیندس ترسلاش ونہ ماتر ونن راوے

آزاد چھ کہ دینہ ائینہ قسند سینہ

پڑچھہ کاٹہ سہ بے کینہ صورت پنہن راوے

## غزل

دل ساڈی مہ کر غلکین تقدیر تھبکن والے

افسانہ پڑن واسے دیوانہ کریان والے

تقدیر چھہ انسانس نیرمن مثر مادانس

یس توگ تہ گندن جانش بیچارہ گندن والے

گندہ کھے دل کس زار اس ادوہ گندہ ستر دلدارس

پیشہ شورہ تو پچان نارس دہہ پانہ پیمین زالے

وہ فقہ پانہ پن سٹن کر بن پانہ پن رہبر

اوتار تر پانہ پانہ ایوان اسی پختہ گالے

دو گنیار چھ پیلہ مطلب پوزا یہ نماز ہند

سوزس یہ پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ

اپنے س معمول میں کھالان میں اسے پیرس گالان

مردن پختہ نا انان پختہ پختہ پختہ گالے

بائیس دشمن گو بے خوش خوش پختہ پختہ

کیا ہونے پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ

انسانس پختہ نعمت گتہ پانہ کران قوم درت

روہ پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ

پیندس پختہ پختہ پختہ پختہ پختہ

زان پختہ انسانس پختہ پختہ پختہ

تس در در غزل خواش صحتیف ہزار افسوس

پس خام خیال پختہ پختہ پختہ پختہ گالے



حاران گوشتِ حضرت پھیران خود دہنی ہوتی

پر ہتھ کانہہ چھنہ بے غارت ایمان میں زالے

کس سازِ دیکھ دایانِ یم ناد کس لایان

آزاد ہمو انسان اکتہ زیر و بس تالے

## غزل

دیرن سیر تھا دکھ لے گزری دل تے جگہ پاؤدا

چھ صحبت بُردن ہنری کران و سوس تے ڈر پاؤدا

گلن منز چھکھ ژہ تراؤتھ لہ بچیاؤتھ جملک بستر

گلن تر گلشن اندر گزہان چھا شیر زر پاؤدا

ژہ ووتھ تھا لاسے سوزس ماو لو پرتیہ جولانی

یمن بے سوز لہرن منز ژہ کر سوزیچ لہر پاؤدا

دڑتھ یم پنجرہ تر زولانہ پین چانی اکی شعلہ

دلس منز جوش ایمانک یقینک سوز کر پاؤدا

غولامی تے گداپی ہند محبت زہر قار ہے  
مہ بن احسا بکے بندہ ژو کر لوک اتر پادا

دتن منز چھکھ خمہ دا ژھاران ژھاران رومت پان  
وئے یتیمہ ستریکھ پاش گڈن کر سوئے نظر پادا

غربین ہند جگر تر دل بزان یم کیا زہر سخن پیچھ  
امیرن ہند خمد این تم تہ کرؤ مٹو آسو اگر پادا

چھ قہ درختہ خاص انسانہ تکان سائن کرؤن منز  
ژو وہ تختہ لاگ پانہ آدم گر ہتو منزہ ساس کر پادا

ہمارا جن تہ راجن پیچھ پیمو کور راج تہ شاہی  
یتیمی میترہ تہ زمینن وئتہ کرؤ ناتم حبس کر پادا

ژو میرے وایہ اے آزاد بے پردا ختمہ ایس من  
ہنرمند کس وئی پاش کر تختہ میلہ بے ہنر پادا

۳۸۲  
غزل

یس نادرہ ترپن ہند کر پائے ٹھٹھ پان سوزہ پینہ زالے  
 تف کھارہ بیابان زھوہ مارہ کومہن والے  
 چھے قبلہ پنن ہوان استادہ گئے ہند شان  
 برخاک زئیہ ترودو کھ پان چالاک نمین والے  
 دین سجدہ چھہ پتھناوان یود بند گئے ہند فستہ  
 "سوزس بہرہ بخشا پیش بیہ ترور کد بختہ والے"  
 گزشتہ تراوڑہ ہم دابہ گورن تر ملن باین  
 "دل ساڈی نہ کر غمگین تقدیر تھیکن والے"  
 قانون زبان بندی منز خانقہ پن سوزہ  
 تتر چھہ نہ سوزہ خندانہ قانون تھیکن والے  
 گو دورہ رستمکاری درالے عاشہ نشین ہند و دودہ  
 منحوس سیاہ تارک گئے زھاپہ سند مانے

کیا ہلاو جلاک نورِ مونہار بنن مجبور

بے تاب گوشت آزاد کوتاہ یہ رسمِ ژالے

ہیں ایک مسودے میں مقطع یوں درج ہے

یا ہلاو جلاک نورِ امہ شانہ و سنِ مغرور

نتہ حکمِ دہ آزاد نس حق چون سہ نکم والے  
(گنجویہ)

## غزل

مخملن مژ خموش دلاہ آتش زبانہ آسہ ہے

بورہ ناواں سوزہ سان لوک ترانہ آسہ ہے

بلبلن ہند آسہ ہر حقن دل چم تاہم خموش کران

ہردہ کاوہ دردہ نیہ تلمت طغانہ آسہ ہے

سیم و نان اُسمو تہید مسلمان باہی بارہی پانہ وانی

کیاہ تبم نیشہ بیتا کھ کاشہ ویداہ توہرانہ آسہ ہے

قہر تیں بیون تھون بیلہ آسہ ہن ملت تہر قوم

پر تھہ اُکس بیون بیون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

قسمتس یا خاندانس پر تھہ اکھاہ ڈیڑھ عظم سوار

برہ نہہ پکان پیر نہہ کوٹھو کاٹھہ نو جواناہ آسہ ہے

کھاڈ جاراہ آزمودوم ژاڈ مالن پھیر پھیر

واسے تہہ نیسان بنہ نک امتیاناہ آسہ ہے

لولہ والہن ہوشہ ڈالہ لولہ رٹو ککھ وائل آسے

زھرہ کھاٹو امہر خوتہر چادان ہر باناہ آسہ ہے

زندہ دل عاشق تہہ کرہ ہن بندہ نہی سہو بندگی

بندہ گی منہر زندگی ہند اکھ نشاناہ آسہ ہے

نیرہ ہا نیاس لاگتہ فیرہ ہا تمہنی وٹن

دوستن ییتہ دوستی ہنہر پارہ زاناہ آسہ ہے

کیتو جو پچھ ہتہر ارہ کیتو گئے آسمانس کن دھن

لامکانش پیچھ تہر دیارن ہند خاناہ آسہ ہے

کیا ہ وُنان آزاد کس ہوزان تم کو بند کریم وداکھ  
زانہ تہ لیکھان زلف خاک داسنا تہا آسہ ہے

۲ جنوری ۱۹۲۲ء

## غزل

دردِ کُناریس لہ لہ مٹز لہ وان روزنہ پردن زہاے

تیرن تہ نیزن سینہ یس داران کھو تہ گز کیکہ و نہ کرایے

کس کیاہ کرہ ہن پھند باز ترہ ہن امہ خوتہ زورہ تہ شورہ

لو لکو آکو ضایہ چھم سینان امہ ڈولچہ مٹسہ رائے

چھم کہ لد پائس نوون چھم تراوان زخم خون گوم جاری

زہ کال و نئس راہ چھم کھاران امہ خراہ تہ کرہ نایے

ریتہ کول و اترن مولہ موہ مجہ و سرن تلہ کتر چہ مس دورہ

شینہ کین بالن چھلہ چھلہ والن سونت کالچہ لکڑاے

نیہ نیہ کرہ وون مال کوٹ کال پیکہ درمہ گہ موہ لہ ایز کہ وانہ

سرتلہ کہو چہ پیچھٹیلہ کھالن مولہ تلہ و سرتلہ مایے

لوگ نارینیکہ شعلہ گرہ ماران زھاران پسنے آدن

ظلمت آره پل تمہ نشہ تھادن وارہ زن بر بڑی لایے

مندہ چھان کیا زہ چھکھ لولہ دیکھلین تن دار ہا وطن دارو

گھر کہن نیان مہ کی لہجہ بیکہ لیلان ادہ ہما سے

پیم چانی پرن چانے دہ سستو زھوہ مارنہ درایے سمیس

شر سندی پاٹھ چھکھ پنہن زھان کھوان بے پروایے

سہ رگچہ دودہ کو لہ زہ تہ زہ تہ دودہ میون چھنہ شروان

پنہ زہ تہ آرس اتھو ویر ناگس لنگاپہ تہ جمنائے

نیکہ مادان پوشہ وئی پوش فو لیمہ درشنہ کے جو شہ

لنگاپہ زہ لہ آو مژ راوین گو پیہ منہ منہ مہترائے

مہر گوم پیہ گاٹ جابر کہ دفتر کعبہ چھنہ مہترائے دور

لوکہ زہا ہالہ آہ قور انکو ڈینٹم منہ گیتائے

وطنک سوز لوگ میوٹھ آزادس تراون ساری ماوس

باغچہ مسولہ کھاسی مہتر پران اسہ کن پیہ پیہ نایے

۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء

نوٹ: ایک نسخہ میں یوں درج ہے کہ کعبہ تہ پیہ مہترائے نایے (گنجی)

## غزل

بے لالہ دُندے لال بے نو زالہ جُدا یی

بے لالہ ساس مِلتے نیرہ کرے کاسہ گدائی

کس بادہ پنہز دادر کس ماوہ دیکو آخ

یُس سترِ اوسم وعدہ تہس چھم نہ وفا پی

پڑتے کاشہ پنہ کینہ چھم آنہ دلس تھالے

ہے لالے مہ روز تھاپہ پنہ سپنہ صفائی

ہیم چائے بختاوار ساری میاں زور اوار

کینہہ چارہ پنہ چھس نہ و پھان صبرِ دہائی

انصاف چھے نامیاں تیرہ موصوم عیا لک

ہے لالے بے پرواہ یہ کیاہ چائے خود آئی

چھم ناٹھو جگہ پارہ مران فاقہ اچھن تل

بیگانہ کران عاش کھوان میاں کمائی



چھک چون دُوسے اوت تر باقی یہ تر چھک میون

بئیہ و پھتہ پین خوش نہ دیوان میاں بجائی

یُس کا نہہ تر بوزان لول تر دوس چھ کئی کتھ

سُ چھ ناز کران نازہ گلاہ مشکہ ور آئی

گد رُن تر بنن بوز کتھاہ کس تر بننھ آو

زانن تر وین زانن دُنو زان عطائی

آزاد پر کس سنگد کس ستر گئی کامم

پنر پامھو چھ راوان چانڈ ساری جان فدائی

لے غیر کشمیری حکام اور حکومت کی شکایت ہے۔ (گنجو)

## غزل

یہ غزل ہمدونوں کو اپنے حال دار سے آگاہ کرنے اور غیر ملکی حکمرانوں کی لاپرواہی سے متعلق ہے

(گنجو)

گئے پرداز طوطس بلبس کاوس تر شہبازس

ولیکن دُچھ تغاوت کیمش پردازس تر پردازس

عذابِ کج تیز طوفانِ ڈراں پھالولہ دیوانہ!  
 مہتس زنجیرہ زولانہ چھ شوبان تارہ زن سازس  
 کھن ہندرس الگ چہراہ دیکو آلو الگ چہراہ  
 ہشرچھا گرتے گوند اُسٹھ ہمارا جس تہ مہراڈس  
 درلچ آواز پانے سوز پانے ساز تہ سنطار  
 سوخن بازی رطمان دامن گہرین وارلس خموش آوازس  
 بہان بیلہ زندگی ہند ساز واین وارلی گوشن مثر  
 گرہان مشتاق بوڈن وارلی سارنگس تہ شہناڈس  
 کران عشق ہوس بدنام لوبیا عاشقن ہند دل  
 دوہن تارن ہندین یارن تہ سازس ناز و اندازس  
 وچھان مغرور پاش کُن زمانس کُن وچھان قند باز  
 نظر پچھتہ ساعتہ آسان زندگی کُن رند جان بازس  
 مدانیری ڈیڈ نیش پانس نہ مثر کابس نہ بت خانس  
 دوئم ہیندس مسلمانس دن گوتھ محرم رازس

ہرآن کمرور و پیشہ زورہ والہن زور تہ ہمت

کران تیزی تہ گرمی شتراکہ پیلہ نرمی و بھجان مازس

خطا کیا ہے مجھے تیری اسے ظالم بڑ چھس پائے نہیں قابل

وژان پیلہ جانوارن دون یوان و طہ تیر اندازس

تیری نے خوف خود ادمے خود ایس کو نہ ایوان عار

خود داندی تہ چائی پٹھو زاگان میا رسی مازس

پہچس بے عار تقدیرس نمٹن زانہ پھم نہ دل مانان

تہ ہارک خون دل وڈی وڈی بڑ لاگا چو نہ دروازس

دیک کو بازمی گارن تہم پریشان دل سپہریک دم

حجازس ملک چینس، روم و شامس، ہند و شیرازس

فریکو زال تہ اووان او اوچن لپہ واد تہ وڈی یاو

پتو پانس بڑ طہ گڑھ ناو بے انصاف فند بازس

گڑھان آزاد گھزارن تہ یزد سیرس پھم یارن سیرتو

نظر تھا و طہ تہ کن دائر طہ پھم آسان دروہ کس سازس

## غزل

دُورِ ندو چھ مُس بُر بُرِ زخمِ شپن تہ پیمان  
پیائے اُلفتک مے چیتہ کرو گتھہ لولہ میخان

چھہ از جاناہ ساقی پانہ لوک مس بران کھاسن  
کوتھہ پُراو ناؤتھ پان تراؤتھ زلف پچان  
قمر کستور اجل، بُل، تھرن پیٹھ از چھوان بگل  
گلوتہ مسوؤ دِز چاک دامان گریبان

اٹھن کیتھہ پیالہ ہیتھہ پُراوان کہ تان حالہ نیمبرزل  
چھوہر نوگت چھہ اچھہ پُشن بنفش عشقہ چچان

بہتہ خوشبو گلن اندر ترانہ نو بہارک بار  
دشہ دہ اینجہ لولہ بر نوہن باغن گلستان

غمن منز تراؤ دینہ اڑو، ستھکارو، دلازارو

ہمو زولانہ قھاری کدی کدی کمن سٹیر نیستان

کوڑکھ تاراج ترو دکھ زھر کیان تیر یار افس

دلس منز کینہ تھوڑی بُری بُری پھندہ دین تیر ایمان

پران افسوں دادان رنگ تیر نیم رنگ جادوگر

کران آے خار گوارن صرف تیر گنہ پیمان

پرتے دو گنہار گئے رنگا تیر یکا نک بہانہ بوز

نمٹن ہیوت برہمنو کس مسلمان بڈاے بھقان

بہار کو دھوہ تیر یاون 'عید' دیدن یارہ سند دیدار

پیریاؤ کو کین نمٹن سوہرگس برٹمن حوڑن تیر غلمان

عذابہ کر یو کھڑ روزن زندہ ظالم بندگی اندر

کرن قہم رہان زو تے جان زنجیرن تیر زولان

پوان یاد الفتیکر افسانہ بوڑھتہ شاد پیمان دل

چھ سوزاہ یاونک آزادہ چاہن تازہ افسان

۲۰ فروری ۱۹۹۷ء

## غزل

بود الهوس دیوانه لاکن لولہ دیوانس پڑیا  
 بر آری سندی پاٹھو داگ ہیئو شیر نیت انس پڑیا  
 بیسمو گمان پھاس ترا و تھ پانہ داؤڈ ٹوٹ نم تو مار  
 ناز تھ پیٹھ کاٹلس ہیئند س مسلمانس پڑیا  
 بیسمو یقینن کپنہ رستین بارہ نین دھون کو جڈای  
 سپنہ دارن وننتہ تھ دینس پڑ اپمانس پڑیا  
 دین یوڈ مشراوہ یکسان کافری تہمہ فہمہ تر جان  
 ہاڑو لاگتھ داغ تھاؤن پاک دامانس پڑیا  
 کافری دو گینار تھاؤن دین داری گوہو گنہر  
 نفر تہج اہن ملہ ورنی دردہ پیمانس پڑیا  
 زندہ گی کیئت دہر قاتل بندگی شرمندگی  
 ارکھلس دین سگ برون گوہو منز گلت انس پڑیا

کینہ کُرن کُنہ رس تر لوس بازی گارن ہندی فریب  
دُزہ داوس، گُردہ کھوڑن مرد ماڈانس پزیا

پنجرہ طوطس بیکس قمرس تر جلد سی کیت گران

دل ہراون سختین اندر سوختن پزیا

سہہ پکان بے دایہ برو نہ کن شال و چھان پھیر کر

موتین پیٹھ موہ دہ لاگن زندہ انسان پزیا

گاش اُسٹھ کیا زہ چٹک امانہ امانہ پکان

دین بزد بیمار ہندی پاٹھو مزار اوس جانس پزیا

لامکا بکو قصہ فق و فحش یاد موشر و فحش وطن

شینہن مزار واد مینن صاحب خاش پزیا

دادر لہ آزاد لہ وان آسہ کانہہ ضرب جگر

زادے الزام دین پنرس تر بیکانس پزیا

(۲۰ جون ۱۹۴۳ء)

۱۔ دوسرا مقطع بھی ایک جگہ درج ہے۔ چھپے نہ کانہہ چیزاہ لہم دایہ منکان لے آسان

بے سبب آزار دین آزادہ نس پانس پزیا

۲۔ ایک سونے میں غزل کے ساتھ یہ شعر بھی ہے

قہر تن چھپے خشت پرواز کرنگ دلولہ تر ہاپہ روڑن مے پیٹھ گیتا پر قہر آس پزیا

(گجرات)

## غزل

بے دردم تر دل سو دردم مینہ چون غم صبر گز جستم کیاہ  
 گوکہ مارہ ہا بیمارہ خبر چھے نہ ویم کیاہ  
 بے دردم پر کس پردہ پہنچے چھے زنیہ اچھن پیٹھ  
 فونہ چھے نہ ایوان پر تر پنن ماز تر نم کیاہ  
 انسان دچھم دل بران شکہ تر رنگس  
 انسانیتس نشہ عرب کیاہ تر عجم کیاہ  
 یس دین پیمتر تراوہ نیتس در پاوہ بیدارن  
 تمہ دینہ خمت تر بھنگہ تر آفینہ چھہ کم کیاہ  
 ہارندہ زنیہ چھے زندگی ہند پر سفر زیڈٹھ  
 یس یات سفر آسہ سہ سٹھارہ قدم کیاہ  
 لچھ پردہ تر بٹھتہ بروٹھتہ چھے زنیہ خود آئی  
 لچھ بروٹھتہ یہ اکھ پردہ تر بٹھتہ خوف تر عجم کیاہ



ماران سودرہ لہر، ہموان غم نہ بھٹھن ہنس

سائب و چھان کو نہ چھ ستریرتہ جھم کیاہ

دیندارہ یم چاڈی کار چھ یوڈ اصل حقیقت

ادہ ونہ آہیز، بازو، زب دھوکہ تہ برم کیاہ

لے یہ نظم "دستا" میں بھی شایع ہوئی ہے۔ قلمی نسخوں میں مقطع بھی شامل ہے۔  
مرنگ تہ زنگو قصہ دان پیرتہ درویش

آزادہ بن آزاد مرمن کیاہ تہ زنگو کیاہ (گنجو)

## عالم عبرت کا ایک لمحہ

گڑھان چھم پارہ پارہ جگس ڈیہ کن وچھت دلقرارہ میانے

بہارہ میانے تہ باغ میانے مجارہ ہتہ لہ کر چارہ میانے

چھوان اسس بچانہ آسے ہزار دستہ میانہ کاشے

دبارہ گرہ تارہ کرتہ باشے بہ وارہ چھو لہ ما بہ پارہ میانے

گلا لہ ناوس گلے بہ پاری کنڈر بن گوسے ڈیہ گمہ ماری

میہ کن بیہ سکتہ سہ مہ ماری ارادہ میانے قرارہ میانے

زہر عارہ بر شو بیمار چشم و چھان کیا چھک میہ دارہ دارہ  
 بیکیہ کرے بیقرارہ پانس لگے چھ کیاہ اختیارہ میانے  
 وندے پنن زو لگے بہ پاری چھ دیارہ ہی ستر یار ساری  
 دھاکرہ ہم یا دوا میہ کانثر شاہ دیم تر کہ اعتبارہ میانے  
 میہ اچھ اے نیم ودان تر ریوان وداکھ دیوان تر نالہ دیوان  
 چھ کر خود ایس تر عارہ دیوان زھر لو اٹھو دارہ پارہ میانے  
 جھکھنھ تر جو اٹھ کر مٹھ کٹھ، نصیب میانے یہ غم تر ماتم  
 شراب خان تر وازہ وان چھ زندگی کارہ بارہ میانے  
 برٹھ دیوان بانہ رتھ زمانس فرٹھ غریبس تر ناتوانس  
 ثنا بودان ماک جہانس، ہران کیاہ چھس ددارہ میانے  
 نین تر وارن پھلے چھ لچھتر اما یہ تھر میاڈی کونہ پھو بھرتھ  
 بہ زوہ ہندی پاٹھ کاڑاہ گچھتر زو کنبہ پکھنا بہارہ میانے  
 غریبہ سندر دموہ تر کالی فرن ہوس تر ارمان تھند تر نیرن  
 ولے غمکو جامہ و لبتھ سون پھیلان آسن مزارہ میانے

دو چھمکنے تم دورہ غریب اس غریب کیا ہ بد نصیب اس

ژہ وارہ آسم تو وارہ دو چھم یک شفیقہ تر غمگسارہ میا نے  
۳ جولائی ۱۹۲۳ء

جے معلوم ہوتا ہے کہ غزل میں کئی اشعار پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

## غزل

پایس پتو انسانر بے پروائے ژہ مولاگ

متانہ چشمن سورمہ کنے ہاے ژہ مولاگ

دہموگ کو زرد کوڑکھ دردہ گلابہ

شہپازہ بڑہ مارہ ہمنز فرکہ راے ژہ مولاگ

مچھک شیرنستان ملکہ لڑہ جہان س  
بیرن بھٹین تل شالہ سندر پاٹھو ماے ژہ مولاگ

سیلہ سوز آسہ کو نہ مار کھ لہرہ سو در کر پاٹھو

زانہ مہ پٹن سپنہ گز کہ چر نہ کراے ژہ مولاگ

چھک ابر رحمت آڑہ کون زندگی ہنسہ باغ

نکرا یہ کر کر کر ژہ ہا یہ ہول ژہ ہول دنیاے ژہ مولاگ

چھک سجدہ کران آسمانِ خاندانِ کُن

ذولائے پانس پانچ سرتا پائے تہ مولاک

دنیا پین و اُمران کوز تھن شینہن لاریو کھ

موتھس تہ مانگنہ گاڑہ ہنر بسلاے تہ مولاک

فلٹ نوٹ:۔ یہ پنسل سے لکھی ہوئی نیم محوشہ غزل شاعر کی نظر ثانی سے  
مردم رہی ہے۔ (گنجو)

## غزل

لاے مجھ تیج کمنہ ملک خودا شیکار کر

روزہ مجھ تیج کھقاہ سوز دس مہ عار کر

ہردے وزے تہ دل مہ مار یہ چھم پیام نو بہار

تازہ گلن چھم انتظار تازہ دیکھ بہار کر

بزم تہ فریب چھم دلف و خم ناز و ادا تہ مائثرہ تم

زندگی مہ کر ستم دندہ ہن تہ عسار کر

زون میءِ وارہ چون شان، لون ازل تر لامکان

نشہ محبتس دیپان؛ عقل تر گاہ حبار کر

عشق ڈھٹان تئہ نار حسن کران انتظار

ڈھاپہ مہ تھاو پٹن خمڑ ضاپہ مہ لوہ کپار کر

زانہ بچارہ بندہ کیاہ لول بڑن سہ ویندہ کیاہ

بندہ گین خمڑ شادن زیادہ مہ اعتبار کر

توش ڈہ "دپہ" اُلفتس پوشہ ورس محبتس

"بوڑہ مہرتس" قیامتس زیادہ مہ اعتبار کر

نالہ رٹن ڈہ بالہ یار زار وٹس انس ڈہ عار

وعدہ کرسی سہ بار بار زیادہ مہ اعتبار کر

پرون فسانہ کفر و دین پاڈہ ڈہ کر کٹہ یقین

زان زمانہ گڑ تر زین پان ڈہ اتھ سوار کر

عرش تر لامکان چون، دیرو حرم دوکان میون

نوو چھ لکھن مکان پرون اڈنہ بگاہ پہ کار کر

پردہ ز ششم مینہ لچھ تہ ساس چون بجز بوجھند اس  
از بہ ز شطحتہ پر پردہ دزاس ششم زہ کر خمار کہ

از چھ مینہ یاونک حباب، از چھ مینہ لولہ اضطراب  
کھنڈ کر کم گہ ناہ ثواب اتھ زہ بگاہ شمار کہ

آزادن پر ساز و سوز تازہ بتازہ وارہ روز

شعلہ تر ناز ز الہ و ن دل تر چلک تیار کہ

۱۔ طبع شدہ غزل صرف شعرا ۱، ۲، ۳، ۶ اور ۱۳ پر مشتمل ہے۔ باقی اشعار قلمی بیاض  
میں درج ہیں۔ نہ جانے کس وجہ سے شاعر نے ان کو قابل طباعت نہ جانا تھا۔  
(دیکھو)

## غزل

گنوز معینہ ییلہ زون انسان کتہ روڈ نفرت وحشت کیا

یکسان زانہ تھ دو گنیا تر او تھ دنیا داری تر غربت کیا

گرہ پکے ناؤن شو بہ گرہ والہن یس میتھ لازم تس نتیجہ بوگ

بے انصاف ییلہ لوگ خانہ دارن شری تر باز کر کس یزت کیا

پوشه تهر توشن طارین تر پوشن، پوشه نال آسن پنجرن منز  
 باغ آسہ چھاؤن پائشرا لکھاؤن امہ کھوتہ حسرت عبرت کیا  
 جگر کہ خوابہ ستر سنگ دزہ پوشن کر دیکھ ادہ پوشن لڑ گتھ  
 بیتمہ ستر ہول گزہم لولہ دیوانس تھتھ یارانس لذت کیا  
 کلہ پیلہ ٹھاسن ہیوت ولہ وپرو براندن بیتمہ بر نیاسن پیچھ  
 گائل کیاہ منگہ اٹھ گاہ جارس غارت وول کرہ غارت کیا  
 کتھ کور لاگن کتھ راک دم دین دو گنیا تھاؤن وودس منز  
 سونہ کین پیالن روہ پکین تھا لین بری بری نہر روت نعمت کیا  
 مینے دیت کن اٹھ درس تر پنس مینے لود کاہہ تر بیت خانہ  
 گاہر ہوا گاہ منز بازان کر مرز یارو شہرت کیاہ  
 پتر نے کر توت جنت تر دوزخ یعنی سورے پانس تام  
 کا نہ ہند ایمسان ہیون کوہ با پتھ کھاؤن کاٹہ ہنز منت کیاہ  
 دطک برم دتھ ہیوت انسانو مارن خون انسان ہمسند  
 گرندہ ہند پاتھ موہ ردارس لان لولہ شاہ پازن غارت کیاہ

بندن چائین بسدگی ہند در شرم و پست بدن بدن مثر  
 چائی ڈرہ چھک مرہ مرہ لوگت کرہ ہک زہ تر چا ز رحمت کیاہ  
 ۲۶ مارچ ۱۹۷۷ء - وقتا

## غزل

عاشقی ہند شور و شر چھا فتنہ بازار چھا  
 مارہ کن مثر شولہ ماران دنتہ لوگت نار چھا  
 شیر مردن ستر چھک نیران ہستہ چنگ باب  
 دردہ نے دستور دن چھا باغ شاہ یار چھا  
 مردہ مادان تھاوہ کیاہ پیرن تر سادن نشو قہ  
 بندگی مثر نیزہ چھا اہر نیزہ چھا تلوار چھا  
 کیاہ کرن ہم فتنہ گر یکسا نکس شہر س اندر  
 کابہ چھا، ہتخانہ چھا، زف مالہ چھا زناہ چھا



دوله خنجر تل پوتس پتھ ہولہ سیتو گودل خراب

عشق بازی منز پران آرام کرتس وار پھیا

امو نگارن پوختہ کارن منز اشارن دیت بوجا

خشم پھیا خمار پھیا اقرار پھیا انکار پھیا

دل پریشان عقل حارن ضایہ گوشت لومہ کچا

برم دیوان خمہ شباش یارن صورتک جردکار پھیا

یس غزلخو انس پھم توشان درده باغچہ مسولہ

راوہ ران اکالہ پوشن پتھ پن لومہ کچا پھیا

نارہ وڈلہ تراوہ ردا لراوہ جنگل کومہ تہ بال

زنجہ سونہ چہ ڈنچہ روزان خانہ مول گلزار پھیا

درده سوزک مس جدا اگر گری کمتھن ہمندرن جدا

مومختہ داس سیتو شوبان چکانہ جری جری مار پھیا

ضایہ گشتھن درده باغن آب دینہ ہمد آے

کاشترن ہمند بخت پزری پاٹھوودہ کویت پھیا

پوشہ موت آزاد بیل در او چھاو نہ لولہ بارغ  
 پارو منہ کیت گل تر سنبُل کا مشرین کیت خاچھا

۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء

## غزل

برجستہ پھلے لمحو در دہ گلن از روشہ بہن جانانہ شو پیا

رو پوش بہتہ پتہ پوشہ دلس تاہراج کون نہوانہ شو پیا

مس پیالہ چمکو وہ تھ ڈالہ نمو از داد ہمہ پتہ سوز دلس

منز خانقاہن بے سؤد کون آلودہ پنن دامانہ شو پیا

گل جامہ ڈرٹھتہ آسے لولہ اندر لہ وان پنن صد پارہ جگر

عار پتھ نہ دیوان منز دلدی لدن بے در دہ کون شادیا شو پیا

گاہ کابہ گاہ بت خانہ و چم امہ کینہ دیک امہ پینہ و چم

یتھ جاپہ سہ میون جانانہ بہان تھ جاپہ تھون بیکانہ شو پیا

کہ آنہ لبین جانانہ پنن داما نہ رٹس بے واپہ ولس  
 زولا نہ کر تھ بے گانہ لکن اٹھ دین پیہ پن دیوانہ شو بیاہ  
 آزادہ مہ رٹھ داما نہ لکن وہ بھ پانہ پنن ژہ سامانہ بن  
 مہ مختار ژہ چھک مجبور مہ گزہ ہمار بنن ارہ جانہ شو بیاہ  
 ۱۵ بہادون ۱۹۹۷ء ب

## غزل

وہ تھ زندہ یوت کال زندہ و مہ ذی آسو پانہ و آئی کاسو پنہنی ریا سے  
 باغ سون راوہ روو کھر کد گاسو پیہ پیٹھ باڑی گار باغوان آسے  
 تی ہتیو چھ عائن تی کوز خاصو پانہ و آئی کاسو پنہنی ریا سے  
 سپر تہ سادو بیتہ سنی یا سونہ صناہ کوز یادون سونہ ہے ہا سے  
 خاکس سترہ مدد نو و سواسو پانہ و آئی کاسو پنہنی ریا سے  
 شپش سپنہ ییلہ دور الماسو شیرن کھوڑم ناوہ براری آسے

اپنر سِ دِجِ دِجِ کورِ اجلاسو      پانہ وائی کاسو پنی نیاے  
 بستی یں شنیاه کورِ و نو اسو      لورچ پھیلے تراؤ رکھ ہاے  
 دُور ہوی کُری پیمو خر قوتِ عاسو      پانہ وائی کاسو پنی نیاے  
 تالہ پیٹھ پادیلہ کھاری لہر داسو      شیرہ ہند اچھ پوش پُرنہ آے  
 وارہ وارہ پیٹھ سنگن جاکے کُنیاسو      پانہ وائی کاسو پنی نیاے  
 گالہ امہ کھو تر موی وال پھاسو      تہہ منزہ گاڈ روس نیری کیاے  
 وولہ پیٹھ ظلم کوہ تر بال ٹھاسو      پانہ وائی کاسو پنی نیاے  
 اُسو تر آداس یڑھ بران آسو      سہ بران سائس وٹنس ہاے

یٹھ چھ کاٹھ نیران منز پچھو ساسو

پانہ وائی کاسو پنی نیاے



# ہاوطن دارو

تن دارو وطن دارو، پین وعدہ وفا کر      تل لولہ قدم شوقہ دتن پان خدا کر  
 سیتود روزہ کمان یود، تر لگیا تر نشانس      گنہ ساتہ پر سیتو پان پین ہول تر خدا کر  
 رائس تر دوس جھکھ تر وچھان بن پان      اکھ لولہ نظر زند گئے کن تر ہنا کر  
 بیل ترہ بنکھ لولہ اندر جاے کرنے گل      یودوس ترہ گداچھکھ ترہ ہستہ دورہ صدا کر  
 مندورہ لدن وائل و دان آے برس تل      مندورہ چھاون والہ ذرا خوف خدا کر  
 ہارندہ پین پوختہ کھن موختہ ہراں مجھ      نشہ زندہ دلن زند گئے ہشر تر کھتا کر  
 اکھ کھتہ چھ وچھن پان بیاکھ کھتہ چھ پان      تھو پشتمہ تکتہ پور، نظر دور ہنا کر

منصور ترہ انسان نمرود ترہ انسان

انسانیتجو فرق ترہ انسان ہنا کر

## غزل

افسانہ جداساز ترہ سامانہ جدامیون

موسے خانہ جدانشیشہ ترہ پیمانہ جدامیون

خمار بین سوز تر ساقی میہ بین دل

چشم ساز بین پسند تر منظورہ صد امیون

دیندارہ رثیہ چھ دین بین چشم میہ بین دین

ایمان خودا چون تر انسان ما میون

مندر ن مشدن درم سالن چون خودا غم

لوئس تر کنہ رس درد دل امیون خودا میون

پھیڑ رس حکمن یاد رستم برہمن سادن

زخم تر دادرین پانسی نش وچھ دوامیون

نے رشک نہ چشم کینہ نہ وسواس نہ چشم خوف

یادن رفیقن روبرو آپسہ صفا میون

چھس دوستی ہند دوس پر دشمن میہ کریم کیاہ

بچھ دوستی ہنزہ وارہ منز دشمن تر گلا میون

یوت کال چھ انسانہ پسندہ کھوتہ مہ لہ دیار

تیموت کال میہ پیٹھ راج کرہ محتاج گدا میون

آزاد بن ظلم گالین و ہمہ رکھن دور

پی میون ماوس پی چھ صدای چھ مدامیون

۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء

## غولائی

✓ دیک و لولہ راوہ راوان غولائی دیا غس پن دم نہ تھاوان غولائی

رکن دل ہیشارن تیریدارمنون زندے موتیچے نیندرہ سادان غولائی

کمن دردہ باغن کمن پوشہ وارین چھ زن واو ہر دک ہراوان غولائی

✓ کمن نابکارن ہندین براندہ نی کمن گالین سجدہ دیاوان غولائی

✓ پیمن شوہر ہے جائے تراو نہ کھوین تل کلس پیچہ تمکن کھارہ ناوان غولائی

وسان نارہ ہندین دہان تیر قلمن تمکن کمن کلیم دارہ ناوان غولائی

کران فوٹم موختس لڈر پوختہ لالین سونس وارہ سرتل بناوان غولائی

چھ پچھ پٹھو آفین ڈالان ہوشہ تہقہ پٹھو چھہ ولسراوان غولائی

بیگامری تر غم دادی خار پی تر ذلت چھ ساری رستم ڈالہ ناوان غولائی

دیکھ چھم تیکہ وقت و امان برابر      پینہز ناو پائے ڈباوان غولائی  
 چھم ادہ شورہ و تھران تہمی مندر      رہمن خولہ پینہز نے سجاوان غولائی  
 چھم ادہ توپہ خان تتر جنگی جوان      زھری پانہز دم مارہ ناوان غولائی  
 چھم اٹھ لکھ ناوہ سہتہ بوہ سرس منز      چلاوان غولائی ڈباوان غولائی  
 چھم آسر فلین سنگن سہتہ اہرز      پنن وقت و اتھ لڑاوان غولائی  
 کپرتے یقین پادہ سپنہ غولائن      بدین مژلن و اتن اوان غولائی  
 غولائی چھم پینہز نہ زانن نہ وائن      زہ ناحق چھن منہ چھاوان غولائی  
 غولائی کرہ شوہر تس پوختہ کاس      چھم سمارہ مژہ یس شادان غولائی  
 چھم زانان یم سورہ ورنہ غنیمت      توکے کاشترین یژمتان غولائی

کران پامکہ رندن تتر آزاد راین

چھم بنیاد ٹلچو ہلاوان غولائی

غول

فریکو پردہ ژسٹو دژاو مردن ہند حجاب اہرز

یہ عالم اوس بید ارمی سہ عالم اوس خاب اہرز



چھ سویت رات کو کپلن رات سو غلن غم تر ماتم کیا ہے

پہندے عائشہ باپتھ نیرہ ہے نا آفتاب آخر

رہتھ کچھ زونمت از تانی سالا باہ طنا بو ستر

ہیکیاہ ستر زور تھاوتھ صبحکس نورس نقاب آخر

دوہین تارن ستمکاری دہین تارن وطنداری

پنن دوراہ کرکھتھ گو و خاجہ علی جناب آخر

چھ کر و ہر اتر ہندو کیسمر ہر دہ روزان زندہ و دہ روزان

ژیتس پیپہ تن یمن سرمایہ دارن تم فواب آخر

دران چھاٹلہ کترہ مندورہ ہارس شراونس اند

خرابی اس یٹھ لازم سہ عالم گو و خراب آخر

ہوان دل کیا زہ مظلومس ہوان ظالم چھ رسوا پی

بنان مظلومنی ہستند آہ انصاف و حق کتاب آخر

قوس کرانیک تر لانیٹ نیلے پانے پیوم انزراون

کرم او سٹے ثنیہ گوہین تہ ثوابن ہستند حساب آخر

بجائش و حق به تقدیر چ حکومت خاندانک راج

کیو که حق تاو آزادی و فدای کتھ انقلاب ابر

مژده جنت جهنم زندگی منز عجبوی سرخم

خود دایه بندگی همنده غم عذاب اول عذاب ابر

سزای سید زندگی همنده رکن منز بندگی همنده

کران انسان انسان همنده جگر کباب ابر

قیامت واحد القهار دوزخ، محشوک مآدان

انگس کمز و بنده رس پیچیده به کوتاه رعب و داب ابر

خود دایه سید گو و محبت کیش خود دایه چها ستمکار

پریز هنر سیمه ساعت دیندارن گز هنر لاجواب ابر

چهره سادس زندگی هندس ربایس سیمه کیه نیست

ربایس جزیره سیمه و نه نش رباب اول رباب ابر

غله لای منز به آزادی چ آزادی خیال منز

پیس مادر که خود داوندن پیس مادرین حباب ابر

## غزل

یہ عالم حسرتِ خارِ اچھ میاںس گلشنِ اندر  
سہ عالمِ وحشتِ داغِ اچھ میاںس دامنِ اندر

کرن چھم فو بہارِ پادہ باغِ تازہ فولہ راؤن  
گلن ہندی پاٹھو انسانِ فوہ لُن تھہ گلشنِ اندر

چھم آزادہ فی غزل پڑھتھ کائسہ رکتی پانامِ آزادی  
چھم کئے کئے جاہِ روزانِ فرق و نہنس بوزنس اندر

۵ غزل نامکمل صورت میں دستیاب ہوئی ہے۔ (دسمبر ۱۹۴۵ء گنجی)

## امتحان

روزِ یاد افسانہ کا پستین زمانِ ہند  
 تاجِ خاندانِ ہند راجِ آسمانِ ہند  
 گزشتِ زمانِ دیتِ گردشِ زمینِ ہند  
 باگِ نئے ستارنِ ہنرِ گردشِ آسمانِ ہند  
 پوشہِ دُورِ مشکِ برقعہ پھلِ متینِ گلِ ہند  
 بیلنِ فریبِ نظرِ پردہِ گلشنِ ہند  
 افسری تہِ سرد آری، نوکری تہِ لاچارِ ہند  
 بے خودی جوانِ ہنرِ عالمِ گمانِ ہند  
 مسجدِ کرانِ بدنامِ مندنِ چھتھوانِ ہند  
 مژگرِ کرُنِ کرُنِ آرامِ شوبہِ ناقوانِ ہند  
 بندگی کہ فی بدنِ افسریِ خمہ او بند  
 بس یوتے چھ لب لبِ دفترِ فسانِ ہند  
 ڈھاپہ بھول و دُورِ نہ درِ اوارہ و دُورِ ہند  
 روشہ روشہ بوزِ آد و روشہ کاروانِ ہند  
 چھ آنھہ تہِ گاہِ تھہ س کاڑھ نولِ نیا <sup>المس</sup>  
 مژ ورنِ بیا سنیاسِ تختِ پہلوانِ ہند

لہ کہین دلاوارن آزمائشِ ہندِ سامعت

حسنہ کہین خرمِ دارن وقتِ امتحانِ ہند

# مزاحیہ غزل

یہ مہرزل تیرے پتے مرہ ہا بہ کس تھاؤں گرے بومبرو

اُمی غمہ سستہ نند چھم نہ ایوان لولہ سے بومبرو

بہنہ یس اوئے زانان چھ اولاد دود کیاہ طوفان

فدا ز یہ پتہ بہ کرہ ہا پان شینہ سہ شروچھم گرے بومبرو

جھوٹے پتہ میانہ مومہ کہ توڑن خوجو زول چاہ خہ تہ نوان

جس گڑھ گڑھ تہ میوئے خون کران گتھ تھ لے بومبرو

نمازن کیفیت تہ میوئے پان نیا دن کیفیت تہ میوئے پان

ایوان یلہ اورہ ماہ رمضان بہان میانے گرے بومبرو

وئے کیاہ یارہ کم کم نارہ تہ تہ تہ اوس پانس

کریم رتہ کالہ اکھتاین دندس مژگانگرے بومبرو

وسان پتہ کالہ اوس پان غم بن جبریل آسمان

سہ تھو وسانو وطن دارو تہ درویشو گرے بومبرو

اگر پاغمبراہ کنہ آسہ کس باوہس تہند پاغام  
غریبیں بد نصیبس کس دوا دادین کرے بدبرو

۱۔ ایک نسخہ میں ذیل کے اشعار کا اضافہ ہے۔

بہ ییلہ موڈس جہاں مروتن پرن واکر سوچھ میہ مہہ کروتن  
یہ بیوئے پوز وٹن ڈر مروتن ہمیں کولس ڈرے بدبرو

مڑن ووفی آسہ فہا ہر شیطہ فہا ہر عشقہ مکیس  
مرشید و تروہ کہو تام مدرسن منز ما مے بدبرو

بہ چھ ہتر فاقہ یم موصوم شو سی گاسہ وگوس پیٹھ

تلیو تیو نکل زن آسان راڈ راتس چھم لے بدبرو

بہ کیساہ منگ آدمس آمس میہ شہر یم شرک چو شامس

بہ ہتھ ساری چہ آرمس بہ کور ہس باہرے بدبرو

دکنجہ

# مزا حیاتِ غزل

مدنوارو لگے پاری

بے نو ذرہ عشقہ بیماری

تیرے سیر گزشتہ فرستہ آہستہ دس گزشتہ فرستہ آہستہ

میرے گامِ بزمِ نالی ناداری

بے نو ذرہ عشقہ بیماری

تیرے چھ عشقہ متین سیر لے چھہک چادان وصلک معے

میرے پیٹھ کر داتہ انواری

بے نو ذرہ عشقہ بیماری

تیرے چھے دُلفک تر خالک غم میرے چھم موم عیاک غم

بے چھس مکین ذہ درباری

بے نو ذرہ عشقہ بیماری

خزانہ طمان مزارِ اوجہ بینِ رکیٹ سون تیرے چھ تھوٹھ

میتہ رکیت اوئے ہرُڈ ہاری

بہ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

جس یس آلہ مُطِ او سُم ورس نام سے نکھس پتھہ چم

بہ کیشاہ ماوے دلاواری

بہ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

سیم میلہ را کہ فادرِ شطر دیکھئے کیتہہ ان ریشہ

گتہ ہیتہم ورہ دین تہ سرکاری

بہ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

پکن چم کارو بیکار س برن چم جنس سرکار س

سیم وہ گراہ باپاری

بہ نو ذرہ عشقہ بیمارِی

پگاہ چم ہد پ دین سپرس حقہ ہم کن توبہ تقصیر س

قیامتہ دفعہ کرہ ہم یاری

بہ نو ذرہ عشقہ بیمارِی



ہنڈس کرہ ہون ہون ہون ہونڈ  
کنڈس کرہ پوش پوش پوش پوش

کون چھم رائی پٹاری

بہ نو ذرہ عشقہ بیاری

بہ کرہ یسرن بلاین کیاہ  
کھرن پننن تر نین کیاہ

میہ چھم جھکھ جھکھ بیاری

بہ نو ذرہ عشقہ بیاری

ونان یم دورہ چھم جاہل  
دیکھ انسانہ مند ہیو دل

دیکھ نے اچھو دیکھ ٹاری

بہ نو ذرہ عشقہ بیاری

# موہے خانہ

# وگنہ ونہ ون

لولہ باغس آوے نو بہار دیسیے      نیری چھاو نہ گل تر گلزار دیسیے

آپ پھل پھل پوشہ ونہ پوشہ وائے      دڑاپہ چھاوان چچم بزہ اچھا دائے

جایہ جایہ پھیر کر مشکنہ دار دیسیے      نیری چھاو نہ گل تر گلزار دیسیے

تراوی پرائی قصہ تے افسانے      تراوی زائل زائل پنجرہ تر زولانے

چھاوی یاد نک تراون تر دیسیے      نیری چھاو نہ گل تر گلزار دیسیے

کری پرواز لاگتھ سوز کر پیر      پھیری خضرہ دن پزیر چہ روزہ ملک

شولہ ناوتکھ لولہ کوہسار دیسیے      نیری چھاو نہ گل تر گلزار دیسیے

چھکھ زہ تو شان رازس تے سامان      واجد مرمن تر بیہ رونہ دامان

پہ چھ سورے ناپائیدار دیسیے      نیری چھاو نہ گل تر گلزار دیسیے

پایدار می چھ ناوس تر ورتاوس      نہ زہ سوہ رس تر سازس پارتاوس

پوشہ ون چھاپہ جوشہ ون نار دیسیے      نیری چھاو نہ گل تر گلزار دیسیے

چھک زہ مسک تر لوک افانہ      بن مہ اسبک تر گندک سامانہ

پانہ گلشن پانہ پھک بہار ویسے      نیری چھاوہہ گل تہر گلزار ویسے  
 پوشہ مالن چھہ عاشہ ستر کوکھ چھاوان      موختہ لرن چھہ پختہ کار مول نادان  
 قوشی پوشن بن زہ موختہ ہار ویسے      نیری چھاوہہ گل تہر گلزار ویسے  
 گرہیسی کو راہ اُس زندہ ہرچ زون      شاہ یوسف زہر معشوق جہ خاتون  
 گاہڑ جارہنے کر سہ نامدار ویسے      نیری چھاوہہ گل تہر گلزار ویسے  
 سون چھہ نرمی شہر اوس پتہ تری      چھہ لاس نرمی سیتی مول  
 معنہ امہ کے زانہ دل ہشار ویسے      نیری چھاوہہ گل تہر گلزار ویسے  
 لولہ نادن گوش تھاوہہ آزادس      وہہ آدن اوسے پتہ سادس

چھہ غنیمت مسختہ وفادار ویسے

نیرہ چھاوہہ گل تہر گلزار ویسے

۴۲۶  
غزل

چشمِ ہنس نالہ رُٹھ لالہ بہ دُورے دُورے

کیا دُنئے حالِ دیک بال بہ دُورے دُورے

بلکن ہول سپن چاہِ فراق تیر لولہ

خونِ دل نوشِ کمران پوشِ چھ ٹوٹے ٹوٹے

یوسن تھربہ اُمح پانی فراقن زائِ جس

چشمِ یو ہے نارِ پیوستِ یارِ میہ موارے موارے

لاگہ بومبورہ متیو زاگ ہیمے دردِ نین

وارہ پتھ دارہ وچھتھ فیرو بہ دُورے دُورے

یس قسمت چھ ہلان فوط گڑھان چھس موخس

یس ڈیک پورہ تیس میترہ موزورے پورے

پڑدھتہ چشمن تیرِ خنجر بازِ بھمن کیاہ بدئے

زورہ آزاد بہان کیاہ چھ دُورے دُورے

۲۱۰  
غزل

قامہ دیو مہیون جامہ زر کیے لولو عاشقن کران دلبر کیے لولو  
 اُمینہ خانس منز و چھان پانس بازندہ ناز کر کی کر کیے لولو  
 دل شپشہ اُمول خورش باش بلبل دل رچھن بڑ دلاوریے لولو  
 منز سنبل دارے گندان ڈھپے اژدہ رزندہ دگنہ تیز پریے لولو  
 مشکدار مستن منز شوبان کیاہ چھتس دردانہ مجھکے دورہ ہر کی سینہ لولو  
 حُصن بھر لوگ سمندر عاشقن ہنر قلندر کیے لولو  
 رہبر دار لاس اکتھ کھوٹس موزل ہتیوان چھنہ جہر کیے لولو  
 دو گنیار ماران، تارو چھ تاران گاطلین ہنر برادر کیے لولو  
 موز دو گنیارن خشن، خمارن دور کیاہ کر کی سکندر کیے لولو  
 کنیز جو فقیری پوشہ درزی اپری پوختہ کار بخت اور کیے لولو  
 تن من تاون حسنہ باغ چھاون لو پلجو بڑ بہادر کیے لولو  
 میلہ آراون لو ب پین آدن مشراور ذ سوخن وریے لولو

لہ غزل نیم محوشہ پیش سے لکھے ہوئے مغلذت نقی کی گھا بہر شاعر کی نظر تازہ ہے۔  
 عادی رہ گیا ہے (گنجوی)

## غزل

تس نہ وفا میہ اضطراب کیا زہ پہ دل ہر ادوہا

داغ تھوون میہ برجگر باغ پنن بچھاوہا

تو تہ رُماہ چھ خوش گزہاں تارہ گمتر آوارہ دل

سیتو گلن تر سنبلیں خوے بہ کیا زہ نقاوہا

یو د مینہ امید آسہ روزہ کھٹھتہ پہ سوز میون

دوڑہ پہچھ وٹن اندر ژوڑہ بہ نالہ تراوہا

ہولہ تہندہ آم کیتو ضرب جگر تر لولہ تیر

کینہ درس ستمگس سپنہ پنن بچھاوہا

چشمہ تھکھہ پیچم نہ زانہ خشمہ تہس کر تھہ نظر

کیاہ چھ وٹان پہ لوکر موت مارہ ستمس بچھاوہا

عز نمون نمون کزل پوشہ بدن زہ پوشہ نیلو

نشہ بھقس ستمگس ژوڑہ پہ داغ بچھاوہا

آدنہ یود بہ زانہ ما آزادس چھ میٹھ وفا  
ویرہ تہنہ نہرہ ما کرون قبیلہ تراہ

## لوک باغ

لولہ باغک بولہ ون بیل ڈولم اوڈا لے

باشہ کرے کرے گوم نہرہ آم نہ فیرہ کا لے

باغ تراوٹھ پیم گلا لہ دراس ماو نہ داغ دل

زن چھ در محشر شہیدن نوٹہ جامہ نا لے

لولہ تیرن سپند دور نہ رکنہ خبر اہم نہ یار

پا منے کتہ چھم کھوان دا لہجہ کرے کرے لے

میون اوڈش تر میا ذی آلو چھس پنی نازدا دا

نیزہ تر اہرینہ شہک لولہ نازن نہ لے

بیلگن چھند سوز دروگ سنا پانام بہار

ہر دہ کرے ماوس نہرہ بوزن بوزن لے



حالم اکہ نے اُسے نالان حال دیکھے تے پڑھا

ہاؤ تو تم سوراخ سینگے اندرہ ڈھکھم غائبے

شیچھو کئی ہچتہ آو جھک داو گلزارس اندے

گل آسان، شبہم ودان ببل کویت دواے

باغوان شادو آتہ بازو دارین مفر دزان

درہ پوشن پھیر زردی بلبلیں ددراے

جلوم ہادان دڑاکھ یا مچھ دڑھ قیامت شقن

قل عامس کتو تریہ ہم سامانہ کتو سنباے

آدک آتاد دردل اُدی اُدی یاد پیوم

کتہ ہیکس بالی ورنہ تہیمہ ساعہ ورنہ کالے

۱۲ فروری ۱۹۴۷ء

۱۔ ابتدائی مسودہ میں یہ شعریں لکھا تھا۔

”سرو خوش ببل پریشان گل آسان شبہم ودان

کیچھو کتو بلبلیں اندرہ ڈھکھم غائبے“

۲۳۱  
غزل

جانانہ چھم نہ بوزان سوزِ ک تزانہ ویسویہ ہم داؤد کیمس فقس باؤھتہ بزدانہ ویسویہ  
 لہر دان پہ لولہ خنجر دا لہجہ چھم ز لان شر بیتہ سوزِ ناسہ دلبر کینر شاہ نشانہ ویسویہ  
 لاگتہ بہ نیرہ سنیاں فیرس دن بکھتہ ساس تہ روس پہ سون تہ اطلال چھم جیلانہ ویسویہ  
 بیلہ اوس تازہ اُلفت اُنس تہ رو بہ کانہہ کھتہ کنبہ ساعنہ گزہ ہتہ پڑھتہ س قی غائبانہ ویسویہ  
 کیاہ تام خارہ اوس گودہ دا جنس تہ اوسے ووہ چھم کران تنمگہ کم کم بہانہ ویسویہ  
 رو دم میہ بالہ یس پختہ یاون ارام تہ راحت اہم تہ چھم ہنر سہتہ گنج تہ خوانہ ویسویہ  
 چھس مار کو مٹرا وارہ کرہ ناسہ مین چارہ وکی زہس زہ وارہ وارہ مودے دہانہ ویسویہ  
 کبھس اندر تہ ہس پیچہ ہمرن چیان س تہ سہ سہ چشمہ دیشتہ پنہان گمانہ ویسویہ  
 کنبہ چھم ڈیکھتہ زانہہ تہ تہمتہ یا کھ نازنہ راوان چھس مے کیاہ تم کو سند شاہ ویسویہ  
 یامیانہ ستم تہ بیدار نہ ارہ کوٹ سہ آزاد کنبہ ساسہ چھم پوان یاد تہم داستانہ ویسویہ

۱۔ ماسٹر جی پٹت زندہ کول ثابت کی غزل "سمرن پینو دشا تم پر سیک نشاندہ ویسویہ"  
 سے متاثر ہو کر یہ غزل اُسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ مسودے میں کچھ اشعار سیاہی  
 اور کچھ پینس سے لکھے گئے ہیں، اور نیم محوشہ ہیں۔ غزل شاعر کی نظر ثانی کی محتاج  
 رہی ہے۔ (گنجت)

# غزل

چھس شوقہ چانے بے قرار مشوقہ دیوان چھئے نہ عار

ہمارہ مہرہ روم کتے پکھنارٹھ نالہ مے تالہ ہیم دیک غم تر غبار  
چھم آتش چائی کا شرو نیمبرنے ہندہ بزم چھوٹھ نہ زانہ مینے بہار  
متر بول ہوش کیاہ ونا یا زانہ عاشق خستہ جان متہ زانہ پنجرک جانوار  
چھئے فتنہ خوشبو منزگلے پتہ لولہ زار میاں دل آوارہ واوہ تل مہ نار  
کیاہ کرد کوٹ کال زالد غم اندری گلان چھس دمبم چھنہ لولہ تب مرن اذار  
دوہ چھم گنہان فکرانہ راس چھوان خون جگر پتہ زندہ گائی کیاہ بکار  
آزاد چھئے جاہل نوجوان کاہے وچھم ہوش دیوان کاہے گنہان بے اختیار

# غزل

پوشہ مہرہ لالو تراو روشئے اتی روز وگنہ ونہ وینے بوز

دیوہ چانہ روم راجہ لالوئے وارو بارو مینو تہم دور نہ تہ تہ تہ تراو ہم سیرہ کوٹ

پر زان شو بیا لول با گر نیے ہر لہ سوتی گلہ میون دل پا  
 رور وارشہ گزہ وارہ میون پوئے  
 ہر تر صناپہ گمہ میون یاو نیے اورہ کند دل میون چھنے فیرا نادان کوتاہ یہ غرض افنیے  
 شہنہ مانہ ہندو پاٹھو پان چم چھنے غارہ و کیاہ روئے یارہ ہے دزدہ دزدہ عقود حکم رہتا کالہ پوئے  
 گزشتن کرہ ہس پوشہ و فقروئے کریشان دو چم ڈیشن کر چھاوٹن فقروہ ہس ٹوٹھ یاو نیے  
 زانہ و و نہر و چھہ مینہ آذاد گئے تہندین سنہ سنہ معنی ڈا تس چھہ پاڈی پانس تر جواب دینے

## غزل

چھس وندہ دزان تیرہ تر ریتہ کالہ بہ تا پیر  
 تر و و تھہ روئے بیتن کیا زہ پن سایہ وئے کین

کہ ساعتہ کڈتھہ میاڈی ہوس میاڈی تس

سورے ترہ زانکھ پانہ بے پرواہ وئے کیاہ

یتھہ پاٹھو چھہ بر جوش آبرہ پھلیہ پیوان ڈوٹھ

چم لول تیتھہ پاٹھو گزشتان صناپہ وئے کیاہ

زینتِ تیر جھکت دیت مین پمن چھم مین تے دکھ

یختہ زندہ مرس وارہ تلان کراپہ وئے کیاہ

چھم خارہ یہ کم پیتر خطا مین اکتہ آے

دوہ کہ دادی تلان چھس توے پرتختہ جاہ فئے کیاہ

شرمیائی تیر ارمان دیکو میائی دزختہ پیسے

بے آب چمنکر پائٹھ ہارہ چہ کراپہ وئے کیاہ

## غزل

لولہ دیالکھ بادہ ہنس اہل دلاہ آسہ ہے زخم جگر مادہ ہنس دادی دلاہ آسہ ہے

پردہ زینتہ نیرہ کا دردہ بین پھیرو تا تس تیر مین تازی منزلاہ دور و تھاہ آسہ ہے

سے چھ مین دادین دواہس نہ پس میون ڈانہ چھم نہ کران سیر کتھا دل مین بجا آسہ ہے

لولہ اندازن اندر ناز و خیال زن اند تازہ گیاہ ، ولولہ اسادہ گیاہ آسہ ہے

تس تیر گیتو پیم ہستم آسہ ہنئے زیادہ کم صناپہ گزہ خان دمدم میون صدا آسہ ہے

نارہ مین زولن بن بیٹھ گزہ صحتہ پز کاش پتھن ظالمین خوف خود آسہ ہے

دُچھ مینہ خمدہ دازانہ دوزی ساسہ بدی عقلندہ پان پن زانہ ون کانہ تر اکھاہ آسہ ہے  
 شاہ تہ گدا ذات کرون میون ہر زفتہ چون آسہ ہئے کیر لون ون تر یہ ما آسہ ہے  
 اکھ چھ نران ہرہ دیار واسے پیس کونہار آسہ ہے اختیار بیا کھ کتھاہ آسہ ہے  
 اُس خود آئی کتھاہ جہان دتھاہ نعمتھا بندہ گئے مثر تر یود زندگیاہ آسہ ہے  
 برو تر لوگٹ پر تر پان آسہ ہے پیو وندا ملک خود ابا گوان خلق خودا آسہ ہے

سادہ یہ آزاد اوس وعدہ کرون کیر پٹھ پیس

یس سہ ومان میون دوس تس تر وفا آسہ ہے

فلٹ نوٹ :- ایک اور مقطع یوں ہے :-

ترالہ یہ آزاد کر پیسو ستم یوت مثر زن یہ چھ کانہ بے خبر تن برضا آسہ ہے  
 (گجھو)

## غزل

لولہ خرب کو نہ لولہ دل بے قرارہ میانے چھکھ نازہ لولہ آتش لہر دان امارہ میانے  
 موصم خیال بلبل اوسکھ وچھان ڈوہ نگل کمر فلک لمن ڈرٹھ پرتو کوکھ ڈوہ خارہ میانے  
 کہہ ڈھادہ چون چارہ نالو لہر انوارہ پرتہ ڈھینون ڈوہ کوکھ وارہ ابدہ پارہ میانے  
 لولہ نازہ پرتہ پرتہ ہم دتھاہ اوارہ کوکھ غمہ جین دن چھکھ نازہ موصم خارہ میانے

دودہ تار دادہ چانے دودہ پایہ زن رھسیدکھ کہ گزایہ ضایہ کوہ نچکھ لالہ بچارہ میانے  
 بلہ ہن میتہ لولہ دادی گزیدہ باغمن میتہ شادی تیسیتہ گردشاہ کرکھ نادر دل تارہ میانے  
 بے پردہ گل دچھان چھکھ شہارہ دل چھان <sup>چھکھ</sup> کم ستم تچھان چھکھ بے عارہ خارہ <sup>میانے</sup>  
 مدہ دا جتھس برستور دودہ ذکیارہ چھکھ <sup>دستار</sup> رکھتہ تراؤ تھم کرکھ سوار سیدہ رتہ یارہ میانے  
 مستورہ غم میتہ تم چون شرر پانی لکھ کرکھ <sup>دھت</sup> فیزی دبارہ شریہ سین کہ اعتبارہ میانے  
 پتھ پٹھ لولہ گل سیاہ پتھ پتھ پتھ تر <sup>دھت</sup> سوئن تر امہ ترائے سوئن مرارہ میانے

آزاد سوز دل چون اوسم تکان بوزن

کہ ہے دوا بے دادین چھند اختیارہ میانے <sup>۱۹۹۵ء</sup> ۲۳-۲۰ رسا دن  
 ملہ غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ اسے سوئم سے مطلب معصوم ہے۔ اس شعر  
 کو بیاض میں ایک اور طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ (گنجو)  
 زندہ پاند لولہ گل میاں سوئم پٹھ لولہ سوئم  
 سوئن تر ما تیتھ پٹھ لولہ سوئن مرارہ میانے (گنجو)

غزل

مسول بے کرانہ درائس جلد امارہ چانے  
 چھم پارہ پارہ گوشت پندس امارہ چانے

اُس پھوان بہارس یاون بے مارہ یارس

نمہ کہ سؤر لودہ کچارس گوم لودہ نارہ چانے

بومبرو چھس بے مستور بہم تلوہ چھم کران گیور

دار لہجہ منز رچھتہ ویور تھا او یوم امارہ چانے

ہیمہ مانہ کائسہ ہنز کھتہ لاکہ پامہ ہانترہ توہمت

کڑہ مارلس طالت، سہ چھ اختیارہ چانے

دویمس گیس بے دلیگر لایان چھم غمگر تپہ

دویم ڈلیا یہ تقدیر امہ زارہ پارہ چانے

بے کس یہ زارہ ونہ کس مولوم تہ چھم نہ پانس

زے پختہ بے بال مران چھس کہہ اعتبارہ چانے

تری میون ازل تہ تری لون تری میون قبیلہ تری کون

ارہ ونتر کس مدامیون چھنہ اختیارہ چانے

آزادہ آسہ ساتھ یس پختہ زہ گوکھ شیدا

سہ تہ چانہ کھتہ تہ فلوا گڑہ خارہ خارہ چانے

(۱۹۹۸ء)



## غزل

تمنا او سہم تنہ تن رہا ہے      ادھر سنبلا ہے میونے دل

خشمِ موت مارہ موت چشمہ تھوڑا ہے      باغِ زن فدا ہے میونے دل

جگر میں یائس لولہ شراب ہے      ادھر سنبلا ہے میونے دل

آزادک یار میونے ڈلہ ہے      ساتھ اکہ بلہ ہے میونے دل

رشتہ سست و دشمنِ شن زن گلہ ہے      ادھر سنبلا ہے میونے دل

رشتہ تقدیر میں تدبیر چلہ ہے      ہوشہ ما ڈلہ ہے میونے دل

لو کہ موت کیا زہ میون دان چلہ ہے      ادھر سنبلا ہے میونے دل

لوئس میائس یوت نے کوہ ہے      کیا زہ سنبلا ہے میونے دل

اندری اندری ہولہ ما گلہ ہے      ادھر سنبلا ہے میونے دل

آزاد صبر مک جامہ نے ڈلہ ہے      کال ہیٹھ ڈلہ ہے میونے دل

اکہ کوٹ بیمار دایہ دایہ بدہ ہے

ادھر سنبلا ہے میونے دل

## غزل

کھتا بوز سو زدل میں زہے راوہ راو لڑیے

یہ بربدل چشمہ تھو دتل میہے وہہ کھیاو لڑیے

یہ چونے سربقامت قیامت ہند علامت

کہہ تھہ برپا قیامت قدم ٹھہراو لڑیے

روخس پیچھ زلف خمدار خزانس را چھو شہمار

کن کن گمہ و بخت بیدار کن اٹھہ او لڑیے

چھہ راوان کاکی یادن یہ زانن ہج باون

نہ روزان مار شراون نہ سونتک داو لڑیے

بہڑے پتھہ گوس بنام بہر جا شہرہ تر گام

سوہ کہہ سر لٹا پتھہ نہ از نام چھہ لوگت داو دیسہ

زہہ پھیران دردہ گامن بہ لوگت لوکہ پامن

چھلان ہم سون دامن تمن کیاہ ذراو لڑیے

تھو من گزہ پاک دامن ہمسر کی تہ لاکر پامن

کھن، ہانڑن، دو لامن ڈو مے کن تھاو لٹریے

گڑھان برہ یاد ہر پویش بہان بیل تہ خاموش

نہ روزی حن نے پوش پہ روزی گڑاو لٹریے

سے آزاد لولہ شیدا مینہ بوز گوشت چھ فلو

پہ عشق دود کو تہ چھ آدم کھاو لٹریے

## غزل

پہ مسول خون دل ہارن سے پھیریا تازہ یارن سیتو  
مینہ کو رست سوار امارن

ان سالہ زن تالہ بہ اچھ پوشن کرس مالہ  
فلے چھم لولہ لکڑارن

برس شیشن پہ لوک مس اتھن کینتھ پیالہ مینتھ روز  
سینم کہ بال چھس پڑارن

منیس ما پوشہ بدنس مس ملکتھ کہ شوق تھاوان  
تھس مشکدار زلف خمدارن

مینہ کا تیاہ لولہ خنجر آے سے قاتل ما کران پروا  
میں ییلہ مار کس کھارن

دتم دل کیاہ کھو تم تقصر پگاہ روزس بد دعا اگر  
بسم کرو تم ستمکارن

پرس کیت گھبن پاران سہ بلیں بے وفا پھیران کمن رنگین چمن زارن

پری روئیں زری شوبان وئے کیاہ خورہ چھس لوان کھن گزاین تر گفتارن

جرت کیاہ چو نہ جانائس پھیرن نالیں تر دامائس زری جامن تر شلوارن

یہ صورتھ کہ عطا کرئس دھچھتھ تیں کمن نروان بچھت تر آوس بہ شہارن

گلے ڈیو ٹھم ہران دواہ گلے ڈیو ٹھم دزان تاہ بہتھ کنڈی دچھ مینہ شہارن

گو نامگارن دزن بیلہ او چھ کس کیت رجتک ڈنڈو سنن گزہ لولہ امرارن

کران آزاد نے تقریر اکھاہ خوش دل اکھاہ دیگر

اکھاہ زول حسرتیکر نارن سہ پھیرا تازہ یارن ستر

(۶ اسوج سے اسوج ۱۹۹۸ء تک)

## دردِ دل

پردہ سے تھا تو ہم ڈھائے دردِ دل نزن مینہ ڈیو ٹھم جابے جابے دردِ دل

لہ لہ منز لہرون تر دالنجہ منز ہنمن چھم رفیقہاہ بڑہ پائے دردِ دل

دہن جہانن منز مینہ سرتلہ سون کران آبرو چھم شاپہ شاپے دردِ دل

تن تیر من دت دردہ نہ مژکن تھریو  
 ہر طرف بوزم فوائے درد دل  
 برہنس گیتا مسلمانسی قہہ ران  
 بوزہ ناوان آتہ آتے درد دل  
 یار یاری دشمنی دشمن کران  
 میون آدن میون سائے درد دل  
 سار نہی زخمین دو کھن داہن میان  
 عاشقن ہنس زو دواہے درد دل  
 میسک سپن شورش تیر نارس پانہ داہن  
 ضایہ چھا سپنان صداہے درد دل  
 گاہ جاردن روز محشر تکی زو پانہ کر  
 روزہ کیاہ پیلہ روزہ ڈھائے درد دل  
 پانہ بلبک پانہ گل پانے چھہ باغ  
 پایہ بوڈ کوتاہ گداہے درد دل

مارہ مہہ کیتنہ چھہ نہ آزادس علاج

لولہ کہن زخمین سوئے درد دل (۳ اگست ۱۹۴۲ء)

فٹ نوٹ لے اپنے وقت کی مقبول عام غزل "یا الہی مٹ نہ جائے درد دل سے"  
 متاثر ہو کر یہ غزل اسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ (دکنج)

## غزل

کہتے تھے بے وفا چلی وفادارہ میانے  
 ستمگاہ بے عارہ لوبہ کپارہ میانے  
 کہے پونپرن گتھہ پانہ شمع روئیں  
 دماہ رو برو بہتہ ہسپارہ میانے

کمن سوہ نرن سیتو یار نہ لو گتھ      تھو تھو غارہ لہون میہ گوارہ میا  
 بران شادی پیم داد کر چھو ہا دلش      زہ یو دیارہ دتہ ہک متہ بیمارہ میا  
 پچھے میون سرتہ پچھے میون      تھان کیا زہ تلوار چھک غارہ میا  
 چھہم وعدہ کر کر کران زندہ کر کر      ہوان پڑہ کیاہ پچھے ڈیہ آزارہ میا  
 مدوارہ ڈو لہم بدن نارہ زابلتھ      خودا رحم کر کے مدادارہ میا

سہ جانانہ مشتاق جانانہ پاش

وٹان یس یہ آزاد غمارہ میا نے

## غزل

پڑا ناد لایے یاون راے      ولہ ساز دایے یاون راے  
 کر تھس ضایے یاون راے      ہا یہ تہ ضایے یاون راے  
 متہ جانانہ کیاہ گوی وکانہ      تھتہ پڑانہ مایے یاون راے  
 مس پیالہ برہے ولہ منز بہ کرہے      ولہ متہ لایے یاون راے  
 کہہ دتہ ڈو لہم کہہ زانہ ڈو لہم      کتھو ہنرہ مایے یاون راے

ہا مہسانہ دۂورہ چھ کمر حورہ ماران گزایے یاون رایے  
 دل میون لوبان چھ کیناہ شوبان زھایہ تر گزایے یاون رایے  
 شوق چاند حورہ بیتہ ہا مستورہ دین وان درایے یاون رایے  
 رے پتھ گیم خاک رھی بیوفا ذراکھ کیناہ میون پایے یاون رایے  
 سفرن بے لاجھس شیتے ہا تاپہ زہم جھس رھی میون سایے یاون رایے  
 میتے نشہ دورید کھ کس بالہ ٹوٹیکھ بے پروایے یاون رایے  
 تھو تھم نشانہ سوک ترانہ بوز جاپہ جایے یاون رایے  
 از نام راجیوم سنیا س لاجیوم کہ نام رایے یاون رایے  
 ہا مہ لائے وہ ذوبہ ژالے پیتمہ و مغلایے یاون رایے  
 پیہ ناسہ دلبر ژلہ ہم دگ شر بوز تم خودایے یاون رایے  
 لولہ چاند آداد در مولہ شاہ باد  
 پھیو رجا پہ جایے یاون رایے

## غزل

از روز سانی آدنر میانے از روز سانی  
 تن من نادان پان پارادان پان پارادان چھس شوق چانی  
 آدنر میانے آدنر میانے  
 بیہ کر ویشھ لولہ منز لہ وکھ لولہ منز لہ وکھ بانے  
 آدنر میانے آدنر میانے  
 مجنون لاگھتہ دل نیو کھ زانگھتہ لالہ مر جانے  
 آدنر میانے آدنر میانے  
 کتھ لکھ بیو کھ بیل رو کھ بیل رو کھ شلہ پمانے  
 آدنر میانے آدنر میانے  
 کن کمیو ہر گونے تاو پزہ کر گونے کبہ دروانے  
 آدنر میانے آدنر میانے  
 مسول چھ پیالہ مہتھ پزاران اٹھن کسھتہ کھ شوڑہ شانے  
 پزاران اٹھن کسھتہ کھ شوڑہ شانے



آدنہ میا نے آدنہ میا نے

نندہ بون آدن ترؤو آزادن ترؤو آزادن عشوقہ چانے

آدنہ میا نے آدنہ میا نے

## غزل

شپن زن گاجنے درہ زنن لاجنے کرہ کیاہ و نہ کئے درہ

پھیرہ مایانہ وتے رٹھن نالہ متے حال دل بادہ متے

سودہ چھم پامہ دون کامہ دیو چھمہ اوان میون کیاہ غمہ چھمے

گرہ گروہ کرہ نم جادو لہ و پڑتھا و نم دادو مہلہ تلہ و اجنے

قدن لال جڑو مس پادن بوسہ کرہ مس تس نتر ادہ کئے

دھرس گل ماسو دودہ ہرہ ہرہ کھاسو نہ بال آلہ وسے

ییتہ آزادن پان تہہ میون زو تر جان

ولہ ستر مارنے درہ زنن لاجنے

## غزل

چشم خارِ خارِ در دلِ بیه که سُمودِ بارِ  
بیه گردِ شَه میخیزد کز کوهِ قسَمَتِ بارِ

بیه رو بر ز لیم شرشیه لاده لوکے در

گاه ناز، گاه تغافل، گاه رمزه، گاه اشاره

شوقِ نظرِ پُرسِ بختِ بیه اُلفتِ خیرِ بختِ

هولک غبارِ پُسنِ ز لِه وارِه وارِه وارِه

جانانِ کِیاه خطا چشمِ کِیاه تام و دودِ او سَم

دودِ چشمِ گز هان کوهِ سَمب اُمید چانه انتظار

بره سَم بے لولہ پیالہ ریشہ سَم یار نالہ

دو سَم سَم تھو ملا لہ کرہ سَم بے ذارہ پارہ

بیل کُن گُن گنہ گشتن پھولن پُرسِ بختِ

لوک بے نامہ پُغام اَنہ اُفتکِ نظرِ بارِ

گاہے پہ سوزِ آزاد بوزِ بخت چھہ دل گشتھان شاد

گاہے کرانِ تندر ناد جگر س چھہ پارہ پارہ

## غزل

بے عار بیلِ بڑھٹ کتھ گشتس دُز توں دیدارِ ماوے

دورِ پرہ تہندے داغ چھم جگر س لوکُ بغ میون چھپاوے

یتیمِ سندرہ ماوہہ درائس کرانے جیل پیوم ڈالن لالو مر جائے

ستہ نے تھاویم گوشِ فریادِ آدن میون ماراوے

رہڑ ہس دامنِ فونہ ہس وارہ مارہ مہر یوت کیاہ اوسے خارہ

موصوم لا جھتھس یختہ گردا بس برہم دختہ دا جھتھس ناوے

باغچہِ مسولہ تن من ناوان کیاہ نام لولاہ چھک شولہ ناوان

آرہ کوٹ سوئن کٹھ سندرہ ماوہہ سوہ مہ تر ساز پُراوے

سبحان اللہ بے پرواہی دانا مردن شوہر بیتا گداپی

نادانِ ڈیوٹھم لال تہ جواہر بھری بھر سوہ سترہ کھڑک

تشنہ چمانے ترو آذون کرون قیدہ ترندہ بون آذون  
جگر کو خونہ تر آئندہ کے آہ سہو کوٹ کال دل شہلاوہ

## غزل

بالی دانتے بالہ یارس وارہ دیدار ماوہ ہے  
روزہ ہے ساقاہ مقابل سود دل شہلاوہ ہے  
دور گروس پیالہ برکوس بوسہ کروسن پانے  
چشمہ نگہ ہے شرمیہ زلہ ہے زانہ تر وٹھ کماوہ ہے  
میانہ پینہ تر زاگ نہنہ ستر رو دیتھ باغس تر شر  
مسولن فولہ راوہ ہے دل بلبلن بکراوہ ہے  
پتہ نیرس پوت نہ فیرس ریزہ ریزہ یود کمرہ سم  
بازای ہے ہستہ یہ خنجر ماز میون ازاموہ ہے  
کیا نہینا زورہ دل پاتس ہوئے کانہہ دلبراہ  
ناہ ہے دیوہ قندرو پلو درزہ گل میاں چھاوہ ہے

لولہ دُتر دُچھان دُچھان تَس تَریلہ لہو لوسہ ہن

زائہ ہے دُوسر دُنان کتھ سورہ ٹامری للہ ناوہ ہے

بورہ ہے موشوقہ راون کران کیاہ عاشقس

راوہ ہے کتہ میون آدن گوش نادن تھاوہ ہے

تس تَریلہ بیداد گاہتو آسہ ہن ایوان یاد

ژورہ ژورے دُور گزھو گزھو خون باران تراوہ ہے

گاہ نمان آزاد لولس گاہ کران جنس طواف

عارفانہ مستہ اوس یزدوے یم ہوس مشراوہ ہے

بے مقطع کا پہلا مصرعہ اس طرح بھی ادا ہوا ہے: "گاہ نمان آزاد کعبس گاہ نمان مستی دے ہے"

دگبئی

غزل

جانانہ کرے جان خدا لولہ صد ابوز دامانہ رٹے ٹخارہ ہستیو میون مد ابوز

دلدارہ ہوس چھم نہ جواباہ شرہ دیکھنا اتنی روز پر میون سوز جگر پاس خود ابوز

چھس کیاہ دُدان تالہ دُوان باکرہ دُشان تال مستورہ دُک شپتہ فسم سے پر مد ابوز

دیوانہ دُنان کیاہ نہ چھم دیوانگی منز لہ کچار جدا سوز دُک نار جدا ابوز

فرلاد شک آب پیمان لولہ نارس نشیم میاخی آشکی اندہ پنہو ناز و ادا بوز

آزاد در شمعہ وعدہ اکس سادہ منوشس

کیا مہام لیکھت چھے زیہ گوشت لاندہ ادا بوز

## غزل

دور موہیم دور دانے نندہ بانے آدو رے پتہ دزائیں کرانے نندہ بانے آدو

برونظم کنہ مرز رحمتہ پہ لکھائے ڈاکو لکھنیا بے وفابرو باجر میاے نندہ بانے آدو

بال چھس اندری گلان ڈیشہ پہ چون بلراج کیاہ میہ اوٹم کر مہ لانے نندہ بانے آدو

دورہ بڑھٹھم شورہ پاش کا زھد کو زھم ہاڈو مارہ پان امارہ چانے نندہ بانے آدو

کیاہ فٹے مارہ متہ ہیہ کیا زہ سپنم اربگ زھد کو کتھایمتھ زیوٹھ مانے نندہ بانے آدو

گاہ چھ لولس پتھ مران گاہے چھ جنس گتھ کران

"کم فریب آزاد زانے نندہ بانے آدو"

## غزل

ویسے دل ہے آم لولہ سترش  
 دیدار کرنس دو تم دمہ  
 بوزم تیں چھ میاں دشمن پرش  
 غمہ ہے اُتھرے کوزنم تہہ  
 امہ شرہ دہر دہر جس پیوان مرش  
 دیدار کرنس دو تم دمہ  
 وعدہ اوس بادام پھلے ترہ رش  
 یاد پیوس دا تھتھ سورہ دن پوہ  
 پارے پارے لگو زینس پر وفا کرنس  
 دیدار کرنس دو تم دمہ  
 پشتمہ میانہ پشتمن جوہ آب فرش  
 لولہ نشاطس مارہ تا ٹھوہ  
 اشنہ کے ڈلہ منزہ نا پھٹتھ ترہ رش  
 دیدار کرنس دو تم دمہ  
 کرہ کیاہ دلہ کس بیتاب ہر رش  
 باغ چھس ایوان بوزنہ کھہ  
 تمہو ترہ کیاہ باقی تھوہ راورش  
 دیدار کرنس دو تم دمہ  
 ناز کیاہ چھم کران لولہ باگ رش  
 تاب یوہ روزہ ہم وچھہ ما بہ  
 میانہ غمہ تر لولہ دلی لولہ کیاہ رش  
 دیدار کرنس دو تم دمہ  
 چھتہ آزاد نس ولہ زار پرش  
 ساتھہ آسہ سیلہ واتن دمہ  
 شوقہ دلی کتھہ نیے تاویزہ کرنس  
 دیدار کرنس دو تم دمہ

## غزل

قہ پہ ماڈیو ٹھون آدن مینوئے غم چھم گوزھنہ راوونوایے  
 رلیہ چھم لوسان پیہ ناسونے غم چھم گوزھنہ راوونوایے  
 گوشن کرہ ہس پوشہ و تھرونے کاڑہ زونہ زلہ ہیم گرونوایے  
 کیاہ سنا پیہ نادیر درشونے غم چھم گوزھنہ راوونوایے  
 کس ستر لوگنم تازہ دیسہ پونے رڈس کوئر سترتہہ میدونوایے  
 کوت ہیکر زاعبتہ لکیر گیلونے غم چھم گوزھنہ راوونوایے  
 غزل ناتمام رہ گئی ہے۔ (گنجو)

## غزل

کیاہ ونے مارہ مشیو تارہ دوس ہے زانہ سوکر جاعے دژن نار میوان سیتہ جائے  
 آسہا پردہ زٹٹھ یارہ بہ ڈراہر زیتہ پتھہ حال دل زونہ تھویم بالہ منہ کمر نام راے  
 کر یہ دوبارہ وچٹھہ خارہ میتے چھم درل وڈن پن حال ونے تالہ زٹٹھ میوانے



پھیر پھیر دہارہ و چھت حوڑہ تنوؤ دہارہ  
 کوکھ بے عارہ چھو کن کوڑا کر تہمت ہے  
 کیاہ وئے اعجب چھ دن موختہ برتہ چھ  
 گم ہارہ نادہ بنجر بہر شوبان چھ کیاہ  
 زانہہ سورسم بزدلارہ محبت چھ  
 سیا فی ہاوس تہ پتہ ز غمہ کران چھ کیاہ  
 اوکھ بارہ شیتہ تے اوس کران چھ  
 کیاہ میا فی سرب چھ کرادہ کر تہ ہے  
 چھسہ یہ اندیشہ کران چھ کیاہ  
 نیرہ پیلہ بیرہ میم تارہ کر تہ ہے  
 ہولہ سترہ بال سوہر مال کھان چھ کیاہ  
 از میہ تیج لوارہ بنجر چھکھ کھان تہ آئے

سوز کر پاؤہ ترہ آزادہ لیکھ آزادی  
 پی چھ فرقان و نان تی چھ نیکھ گیتا

## غزل

آدم محبت عالم محبت - نشان محبت سبحان اللہ  
 لوکس فدا چھس لوک گدا چھس - الحمد للہ الحمد للہ  
 لوچو فقیری چھم پڑا اپری - لوک گدا گر پڑہ بوڑھنشاہ  
 مرد محبت ڈھاریاہ پر دولت - استغفر اللہ استغفر اللہ

دردِ چرخِ گرمی پیکش دردِ عالم تہ گمراہ عاقل تر گمراہ

بردار کھوکھ در نار زونگھ شیرستان مردِ خود آگاہ

از قول زاپہ کر پو و تمکو توبہ

در فضل مسابہ استغفر اللہ

نظ فوٹ :- بیامن میں غزلِ ناتمام حالت میں لکھی پائی گئی ہے۔ (گنجوم)

## غزل

جانانہ رُس جان فدالولہ صدابوز "مُتر پچھے ژیت آدن کرتہ پین وعدہ وفا بوز

پہم در دہ باغش تازہ پھلے تازہ چین دولہ سوزہ والین بلین ہند تازہ خواہ بوز

کوز لولہ نازن جسہ کین ہریرہ پھلین آب یہ میاں کی اشک فائزہ پین ناز و ادا بوز

کفرِ مک تہ دینک نیست اندر سے فتنہ گردم ہے فون بلیہ پین ماو مدنوارہ کتھا بوز

لہ بچار یاون ہار شر اون زان غنیمت نہ چار کی پاٹھو شر اونکٹ ون تردو بوز

کر بولی بوشاہ پوشہ پین در دہ پوٹن آزاد بس دھیانہ دین چھہ نہ روا بوز

१७५

دَوِّیمُ دَوْر

## منتظومات

# وَرزہ مَمل

کران چھک وَرزہ مَملیے داو	پہ کورتہ یاد نس چھ باو
پری زن چھک وَنان اسمانی	رفان کمر ژھال چھک پد مانی
کران چھک وَرزہ مَملیے داو	شبان کیاہ پچھ زری پاراد
کران چھک باشہ ماران ژھومہ	غنیمت لہہ کمر چار کمر دموہ
کران چھک وَرزہ مَملیے داو	بران اچھ شور پانس چاو
گے رومال گا ہے نر نر	چھوان زوین تھوان چھک ٹھک
کران چھک وَرزہ مَملیے داو	چھ کیاہ نندہ بون پہ چون ورتاد
شہت زونٹھ نہ اندریم جوش	پکس دبر شہت گڑے ہوش
کران چھک وَرزہ مَملیے داو	دوٹھ زانیا بٹنٹھ یس او
گپی سیندر ژیہ سہندر مالمی	کئی گندرن کمر کھ ووبالمی
کران چھک وَرزہ مَملیے داو	ژو زاجونکھ نارہ تس کیاہ ڈراو
بران لارہ لارہ نارہن آب	کسندے ہولہ چھک میاب

کران لولہ دتن چھرا کاو      کران چھک وڑہ میلے واو  
 گچھے کٹھ شوبہک اچھ مار      گچھکھ کاوَن اندر ونہار  
 بچی وادس اندر زن ناو      کران چھک وڑہ میلے واو  
 رتہ ییلہ اکھ جلوہ ہو دتھ پور      تہ سر مونس تہ کوہ طوار  
 تھتھ دسلواہ دوبارہ واو      کران چھک وڑہ میلے واو  
 رتہ چھی شالان ہار ستر      پیمن بے تاب جلون مفر  
 تھتھ سوزاہ اسے پچھناو      کران چھک وڑہ میلے واو  
 برتھ امہ سوزہ سرتو پیم دل      سپرو آسان تھند کٹھنک  
 پیمو روٹ والدہ واسے واو      کران چھک وڑہ میلے واو  
 کمن تھنزن رتہ کو سٹھ شر      پیمن سرن تہ نظرہ کر  
 یہ رتہ تے خاک زالہ تھ تراو      کران چھک وڑہ میلے واو  
 وٹان ولہ زار چھے آزاد      وڑہ وڈلنہ لایان ناو

گرمی آس جگر شہنشاہ

کران چھک وڑہ میلے واو

# بیٹہ کور

درم بھولہ دو تھن شرم کر کر کرے      بیٹہ کور ماری منز سوندریے  
 نرمی بخشے پر میثورے      بیٹہ کور ماری منز سوندریے  
 درہ شاہ کولہ پشیز پانژادریے      ایک کلمہ اگر کرے  
 اسہ دن سبز چون رسہ بر کرے      بیٹہ کور ماری منز سوندریے  
 نور بخشک دار بانہ پرے      بھولہ دوزی یاسمن تھریے  
 کستور ناز ستی گھڑ کھی بڑے      بیٹہ کور ماری منز سوندریے  
 مونس شمس گھڑ کر کرے      پان دولہہ ڈیہ لولہ  
 یہ تر چھا کورمت کائے پونپرے      بیٹہ کور ماری منز سوندریے  
 وارہ کھو تر پھے مانیج مریے      رنگ رنگہ ناما دویے  
 مول پچے حاکم بائے دفترے      بیٹہ کور ماری منز سوندریے  
 پورہ زخمی پھے ڈیہ یادریے      کرمن ہند بھودریے  
 یہ زخم دینے ادہ ایندریے      بیٹہ کور ماری منز سوندریے



نام بقورائن نادر سورے      سہتا یہ نون و چھی سو نڈریے  
 یونک راون پیر راوریے      بٹ کوری ماری منز سو نڈریے  
 اٹھال ذرا کھ منز باڈریے      بون تھاؤ کھ شلوار نڈریے  
 تن چاؤ زوتان دوتہ اندریے      بٹ کوری ماری منز سو نڈریے  
 تازہ گلزارن کر ہوا خوریے      ہوشہ روفد پوشہ گونڈریے  
 تیرہ تر بومر چھی بکری دویے      بٹ کوری ماری منز سو نڈریے  
 ہٹہ گنہ تیلسی ہمرہ لاگ کوریے      ساعت و چھہ منز او جنتھریے  
 بٹر کار گنہ کار چھنہ سر نڈریے      بٹ کوری ماری منز سو نڈریے  
 دورہ ہری چاؤ کیاہ فوہ ہری ہریے      نڈری وارا چوڑا جری جریے  
 گہڑہ گہڑہ جاسن دامن ڈریے      بٹ کوری ماری منز سو نڈریے  
 باکہ دان ماری سہنن کوری پیہ تھریے      لورکہ باغچو دیدہ ہریے  
 بدلبش چون کیاہ سوزہ ہری ہریے      بٹ کوری ماری منز سو نڈریے  
 حارتن منز گنھن چھا دلادریے      غارت بٹہ ہری ہریے  
 دردس نہشہ کیاہ پردہ تر تھریے      بٹ کوری ماری منز سو نڈریے

وہ بڑے زور سے بندھیہ وہ بڑے ہر سے      اٹلس کہم خباب زور سے  
 ناپائید اُرسی تیرے بازو گر سے یہ      بڑے کوری ماری منتر سے ہند سے  
 لو کہو جامہ دل نیر بازو سے یہ      وہ نے دکنہ تر پر سے یہ  
 شہزاد نے سوسہ گچہ حوڑہ نو کوری سے      بڑے کوری ماری منتر سے ہند سے  
 کبڑہ وڑہ پاوے یاد سے ہند سے یہ      آواز سے سوخن دُور سے

کاشترین مانان چھنہ کاشتر سے

بڑے کوری ماری منتر سے ہند سے

است (عربی) کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

”چمن زن ہندی کے در عاشقی مردانیت

سوختن بر شمع مردہ کار ہر پروانہ نیست“

(گنج)

# پہلو کور

ایک تصویر دیکھو

پہلو کور کور لولہ ون ہاری	انہی روز ورہ بزمیاں ولہ داری
سگ دتے کہہ ونچہ پاری	سودہ خوتہ شربان چھے قدا داری
پہلو کور کور لولہ ون ہاری	تنگ نس تہندیس لگڑہ پاری پاری
ہاری مندہ زلف کور پاری	جامہ چاڑی سوکھ شامہ سوندہ داری
پہلو کور کور لولہ ون ہاری	وگین ستر مالاجتہ دوس داری
پتھ ونن بیٹھہ ہاری ہاری	دودکیاہ گدڑیہ یتیمہ مساری
پہلو کور کور لولہ ون ہاری	جود ما کورنئے ٹاٹہ جود گاری
بوزان شہ چھک اچھہ داری	سوز کہ سازک کن داری داری
پہلو کور کور لولہ ون ہاری	کتہ چاڑی سازندرتہ سیتاری
دودہ کیاہ چھے ٹیہ سوندہ داری	اسر کوٹہ ہونچہ پتھہ اچھہ ٹی ہاری
پہلو کور کور لولہ ون ہاری	بادو تسم بڑ کیہ پڑہ نم خاری

پوشو ماؤ چھئے بھیر چاری چاری      رنہ رنہ گھر گھرے جاری یے  
 دمر دمر پو شنے یہ شرماری      پہلو کوری لولہ ون ہاری یے  
 حارتن کورنس چاکی خماري      خاب چھا کیر بیداری یے  
 مستی جھا کیر یہ چھ ہشیاری      پہلو کوری لولہ ون ہاری یے  
 لولس چانس چھ خریداری      لوکھ لال باداری یے  
 بیتہ نادارو لوگ باپاری      پہلو کوری لولہ ون ہاری یے  
 دنیا دیو کھم برم تر بازی گاری      دیارن مستی گھر ساری یے  
 یارن منز چھنہ روز مرز یاری      پہلو کوری لولہ ون ہاری یے  
 کیشنن کر تر گوند جامہ سونہاری      کیشنن سر تر مرداری یے  
 کیشنہ پکان وڈہ نیکو کھیہ نندہاری      پہلو کوری لولہ ون ہاری یے  
 ازلہ لانس تن دت ساری      اورے سن ذہ ون ہاری یے  
 ساری حادان تہہ بازری یے      پہلو کوری لولہ ون ہاری یے  
 سہ رس تر سازس چھنہ پایہاری      دردس چھ وفاداری یے  
 ساسہ بود گنج کوہ چاکی رنج گاری      پہلو کوری لولہ ون ہاری یے

کینول، مسقہ دزایکھ اُری اُری      روشہ روشہ اُمہ انہا اُری  
 پان دتھر ددے پوشہ سبر اُری      پہلو کُوری لولہ ون ہا اُری  
 کارہ پستو اُری تے ہینہ دیو اُری      چھی ژیتہ زہ آلدان سار اُری  
 پوشہ ون چھی کران پیالہ برد اُری      پہلو کُوری لولہ ون ہا اُری  
 صوژنس چانس معنہ زار اُری      دل میں بیٹھ ہا اُری  
 پتھہ پاٹھہ ہا اُری      پہلو کُوری لولہ ون ہا اُری  
 بیلہ یار میون یتیمہ گلزار اُری      ڈیشہ ہن یودشہ ہنجا اُری  
 میانہ کنہ دُز زیس زار اُری      پہلو کُوری لولہ ون ہا اُری  
 ارہ ولہ جگس کنڈی حقون اُری      یتیمہ زلہ یتیمہ اُری  
 سنگدل کو تہ لوگن بے عاری      پہلو کُوری لولہ ون ہا اُری  
 پان آزادن لولہ اُری      شپن دن گوگن ہا اُری

دُز زیس چھا روا اسی دلا زار اُری

پہلو کُوری لولہ ون ہا اُری ۳۰ اسوج ۱۹۹۹ء

لہ ابن ہجورنہ آزاد کو پہلو کُوری کی ایک تصویر پیش کی تھی۔ اور ذرائع کی تھی  
 کہ اپنے تاثرات تصویر کے دیکھنے کے بعد انکو بھی بتائیں۔ یہ نظم وہی تاثرات ہیں۔  
 (گنجو)

# ایوان غزل

پیام آزاد

## غزل

پائیں پستہ انسانہ دیوانہ ترہ مولاک  
 برہم پسین میخانہ مستانہ ترہ مولاک  
 پانہ ہنر ہستہ روزِ دہرچہ نصیحت بوز  
 شمعن اندر چھنہ سوز پرانہ ترہ مولاک  
 چھنہ دہر نگن خوشبو کے بیو مگر  
 بد خوئے سستو خوں حارانہ ترہ مولاک  
 چھاوان روین پان گہ زلف پریشان  
 امہ ہاوسہ حیوان انسانہ ترہ مولاک  
 دینا چھ مردن جیل جیلس اڑن چھایل  
 گزہد دست سستو میل بیکانہ ترہ مولاک  
 رنگدار گل برتری تیت گلشن چھل کیتو  
 نقف کر مینہ دامان بنس تر بیکانہ  
 زہانہ ان تہم جوہر ہنوت دل چھ شتر  
 گز مولا تھانک چھک دہرہ دیکانک  
 خمش زندگانی ہندو نشانہ جانی ہندر  
 مردی چھنہ پاناو دماغ دل شیراد  
 آدن چھ آزداس کیاہ پیہ ناسادس  
 چھی دہرہ جوانی ہندو غمانہ ترہ مولاک  
 کاراہ پن رت ہاوسا مانہ ترہ مولاک  
 دنی توں دلدارس دیوانہ ترہ مولاک



## غزل

تُن قلم تر بیکھن سراپا نیرِ خوش آمد سعه خن درِی چھا  
 کھٹ کر کھٹے سرتے سونگ سادہ لوکھ لٹا ورنی بہو دُری چھا

تکھتہ حیات تر مُلتھتہ پر خمشو ورتھتہ ذری ہانہ بہان طاقس  
 چھرتنبہ لان تس وچھت جہانہ ژہ ورتہ اُمسے ونان پری چھا

نہ سوز در دل نہ شور در سر نہ چاک جامن نہ پاکہ امن  
 یہ عاشقی چھا، گد اگر ی چھا، یہ شاعری چھا، قلندر ی چھا

مہ بوز و نان اُسی بہر تر وار لہ چھ کھٹنا پیٹھ چھوٹا بلبل  
 یمن صنیعین تر بے زبان حریف لاگن بہو دُری چھا  
 کران کار و محبت ستر تھوان جامن ورتھتہ ژھوڑے کر نر  
 ونان اکھتہ جنگ زرگری چھا یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

پزر کڈان فون اپیز دباوان یہ پوز ورن کیازہ مارہ نادا  
 وچھت نظر باز تو سے چھ راوان پہلری چھا سگری چھا

زبان دراز چھی زبان پر مطلب پئن خود اپی تہ بندگی منز

پمن بیان زانہہ برادری تہ محبت منز برابری چھا

وے نہ بوزم پیام رومی دے نہ زونم امام رازی

سورنے چھ اکر وزان پیہم ژیدہ پاری ساری گتو زری چھا

ژہ لامکانس اندر بہتہ خوش میںہ کیت جنون تہ خون

یہ بندہ چون فتہ تر وکش میچھان پھتے پاٹھو برادری چھا

و جھم سیٹھہ ونو دترم ژو پاری منان ساری چھ دینداری

ژیہ تھاو مژلولہ والے کر ز چھتہ تر ژا رتہ پر کافری چھا

پران آزاد چھم پیہم ترانہ سچھتہ تر ژا رتہ مچھتہ زمانہ

نقل نہ بلبل شے نہ مطرب شاعر نشتا عری چھا

## غزل

نظر پانسی کن ژہ انسانو کر تو سوتہ دین و دنیا پئن پان سرتو

ژہ چھک از کے نورہ کے نورہ پر تو تھی نورہ سینین زہ عالم ژہ بر تو

چھ تقدیر تقدیرِ والہن مبارک      تہ پننے نصیبک قلم پانہر تو  
 کورہ دورہ دورہ مڑھ زور پانہر      طلسمات یتیمہ آسمانکو پھسڑ تو  
 یہ تسبیح تر زتار زولانہ کور ہے      پکھن داش نیری تہ سیم گند مڑ تو  
 تہ یسیم زندہ کور نکھ برہ لول تیر      سہ چھارتیہ شمر دنی زانہ تہ مر تو  
 پیپی شیر تر برور لاگتہ یہ وسواس      تہ ہمتک نیرہ تس ریزہ کر تو  
 دہانن حقوان عقلمند چھ رومالہ      تہ شودن کتے پرس تر بنگہ بر تو

بنیو کہ عشقہ مکین لاگتہ سو خور

دلن زندہ کور فی غزل تارہ پرتو

## غزل

دین و دنیا ہوسن پتھ راوہ روو تھ تی پزیا

مشک رستین پور شنے پیٹھ دل ہر دو تھ تی پزیا

ہ وطن دارو تیر وطنس گندری ہچھکر او تھ و تن

ہے کن پوشو خون دودن بنو تھ تی پزیا

بلکہ چائین ما کوڑ پانڑا کی کاو او اکی ناس

لول پسرے لور رستین باگرو ووتھ تی پرنیا

خدمتس مردی کنھتہ تر مکی یہ پامردی ہنترتہ

ناو مردن ہند تہ ہے ہے مندہ چھو ووتھ تی پرنیا

منز بہان اکھ بہاناہ خدمتک زونھتہ یہ علم

عالمن عزت تر حرمت راوہ رو ووتھ تی پرنیا

شانہ تھا ووتھ غارہ رے ہنترہ براندہ کنہ چھک چھو

غارتس نیلام کڑی کڑی نام پو ووتھ تی پرنیا

یس ڈیکہ اکی راوہ عرشس فرس ہنھتہ وقت نیاز

سے ڈیکہ دروازے پیٹھ کیا زہ تر ووتھ تی پرنیا

در بغل تد بیرتہ تقد پر چھے تیر و کان

بر ووتھ کن و اتھتہ نکاراہ کونہ پو ووتھ تی پرنیا

بنگہ تے افسین بلہ ووتھ چوہ ہکھ مس پیالہ پور

دورہ کن بیگانے ہند تیکہ تھو ووتھ تی پرنیا

واسے پیرنس ہاکی ملکس چھک کو چشمو دھان

ناخلف اولاد لاگتھ کھینا وہ نو دھتھ تی پرنیا

بس مرن اوتے زنیہ زونٹھ پینڈ پرن پرات ملک

زندگی ہند خون ناحق بارہ تھو دھتھ تی پرنیا

بارہ تھادان چھک تھے اے آزاد یارن دوستن

پان پسنے کو نہ اذ تا ذ سنبو دھتھ تی پرنیا

(۹۳۸ء)

فٹ نوٹ :- غوامی راج سے پہلے غیر کشمیری حکمرانی اور حاکموں کا ذکر ہے۔  
کشمیریوں کو اپنی حالت زار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ درہمیشار ہونے کی تلقین  
کی جاتی ہے۔ (گنجو)

## غزل

یہ عاشق و عشرت چھ توڑ مصیبت ارام تر راحت پچھ تختس منز

کو بڑھ تھینرت کیاہ نو بھتھ نرت پھل تھینرت بڑھتھ چھانداس منز

درین پلن بارہ سنگن منز چہ خون جگہ تہ بن جو اکر

تھو تھینرت اجاہ ہمیشہ تھیں زمان اپنی تھینرت قسمس منز

نہ گلشنِ منز فو کچھ بیٹھ گل نیہ خون سا یوز تہ دل کر کھ خوش  
 اسان بہکھ شیر پیٹھ تہ ساتھ ہر کھان نیہ پکھ دلش منز  
 شہل گلشن تل تہ سرحدن منز بہان چھ تسبیح تہ مالہ پھر نے  
 خود ار پچھن پز چھ یوز سہ گرمی بچار کر کن کیاہ قیاس منز  
 بے منگہ پز نس خود اے پاکس روز محشر الگ مکانہ  
 رہن تہ کھیندن چنن شوگون تہ عشرت اگر میتے او چھ جنت منز

## غزل

مبارک تازہ دورانش مبارک مبارک سازو سامانس مبارک  
 سہ پزانیومت سراپومت ہمہ گوہ دور فوس دپنس تہ اپمانس مبارک  
 گیتو اسی منایہ کم گل زہایہ زہلیے شو بکچہ آختہ پاک دامانس مبارک  
 بن جنگی سپہ وودہ عشقہ مکین ذرا کر سو تو غزل خاش مبارک  
 پن وودہ ز شانہ سازن بخت بیدار مبارک زلف مردانس مبارک  
 نہ دیوانہ کھ توپ بندوق نے ہم چھ سامس تہ نہ پمانس مبارک



کھک نہ نئے سجدہ اکھ جتو نس طواف کرنے تیرے سو گھر گھر

یہ لولہ آتش بے تہ رو دس اندر قبضہ راہ ورن روا چھا

ترہ کالہ زلفن تر کا کلن چھک چھان کہ لولہ اکھ لعلے منز

بہان پیتی آسہ چون دبیر سہ خانہ سرفرو برن روا چھا

ترہ زاکھ انسان بڑیہ کہ انسان کتے بنیو کہ میوند کتے مسلمان

چھ چون مذہب کنیرہ یکسان ترہ اکھ بڑا گنر ورن روا چھا

یہ دروہ نہ ہند فضاء دلکش و پھت چھ اڑادہ دل گر تھان خوش

ترہ نیر گنہ لولہ تیر و کش سہن تہ شائن ورن روا چھا

## غزل

آرہ کتہ لار مونشہ بیکانس پنہ پنس پانس معنی تزار

پنس چھ پن پن تھار ان چھ پنش پانس پنس پانس معنی تزار

نو پچھے کوڑمت سود نو قصانس دین بنز روان زینت دیار

چاوہ کہ ہینہ اکھ منز پانس پنس پانس معنی تزار



اُتھ چھک داران دورہ آسائس	تہ چھ انائس خدمتگار
گتھ کران چائس یختہ دیوان خائس	پنرس پائس معنے ژار
ژری چھک باغمان یختہ گلتائس	چائی گل تہ چائی گلزار
ژری کیا زہ حاران مژ وائس	پنرس پائس معنے ژار
شیرہ رند دم دیوان پھیریتائس	دمہ دمہ دمہ سے چھ نمکار
دمہ ستر پیمپوش پھیرہ وائس	پنرس پائس معنے ژار
را چھ کر پنرس عہد و پمائس	پنرس یارس روز وفادار
کیا چھ مژ کبس کیا چھ بتائس	پنرس پائس معنے ژار
حق پش نکھ وال حق سبحائس	ادہ حق ژھانڈک چھک حقدار
پانہ کر حق حساب وائس دائس	پنرس پائس معنے ژار
گمہ ڈہ دامانہ رٹ جانہ جائس	دمہ دمہ لاگس ناد بردار
شوہ ادہ لاپنہ بقت گیریائس	پنرس پائس معنے ژار
کیا چھ غم دردہ کس مرد بادائس	ملکن تہ فلکن ہند چھ آجدار
حوارہ چھس تادہ ان رخت شاہائس	پنرس پائس معنے ژار

آب جبر آتش هندی کمال آسمان  
 ناساز روزی یود سمار  
 ناز کر پنس تازه دور نس  
 پنس پانس معنی ثار  
 شیر خار زانان تدبیر دانس  
 فند باز تقدیر زور آوار  
 بسندگی چھ کران رند مسانس  
 پنس پانس معنی ثار  
 بیہ نا آغ چون پیٹھ دیوانس  
 مقود کھ مالک پیہ موختار  
 دونوے ذمہ دار پانس پانس  
 پنس پانس معنی ثار  
 ونہ کیاہ آزاد نشہ غار زانس  
 چھنہ ود فی رود مت ونس وار

ونہ ہا پوز لگان ٹیوٹھ انسانس

پنس پانس معنی ثار

## غزل

مہ لاگ پان پنن زالہ، ستم تالہ ونہ یو بوز  
 ستم کار چھے دُنبالہ ستم تالہ ونہ یو بوز  
 یہ چون یوت تالہن چھ چانی خانہ خمابی

غارت چھئے نہ زہِ منقار، ستمِ ژالہ و نہ یو بوز  
رباب چنگ تر نژد چھنو درده نیے منہ

بیتے چھ شیر ماران ژہال، ستمِ ژالہ و نہ یو بوز  
دسان چھئے نہ یہ خمار گزہان چھک نہ ژہ بیدار

جو مت چھئے ژنہ یہ کس پیالہ، ستمِ ژالہ و نہ یو بوز  
چھیس سوز جگر تشنہ بیتہ روزہ سودر چھیتہ

ژہ گو کھ سپرہ اکی پیالہ، ستمِ ژالہ و نہ یو بوز  
ژنہ کہ حالہ گندان مالہ چھی فند باز گندن و املی

بنٹھ اوکے اٹھتہ سالہ، ستمِ ژالہ یو بوز  
چھوان در او یہ آزاد پھوان سوز دلس داد  
روپن و املی دوان مالہ، ستمِ ژالہ و نہ یو بوز



غیر کشمیری حاکموں کی طرف اشارہ ہے جن کو کشمیر سے باہر کے اطراف  
سے لایا جاتا تھا۔  
درگجور

# قطعات

## قطعه

پن پان زان ا انسان پانس پان عزت کر  
 شمع بتیہ نور چھا پانے زہ پانس پون پر فی گتہ کر  
 پتہ عاشق چھ معشوس کران ہم اگستہ کو زنجیر  
 تھ پانٹھو نیرے پروا نہ موبدوس عبادت کر

## قطعه

اکتہ سیاہ دلفس تر خالص پتہ سیاہ کور تھن ضمیر  
 وچھ کمں زالن اندر موصوم دل پسے ڈیہ گیر  
 بیکس تر کالہ مرفس چھکٹ کتہہ بوزان فرق  
 شہزادس پتہ ناو کورمت لولہ خنجر عشقہ تیر

گو بھن تہ غارن تہ جھگن منز پتہ پنن دل ژوہ رنگ موکر

بچھکھ ژوہ انسان سپہن تہ شانن تہ مانگن ہند یہ رنگ موکر

بساو خانہ کماو پانہ ریا کرٹھ مو ٹوٹاو عالم

شریک مو آن ژوہ لا شریکس بینن نشہ منگہ منگ موکر

●

دونک ہ مغرب پر تو تھتھ روٹت چھ سمان

اپارپی ژوہ اکھتابس بہوڈر سائی ما کھارن

یہ زور آور کشش کاژاہ چھ تھتھ رنگس تہ روئس منز

یہ چھس کھوڈان زوم صاحب کرن ما منز رو خاران

●

دوس ساری گئے ستمتھ شیطانسی نو پھس ژوہ ون

مؤدی ییلہ مؤزور فاقیہ کرن یم سوڈ خار

تورہ دوپنکھ توہی تہ منگو توہ اھتہ جماعتس نش نجات

یم کفن ژور تھاوہ نکھ قرقس اندر کرک کرک مزار

ز پٹھو لاگتہ چھین تر تھاوتہ ریش

مندرن مسبدن چھ رڈ رڈ کوکون

چھا خمشاد کران خمداد صابنس

چھا بناوان نیچھنکو قوڈن



پیر مردادہ وٹان اوس اکس

حدس ہیو دچھم نہ کائہ عا دل

زادیس تس کران خاد و ذیل

یس رچھیس تس بزان مگر تر دل



یئیس یاری کران چھے سخت تس ساری چھ آسان یار

یئیل شوب آسہ دوکانن تیل ین مالہ مٹر بازار

یئیلے اور جان آسہ یارہ وچھیک لارہ ورنی ساری

یئیلے گدڑی زوس کینترھاہ نوکھ نہ کائہ نش کھنڈار

دِعْظ خانہ پران اوس لوکن      کدھ یین ٹوٹھ چیزاہ راہ خودا  
 اتفاقن زنا نہ تمکو سہنرہ بوز      دویمہ دہہ تہس نشہ پران چھ گدا  
 دول تہہ ٹوٹھ چیز کیاہ تامت      خانہ دارن کوڑس بخشم صدا  
 جاہلن صدقہ دین چھ بڑمانہ      عالمین ہنسہ ماملہ چھ جُدا

پانہ ابلیس اوس تی بوزان

ٹول بچارہ پران پناہ بخمودا

نہیب س چھکھ ودان نادانہ لاکن مانثرہ تقدیرس  
 یہ جنت تے جہنم چھے رتیہ پنہنیں کارہے ہند چل  
 ترہ زیادہ نرم یود روز کھ میشرے ہندو پاٹھو تراوٹھ لہ  
 کروی پامال اکھ دُنیاہ ہمیشہ جاے چھے کھور تہل

بنجھ فوٹہ یودوے یاد تھوٹہ آسہ اکھ ساٹھا

بنجھ زنجیر شیرن ہند تر یا خنجر نتر کترل





# موی خانہ

## غزل

سرور آزاد آوے پیرہ نامے      تازہ تازے لاگس پوش  
 پیر کر تراوان خادمہ اندازے      تازہ تازے لاگس پوش  
 سوز و اُم توں اہلکہ سازے      روزہ دامہ تھاؤتھ گوش  
 بوزہ دگتین پنہرہ آوازے      تازہ تازے لاگس پوش  
 دینے مٹرسہ مہ تر سازے      پوشہ چٹن / تراوان پوش  
 زن چھ پڑین سیتو نیرانے      تازہ تازے لاگس پوش  
 ہدیہ کیمخاب ناکی پیشواڑے      مانترہ اتھ زن اُدری پوش  
 خوبرو بن شوہر مہرازے      تازہ تازے لاگس پوش  
 لالہ بڑھتو سانہ دروانے      کر تر پیالہ مس کے نوش  
 برج مارے لاگتھ وارے      تازہ تازے لاگس پوش  
 چانی روخار کیا چھ سرتانے      پردہ تراوان لوہ مہتر پوش  
 عشق تن ہندہ ممتازے      تازہ تازے لاگس پوش

آزاد نہ سوز و گدازے مینوشن آو کیناہ جوش  
 وز ہم تراؤم تو دایرہ دردانے تازہ تازے لاگس پوش

## غزل

عاشقن ہنر عشق بازی کفر چھا اسلام چھا

عالمس بدنام گوشت پختہ عاشق خام چھا

نیب ہیو تمس جاپہ جاپے و چھنک تھوونم فریب

تراں چھا گلمر گہ چھا ہندوارہ چھا مقام چھا

تم نگارن پختہ کارن منراشارن دیت جفا

رزمہ چھا حُک ادا چھا وصلکے پانام چھا

ہر نر چشمن سوہ میر لاگتہ نیون زانگتہ میون دل

میرزل چھا کھاسو چھاس پیالہ چھا بادام چھا

عشق ماؤنس اندر مد پارہ دل اُسٹہ گزرا

شیر چھا رستم جگر چھا عاشق بدنام چھا

جلوہ ہواں گاہ تراوان تنبلادان عاشقن

نادرہ دُزدہ نل شاہ پری لاگتھ زُری بر بام چھا

تیرہ رکے تائیر زن تقریر آزادن کران

درد چھا خونِ جگر چھا شعر چھا الہام چھا

## غزل

ماہے چھس یو وُتر وانہ	یاونہ میانے یاون راہے
ماہے چھس یو وُتر وانہ	پاڑی پاڑی لگہ یو زھار تہر گرایے
عالم کوزمت دیوانہ	چائنی دُری چھم میامنی گرایے
ماہے چھس یو وُتر وانہ	میدن دل دولت چانی ماہے
دُمر دُمر تی چھس ژالانہ	کوہ چھ منز رچھنس لو پچ دایے
ماہے چھس یو وُتر وانہ	بدنئے میدان دل دوتھ مانیاے
کس پتر کر تھس دیوانہ	ناساز ازلہ میانہ ہے ماہے
ماہے چھس یو وُتر وانہ	ژالان کاژاہ چھس بے دھنلاہے

بزمِ رویِ مژدگیں کر گھس صناع  
 دلِ بنتھ لو گھس دیوانہ  
 کھسہ وُن لو کچا کر گھس مایے  
 مایے چھس یو وُنر دانہ  
 لہو لہو پیر کر تراوے پرایے  
 دُنچہ دل اُسہ چھس روزانہ  
 نالہ متہ رُٹہ لالہ پوت زھالے  
 مایے چھس یو وُنر دانہ  
 مشکدارِ موئس تھاؤتھ زھالے  
 دُرہ ہور چھکھ اُلہ راوانہ  
 روے چون صبحکے نورِ ک آئے  
 مایے چھس یو وُنر دانہ  
 چالاک دِلبرہ ذرا کھ تھرہ کرایے  
 حوڑہ مندہ چھاؤتھ نورانہ  
 نارہ روزہ ملہ نے تھرہ تھرہ زائے  
 مایے چھس یو وُنر دانہ  
 کاڑہ زونہ کاڑھ گوم ناگپرایے  
 ہی مائی کر گھس زولانہ  
 چاند پڑھ کمرہ کمرہ ہانڑہ مینہ آئے  
 مایے چھس یو وُنر دانہ  
 ژبے پتہ پیر تھہ اُسہم رایے  
 پوڑہ کمرہ ہم حبانہ  
 اُختر بیوف ذرا کھ ہے ہاے  
 مایے چھس یو وُنر دانہ  
 سوز پیتھ آزاد دُراوہیائے  
 شمع گتھ کیرہ پروانہ  
 مزمہ اُتھ لو کچا کس دُزنس کیائے  
 مایے چھس یو وُنر دانہ

## غزل

میہ نیو نتم کامہ دیون دل	لیکھس نا لوہکی نامہ
میہ نیو نتم کامہ دیون دل	کڑا سپنم دمہ دل جامہ
ژولم کوٹ بے وفا مار تھ	خنجر بھرے رو برو چار تھ
میہ نیو نتم کامہ دیون دل	چھوکیں کوڑنم نہ مہلا مہ
وٹن اُسرس بہتھ مستور	کنن گوم ستر وٹن سنطور
میہ نیو نتم کامہ دیون دل	چینوان خون چگر دامہ
بے لاگس تہ ستر ہسہ تن	ڈالے لستو منہ دھتھ ان تن
میہ نیو نتم کامہ دیون دل	چھہ روشن میانہ پاغامہ
کران دل بلبلن تارے	شوبان کیاہ چھس گلن کارے
میہ نیو نتم کامہ دیون دل	پری روئیس زری جامہ
دوان چھک زمرہ مشتاقن	بہتھ بالادرے طاقن
میہ نیو نتم کامہ دیون دل	پھولہ روئہ با گل اندامہ

چھ آزادن چوٹ کس مس بے مستی چھس نہ روزان جس

دن کیا شہر تے گئے میہ نیو نم کامر دیون دل

لیکھس نا لولہ کی نامہ

میہ نیو نم کامر دیون دل

## غزل

میہ او نم نہ در دل گمان دبرو سے زہ آسکھ میہ نامہرمان دبرو سے

دوئے ماسہ کائے دلک حال میونے تو سے زیادہ لوگتھ ازان دبرو سے

زہ پتھ صاف دل میون زن لولہ کار چھ بٹخانہ ہے کن گمان دبرو سے

تلان ہنسہ چھ جونے یہ خاموش لاکن کتھاہ کر ز شکر دہان دبرو سے

دوچھت سو خوشبوے چوئے پریشان سیاہ مشک ماتم ہیوان دبرو سے

مقابل زہ اپینہ دچھئے اتھن کچھ میہ چھم دورہ غارت پوان دبرو سے

مؤدر خندہ کوڑ تم مینہ دورہ دو سے تہ حورہ دو تم روان دبرو سے

بہمن زار حشکو کمن روڈ تازہ بہارس چھ آخر خزان دبرو سے



دو دم پہنہ ژالان تہمت تر بانزہ دو دم یس نشے اُسان دہروے

یہ دل خستہ آزاد دِلشاد کرتن

غنیمت چھ بیٹھ خورش بیان دہروے

## غزل

جامہ چھی پنڈ تر شلوار چھتویے پتہ لوہ ہتویے لاگے پوش

سائے دل خستہ کُیر چاکی مارہ متویے پتہ لوہ ہتویے لاگے پوش

کنہ دای سونہ بند کُورہ برزیے ہل قیمنے سبز رنگ پوش

رجہ نہ دانسی ریشمہ قیتویے پتہ لوہ ہتویے لاگے پوش

دیسہ رہے منز باگ چھ تے لتریے کھسہ وُن یاوُن اُسہ وُن پوش

زُن چھ منز شمعُن بجلی بستیے پتہ لوہ ہتویے لاگے پوش

جامہ بلا دھتہ دڑاکہ شامہ پتویے بوش تراو مشراو پہ فراموش

چونہ نرک گز رہ نئے زونہ بستیے پتہ لوہ ہتویے لاگے پوش

اُسہ تراو چاہ پوڑم آرد متویے مارہ رمتہ لوگتھہ ریہ تر خاموش

دتہ وتہ غیر کن علامتو یے      پتہ لوہ ہتو یے لاگے پوش  
 گلہ تہ ولہ زار سوزس رتو یے      غیر شرفیرہ بیمارن ہوش  
 پوشہ کھتہ رادو مشکہ کھتہ لو تو یے      پتہ لوہ ہتو یے لاگے پوش  
 سوزنم گرا دہ تہ بو زخم پیتو یے      زھینہ گاس میانی پنہ مینوش  
 میہ تہ اسو یار دوس اردو تہ تہ یے      پتہ لوہ ہتو یے لاگے پوش  
 کرہ کیناہ ازلس مارنس لتو یے      پوش ہتہ کرنس برہ پموش  
 دیارہ مملہ سانی زو چھس پیتو یے      پتہ لوہ ہتو یے لاگے پوش  
 ولہ میانہ جگر کہ خوانہ لکھتو یے      شوبہ ہن لاگو شیرہ دن پوش  
 لانس زارہ کس کہ پیتو تہ چھتو یے      پتہ لوہ ہتو یے لاگے پوش  
 گلہ آزاد فی مارہ کھتہ تہ تہ یے      ولہ زار تہ کھتہ وارہ پر پوش

وچھتہ کم شاہ سوار میستہ کھتو یے

پتہ لوہ ہتو یے لاگے پوش

# غزل

دودھ لو لاگہ ہو دوس داری نگارو      دلس کا ستم بے قرار سی نگارو  
 دودھ لو چنگہ دلیان بہہ رنگہ نادے      گزشتہ قیل بل گپکاری نگارو  
 دودھ ہے وعدہ تھا وقتہ پزیرا دین      تو نے پھا یہے نامہ آری نگارو  
 زری جامہ لا گتھ چھے کام دیو      دپہ راو تھس پر آری پاری نگارو  
 زن اہریزہ پھل تیر مہمیز چانی      پتس پتھ دوان داری نگارو  
 یترے زیادہ چھے بیفانی تر شہی      ترے کم زریہ مفر غمگاری نگارو  
 دودھ لو ڈالہ ڈالے گندہ لو لو ڈالے      چھے گلزار پھل مہتری دودھ پاری نگارو  
 دیر جس مایہ چانے لچس لو لڑالے      مران چھس کران دم شاری نگارو

آنان مالہ کمری کمری سچھے آزاد ڈالے

جواہر مہمہ لڑا آری ڈا آری نگارو

# غزل

راوان یس چھ آدن تس کتہ قرار آسے

کیاہ زانہ دیک دُون یس تازہ بہار آسے

چھے خونِ جگر چوئے رندان ہنہ گبڑے

سے زانہ یس لہوئے منز لوہہ مار آسے

تدہر چھ کیاہ مردس تقدیر کیسے کردسی

پی گوہ لیکھت فردس پی کوہر مینہ یار آسے

کمر لولہ غزل پُرم دُردانہ دھساہ ہرم

سوزس مینہ طومار کُرم بوزان مہ یار آسے

چشمین ہنہ نہ گاہ جوہر گاہِ شیت مینہ در دچہ پینہ

یود ہر دہو چھنہ پیسے دن تازہ بہار آسے

بوزان یم میاں ذولہ آیس نہ تیندہ زوہ لہ

باہی استہ گز زین بلکہ تس دُونہ خمار آسے

دُچھ لالہ کم کم مَدَن کھینے میٹرہ وَدَن وَدَن  
 دودھ بہا کریم ساؤ بن سوسن تہ مزار آسے  
 منہ لولہ کین اخبارن آزاد چھ مہختہ ہارن  
 منظور خیدارن میختہ نامہ نگار آسے  
 راوان چھ یس آدن تس کتہ قرار آسے  
 کیاہ زانہ دِلک دَدَن یس تازہ بہار آسے

## غزل

تمنا اوسم تراوہ غار اُنی	کہہ ہس چشمنہ نوراُنی جاے
بلہ دل ڈالہ کہہ پریشانی	کہہ ہس چشمنہ نوراُنی جاے
ویسویے اسہ کر کہہ سر نادانی	بے تاب لہ لہ مشر کر مس جاے
پنجر کجہ رون سپنہ اوس گر کجہ دُانی	کہہ ہس چشمنہ نوراُنی جاے
سوز دل اسہ دیت حق سبحانی	قہہ بہ کن آدنہ لاراُنی آسے
نہ چھ زنا تر نہ مسلمانہ	کہہ ہس چشمنہ نوراُنی جاے

دودھ تارہ گڈراؤ کر ڈھیر ماراُنی      دودھ تارہ ستر گلوین دِراے  
 زین اسہ دیناہ ژوین نینر فانی      کرہ ہس چشمہ نوراُنی جاے  
 دلہ چھنہ بوزان دلہ زار میانی      اُدی اُدی وچھس تراے  
 ژھاپہ ژھاپہ ڈیوٹھم گاپہ ماراُنی      کرہ ہس چشمہ نوراُنی جاے  
 دُور ملہ کرہ کرہ تر تر ڈالاُنی      کھروُن یاوُن چونے کیاے  
 تاب کیاہ کرہ بے تاب جواُنی      کرہ ہس چشمہ نوراُنی جاے  
 ژیتہ تریتیلہ وچھے دلہ حاراُنی      مینہ تہ کوڑ دلہ منڑی لہ ترہے ماے  
 امہ روس وںتر کینہ نافرمانی      کرہ ہس چشمہ نوراُنی جاے  
 زندہ دل رند چھہ مڑھ مانہ کھواُنی      کعبس پیہ بت خاس زالاے

کُنہ چھک نہ آزاد وینہ پوراُنی

کرہ ہس چشمہ نوراُنی جاے

## غزل

تمس روس باوہ کس تمس سندھانہ      وںتھ غارن پنن سِردا نہانہ

بہارِ جلوہ دینِ اوس بالہ یارِ سس      چم گل افانہ تے سنبل بہانہ  
 بچھنے چیتھے بے بہا دردانہ معشوق      یہ دل لود قومہ درنِ تس کریت مکانہ  
 یہ دل میران زلفِ خالص ستہ گوشت      چم زن تپہ ریشو کران پسی شبانہ  
 نینہ تر اوتھہ سیر تیلہ تر صہور آبن      لوہن پانس اندر دردانہ دانہ  
 خبر اوسم نہ انجام آسہ، چیتھے کرینہ      پتر تس قولہ سارس نیرہ ہانہ  
 سینٹھاہ زانٹھہ میہ زونم کینہہ زونم      لبٹھہ تیر و کمان رووم نشانہ

چم آزادس پوان خاموش لاگن  
 پچھتر پردہ دھچھت رنگہ زمانہ

## غزل

”اُسہ وُن بے وفا دلبر اسے کُن بے حجاب پیہ نا  
 لہے لے منز لولہ سان لہ وُن سِلے پھولت گتھہ لا پیہ نا“  
 یہ میر نے تنہ لیوٹ دل چھ بلی سنبل مشکل  
 پھر کچھ ورنیخس منز گل بہ تھاوش در عذاب پیہ نا

یہ میاں کی دُورہ ہرگز اسے کُن تُو رُن دُلاں ماسے

اُلاں چھم کا کُن ڈھالے تلتھ دُوس نقاب پیہ نا

پیہم نا اُڑ ہوس اوسم بر چھاوُن تھا دُوس مرم مرم

مینہ حورے شورہ پانس چھم یہ لکھا رک جُباب پیہ نا

سے دُچھ ہے میاں سپنہ آخ گہتر چھم بالہ کم سوانخ

کرکتھ بے واپہ جامن چاک پرس لولچہ کتاب پیہ نا

ہمتے لستہ گڑھتہ دُنتس مینوں ٹلیس کپنہ پیہ ناسون

مینہ تارہ ہے کاڑھ زونے گردن آوُس ت اب پیہ نا

کھٹان آزاد اُندرم جوش چیدوان خون جگر خاموش

سرس منز آره کوت پمپوش دُچھان گنہ آفتاب پیہ نا

## غزل

تازہ پیہ نا سروہ آزاد ویسویے تنہ یومنت دل ہے گڑھ شاد ویسویے

”وڈھہ وارلنجہ لائس ناد ویسویے“



طو مارہ چھم اندر اندر سنگار س      طلہ چھاوے چھاوے ریشم شلوار س

پتل جامہ تر اندر میلا دیوے

توشہ نافہ افسوس کھیاوے نس بے      پیالہ چاؤتھ بے ہوش تر اونس بے

بار صاحبس کہہ زیاد دیوے

دکڑیہ دقنس باغن تر سبزان      زھانڈہ ناچم گامن تر شہارن

پیر فقیر تہ برہمن ساد دیوے

چاواو سم گڑاوہ کرہ جانا نس      روے ڈپشتہ تس گل خدانس

چھمہ روزان تمہہ کتھ یاد دیوے

دورہ دورے چھم اودان اشارہ      چھس زہ خمدار گہ ہر زہ بمہ دارہ

زھٹ ماران تر پٹ فولاد دیوے

سون وٹھون تر مودے ساز چرتار      سوزہ والہن چھ تر اوان شورش نار

یختہ بوزان آسہ آزاد دیوے

## غزل

پایہ بڑ سوندراہ ذرا پہ کہ چالے      کمر توں رنگہ رومالے داو  
 حسنیہ مادر انس چھ گندان مالے      کمر توں رنگہ رومالے داو  
 وہ نہ لی جامہ کیا ہ نامی ہ مالے      بیسہ لہہ کچاڑک خاصہ چک چاو  
 منہ چھن حوڑہ تر نوزہ مشالے      کمر توں رنگہ رومالے داو  
 کزلی بٹھہ نے خم کیا ہ مالے      وارہ زن دون تلوارن چاو  
 اشارہ اکہ سستو نہر ناروالے      کمر توں رنگہ رومالے داو  
 سنبل تہ کاکل پیلہ سنبالے      مشوقہ بلبلہ نے لکڑ تیلہ تراو  
 لولہ پوشہ نولن ہوش ماڈالے      کمر توں رنگہ رومالے داو  
 آسمانہر حبانادارن والے      نارہ موزہ مہلہ نے اکہ آلہ تراو  
 خمار کمر کمر پرین زالے      کمر توں رنگہ رومالے داو  
 خندہ پیلہ کور اہ سوندہ مالے      ہول دلی لولہ بیمارن دتراو  
 قند زن باگران تھالے تھالے      کمر توں رنگہ رومالے داو

پاڑی پاڑی لکڑی زیتس ماری منترہ ڈالے      دُڑی توں ساھتھاہ کرہ چھڑاوا

آدھک وعدہ آڈاڈن پالے

کڑی توں رنگہ رُو مالے واو

## غزل

لولہ پوشن لولہ بنیڑ چھہم گوشن      بہ کرے تازہ اچھ پوشن کڑاوا

ہوش دیسہ روئم چاڈی بولہوشن      دُڑی چھس لہروان چونے سوز

زَن تَمے آلو چھم گزہان گوشن

بہ کرے تازہ اچھ پوشن کڑاوا

شوق میون ضایہ کڑ چاڈی خاموشن      دُڑی دُڑی خزان دل چاڈی چھس بال

پاڈی چھک مَس چپوان مَس مینوشن

بہ کرے تازہ اچھ پوشن کڑاوا

سوندراہ زام جھنس اندریم جوشن      لہ کٹس پاتس کڑ نم سوز

نردی چھپریم ارغوان پوشن

بُکرے تازہ اچھ پوشن کڑاو

مانہ زن تانہ پیٹھ پیٹھس گوشن نازن شو بن ناز بردار

روشنه کش منہ ون دوا لیس روشن

بُکرے تازہ اچھ پوشن کڑاو

شاد چھک روڑ تھ ستر گلکوشن مارہ متہ زانہ آزاد زن پان

بیداد کیاہ کُرس چاڈی فراموشن

بُکرے تازہ اچھ پوشن کڑاو

## غزل

میہ یادن بہرہ کور قتم وینہ

یہ کہہ اولہ نہ بُ لاجھتس بال

ژہ دراکھ امہ حسنہ امہ یاد نہ

یہ کہہ اولہ نہ بُ لاجھتس بال

دلو میسانہ لولہ رگھ ٹو رے

رہو کُنہ پتھ و نَن دُورے

دُرسِ مَسْئُولِ بِهٖ يَتِيْمِہٖ دُرُوْنِہٖ

پہ مکہ آدینہ بہ لا جھٹس بال

تو علم کثرت لو پرے ہو مجبور

حقیرے پیٹھ بولہ وں کستور

دیس و فی تولد و ستر و نه

یہ کہہ آؤ لہذا یہ لا محقق بال

وہو جو تھا وہ جس عذاب میں

گلان چھس افسطربس منز

مینہ سترہ بیڑی وعدہ چھا آدینہ

پہ کہ اولین بہ لا حقیقہ ہاں

کتاب نماز چارہ حصہ گوم

اشارو ستر مارتھ گوم

میہ جنس روؤم نہ تی کس ونہ

پہلے آواز دینے کے لئے جھٹکے بال

چھ سنز پٹھو سنز کس کعبس

بجڑتھ دوردانہ محرابس

زہ گم ہڑہ ہڑہ دئے کمر سنہ

یہ کہ اولہ نہ لاجتھس بال

چھ دل دیوانہ موت یاؤن

خطا گتھ یارہ گذراؤن

نیز نے باوے ادہ کس دئے

یہ کہ اولہ نہ لاجتھس بال

کرن ہم چانہ لوکات سنز

برن بے چارہ کمر سنز

تمن مرنس تہ فرست چنہ

یہ کہ اولہ نہ لاجتھس بال

میدہ پنزے سوز چھم کیا ہتام

نتر کم لولہ ہاوس دزام

دکھت اُلفت ڈیہ ستر گوم مینہ

پہ کبہ آولہ نہ لاجھتس بال

ژڈلم ٹراؤتھ سہ یادن راسے

گئیم سرتل سوس ہے ماسے

وڑھس مولہ تلہ سہ رووم مینہ

پہ کبہ آولہ نہ لاجھتس بال

ڈیہ دوس مینہ زندگی ریاہ

پہ لہ کیا تے جوائی کیاہ

بہ بلہ لا چانہ اکہ درشنہ

پہ کبہ آولہ نہ لاجھتس بال

سہ میرے بسبیل آزاد

تسنیزہ تمبر باشہ تر فریاد

مینہ نے بالی زہر مس تہہ ہینہ

پہ کبہ آولہ نہ لاجھتس بال

## غزل

سر آکوسے پر پادشہ پائیس پیسہ تم نگارو

تراؤ غلہ مینہ بالہ تر اولہم تھاؤ غلہ ستم نگارو

کوہ زانہ کہ چشمہ ڈولہم کر پختہ کرشمہ

کس کن وچھان پشتمہ دوزی لوسنم نگارو

اندری گچس بہ ہولہ دل چیم دزان لولہ

شہر و باشہ تے مخولہ کیہ تراؤ تم نگارو

دیر تن کتہ دیر لکھ معشوق مین ڈیر چھک

اسہ دون چھ یاد اداک دیرے قسم نگارو

دیر یو کہ ہن تر بان تم میان خہ تر نال

میرے پیکر چھ زان پیم چان مدم نگارو

کاڈاہ ہیشتم علامت کاڈاہ تجم نہ امت

تم ساتھ تاقیامت کر مشنم نگارو



زائنه پیچم نہ ترھیں وندہ نہ ہا بہتس مدہ نس

دنی نیزہ ہیختہ بدہ نس کمتہ اوے سہم نگارو

تیز کیساہ چھ شولہ نارس آتش ہوزان خمارس

حسن تر لو کچارس کینہہ پچھ نہ کم رنگارو

آزاد آو نالین وول چا فی زلف خسالن

چھس لو بہ موسے والن گرو مہو قلم نگارو

●

## غزل

فندہ رباہ دلبر چھمے تہہ لاؤن ووندہ میون یار سنبلاون کیاہ

دورہ چھم دورہ ہوز دورہ اُلاؤن ووندہ میون یار سنبلاون کیاہ

کھاکی مال سوز مس نالو چھنہ تراؤن ہلی یوت کیاہ عسلی جاہ

کاکی پنکہ چاو کو دودہ تر ماراؤن ووندہ میون یار سنبلاون کیاہ

گلزارِ دیوِ طهم گم شد سبلاون	چمنِ منز باگ تراوان گاه
رنگِ رومالِ داد کردِ ناون	ونده میون یار سبلاون کیاہ
لعلِ لعلتہ کو کلبہ پاری تیلہ تراون	گراپہ سستہ مایہ ولساون کیاہ
سودہ نہ کرہ چہ نہ زہ زو نہ زہ تراون	ونده میون یار سبلاون کیاہ
جوشِ خماریک ہوش چھنہ تھاون	شعلہ کیاہ تراون بے پرواہ
اسہ و نہ تہرہ زہریلہ پاون	ونده میون یار سبلاون کیاہ
سودہ نہری دسہ چھس یندہ دڑہ ناون	خشمہ ہڑہ چشمہ ہڑہ راون کیاہ
پوشہ دارہ جوش دیت صبحکراون	ونده میون یار سبلاون کیاہ
گہ کار یادک تراون تراون	بوشہ سستہ ہوشہ دای گے پھلواہ
دوڑہ مکہ حسنہ فتنہ وڑہ ناون	ونده میون یار سبلاون کیاہ
خمدار بمرہ چاہہ محراب ہاون	نوارانہ رویک خاصہ درگاہ
عاشقن قبلہ تہ کعبہ مشراون	ونده میون یار سبلاون کیاہ
کہ انہارہ بیوٹہ رنگہ ناون	شوبان ماری مؤندہ یار کوتاہ
لچہ ساسہ منزہ دؤرہ پرزہ ناون	ونده میون یار سبلاون کیاہ

مازنین یارو باز چھئے نراؤن آزاد عاشق تازہ شیدا

کہوچ کھائے تھ سون چھئے پرکھاؤن

وندہ میون یار سنبلاؤن کیا

## غزل

چھئے لہ لہ پچی پیاریے ساتھ ترو بولہ و نہاریے

دولہ از کرد بیداریے ساتھ ترو بولہ و نہاریے

رفتار تھو سند دل روان گفتار دل سے خوش پروان

اتھ یاد نس پاری پاریے ساتھ ترو بولہ و نہاریے

مستورہ ایپہ و چھام انہار تھو سند و نہ آم

مخمر ہنر چاری چاریے ساتھ ترو بولہ و نہاریے

کر دوس پنئے بہ لبین بوسہ کر س شکہ لبین

ادہ غومہ تر لثم ساریے ساتھ ترو بولہ و نہاریے

آیت بہ تھاؤس تھو چہز پیشہ ہیئتہ تیس جان عزیز

غم چھمنہ چھم ناداریے      ساتھ تہ بولہ ونہاریے  
 پیلہ گوم کنن کس تام نش      حسن چھ فتنہ پو ملہ مش  
 گوم اشک چشمن جاریے      ساتھ تہ بولہ ونہاریے  
 یوت تام تھاؤ نم زندگی      چھم یارہ ستر شرمندگی  
 کر مس نہ بندہ برداریے      ساتھ تہ بولہ ونہاریے  
 تنہ مڑتہ ہاوہ ہس بن      کتہ پٹھو گج میاڈی ہس تن  
 خون جگر ہاری ہاریے      ساتھ تہ بولہ ونہاریے  
 باغن تر ناگن ہیشرمیہ زاگ      ٹھانڈان دا ترس ویرناگ  
 نیب آم نوشہاریے      ساتھ تہ بولہ ونہاریے  
 مڑتیل بل نالہ تران      دامن بوڈم پیالہ بران  
 ڈونگس بچم شکاریے      ساتھ تہ بولہ ونہاریے  
 چون اکھ سوخن اے فتنہ گر      آزاد زانہ مشراوہ کر

دردس چھم یاداؤاریے

ساتھ تہ بولہ ونہاریے

# غزل

خُشک و کُتھ اسد پیتھ بار دوشن	ژو گوشن پانر بے پرواہ
گے روشن گے توشن	ژو گوشن پانر بے پرواہ
تُکھ پتہ لولہ بیمار س	مُلیتھ اکھ غازہ رومخار س
پتیرن رتہ بنسکین جوشن	ژو گوشن پانر بے پرواہ
دس ام غمزہ کئے اکھ تیر	لُحم درپردہ زخمَن زہیر
اونٹھ کوہ جیرہ خاموشن	ژو گوشن پانر بے پرواہ
گئے اکھتابہ گاہ مارن	چھ اُپنن تیر دیوارن
صفائیس پانر سے روشن	ژو گوشن پانر بے پرواہ
مومن دشت چھ کیہ یارہ	بمنزل واتر آوارہ
ژو مرس کونہ چھک توشن	ژو گوشن پانر بے پرواہ
چھ رُوڈتھ اصل پُشپہ	ژیہ دپن چھ سہ نادیدہ
کھٹتھ نوَن مُشک مژدوشن	ژو گوشن پانر بے پرواہ

لبس یود عکس مٹزارس      کرس گتھ لولہ پان ماس  
 پر مسنگہ کیاہ سورگہ کین گوشن      ژو گوشن پان بے پرواہ  
 نشہ مردن مینہ اوسم باد      بچم نا مرد نے کن ناو  
 سمندر زانہ کیاہ پوشن      ژو گوشن پان بے پرواہ  
 کریامس گراو آہستہ      گوشت آزاد چھہ دلخستہ

دین چھس گتھ گرش گوشن

ژو گوشن پان بے پرواہ

## غزل

یہمہر دلہ گراے لچو سہہ نہ کہہ دوس

کالہ بومبوس لہ ناوان

ہول گہہ اندری لولہ رنجوس      کالہ بومبوس لہ ناوان

کینہہ لکھو تاوہ تر کینہہ تہ دوس      کینشن میترہ ستو گوہیکان

وژ تو س کیہ کیاہ میترہ تہ دوس

کالم بومبورس للہ نادان

ماہٹس دوستس ووندہ منظورس  
شمشیرہ عزیزن گڑھ دین جان

گلزار درینٹھ آو دار منصورس

کالم بومبورس للہ نادان

یئس نور صبحک سورسنو ژورس  
سے نور عالمس پیریزہ لادان

تھاوان عاشقن منز کھوہ کھورس

کالم بومبورس للہ نادان

ریتہ دتھ نارس گاہ دتھ نورس  
ماہرو دلبر رُود پنہان

لچھ بڈی ناو چھم تمس بہودورس

کالم بومبورس للہ نادان

گاہ لولہ حنک پیوم کوہ طورس  
زلزلہ عشقبنہ پسنس فان

نار گوم دارس سور گوم کورس

کالم بومبورس للہ نادان

ہتیرہ بونہر محفل فریش مغروس  
اذلہ مخمورن نیتھ نون پان

نمروود و چھمے آغہ منصوہ رس

کالہ بو مبورس للہ نادان

از لے گیس گیس اوس بو مبورس از لے بنبیل نالہ دیوان

آزاد وایان آو سنطوہ رس

کالہ بو مبورس للہ نادان

## غزل

از چھم دلس نموش حالے دیے وڈ توں پیہ ناساکیے

پیہ پان بے و تھرس باکیے وڈ توں پیہ ناساکیے

آیت تھو س سوہ نہ کنہ دور روزس پیہ تھ سوہ گہ حوڑ

سوزس بادام کھاکیے وڈ توں پیہ ناساکیے

آنتن بے لاگس تنہ تن و تھرس و تن مشک ختن

لوٹاکی مالہ تراوس نالے دیے وڈ توں پیہ ناساکیے



مینہ تر تَس یُنر گئیہ دوستی      بند دن تر رهنم آرد رمتی  
 جس نیوم تہند وصالے      وکن تو س پیہ ناسا لے  
 شرک پانہ بو ستر و ریش      درایس ریہ پتھ قبیدہ نش  
 شوب گزھن و با لے      وکن تو س پیہ ناسا لے  
 یار آدک آرد ممتے      پھلوا کر تھ ژولم کو تے  
 دشر اوش ہاژا لے      وکن تو س پیہ ناسا لے  
 عاشق تر آرامس گئے      چھنہ عاشقس دل پینے  
 زان تر زان و ا لے      وکن تو س پیہ ناسا لے  
 آزاد ہیتھ سطرہ ہے      وکن زار یا وں ژورہ ہے

ہیتھ نو دست ادا لے

وکن تو س پیہ ناسا لے

غزل

ہاژا لے یارو بود و گئے زار و نہ یو

زار جھقس لا جھقس آوہ لے زار و نہ یو

ڈونگھ ڈونگھ ناگ تھو تھم داغ سوہری

ہی مالہ ہندے ناگ ارنے زار وندیو

ونہارہ مٹرم لارہ لارہ دارہ پیخہ

تھرہ کارہ تراہم انگنے، زار وندیو

مستور درایس میانہ لالو کرانہ قبیلہ

ایس بہ چانے اکہ سوہ خنے زار وندیو

تھو مت تریہ او سے وعدہ کسوادہ منوشو

مس دھتہ بہ کر تھس پیر پنے زار وندیو

ما کامہ دیو پامہ تھو تھم کامہ شہارو

بدنام کر تھس ہیرہ بنے زار وندیو

تراویو تھہ زلفک زال کن دلہ وپرن

بدنام آزاد آدھ منے، زار وندیو

## غزل

مینہ دو گامہڑ چھ چا پی کل  
 مینہ چا پی کل گیم ہانکل  
 کنن لاگتہ کنہ دوارو!  
 چھہ یو تازہ نیمبر دل  
 یہ چون اندازہ کوتاہ میوٹھ  
 مینہ دل پان مارہ یو  
 اکي نظرے کران چھک لوٹھ  
 مینہ دل پان مارہ یو  
 چھہ دیر اوٹھ نازل  
 تمنا چھم وچھت وارہ  
 مینہ دل پان مارہ یو  
 بچھت عاشق پچھت کم زحل  
 زوس نہتہ زو گتھم جانس  
 مینہ دل پان مارہ یو  
 چھہ کہ لہ کہ کٹس پانس  
 پریشان چانہ خشمہ سیتو  
 پچھرتہ ژو لہم کہتہ ژوہ مل  
 مینہ دل پان مارہ یو  
 نشان کاکل تر گیسو کیتو  
 روٹم سے شرمہ دالنجہ تلی

تیمی ہون پھر زردی      تریہ منز ڈپٹھنہ ہمدردی

مسہ ڈال پان مارہ یو      رمہ پیر بنس گئیم سرتل

عشہ مقام گڑھتھ پزارہ      عشہ متہ بے وفا یارہ

مسہ ڈال پان مارہ یو      دھچھنہ روزے بہ روحنہ بل

دڑھ دالنج لایان ناد      یڑھ سان یارہ چھے آزاد

منس بلکل تر چھس نہ بل

مسہ ڈال پان مارہ یو

## غزل

پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو      دوز میہ دوتے دارہ تر پری یے

پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو      مشکہ جامن اوئے زری یے لو

دوڑہ دھچھکھ دود اہلہ ران یے      شورہ پانس گراپہ ماران یے

پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو      نالہ محفل چارہ بھری بھری یے لو

تشنہ تھا دھتھ بلبل دودھ روے      رشک غیر مشکہ دار چوئے موسی

تازہ فوہ لہریں گلاب تھریے لو      پاتاں ما گیکھ شاہ پُریے لو  
 لال جو ہر بُری مے سونہ تھاں      گرہ نوؤم شوق چاہ دمن لال  
 کنبہ دُور تہ مڑھ بند کُریے لو      پاتاں ما گیکھ شاہ پُریے لو  
 ساز دایان پُری مے افسانہ      خندہ کُری کُری روٹ مے دامانہ  
 نازنینِ دل تہ کیاہ سہ دُریے لو      پاتاں ما گیکھ شاہ پُریے لو  
 گنہم نہر تھہ یہ عاشق ادبِ علی      رنگ بلبُلہ سندر پٹھو اوڈ علی  
 بوش سُرِوے ادہ پوشہ تھریے لو      پاتاں ما گیکھ شاہ پُریے لو  
 ساس مَلو نیاسو آس دیوان      پھمہ دلبیر کنبہ کنبہ دیوان  
 بار صاحبو کاسم تھریے لو      پاتاں ما گیکھ شاہ پُریے لو  
 خوش تر آزاد آزاد تھوہ مارن      دُراو کھیا ونہ پنہ نے اٹھ یارن

قندہ مہسٹاپہ تھاں بُری بُریے لو

پاتاں ما گیکھ شاہ پُریے لو

## غزل

فایاہ لہجہ سو لولہ بادام نے  
 لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو  
 پوشہ گو ندر سوزے و نٹہ اٹھ کھنے  
 لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو  
 رہو رہو کہ چٹھے فطرت و ن بھنے  
 اشارہ ہادی ہادی تپہر موڑاو  
 رس کیاہ چائین اولین رومنے  
 لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو  
 جوش لوگ رسو رسو کہن ٹھنے  
 پوشہ ہتہ ہوش و سر او کھم ٹھنے  
 لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو  
 پانہ پیتہ وندہ ہے سر قد منے  
 سود کیاہ غارن کرہ فی کڑاو  
 چھتر غم داؤد کردہ سنبے غم نے  
 لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو  
 رشعہ غبہ اکہ کاسم و لہجہ برمنے  
 کتھ لہجہ لوگت آسینہ واد  
 اسہ کرشہ رحمت رشتہ ادہ کمنے  
 لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو  
 سونہ سیرہ لاجاپہ سیرہ ٹھنے  
 ہڈم ڈپہ تل روکس ڈراو  
 کتہ روڈو و تہ پیلہ ڈول منہنے  
 لالہ کو سمنے کرہ یو واد

عشقِ نار چھٹے عاشق ہمنے      رُسہ پاٹھو اُسہ وُن ماہ رُسے ہو  
 دُہر دُہر دل گزیرہ زچھن اُدھنے      لالہ کو سمنے کرہ یو کراد  
 مالہ مہ مالن سہو گوکھ کھنے      روشہ وُنہ یوت کیاہ بوش ترچاو  
 میا نہ خمہ تر ہاوس چون چھا تہنے      لالہ کو سمنے کرہ یو کراد  
 لولہ کس باغس پیلہ پھولہ چھنے      آزاد سون اُدہ وُنہ ڈراو  
 ”فلیاہ بجر مو لولہ بادم ہنے“

لالہ کو سمنے کرہ یو کراد

## غزل

کیاہ کرہ لولہ نار س زاجنم میہ مال وِیسریے  
 یژ کال دوت یاس میہ نئے ملالہ وِیسریے  
 وُنہ کیاہ بے تشد خوئیس ترا وِختہ یاہ موئیس  
 دُراو اُسہ کن سہ روئیس تھا وِختہ رُمال وِیسریے  
 چھس فز کی رومن کیاہ برجستہ یوسمن کیاہ

ہر دول کر تھ بھن کیا ہ بدول جمال ویرے

رویس چھ کعبہ کے بد چھس خال سنگ اسود

سے قبلہ میون مقصد وندہ ہنس بلال ویرے

ادی مینہ ساز بوزم سوز و گداز بوزم

در پردہ راز بوزم رود مینہ حال ویرے

میوٹھ کیا یہ لولہ آتش چھم جگرس پوان خوش

امہ تیز خنجر وک کش پیہ کر بحال ویرے

یتیمہ شوق تیر خیالہ کورس مینہ داں حوالہ

بوزم تہمس ملالہ چھم سے خیال ویرے

بوزم تھ یہ خون بگرن کن و چھم سے کافر

زنان چھم میٹھ دلاور فیرن محال ویرے

مس شپشہ کہ حالہ عاشق رُٹمان چھم نالہ

تس عار و فس یہ پیالہ تھو و کمر حلال ویرے

اسی آسے آزماؤ تھ بٹخانہ کعبہ تر اؤ تھ



بر طاق دژاے تھا و کھ ساری خیال و نیرے

و نہت کٹمس میہ کیاہ چھم مشوقے خطا چھم

سوز دلّس گواہ چھم دامن تر نال و نیرے

چار ہتھ کمان چھم قاتل آزاد گمہ مقابل

و چھتن جوان جاہل چھس نا خیال و نیرے

## غزل

و چھم دورے بران شپشن شراب آہستہ آہستہ

کران لب تشنہ مفتون خواب آہستہ آہستہ

تسند رمزہ و چھم یا نہتہ قیامتہ سپہم تا نہتہ

کنو بوڑم میہ کیاہ تا نہتہ جواب آہستہ آہستہ

و چھم خنجر بھیر چارن گمہ ہوت عاشقن ماران

پوڑم یلیتتی کنت تراب آہستہ آہستہ

مدفرد سلکے پارسی شہاہ اکھ بوڑم زاری

چھ روزان دور ہیتھ ساری حجاب آہستہ آہستہ

کینیک ملاہ چھ وندس نتر چھ چومتن پر مس

تھوان چھک دورہ مہ روئیس نقاب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمن سادن پتر پتر رادہ رکھ آدن

ژیہ پتھ نیرتھ کور آزادن جواب آہستہ آہستہ

## غزل

ازیتہ کرے لولہ لولہ دورہ پھلے نو  
مس پیالہ برہم چانہ کلے دورہ پھلے نو

پھلے پشہ حسن دلہ ولے دورہ پھلے نو  
کہہ بوشہ ہر نیرتھ رتھالہ نیتھ پشہ بن

دلکڑ زونہ ہندے کونہ پھولے دورہ پھلے نو  
چھک ٹاں جامن چرنہ بران زونہ مقابل

الماس نوکڑ پٹھو کلے دورہ پھلے نو  
دورہ چانہ گڑھ سوار پکن بال دسوتھو

بے کینہ پزیر پٹھو دینڈے دورہ پھلے نو  
اپینہ وچھان اوس وٹان سینہ بسینہ

بیچانہ زلفن مشک کلے دورہ پھلے نو  
تھڑہ کارہ خم دتھ شانہ بکف سین بکسین یار

کتھ پشہ باغس لرزہ ٹلے دورہ پھلے نو  
شترہ فی پردہ نووم یارہ سندے رتھ دانا

آزاد بوزتھ نتنہ ٹلے دورہ پھلے نو  
کہہ نازہ سہ محو وٹان تازہ یارن اوس

مَس پیا لہ بُرم چا نہ نکلے دُورہ پھلے نو

از پتہ کرے لہ لہ لہ لہ دُورہ پھلے نو

## غزل

چارہ میونے زہ کرتہ ناز لایے نو	مارہ کرتہ ناز دُورہ لایے نو
چارہ میونے زہ کرتہ ناز لایے نو	باز پکھنا تازہ مسو لایے نو
تشنہ گام پتہ چھ مشتاق انصاف کو	تراو خاموش مژدہ راولب شکر
چارہ میونے زہ کرتہ ناز لایے نو	تھا و لادن چاو تریشہ گلے نو
اکہ راوان حالہ اکہ سوسہ کنہ دُور	دُورہ و چھمکھ نیوان ڈالہ خمور
چارہ میونے زہ کرتہ ناز لایے نو	تیز مہمیزا ہریزہ پھلے نو
شولہ ماران گہرہ تارہ بے پردا	دُورہ و ن نار لہ کچار مزہ دار کیاہ
چارہ میونے زہ کرتہ ناز لایے نو	امو چھ ڈالہ مژدہ ہر شہ کاٹ لایے نو
ہولہ تب تہ لہ لکھ آزارہ	کاٹلہ سمار بائزہ گار شب تارہ
چارہ میونے زہ کرتہ ناز لایے نو	گر شمع یادک شمع گلہ گلے نو

خارہ خارہ تر آزار چمنے چھم  
 ونبہ کرہ کیاہ ناساز کڑونے چھم  
 راز میانی چھ پڑا اولیے لو  
 چارہ میونے ژہ کرتہ نازلیے لو  
 لائی ترون لو گنم بے پرواے  
 بار صاحبو انتر او میونے نیاسے  
 یار دوس تر کار میانی ہلکیے لو  
 چارہ میونے ژہ کرتہ نازلیے لو  
 مفت آزاد شیبے پتہ بھلا دواو  
 مارہ میونے زانہ کھ میونے باو

یتیکہ پیسہ ہے دیارن ہلکیے لو

چارہ میونے ژہ کرتہ نازلیے لو

## غزل

مٹیو چھے سازو سامان مبارک  
 مبارک تازہ یار انس مبارک  
 پھیلان رفتار چانی گل تر گلزار  
 صنوبر سرور روا انس مبارک  
 پریشان زلف پیمانش مبارک  
 پران کعبس اندر کفر وک فسانہ  
 گوشت دیوانہ شے پختہ کفر تر دین  
 پیتھس محمود جان انس مبارک  
 شوبی ناتیر تر گانش مبارک  
 بٹہ کا پھند کش گوہر کھکار

دستِ مَس عاشقِ مستانِ چالے      کون ناخوَرہ میخانِ مُبارک  
 بیلہ بُوڑتھہ فراقِ مارِ عاشق      کوڑتھہ کیاہ چلہ گر پانسِ مُبارک  
 مکن زیر و بمن موتِ گودِ سمن بو      تہنہ س عہد و پیمانِ مُبارک  
 چھ یس دانا کرانِ عشقِ ملامت      تہنہ س کھوتر نادانِ مُبارک  
 جو اُنی حسن و دولتِ دیارِ فانی      پے دردِ دل چھ انسانِ مُبارک

نہ منز کعبس نہ بُت خانس چھ آزاد

پچھس مردِ مسلمانِ مُبارک

## غزل

زاق تھاوتھہ گوئے کہہ بانی      لاگس سونہر کنہر واکریے  
 اتھہ مورانِ گوم و تر ڈاکری      لاگس سونہر کنہر واکریے  
 تہر دن نہر تھہ گوم اوڈاکری      بانی سپر چھنہ خاکریے  
 حالہ اکہ تار کھ مالہ چھس بانی      لاگس سونہر کنہر واکریے  
 لولہ رنگہ بمبک بولہ وونی کالی      آسان کھتر اوڈاکریے

مہرینہ پانس طعنہ ہیتہ مہلی      لاگس سوہ نہ کنہہ وائلے  
 پینرے پان چھے جان ہی مہلی      نادرہ تھو ہوش متوالے  
 سرہ کر نہر تھہ گرہ گر وائلے      لاگس سوہ نہ کنہہ وائلے  
 نوزہ تر بادام سوزہ مس ڈالی      سوزہ نم کتھہ کہہ کائلے  
 پیرے وائلنجہ کر نہ نم مہلی      لاگس سوہ نہ کنہہ وائلے  
 رتھہ رتھہ وچھنم پوزہ انزائی      یتندے ہڑہ ہٹزائے  
 پینرے کر نہ نم سوہ نہ ستر جالی      لاگس سوہ نہ کنہہ وائلے  
 تعویزہ کر نہ تھہ ژولم پائالی      جو دو کار بگالے  
 دوسرہ دلہ کی کہہ کس حالی      لاگس سوہ نہ کنہہ وائلے  
 سوزہ ہیتہ درد دل ساز ہیتہ مہلی      آزاد دراد منتر ترائے

رنگہ بلبہ سندر پٹھو اوڈالی

لاگس سوہ نہ کنہہ وائلے

# غزل

( یہ غزل مرثیہ ہے جو آزاد نے اپنے معصوم سالہ اکلوتے بیٹے کے  
 اچانک بیمار ہو کر فوت ہونے کے بعد لکھی تھی۔ آزاد اُن دنوں گھر سے دُور  
 ترائل میں افسروں کے قہر و غضب کے باعث تعینات تھا۔ اور اپنے بچے کا  
 خاطر خواہ علاج بھی نہ کرا سکا تھا۔ ) ( گنجو )

پسِ پان کرہ ہنسِ پیہ قہرِ بانی	پسِ نا چھم مہربانی
لہ چھم لسانِ دُترِ مویچہ بانی	پسِ نا چھم مہربانی
واریجِ اوسمِ دُترِ جہرِ روزِ بانی	تم سندرے دُچھا بانی
چھم نہ چھس تہرِ مینرِ گومِ رادِ بانی	پسِ نا چھم مہربانی
پیرن تر سادَن پادِ رٹا بانی	کُمرِ کُمرِ خاکِ دامِ بانی
اُتھو پتھ کتہ دُترِ گومِ نیرِ بانی	پسِ نا چھم مہربانی
فُورِ پورِ دُندرِ سَسِ بے توشِ بانی	قدمنِ چشمہ و تھرا بانی
بالہ سرہ شاربے گومِ لوسِ بانی	پسِ نا چھم مہربانی
ہیش دوسرِ رادِ اوسمِ پرشِ نولانی	روومِ باشہ کرا بانی

کھنکھنا دارِ نیلوم آسانی      پیہ نا چھم مہربانی  
 قندہ دہ در چھمت زندہ نورانی      زندہ دل خند پیشانی  
 وچھان وچھان گوم رانی      پیہ نا چھم مہربانی  
 ترانہ مثر جاناں باز نیوانی      ہلہ ہندی پاٹھو نیوانی  
 آزاد دوزن نس شاہ ہدانی  
 پیہ نا چھم مہربانی

## غزل

ہا عشہ متیو ہولہ چانے تھو میر دُشے میہ  
 پیرن فقیرن کھو پھلیم لولہ اُشے میہ  
 نُسہ بون یاؤن چون اچھن برنٹھ کئے چھم  
 سرتیہ آدیکے چھ نہ نشان مہوشے میہ  
 دلولہ تلان دُلہ وپرن تپس مرگان چون  
 تکیر پورم پانی پانس لایو کٹے میہ



اندازہ لو کہ راز و کونے تازہ بستازہ

سے نازِ خنجرِ بھرے ہند زائہ نہ نشے میں

مُس پیالہ چاؤ تھ نہرہ پاؤ تھ لہ ساؤ تھ پان

آرمان تھاؤ تھ ڈو لکھ تراؤ تھ اوس نشے میں

بیدار گڑھتھ پیڑہ ہتھ تھم رڑھ رڑھ نار

چیم یادیتے ناد لایان آو غشے میں

امو سنگدین ہسپہ کورنم ارونہ ہندے نگ

گنڈران کم گل دُورہ اوس پامبورہ دے نشے میں

مینوش بہ آزاد کوتاہ جوش امو سند تیز

مدہوش پاٹھین آو ساتھ بیوٹھ نشے میں

فٹ نوٹ لے استاد (عالب) کا شعر ملاحظہ ہو:-

”دل میں آجائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے

اور پھر کونے نالے کو رسا کہتے ہیں“  
(گنگوہر)

## غزل

دُورِے دُورِے مینِ میونم یارنِ دل      زُورِے بیونم تیر کتہ زہارنِ دل  
 عاشقِ موت زونہ دُراو چو نہ جُراں      خونِ ناحق چھ کپا زہ ہارنِ دل  
 اُپرِ راوان کتہ دُورنِ کپاہ      بلہ راوانِ دل نگارنِ دل  
 بلبُلن کو گلن گلن یکبار      پھولہ راوِی حُسن کی بہارنِ دل  
 غش مینِ گوہِ خنجر چھ کش باقی      ہے افسوس مول نہ پاونِ دل  
 تازہ چھو کہ لویچھم مینِ اے ظالم      اوس پرانی رستم سدا زدنِ دل  
 زُورِے تازک اشارہ ہووٹھ کپاہ      گوہ و سنان لولہ زامو جارنِ دل  
 خشم چوئے چھ محشرک مامان      محشرس منزولی تہ ہارنِ دل  
 ہر تہ عاشق چھ اپر تہ موت پور      یارہ لوگت کم شکارنِ دل  
 پس پُٹ چاہنہ بے سبب آپسند      ونہ اتھ معنہ کیتو زارنِ دل  
 خار چھم وارہ کر سُموتھ پامٹھ      بلہوس دُورہ دُورہ ہارنِ دل  
 دُرانہ آدازنِ غزلِ محمود      ہور مت مامچھ اُمی ہارنِ دل

## غزل

مبارک جلوہ دلدار ڈیوٹھم  
 وداسی بلبلن گلزار ڈیوٹھم  
 لہ لہ اندر ہیوٹھم پند پند پیس مسط  
 پن طالع گوشت بیدار ڈیوٹھم  
 گنے جس جھم نہ زن تعویذ کریم  
 تھری گزائے سہ خوش رفتار ڈیوٹھم  
 دلس اندر تسند خمدار کامل  
 خراس پیچیدہ پیچیدہ مشہار ڈیوٹھم  
 کھٹھ اس اشارن معنہ ڈان  
 سوغن پیوت سر بازار ڈیوٹھم  
 بن نیر خوش ہوا جاین دیمو وڈی  
 توتے وادس بیتہ سزار ڈیوٹھم  
 پرستان اندر بوزم تسنر ہواگ  
 گلتن تسندے خسار ڈیوٹھم  
 پیدل میون کوہ کھنان فرادزن اوس  
 ویکن از سینٹھاہ بیمار ڈیوٹھم  
 تسنرے مہربانی زندگانی  
 تسدے مرگ ناہنجار ڈیوٹھم  
 ہجر دھتے بجزیمو تروبر خاک  
 تسدے سروقد لوکیار ڈیوٹھم

خبر چھند تھادہ کم افسانہ آزاد

تتھے تس عاشق خسار ڈیوٹھم

# غزل

نیا رہ بے پرواہِ رُودہ ہم تر و سنے لو      بان مارہ چلے ناپہ دیدار بنے لو  
 رومسار موٹھا و زہا پہ چھے آفتابک نوڑ      و چھس زین کن بیوا پہ کس تاب سنے لو  
 دُپھان زہا پہ تر گرا پہ چھے پر کو نہ تر جوا      پاراو کر کو کر کو آپہ گلا لہ تنے لو  
 ایک بدن کہہ را پہ آیت تھویم یارس      زونم نہ پنہ شاپہ تس مایہ سنے لو  
 دُور سے دُچھم تھڑہ گرا پہ ترا و تھہ پریشا <sup>موسے</sup>      کوڑ تھم پر کیا ہ خود اپہ دل چھم نہ کئے لو  
 روشتہ سے بیوٹھ کتھ شاپہ رو دعا شقن      بیہ حسن پنہ منہ اپہ کوس منہ ہنے لو  
 تنہا روان تنگ جا پہ ہیو تہم ڈلن <sup>رنگ</sup>      تہہ یار دوس ہمایہ لگو دور ہینے لو

گاہ روبرو گاہ زہا پہ زہا پن دُچھان آزاد

محرم دلک ہمایہ چھس بروٹھ کئے لو

# غزل

دیشیو بار صاحبین آے اسہ نومے مٹان چاؤ  
 لہی کیا سہ دلس گراے اسہ نومے مٹان چاؤ

۴۱  
ژھنڈتھ بال تل باتل دُستھ زالہ ژنہ پتھ پان

بہ ہی مال ژہ ناگورائے اُسہ نوامے مٹان چاؤنی

باقرخانہ پیر بشر مالہ رجھم چبانہ خیالہ

لنیز میوہ لطیف چاے اُسہ نوامے مٹان چاؤنی

بہ ژونہ ہئے نہ صبحکہ داوہ للٹد گراوہ نہس نا

پئی اُسہم نہ دلس راسے میہ نوامے مٹان چاؤنی

شہتھ چھس نہ ہیکان لولہ رگن شولہ کھٹمہ کیتو

پتوسپنہ فٹتھ درائے اُسہ نوامے مٹان چاؤنی

سورم جوہریتھے حالہ ورنھتھ زانہ کرکس بال

اُسس بندہ چھم خمدائے اُسہ نوامے مٹان چاؤنی

ہرنہ ژہ حالہ نیقہم لالہ پُران حالہ چھے آزاد

دیشیو بار صا جین آے اُسہ نوامے مٹان چاؤنی

## غزل

دُچھن کر گلبدن گلغام لُتوے      پری صورت پری اندام لُتوے  
 ہر روک سر پوش تے نازن خریدار      کنک سون تے منک آرام لُتوے  
 بے سوزس لولہ نابہ الہ شہرین      خطر جلعوزہ تے بادام لُتوے  
 قسم درے ہنہہ دیم تنس کا فرس دل      خبر چھینو آسہ کیاہ انجام لُتوے  
 ہوس چھم تہ تن لاگتہ ونس حال      بنہہ کا فر اہنہہ اسلام لُتوے  
 اچھن تل سا تر سائے چھم تہ روے      نہیں نابس میتے پغام لُتوے  
 کشے کرنس ہرے نیو نیم کہ ہنہہ سون      یرھے لوں یہ کیاہ پھل درام لُتوے  
 دہنہ گنہہ ناو نس تہنہہ آسانس      جہانس دشر او نس خام لُتوے  
 چھہ نادان ملبوس کا فر گوہ نگار      ملامت عاشقس چھاپام لُتوے

دُچھم میلہ یار صورت اوس آزاد

روان ہتھو از مہہ بوزنہ آم لُتوے

## غزل

ہول چھم کو زنت لولہ بیمار ہے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر  
 تر و پر تھ رو دم پنجرہ تہ دار ہے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر  
 ذرہ ذرہ تھو نہ دم بادام دار ہے      تھرہ چھم دا لہجہ تھارے سہتر  
 کستور لہجہ پیٹھ کوئی تارے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر  
 نسیم باغ مشر و انیس لارے      آیم گراۓ شکار ہے سہتر  
 تیل بن درائیس دو ٹنگ سوارے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر  
 دھلہ ویسی لارہ زرارہ بریوارے      اکسہ ناکا شہرہ آچھ دایے سہتر  
 نظراہ کر ہو س دھرہ تلوارے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر  
 مودنی دہنہ کھاسی پھر ہنس دایے      یزچہ تے لو پچہ نارے سہتر  
 توسہ دھرا دس داؤ جے تارے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر  
 سپنہ داہر ہنس خنجر دار ہے      مارنس مہ پچہ توارے سہتر  
 پھر بیکہ ورنہ ترا دس چھہ کہہ کارے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر  
 زاگ ہیتھ باغ مشر پتھرے پیارے      بالادہ ہمشزہ دار ہے سہتر  
 نیندے ٹھوسہ چھم پوانے ہارے      بولہ نا طوط و نہار ہے سہتر

چمن منز باگ یوسمن وارے ماران گز ایہ تھڑہ کارے ستر

دورہ دورہ آزاد کور تھن تارے

بولہ ناطوط و نہارے ستر

## غزل

( ایک خاص عید کے دن ایک واقعہ سے متاثر ہو کر یہ غزل لکھی گئی ہے )  
( گجرات )

عید چھم نہ کرہ نا شادیے دید و چھم اُدی اُدی ہے

بادی مس بنے مہتر دادیے دید و چھم اُدی اُدی ہے

سرتازہ تم سندر قد تھہ دور اُین چشم بد

گورمت چھہ کھو اُستادیے دید و چھم اُدی اُدی ہے

زنگیں یہ تم سندر لوہہ چار برجستہ پھولت زن بہار

و چھہ گزہاں کیا شادیے دید و چھم اُدی اُدی ہے

دل اٹھ خمارس کو بہ نا و النج منز ہیون شو بہ نا

دردس دوا یم و اُدی ہے دید و چھم اُدی اُدی ہے



جامہ ثلثان لگی در چمن      مژ راوی مہو کمر سندی غن  
 ہم بے زبان فریادیے      دید و چھم اُدی اُدی  
 یتر چانہ یارو سستہ گیم      غمگین دس فرحت گیم  
 کاڑاہ لہیم آزاد دیے      دید و چھم اُدی اُدی  
 خوش ابر نیسان تازہ دم      آزاد چھم آزادن قلم  
 کرہ دد دُن اُبدی  
 دید و چھم اُدی اُدی

## غزل

روز تو دماہ بیخ لالہ      مس پیالہ برہ یو  
 غم کہ سوال      مس پیالہ برہ یو  
 ماران جڑ بخت خالہ      خاکہ سار آکھانی  
 چٹے ستیون دل حوالہ      مس پیالہ برہ یو  
 اددو خلس اقبالہ      طالع ژینہ گولے بیالہ

وہ تھو نیسہ استقبالہ	مُس پیالہ برہ یو
تِل چشمہ شری خیالہ	پرائی سہ خن مشراد
تراؤ چیلہ تر حوالہ	مُس پیالہ برہ یو
کھڑ کھڑ مسہ تھاوالہ	اتھ سبز پانپورے
تر بڑوتے جواہر مالہ	مُس پیالہ برہ یو
چائی غمرہ کم کم لالہ	وألنجہ منز للہ دالہ
الماس کی پرکالہ	مُس پیالہ برہ یو
ییتہ دردہ لاگم زالہ	اسمانی جانا دار
ژیے نو اثر گوتے لالہ	مُس پیالہ برہ یو
وؤلحقس بہ کفر کر زالہ	اے کافر بدخوے
ناؤ تراؤ تھم زف مالہ	مُس پیالہ برہ یو
کافر شمع زالہ	اطلاس و تھراوے
پرنگ تے پنگ سبالہ	مُس پیالہ برہ یو
صاحبو احمی خط و حالہ	نیرن نیلہ گل روے

ادہ کس شمعِ متوالہ      مس پیالہ برہ یو  
 آتش بر دین زالہ      ہے ہے وچھا یار س  
 اغیار ٹالی نالہ      مس پیالہ برہ یو  
 جادو بچھنہ کمالہ      آزاد رہے انداز  
 او سوز کہہ بنگالہ      مس پیالہ برہ یو

## غزل

دور موہیم درہ دانے نندہ بانے مدہ نو  
 ترے پتہ درائس بر کرانے نندہ بانے مدہ نو  
 دورہ دورے بھر چاران زورہ موہیم تیر لائے  
 ہیتھ پیئے دل آتھ کمانے نندہ بانے مدہ نو  
 یاد نکر دوہ چھی غنیمت یوہ محبت روزہ پورہ  
 زانہ کس کس کیاہ چھ لانے نندہ بانے مدہ نو  
 ساسر بدکر اندیشہ پیسہ دھنڈہ یہ چون شامہ دل  
 اوس کیاہ نصیب میانے نندہ بانے مدہ نو

بیتہ ساقیہا کاثرہ بیتہ امینہ قساقہ روبرو

زانہ کھ دل میوں یہ زانے نندہ بانے مدہ نو

یاد پاواے بیوفاد است مینس میانس نینہ پنتہ

کانہہ سوخن ما آسہ معنے نندہ بانے مدہ نو

چھا روا غارن دنن میانی غزل دربر کر پر فری

کم فریب آزاد زانے نندہ بانے مدہ نو

دور موہیم درہ دانے نندہ بانے مدہ نو

نہیے پنتہ درایس پر کرانے نندہ بانے مدہ نو

لے بندہ برداری (گنجہ)

## غزل

تیرا دوس ہے ترا دوسم ہاے

مس نینہ سینم لالہ پر سینے

تیرا دوس ہے ترا دوسم ہاے

رہمہ رہمہ غمہ سہمہ چھمہ آن سینے

پھیرے تیرے ادہ ہاے

رہمہ ناوہ اوس شرک پان خنے

تیرا دوس ہے ترا دوسم ہاے

مڑو ہے مڑو ہے ہیرہ بیکس ہے

خورشید لب خستہ جان تشنہ کچھ لہ رہے      کوثر شان دودھ ووت دیشنس گڑھے  
 دزدہ دُن مزہ دار آہ تیر چھٹہ کھسنے      تنہ ہاؤس نے تر اؤی نم ہاے  
 فندہ باز خندہ را کہ بل ہاؤس نے      دلہ لہ تھاوان دلہ نے کیاے  
 گاہ منز خوشیہ تیر گاہ دسوس نے      تنہ ہاؤس نے تر اؤی نم ہاے  
 بکہ دل مینوئے ییلہ چیتھہ منے      لعلہ منز بہ کرس لولہ متہ لالے  
 پردہ کرہ صاحب دردہ بے حسہ کرے      تنہ ہاؤس نے تر اؤی نم ہاے  
 پان ییلہ سوسہ من گول تل گئے      ادہ منز دپہن کرہس جاے  
 یخلاس سون کرہ کاسہ کپن خسنے      تنہ ہاؤس نے تر اؤی نم ہاے  
 سنگین رنگہ مندورہ ما ترہ سنے      سہلاب عشق بے پرلے  
 تاب کیا سہ روزہ ادہ میشرہ میشرہ      تنہ ہاؤس نے تر اؤی نم ہاے  
 خاموش آزاد بوزی بوزی اسہ نے      چھٹہ مینوشن پوشن پاسے

تو ترہیم گفتار ہنہ چھاؤسنے

تنہ ہاؤس نے تر اؤی نم ہاے

## غزل

پوشہ متہ روشنس بُلگے پاری  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 دودہ تارہ ڈھوہ دین پوری آئے ری  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 لو کہ ہنیزہ کتھہ چٹے ساد مکاری  
 دوس چھا آسان ساری یہ  
 پتہ و تیر آمرڈ دشمن داری  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 پوشہ تے حسن تر شرد آری  
 صاحب کری تے یادری یہ  
 دلہ سے تراوی نے وفاداری  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 لالہ مجنون لاجوردوس داری  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 بدنام سپنہ گامہ شہا ری  
 بلہ کر ڈیہ سوا لولہ بیما ری  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 اورہ کتہ اسوتن بالہ ہزاری  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 تارہ یود ذالہم آب گنہم جاری  
 سور میون و سہ آری آری یہ  
 تڑاوسہ کپنا داری یہ  
 پھیر گلزارن جو پہ ڈھاری ڈھاری

دورہ دورہ دوں مقم بمہ چاری چاری	پیشتر کس پیالہ برداری
کنہ وزہ وزہ ہے چیتزہ ہے ساری	تراوسہ کپنا واری
جیرہ چمک پیوان نیرہ بازاری	تھرہ جھم چاخی میزاری
چلہ تر بہانہ قبیلہ داری	تراوسہ کپنا واری
اگر مک سلاب ییلہ گود جاری	اہس چھنہ اختیاری
کنہ برے دیہ نا کلہ داری داری	تراوسہ کپنا واری
کینہہ گے فرقتہ کینہہ چہ ہیتہ داری	نیرہ اس لولہ بازاری

تیری آزادس آہ انداری

تراوسہ کپنا واری

## غزل

باغ نسیم کے گلو	باشہ کران کران وولو
ساز کران کران وولو	ناز کران کران وولو
روشہ ژہر اکھ در چمن	مویختہ جوڑے زید شبنم

توسہ بران چم یوسمن	مُشکھ ہُراں ہُراں دودو
چون ہوس چم مَسولَن	سنبُلن تیر زنبُلن
ہول گوت چم مَبسُلن	لول بران بران دودو
چھاو پھلے ترہ گوسن	کڑاو کرے پر پوسن
پوشہ متین مند شے	ہوشہ پھران پھران دودو
چھے ترہ فوہ رُون جین	دلغزب و نازنین
زورن شو بان چھی نگین	چوڑن جُراں جُراں دودو
مارہ متیو یہ خویے تراو	ماہ دو ہفتہ روکے ہو
سوز دِکک میہ شیتہلاو	روز ہُراں ہُراں دودو
سون فراق طوئل گوو	شہرہ تیر گامہ شوعہرہ گودو
تازہ بستازہ نو بُنو	قصہ پُراں پُراں دودو
آزادو غرض مہ تھاو	اہل تیر عکس پرزہ ناو
غور کر چھ قدم ترہ تراو	یور ڈران ڈران دودو

۱۔ مہجور کی مشہور غزل 'باغ نشاط کے گلو' کے قتبہ میں یہ غزل لکھی گئی ہے۔ آزاد  
اس کے لکھنے کے کئی سال بعد اپنی اس کوشش کو محض طفلانہ تقلید سمجھتا تھا۔  
(گنجو)



## غزل

قدن چشم و تھراؤے مدہ نو	لالن ما مالہ کرہ ناوے مدہ نو
گرہ گرہ رہ پان ساوے مدہ نو	پوشہ تھرو نہ آلہ ناوے مدہ نو
چھی میاڈی بوسہ پاد لوسہ ناوان	گرم آب اشہ کے ناوے مدہ نو
نظرے نیرے تھرو زان ہا پھیرے	وگنیں سیتو تھرو ناوے مدہ نو
تازہ یار انس عہد و یاس	آدنکو لولہ ہری تھرو ناوے مدہ نو
تھاوے ڈاڈی ڈاڈی آلہ تھرو پاڈ	دنگہ رنگہ پان منگہ ناوے مدہ نو
لگنہ مویر پیم ضرب جگر	واو س تر کاو س ناوے مدہ نو
رہے میون قائل شے ہا میون	ڑیے تھرو ادہ کس ناوے مدہ نو

عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد

گنہ ساعۃ و چھتر یاد پاوے مدہ نو

# غزل

بابلے کیا گم نہ ہو جہان  
 روشہ بیٹھ پوشہ ڈالان منر  
 گوش نے تھو نم لولہ آفان  
 روشہ بیٹھ پوشہ ڈالان منر  
 اسہ و نہ ڈیکہ ستر غمہ بچہ دہان  
 مس چینہ ڈاو گلتان منر  
 چاک کیا مسو کو دیت گریبان  
 روشہ بیٹھ پوشہ ڈالان منر  
 رشک ستر داغ روٹ ماہ تابان  
 رہہ گنڈی آتش خان منر  
 حیرہ پتہ آفتاب کھوت آسمان  
 روشہ بیٹھ پوشہ ڈالان منر  
 خندہ بیلہ کور تم کو گل خندان  
 مندہ چھتو لال پھٹو کان منر  
 ہولہ ستر لولہ رتہ باندہ گوہ پان  
 روشہ بیٹھ پوشہ ڈالان منر  
 خار کیا چھس چشمستان  
 ہر نہ ڈی کوہ بیابان منر  
 محشر مک شور و شر دقتہ شرابخان  
 روشہ بیٹھ پوشہ ڈالان منر  
 مینہ رے ہونم مے پریشان  
 تنہ بال چھس نہ انسان منر  
 دل چھم پھیران سنبھلتان  
 روشہ بیٹھ پوشہ ڈالان منر

شوقِ سان مانتھ لولہ فرماں آزاد آو غزل خانِ منز  
 زانہ ورنہ پائے معنی آتھ زان  
 روشہ بیوٹھ پوشہ ڈالان منز

## غزل

از پتہ مدن دار پندر چاند گزھیم شادی  
 کوہ کیاہ پیمہ چلی نہ کر کو کر چیم زولانہ  
 ہی تھرہ چمن اندر لپہ چیم لوسان پیکر  
 سوزہ ہنس نہ پان ڈالے بندہ پڑھم  
 تھاد نقس آوہ دل سنے ملین جوہرن اندر  
 لکھ پان ساوٹھ وارہ کر ہنس بال زارہ پارہ  
 دھے بجگہ پارہ اندریم تیرم دادی  
 دوپہم گپہ دیوانہ روزم نہ سہم آزادی  
 کوہ ہنس پوشن اشبرہ رہس لول تشادی  
 لولہ نار پستہ مازالے زونم ادا دی  
 بلکہ رتہ رتھ بندر پکسوونہ ہم دادی  
 کیاہ سار دوس خارہ بے سوو کریم جادی

ہیندس تیر لعلش چھتہ وھاد پانس پانس

منز درہ نیل نسن آزاد پس چیم آزاد دی

## غزل

یہم بزل چاہ امارہ گمزن چھس بانبرے بومبرو  
 تریم جامہ گیس پھلوا بہ چلنے لولرے بومبرو  
 محبت مائے تراؤ تھ پور مدنوار و زئیہ سیتھم دور  
 مینہ سوہم بروم ویرہ چانے ولور زبان چھم ترے بومبرو  
 ترہ کیو سوہندے وولہم وچھے گیس گیس کراں ترولہم  
 مینہ یامت نظرے وولہم پیس بے خود لے بومبرو  
 زئیہ شورے پانہ ماران ترھو مینہ گوشت لولہ ہارن  
 مینہ ووتھم لوسنس پیچھ دوہ ترہ چھک ترہ بندے بومبرو  
 تھو یوم کھو کھو مینہ گوپالے یہ آتش گدہ ترہ تھتہ تالے  
 ادھر دز ترہ زنی گیم بالے دزان منز تھتھرے بومبرو  
 چھوان چھکھ ماہ تابانہ پیوان گاہ چانہ نورانہ  
 کوان گتھ کیتو جانانہ چھم اتھہ بالادرسے بومبرو

تھکے نوزیرسِ حُسنِ دیکھ سہتہ فریبِ چُھس

ہوس چون میاں کھمہ تیر کس دلاور منہ سے بومبرو

نہ وچھے تیرے تلوار چھ تڑپان ہر طرف شکار

یہ کیا ہا تہیرتہ خمار چھ چلنے نظر سے بومبرو

کوڑھتہ عالمِ ژید دیوانہ گنڈھتہ سیم سنہ تہ سامان

بدن چون زن پری خانہ زری پردن بھڑے بومبرو

رہتہ منز حُسنہ باغس شاد بران پوشلم آزاد

ہموان شوقس تہ لولس داد مخولن کیاہ ڈرے بومبرو

## غزل

یارہ ماہ رو خوارہ لگے یو خارہ غماؤتہ ژولہمو

تنہ لاؤتہ پیالہ چاؤتہ چھوہ راءوتہ ژولہمو

پرہہ دینکے ہاتھ بونور چونے پیوہ زعمہ پارہ

سورگہ خورس دورہ دوسے درغللاؤتہ ژولہمو

بیب زینما ققام کر تھس راجہ مصر کہ یوسفو

یاونک مزہ دار ہاؤس راہو راؤ دھتھ ترو لہمو

نامہ سوزے زاگہ روزے باغ نشا طس اندر

گوشواران گراہ ماران پوش چھاؤتھ ترو لہمو

چاک دھتھ جامن بہ آیس چہرہ دامن روٹھے

دورہ ہرر مخمور چالے اکر راؤ دھتھ ترو لہمو

لانہ اوسم چاہ شوقہ کرانہ دزایس بل ہوس

کامہ دیو گامہ شہرہ پامہ تھاؤتھ ترو لہمو

ژالہ کوتاہ کالہ سرفو نال دو لہقم سوندے

پوشہ تنہ ہینہ ہینہ جوش تر او دھتھ ترو لہمو

دورہ بلیل باشہ کر تھم الفتک تاشہر گوم

اکرہ ولے معرکن منز دشر او دھتھ ترو لہمو

پونہ کارو باؤمی گارد راز دل دو لہقم نہ زانہ

اچم دارے نشہ غارن شہچھو تھاؤتھ ترو لہمو

ناد لایان تَسْکَنَسْ آزاد گلزارِ ن اندر

گلزارِ بلبِلِ دل تنبلاؤ متھ زو لہمو

## غزل

شالہ مار باپنجی دوسمن تھری یے	ساز کُری کُری یے ہاؤہ روہ خوار
ماکھ ممتو وُ چھنے لولہ سان ترکری یے	ساز کُری کُری یے ہاؤہ روہ خوار
شاہ بندرا زنی تازہ شاہ پُری یے	دل چھ تنبہ لاوان چون خسار
چھے زئیہ مَس چومت ہشتہ بُری بُری یے	ساز کُری کُری یے ہاؤہ روہ خوار
رو پمچ ہشزیا نِ شاپمچ پُری یے	شیخن تر شانتن چون امار
شوہ ورنی مائزہ نم چھی زئیہ اُدری یے	ساز کُری کُری یے ہاؤہ روہ خوار
عطرے گوہ لاب ملی سوندری یے	آپ زمرہ سستہ بھلی روہ خوار
کستوری نافہ سستہ گوہ ڈاکلی بُری یے	ساز کُری کُری یے ہاؤہ روہ خوار
رنگہ رومالہ سستہ واد کُری کُری یے	صُبیکو داؤن کُری کُری بیدار
زندری اُسکھ مَس سوندری یے	ساز کُری کُری یے ہاؤہ روہ خوار

اودھے و تھرن شبنم کوریے      تراوان مخمل فرش سبز ار  
 چمنو تھادی ہے پیالہ بُری بُریے      ساز کُری کُریے ہا وہ رو خسار  
 ٹوڑی چاڑی دُورہ پھل ٹوڑی بُری بُریے      جامہ چھی نیل تے سبز شلوار  
 دُورہ نرہ تراوان چنہ جُری جُریے      ساز کُری کُریے ہا وہ رو خسار  
 لالہ مندہ چھاؤ تھ خندہ کُری کُریے      سوسنو جائے رُٹ اند مزار  
 پارہ کُری کُری مسو لو نال تیر کُریے      ساز کُری کُریے ہا وہ رو خسار  
 یمبر زل پھل و چھان دارہ تیر کُریے      ہا وہ چانے مَس گلزار  
 گل اشرفیے لوگت دُریے      ساز کُری کُریے ہا وہ رو خسار  
 لولہ و آلہ خندہ آے بُری بُریے      وایان چگ منے ساز و سیتار  
 حالہ اکہ تیل بل نالہ مژ تیر کُریے      ساز کُری کُریے ہا وہ رو خسار  
 یار تے یار آتھ فاس کُری کُریے      پانہ دُمڈی بادان لولہ اسرار  
 تراوان کُری کُری پیر کُری کُریے      ساز کُری کُریے ہا وہ رو خسار  
 معشوق عاشقن تھادان تھریے      زاگہ زاگہ ماران لولہ شکار  
 دُورہ دُورہ کران دُورہ دلبریے      ساز کُری کُریے ہا وہ رو خسار



ہندوستان پنج ماہ پیکریے مشہور کوتاہ چون انہار

فند باز لند کر آئے تری تریے ساز کڑی کڑیے ہاوہ روخار

شاد گوہ آزاد تراو تیلہ برتریے یاد پیوس آدنک منہ ہون یار

تو شہی اکتہ بوشش پوشہ گنہ رے

ساز کڑی کڑیے ہاوہ روخار

## غزل

بر جوش آتہ پوشہ وارہ گل وچھ بلبلو در بار گل

دپن چھ از دیدار گل وچھ بلبلو در بار گل

شاہ نہ شوبان کیا گہلاب زن تارہ کن منز ماہتاب

سو سن سپہ سالار گل وچھ بلبلو در بار گل

کوئل تہ رؤنیل سو بسو سونیل چھ ہل ہل خمہ شبو

ماران گلن تھڑہ کارہ گل وچھ بلبلو در بار گل

یمبر زن کیا سوہ نہ ناز ہی تھڑہ کڑی کڑی آپ ساز

ادفرچہ ہاران دارہ گل	وچھ بلبلو دربار گل
سیدی سادہ سرود لپسند	شمشاد وچھتن قد بلند
استادہ بر سر کار گل	وچھ بلبلو دربار گل
گزشہ آستان پنہنڈ ترہ روز	نوار نے ہنس سوز بوز
حاصل بنی اسرار گل	وچھ بلبلو دربار گل
کر سیر ڈل گزشہ شامار	وچھ باغ نسیم بہار
اپارہ گل یسارہ گل	وچھ بلبلو دربار گل
شہ بان کیا پوشہ تھرے	اتھہ بارغچہ بالا درے
دروازہ گل تر دارہ گل	وچھ بلبلو دربار گل
لاگر لاگر اطلس کیمہ خاب	زگر زگر دیوان با حساب
چھاوان کمرہ اچھ دارہ گل	وچھ بلبلو دربار گل
مارہ متیو پکھنا ترہ یورے	وارہ وچھکنا پوشہ ڈوری
چھم خارہ کور تھم تارہ گل	وچھ بلبلو دربار گل
چھ خندہ گل بیتہ گلدہن	چھ جامہ گل بیتہ گلدہن

انہارے سے اطوار گلؔ      وچھ بلبلو دربار گلؔ  
 اے بلہوس کر جامہ چاک      دامن پنن تھاو وارہ پاک  
 ادھو نیر در بازار گلؔ      وچھ بلبلو دربار گلؔ  
 گیلان میں چھم اکھ عالماء      آسن کوثر ہم کائہ مومہ حوامہ  
 ونہیں پنن آزار گلؔ      وچھ بلبلو دربار گلؔ  
 وچھتو یہ آزادن حقوکر      منز حسنہ باغس زن چھ ترور  
 ہمن بران لارہ لارہ گلؔ  
 وچھ بلبلو دربار گلؔ

## غزل

مینہ شامدر آسم ترید داندی باوے یہ جادی مانگل گیم ہالو  
 ترید کینر روٹھم یہ سپنہ روٹھم مینہ لولہ اگر تل بیتیم ہالو  
 چھو لختہ وزن منز گل لہ لہ لکھتہ و لکھتہ یہ خور جامہ پنس  
 مینہ داغ چائے ہا باغی منز قرار یہ دل نور بیتیم ہالو

میں یارہ نوگت چھڑیے پتے دل پہ ادھر پھیریں سینٹھا چھڑیوں

ژیہ ریس میں سو گدھڑے منز آرام زائہ نویم لالو

یہ روتہ دوچھان چھکے یگر ذل ترہ بیوفا جو میر و پیہم نا

میں خارہ چانے بہار و چھڑے برہ یہ ہسی تن گیم لالو

وچھنہ زایس بہ وارہ ہندوگل تترہ یہ سپنہ دو دم ہا بلکل

وچھنہ گلن ستر چھوان بلکل سینٹھا کتھ یاد پیہم لالو

ژیہ تکھ خبر کان ترہ نیزہ برتہ مر رہتہ یہ سپنہ دارے

بدن میں دو دم ت چھڑے چانے یہ سوزہ ہم تی ویم لالو

ترہ دلبرو یاد پاؤں سہ وعدہ آزاد ہے وفا کر

میں ستر کران مارہ ترہ جوانی ہر تھ چھکے دن پیہم لالو

۱۔ چھڑی کی غزل "ملا تھ آدھ ترہ سالہ بکھنا ...." کے تتبع میں  
(گجھو)

# غزل

ستمکارہ خمار تھاؤں روا چھا      یہ میون نشہ دل پھٹراؤں روا چھا  
 پہن سویمہ چشمن تر شیریں کرشن      غمراں لب زبیر ناؤں روا چھا  
 گے دوستارو تہ کر میون چارہ      عذابس اندر دوس تھاؤں روا چھا  
 گے سڑی پانس تشرین دہان      جوائس غمک نار تراؤں روا چھا  
 پنن کاہنہ سوخن یاد پاوے تنگ      غمٹوں کئے گوش تھاؤں روا چھا  
 لوہ تہ پاٹھ و اوہ بتس میانہ گراؤہ      سہ یار آدنگ راوہ راؤں روا چھا  
 کروس زارہ پارہ و نس بالہ یارہ      بہارس اندر کینہ تھاؤں روا چھا  
 زہ و نس لئی بلہوس تازہ عاشق      اُسی رو برو منہ ناؤں روا چھا  
 کھسہ و فی جوائی ہوا آسمانی      توے عار و انصاف تراؤں روا چھا  
 چھ آذاد خرم کر تلان شور محشر      یقینے فتنہ بیدار تھاؤں روا چھا

ستمکارہ خمار تھاؤں روا چھا

یہ میون نشہ دل پھٹراؤں روا چھا

لے میوہ کی غزل دِلار امہ دل تنہاؤں روا چھا سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔  
(دیکھو)

# غزل

نزیہ پیٹھ راوہ راؤم جوانی ہ لالو      جدائی کر دی پھر جان ہ لالو  
 کمن خوش گفن پیٹھ روٹھ کمنہ در دل      شو بیا پیش ناہرانی ہ لالو  
 مینہ یوہ روے سمہ ہم تے وایہ ونہ      کر پھ صافیہ میاؤ زندگانی ہ لالو  
 مینہ یوہ روزہ ہن یاد چا فی ضرب جگر      وتن آسہ ہے ماؤ پھانی ہ لالو  
 نہ کمنہ دور حنکر تہ لوکر نہ عالم      نزیہ پھی دون رخ گنہ کرانی ہ لالو  
 کھٹھ لوہر کس کوہ طورس مینہ زونم      ترانا زبر لن ترانی ہ لالو  
 کوہ پھ شانہ زلفن لوہ پھ اکر سرفن      تہو گالی کم مندہ بانی ہ لالو

کران لولہ زخمن چھ آزاد تازہ

پران دردہ افسانہ چانی ہ لالو

لہ جگر کا یہ مصرع "نئے طور کی لن ترانی تو دیکھو" راقم نے ایک ریڈیائی  
 مشاعرہ میں سنکر پسند کیا تھا۔ آزاد کو غزل کے چند اور اشعار سنائے اور اسی وزن  
 میں کچھ لکھنے کی درخواست کی جس کا نتیجہ یہ غزل ہے۔ (گنجو)  
 لہ تعمیل ارشاد ڈاکٹر پدم ناٹھ گنجو نوشتہ شدہ  
 شکایت نیست سردادن چو فرمایش زیار آید  
 (آزاد)

## غزل

روشنه روشنه پوش چھاوان کوت ژڈوم بے عار دوست

خوش طبیعت خو بصورت خشمه موت میهنار دوست

آفت چین غارت دل راحت جان سرور ناز

شاہ خوبان ماه تابان حیلہ گو عیار دوست

جامہ زیب دلفریبا گلبدن شیرین دہن

پاک دامان جان جانان پھولہ ون گلزار دوست

نارہ وزہ مل نورہ مشعل حسنه کرتی در بغل

تشنہ قاتل سخت جاہل فتنہ بیدار دوست

شری پانس نشہ کیاہ چھس دورہ لایسم کشہ تیر

گراوہ نیتوس عار انی توس در اوکس لہ کپار دوست

نیرہ ہاتھ چاک جامن پاک دامن آہ دل

راوہ راوہ نم یاد بگو دودہ تھاوہ نم اغیار دوست

دعدہ تھا دیکھ کر مشرأ دیکھ کر دل میں ترا دیکھ کر بے وفا

دیکھ کر دیکھ کر پتہ لارے جان فدا بھیار دوست

خوش بہتہ آواز دے دل یوت کوتاہ بے ہراس

زلف نہایت شہناز مشرأ دیکھ کر یار دوست

## غزل

آغا دل نہ دیکھ کر بے وفا سوئدری لو      تیرے رونے نہ یاد خود اس سوئدری لو

کمن محفلن بلیکن مسؤلن منز      اچھن تل پھم خوش ادا سوئدری لو

دوچھم کم مدن گلبدن آفت جان      اثر چاہہ حُسنک جد اسوئدری لو

دیکھ کر نورستانہ دن دور چائی      چوان شہید باغک ہوا سوئدری لو

پریشان دلن منز پر زلف پریشان      پتھی دیکھ کر تیرے پادشاہ سوئدری لو

پہن آسہ تربت پرست منم دیدنے تل      تمن بت پرستی روا سوئدری لو

دزان کوہ بلور زر اور نور مشعل      پہچون دیکھ کر تیرے چہ ماسوئدری لو

آسہ چہ زانہ راہ منز اھتابہ      گمہ بان مہ تل کیاہ سنا سوئدری لو



جدا پار ساعی تو پر سیز گامی  
و چیم عشق بامری جدا سوندری لو  
کھن گوش دوئے کھن و کھن زور زور  
چیم آسان چشمن حیا سوندری لو  
صفا دل و فادار یارن تمنا  
گفتا، خوش کلاما کھن سوندری لو

پہ آزار شیدا چیم دردس تر سوزس

دلس منز کھن کھن صور کھن سوندری لو

## غزل

دک آرام دینو ختم نہ ہلہ  
وہ لو ہا نثر لہ بو مبورو  
بمبزل دینو کیمو ستمبلہ  
وہ لو ہا نثر لہ بو مبورو  
وئے رو لہم تر اوئے نوحار  
ویشتم حیا مہ گیس بیدار  
وفا رو دے تر مولی تہ  
وہ لو ہا نثر لہ بو مبورو  
بہ و کھرے پوشہ باغن پزنگ  
تھوئے چھاو فی زیتہ برے لنگ  
سیاہ زلفو کرے مومہ پھلہ  
وہ لو ہا نثر لہ بو مبورو  
زور رود ہم شرر خیالن ستر  
مینہ گنجہ لقم مومہ والو ستر

دولو هائثرله بومبورو	رمبر رمبر نو چچ مانخله
کمن رندن کمو و لته خابره	بمن همنده آله اشاره
دولو هائثرله بومبورو	خنده کمری کمری تحمته کمرله
کوزوم آیینه هے پتون	رو چهم در سپنه بر شان چون
دولو هائثرله بومبورو	امی الماسه کی پینسله
دهن زهره بمان شهیار	و چمته چانی کاکلی خمدار
دولو هائثرله بومبورو	وله دیرن چمه مے ولوله
ژلن پامر زلیخائے	پتم شاه یوسفنه گزائے
دولو هائثرله بومبورو	پزینان چهم مصر چ موله
هتن پیٹھ لاجهم مانثره	پتن میانی گنجی امی کاژه
دولو هائثرله بومبورو	کعتن همنده هول چهم آله آله
چمه کس شیرینه پمته فرماد	گومت فلوایه موت آداد

کھنان سنگ امان دودره کوله

دولو هائثرله بومبورو

## غزل

خوش روز یہ سوز عشق بوزائے منم غنیمت  
 دنیا چھہ دار فانی اکھہ مشر چھہ دم غنیمت  
 کیاہ لاگ ساز و سامان ترا و زلف تابان  
 کوسیر گل خرامان بھی مانزہ نم غنیمت  
 منز لولہ دایہ پھیرو سیم پوشہ دوسر شیر و  
 دوہتہ سلسلہ نیر و چھہ صبحم غنیمت  
 صحرائہ گل و چھتہ آس زانم فقیر سنایس  
 زانہتہ بڑے پتہ دڑاس چانی ستم غنیمت  
 ترا دم قبیلہ داری لاجتہ تریہ یار ماری  
 ناوس لگے بڑے پاری چانی صدم غنیمت  
 یس پھول نہ دل تر جگہ نہتہ لولہ نار کے زر  
 مے بوزہ روز محشر باغ ارم غنیمت

کیا ہ کرہ اکتہ خمارس ہیئتہ زنتہ جان بے لارس

بیدردہ بشوہ خارس دین کاہنہ رقم غنیمت

نادان دوستن بہتر منت مہ کھار پانس

تمہ کھو تر دشمن کن دارن ہلم غنیمت

آزاد سے کتھاہ کر یود چھس زور تذر

اموسند ہوس مہ راور چھے باز ہم غنیمت

## غزل

بالی ذہ و نتر دبرس وعدہ پنن وفا کرے

تراوہ ملاہ ماوہ رمے تھاہم قدم کتھا کرے

دسمہ کر کتھا خنجر بمن ڈاو بنار در چمن

یشر زلن تر باد من فضل پنن خودا کرے

رحم تر عار چھا یمن سنگد لن تر ظا لن

زانہ خودا کن کن ما نرہ نممن فدا کرے

اُمید اندازہ اے صنم تل مہ نقاب ترہ دمبدم  
 بندہ پرن صنم ستم قبیلہ تر کعبہ کیاہ کمرے  
 آزاد ہے چھ لولہ در تاشنہ ترہ تھاوہ ہن اگر  
 وچھتہ سہ عالمس اندر تازہ قیامتھا کرے

## غزل

حال دل روداد مشکل یار جانانس و نیوم  
 کیا زہ رنڈنم کپنہ کس غارس تر بیکانس و نیوم  
 بے لیلے تھر سندرہ روشن عالمی از معنی مہ زان  
 یاد ما چھنے پادہ نئے تل کیاہ میہ جانانس و نیوم  
 بے لیلہ وود لگی ہر تھ پتیر سرودہ لگے روزی روزگر  
 چاک جامن دھتھ میہ کیاہ ستر پاکد امنس و نیوم  
 شور تل پانثرادرو رود درمر یاون آرام  
 تنہ مژدہ تھتھ یہ درد دل کوہستانس و نیوم

دراپہ نئے بیواپہ نالان لولہ سوسہ خنن گہ و نیر

کیا زہ ناحق رازِ دل ہے ہے نیتاں و نیم

یورہ آزادس و ونم کیا وہ ذمہ کر دیوانگی

تورہ دو نیم کیا دئے پریچھ ساتھ پیتھ پائس و نیم

## غزل

ماہ تابان آوے لتریے وچھتے نورِ فی پھتریے

دراوے لاگتھ جاہ پھتریے وچھتے نورِ فی پھتریے

دچھتے بائی نالو کیا چھس غالی مالہ شوبان

یچھتہ تنہا لن مالہ متریے وچھتے نورِ فی پھتریے

ماز پنس زن چھ کاکل تازہ سنبل دستہ

پریوہ تراوان لہ ہتریے وچھتے نورِ فی پھتریے

کیشہ بندے کھیشہ وٹھان رنگہ ناوے ہو ٹھم

وٹھ پتھ پینشان تریشہ ہتریے وچھتے نورِ فی پھتریے

پوشہ باغن منزبہ ژايس هوش راوم خوئے

پوشہ علم بيم متوي وچھتے نواري پھتوي

گچو ميہ ہن ہن کاڑو زوئے ہنڑو آيم کاڑاھ

دشراؤنس لوکے متوي وچھتے نواري پھتوي

تنہ نالچہ وڑچہ تراؤتھ بارغ نسيم گزچہ و

ديوہ شينہلن نارہ متوي وچھتے نواري پھتوي

آزاد زولہ تے زار شلہ پدماي سوزس

تم چھ مزہ دار بيہ نوتوي وچھتے نواري پھتوي

## غزل

ديوہ چانے چھس پايے نابولو پتر لاگتھ شير گہ لا بو لو

نوبہار کو لب لبابو لو پتر لاگتھ شير گہ لا بو لو

چھم نہ مسوکر قرار گرہ ساتس چھس بگنہ زان نازکھ راؤ راس

لولہ لہ لہ ذقہ گل آفتابو لو پتر لاگتھ شير گہ لا بو لو

گمہ شہلا و مہر اوسا کا کر  
 پوش چھادان روشہ روشہ با مہا پر  
 پوشہ چمن ژالہ حبابو لو  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو  
 دارہ دارہ شہینہ مانی کا بختس بو  
 پیرہ آرن تر جوین و بختس بو  
 عار و انصاف چٹہ نہ اکھا بو لو  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو  
 رحمہ نہ لاگتہ اینے مکہ حالہ  
 چوانہ جوی جوی سونہ سونہ تنہ مالہ  
 لاگ اطلاس چھاو کیمہ خابو لو  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو  
 دایج مرغی تھا و قہم نہ شانہ  
 قہپہ نیو قہم اتھہ منترہ دامانہ  
 ژھینہ ژولہم لالہ سپہابو لو  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو  
 خط و خالک چانی تنہ لاؤنس  
 بر مر اونس بیتہ مژ راؤنس  
 راور روو قہم آرام و خابو لو  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو  
 امیر دھن تیلہ پانہ و انز الفت گمہ  
 دورہ دورے موزہ نار ژالہ پتہ  
 شتر پانی رڈ و حبابو لو  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو  
 ژوٹکھ ترا و کتہ سامانہ منبارہ  
 کیمو تا دپیرہ کمرے دلدارہ  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو  
 پتہ لاگتہ شیر گمہ لالو لو



عَافِ مَرْقَانِ پَر مے چوں گاہِ ثَرادِن  
دُلفِ کاکِلی تہ گیسو کُفرستان  
چشمہ کافرِ جُملہ محرابو لو  
پیتہ لائِگتھ شیریہ گمہ لالو  
جوڑہ و نوٹس زورہ آذادِن حال  
تورہ دوپٹم مشراو سیم خیال

یو رسی پائے واتر بے نابو لو

پیتہ لائِگتھ شیریہ گمہ لالو

## غزل

پیلہ دِ تَم تَم زورِ ساقیو تازہ بتازہ نو بنو

حالِ ونے بُر و بُر تازہ بتازہ نو بنو

پیلہ پینِ یہ ماز کھسوم خُونِ جگرِ ہمیشہ چوم

تازہ سپنِ یہ گفتگو تازہ بتازہ نو بنو

پیلہ بے پاکدہ کورنُس لولہ کہ نارہ بڑنُس

شعلہ پیوان چھ سو سو تازہ بتازہ نو بنو

عشق میہ ترو و تَم دِلس گل چھ برمانِ مُلکس

دراے ساری میہ آرزو تازہ بتازہ نو بنو

نارہ منزہ و چھم میہ نورِ جیوم آئیلہ پرئس مودور

پوشہ چمن چہرہ خوشبو تازہ بتازہ نو بنو

آم پھولہ تہ لولہ باغ تازہ میہ سپنم دماغ

ناز کران چہ ناز بو تازہ بتازہ نو بنو

مارہ متیو ژہ اُتی روز پاس خود ازہ کتھہ بوز

چون فراق بے ژالہ نو تازہ بتازہ نو بنو

میم دہنہ سپنم تن بوسہ کران چہی دتن

توسہ بران چہ خبرو تازہ بتازہ نو بنو

یاد نکھ پرفہ بہار زان غنیمت اے نگار

روشہ ژہ پوش چھاو تو تازہ بتازہ نو بنو

آدادو غزل ژہ ون پاک تھو تھہ پرتن تمن

ادہ لبکھ ژہ آبرو تازہ بتازہ نو بنو

## غزل

عشق کوزم بیداد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 کرتم لئی امداد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 تہ آفتاب کی تہ تہ      آتش کھمتر تیز تر  
 گزرم و بگلہ فولاد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 شہ بان چھس کارے تھرد      شمع تہ آسینہ تہ تہ  
 چھس قد بلند شمشاد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 چھس زلف کاکل پیٹھ روغن      گنجس بہتہ شہار زن  
 کافر ستم ایجاد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 ہم دہن بر برگ گل      یو کھمت بخون بلبل  
 خدہ شخط پکس استاد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 معشوق میونے دورہ پھول      کس حواریہ سہن زورہ زول  
 رومس نہ آدن یاد ہے      فریاد ہے فریاد ہے

راتس تہ دوہس ستر کران      چھس مارہ مڑ تنہا مران  
 وٹہ کس پنن روداد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 مڑ رادس چھو رادس      مس دتھ بے افسوس کھیاؤں  
 فی قوس مبارکباد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 بے رحم کوتاہ دلہ و پسر      حواری میہ لوین دۂ تیر  
 مارتھ تو لم صیاد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 یم تیر ہے دستم بُرتھ      تم گے میہ جگس مڑ تیرتھ  
 کورس نہ پھیرتھ داد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 پیرن فقیرن بو گیس      سادن متین پادن پیس  
 شیرین رو فراد ہے      فریاد ہے فریاد ہے  
 ٹاس غارہ چانے درجن      اشارہ ہو دتھ محرم  
 آزاد ہے آزاد ہے      فریاد ہے فریاد ہے

عشق کورم بیداد ہے

فریاد ہے فریاد ہے

## غزل

بالی سہ ہے چھ بیوفا میون امار کیاہ کرے

سورہ دہرئس محبتس زور تہ زار کیاہ کرے

ناریتمس ہیئتشن منس وار تہ چھس نہ وئس

نالہ دئس تہ وئہ کھئس وئس عار کیاہ کرے

ناز چھ وارہ مٹز چلن تازہ گلن تہ سنبلن

یارہ وئن تہ رائیلن پوہ تہ ہار کیاہ کرے

نیوہ بے سپنہ دائری دائری زندہ یہ پان ماری ماری

تیرکمان چاری چاری میر شکار کیاہ کرے

پوشہ چمن چھ درخار باد صبا چھ بے قرار

یتندہ ہستین اندر بیدار آخر کار کیاہ کرے

آزادن یہ ہولہ تب بالی ہران چھ روز و شب

زانہ خمہ دا یہ تشنہ لب لولہ بیمار کیاہ کرے

۱۔ ابن ہجور صاحب کا مشکور مہوں جنہوں نے اس غزل کی  
ایک قلمی نقل آزاد کے ہاتھ کی راقم کو دکھائی۔ اس نقل میں ایک شعر کا اضافہ  
ہے اور مقطع بھی مختلف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سپنہ سپر تھیں تیار پاپہ پڑیں چیم اختیار  
مے بریاہ کر یا شکار شہسوار کیا کرے

تازہ غزل پران پران آزاد اسبہ دین بران  
شاد و غم اندر کران چھیں دق سوار کیا کرے  
(گنجو)

## غزل

مَسْئَلِ بِرُکُنِ ضَاہِ بِلْبَلِ مَیہِ دِلِ تَحْتِ گُومِ خُمارِ ہر شے آہ کرے نیندِ تَحْتِ گُومِ  
زَاگِ دَاگِ اُمِ جاسوسِ تَحْتِ مَلِکِ دِلِ شَرِ دَمِ دَا دِ بَدِیِ گَارِ کَمِ کَمِ فَنَنِ تَحْتِ گُومِ  
چُھمِ بَرِگِ رَسُوں بَالِہِ پَانِشِ دِرِگِ دَاوَلِ بے عَارِ گُورِ یَلِ یَا دِوِ نِچے یَا رِہِ تَحْتِ گُومِ  
کَہِ شَوَرِ اُمِ سَرِ شَرِ کَرانِ کِیَا ہِتا مِ رِیْتِ بَیْمِ بے تَابِ اُوشِ بَا دَامِ حَشیْمِ سُوہِ چُھلِ تَحْتِ گُومِ  
مِیْلِ نِختِ اُوشِ مِ یاسَمِ اُمِ شَوَرِ دِہِ مِیْنِ کُندِ دِ دَامِ اُتھِ کُندِ دَا رِہِ قِسمِ تَحْتِ گُومِ  
تسِ اُسِ فَرَا مِوشِ گُومِ بَالِ پَاوِ تَسِ یَا دِ تَنہِ چھیں بَرِ مِیْمِ حَالِہِ سَیْدِ اُتھِ دِلِ تَحْتِ گُومِ

ماران چھم آذان آزادِ محبت  
ہے ہاے سہ دیوانہ کن سترِ لبتہ گوم ۵

## غزل

ان تر مالین ساقاہ یادِ یسویے	تنبہ لیومتِ دل گزہ شادِ یسویے
نرہ نوزک وارِ درہ گرہ لوسم	روز میانی بوزِ فری یادِ یسویے
ژولہ یاون تراؤتھ تھاؤتھ غم	پوری پھیرنا لایس یادِ یسویے
تاہ تیلہ آیس مالا مال	جاہ پینہ اوس شادِ یسویے
چھنر ہالی کالی نمہ شہ ہند لول	ہشہ تر زام روزان یادِ یسویے
چھنہ لولچہ ہسہ گوم اکر نہ رنگ	قد میہ اوسم سرورِ آزادِ یسویے
ہاپہ کرکرم شوبہ چورہ گزایہ سستی	پل جامہ تر اندری یادِ یسویے
کہ چھ اندر رچھنہ آہرِ بال	زالہ کوتاہ گوم بیدارِ یسویے
چھم میہ ہوس باوس اندرِ دادکر	ٹوٹھ یاون پوس یادِ یسویے
ہشہ لومم نیند ری ہشہ سوندی	بار صا جنس کرہ فری یادِ یسویے

باز پیہ ناسرور آزاد ویسی

وژرہ وارنجہ لایس ناد ویسی

## غزل

روز و بدبرو یتیم زل کر تھس دیر تہ ضایے

وچھان وچھان لپیہ جھم لوسان کیاہ سنا کتہ پیہ نایے

بے عار لائس زور وار کر ائس وژر کیاہ وہنہ گوم بہرے

ہیہ پان ہیہنہ آم مژر کند زالن کر تو م موکلن پائے

تاریتھ لولہ سہلا بس ژہار ان سوند رمال چھندر کس

نڈہ بون یاؤن پوشہ بھوت زن اتھ منزہ پیہ ہے

پنس منز چھس تیر چاڈی للہ وان ودہ نامیر شکارو

جگر کہ خانہ ستور چھوڑ چھوڑ تھوڑم دلہ کین پڑن یے

شپن زن کا جھتھس جوین ہالا جھتھس منز لا کتہ پیہ

پانس اوئے وچھنک ہاوس پنہ نے ژہا پیہ تہ گرایے



کوت کال چائرس مُعْجَف رُوئِس بال وُجھ دُورے دُورے

لولہ منز ہیمہ ہن تن مَن ناوِ تھ پرہس لولہ کھر آئیے

کالِ سیم بوزن دالِ بوزن آداؤن افسانہ

دشمن آسن دوستن تہندین دیوان کہہ دچھلاے

## غزل

بے دردہ مد نوارہ لولہ دردہ نے بوز

اُتی روزِ پیرِ مینون سوزِ جگر تازہ کیے بوز

میتہ ہا بارہ دہے زار وُنی وُنی پارہ پارہ گام

بے عار لوگ تھہ کیاہ نے دلدارہ بیٹھے بوز

بوڑھ تھیہ میاُنی آدہ کچے لولہ ترانہ

دہہ فی کیاہ برونے میانہ پیمہ دیوانگی بوز

کیاہ زادہ ببل میانہ دِکٹ حمال تر رُوداد

میاُنی لولہ رستم نشہ کلاک تہ پھیسے بوز

دارس کھن نادره درون زنده مرون کیاه

امہ کھوتہ مشکل رنده نے ہنترہ زندگے بوز

شمشیر دارد پیٹھو چھ پکان بارہ ہیئتہ کوسار

ہم کار سنگین عاشقن ہنترہ عاشقیہ بوز

آزادہ امہ حبابہ درد کر آب گڑھ فولاد

تمہ کھوتہ سنگین دل تر داک پردہ چھ بوز

## غزل

ویسریے سہ لالہ کہہ یتیم غوصہ ملا لہ تراوہ

چاوہ تہندہ یادنگر پوشہ چمن بہ چھاوہ

مشک ملبعہ یہ پوشہ تن روشہ تھوس بہ آیتن

دیرہ تہنترہ ہیرہ بدن پرنگ تر پلنگ سجاوہ

رحم تر عار ماییس وعدہ پنن ژیتس پیس

آدنگی سیٹھاہ سوغن یاد تہمس بہ پاوہ

چشمِ مینہ و لُٹس یہ خارِ خارِ باغِ اندرِ نمِ سیرِ یار

حُسنِ بہار کے بہار پوشہ تھرتین پر ہا و ہ

مینہ تو لُٹس جانِ جانِ موزِ مگرِ کرمانِ کرمان

تیرے پیچھے قرارِ سانِ زائہ تیرے آرامِ تراویہ

یا چھ یہ پھلِ محبتِ نیتِ قصورِ قسمتِ

لو کہ ہند سے ملا متک کی زہِ ملا لہ تھاوہ

آزادِ غزل چھ دن در در چہ وارہ ہند کی چین

بالی دُلس تیرے سوسہ خن وارہ لیکھت تھاوہ

## غزل

امارے چاہے گوئی نہ تم جو جس

دوہ لو موروش بہ مارے پان

ڈو چھک میتا تین سرن سرپوش

دوہ لو موروش بہ مارے پان

دندے یتیمہ شرمی پانک ستر

بہ لہو لہو لالہ دپن مثر

شو بکھ ڈرے اٹھ دُلس پمپوش

دوہ لو موروش بہ مارے پان

زو گوشت نادر سألن مست  
 نثار طکر شالہ مار کی پوش  
 یہ بد بگ جوش تہ اندر یوم زر  
 لکن ہنسرہ پامہ چون خاموش  
 بے کیاہ مارے قبیلہ تہ کرؤن  
 لگے پاری کھلیک چھ بوش  
 پوتس پتھ ضرب چھکھ لایان  
 بہتھ پردن اندر رو پوش  
 یوہے چھا بلبل آزاد  
 دیوان ہوش گزھاں بے ہوش  
 دلو موروش بے مارے پان  
 چھ یس منز لولہ باغش شاد  
 دلو موروش بے مارے پان

امارے چاہ گونڈ نم جوش

دلو موروش بے مارے پان

## غزل

سنہ دن سطرینہ بوزم یے  
 تنہ زونم یے پنہ نئے پان  
 سوزہ دل عالم بوزہ نویم یے  
 تنہ زونم یے پنہ نئے پان

سوز و گدازکِ خزانِ پورمِ یہ  
 صبرِ کمرِ پوشِ تھوڑے ٹھکان  
 صاحبِ دلہ نے اکتھ کھیدو مِ یہ  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان  
 تلِ باتالکِ سائلِ کوزمِ یہ  
 سوئے دارِ اوٹمِ روئے دامان  
 پاکبازِ نیندِ رازہ پترِ دو لمِ یہ  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان  
 شیدہٗ تَس یارہ سُنْد دارہ زونمِ یہ  
 سہ چھ بے پروا نا انسان  
 مئے چھ میونِ اَدُن مئے اَرَمِ یہ  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان  
 مہتابِ روینِ سوترِ دو چھمِ یہ  
 آفتابِ صورتِ گاہِ تراوان  
 چشمہ تھوڑے تلکِ تاب کترِ چھمِ یہ  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان  
 میرِ شہکارِ زنِ تیرِ لویمِ یہ  
 جاگِ شہرِ شہسُزِ کسان  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان  
 تیرِ مژرِ رُو تھ سپندِ دورمِ یہ  
 خشمہ ہڈتِ محمورِ عالی شان  
 آتشِ کھوترِ گرمِ ڈیوٹمِ یہ  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان  
 محشرِ کِ اعتقادِ از مئے بیوٹمِ یہ  
 زارِ زارِ لاکو لاکو دُرہ بیوٹمِ یہ  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان  
 غارِ دانِ لاکو لاکو دُرہ بیوٹمِ یہ  
 بسے بسے گوشتِ بدنِ چھمِ یہ  
 تنہ زونمِ یہ پندر نے پان

گُفرس تہ دپس کیتہ نہ وچھم یے      فتنہ مثر سفرس چھنہ شایان  
 تورہ کتہ روئیس نورمیتہ تھاوم یے      تنہ زونم یے پتر نئے پان  
 یتہ آزادن سوز بوزم یے      تنہ چھس نیہ ہندی پاتھو نالان

پوشنوال بولبوش ہچھنہوم یے

تنہ زونم یے پتر نئے پان

## غزل

لولیو تورو دمیون دل ترے جان ترے جانہ ترے  
 آشنا ترے بیوفا ترے یار ترے یارانہ ترے  
 یاونک دیوانہ ہوس شرمی پانک موہ نار  
 فتنہ ترے بازار چوہے قصہ ترے افسانہ ترے  
 اکہ و لے خارہ چانے پارہ پارہ گئے جگہ  
 نارہ عشقہ بلبلیں ہندی دل کران برکیانہ ترے  
 راز بادان سوز چوئے سادہ کین پردن اندر

پردہ ژبے آواز چائی ساد ژبے سامانہ ژبے  
 کس دُن احوالِ دلِ پیم زالمہ لنگر متوجہ انوار  
 والہ داشتہ زال چوئے والہ بر ژبے دانہ ژبے  
 حیرہ چانے شیر دلِ نیران مآدانِ اندر  
 راج ژبے تاراج ژبے زنجیر ژبے زولانہ ژبے  
 کیاہ چھہ فرقان کیاہ چھہ گستا کیاہ چھہ کُز کیاہ نماز  
 دھرم تر اسلام چوئے کعبہ تر مہتمنہ ژبے  
 گاٹہ پادان گائلیں چوئے یہ سودا دھتھہ فریب  
 عاشقن ہندس جنوائس دولکٹ سامانہ ژبے  
 ولولا سوزک ننگان آزاد نس سنیس اندر  
 گاہ نیران پردہ تھو تھو تھو گاہ یوان نہ وائے

منگل وار ۸ اسوج ۱۹۹۵ء

غزل

دیکھ باغِ میون کو بر جوش پوشہ ممتہ لالو چھاو اچھہ پوش

باغ میون نندہ بون ساز کری کری  
 کوہ ہتھ سنبل پھولہ روئی پوش  
 باغس میانس پھلیاہ جان  
 سنگدل بے عار سادہ منوش  
 بلبل تر گل چھنہ پانہ وانی دور  
 بلبل نالان گل خاموش  
 یاد چھم دمہ ہا کہ باغ تیلہ ڈاکھ  
 اسہ روئے مسولہ گپہ بے ہوش  
 چھنہ باغوانس بانگ طنز  
 ضایہ گمہ و بلبل ہند بولوش  
 تیر چھم لایان تیر انداز  
 سپرس کتھم پاٹھو روزہ سروش  
 زلفن تھاپہ رو دی ہم دورہ پھلو  
 سن دلہہ سوتلہ روزہ بپھو رو پوش

کستوری نافہ ستر گہ ڈبیری بری  
 پوشہ متہ لالو چھاوا اچھ پوش  
 غم چھم دمہ دمہ کم چھاوان  
 پوشہ متہ لالو چھاوا اچھ پوش  
 دوہ نوئی پھورمت عشق زور  
 پوشہ متہ لالو چھاوا اچھ پوش  
 پوشہ دیت گریبان چاک  
 پوشہ متہ لالو چھاوا اچھ پوش  
 ہمہ آکے کستوری کاون منر  
 پوشہ متہ لالو چھاوا اچھ پوش  
 خاموش لاگان محرم راز  
 پوشہ متہ لالو چھاوا اچھ پوش  
 گرایہ کہ حورن دل ہیندہ ڈلی  
 پوشہ متہ لالو چھاوا اچھ پوش



آزاد یارن ہنسند غم خسار      نازنین ہنسند ناز بردار

کنڈے مٹ پھولان مشکدار پوش      پوشہ مٹ لالو چھاواچھ پوش

● ۱۲۶ بجے رات ۱۱ ماگھ ۱۹۹۹ء ب

۱۔ مطبوعہ کلام میں اس شعر کو کسی دہر سے نظر انداز کیا گیا تھا۔ (گنجو)

## غزل

لو کہ کس باغس پھو جھڑہ تھڑہ چھم

شادو سوندہ چھم دایتم یار

بولان بیل بیہ رنگہ زرہ چھم

شادو سوندہ چھم دایتم یار

تڑپان دایم گہ کھو تہ گہ چھم

تس ما دایتم کاٹھہ باڑی گار

تھڑہ تھڑہ پائس مینہ سیاہ سرہ چھم

شادو سوندہ چھم دایتم یار

ہیبتن گامز لولہ بانبرہ چھم  
نالہ متہ رٹہ ہن لالہ رومہ خار

توشان کاڑاہ پیمہ پوشہ نرہ چھم  
شادی سوندہ چھم وایتیم یار

پوش و تھراؤتھ بالا درہ چھم  
روشہ روشہ پیہ ناخمہ شرفار

پڑنگ پاڑاؤتھ مکہ رنگہ لہ چھم  
شادی سوندہ چھم وایتیم یار

نازنین پانس پیمہ سازہ گرہ چھم  
پاران وائی کن سائی سنگار

دورن چوئر زائی وانکن طھرہ چھم  
شادی سوندہ چھم وایتیم یار

رنگہ بلبلہ سے پھچھ مڑہ پیرہ چھم  
سنگ دل سینم آدنک یار

کچھ آواز دینے یاد گرہ گرہ چھم  
شادی سوسندریہ چھم وائیم یار

## غزل

پوشہ متہ ہوشہ ویسہ راؤتھس بال	بوسہ ویمبر زل نیندرہ وزہ ناؤتھس
یاونچہ متہ چھوہ راؤتھس بال	دوہ تارہ وڈ ملہ واو کرناؤتھس
پوشہ متہ ہوشہ ویسہ راؤتھس بال	لانیہ ریسہ خاکس سیرتہ ملناؤتھس
چیلہ گرہ وڈہ وچھناؤتھس بال	نازنین پانس ساز کرہ ناؤتھس
پوشہ متہ ہوشہ ویسہ راؤتھس بال	رٹہ نہ وڈی پیرن بیدار تھاؤتھس
واروین منز ہاؤتھس بال	مارنجو کرانس نشہ راوہ راؤتھس
پوشہ متہ ہوشہ ویسہ راؤتھس بال	آرہ کرہ کرہ کیاہ ڈیتہ پیلہ راؤتھس
شوہر سان کھا سوبہ راؤتھس بال	لودکین جامن چھنہ جڑہ ناؤتھس
پوشہ متہ ہوشہ ویسہ راؤتھس بال	تکرین پوہرن اتھہ بچھہ ناؤتھس
پانہ منز مارکن تراؤتھس بال	پانے نشکری پاتھو وڈہ ناؤتھس

مارہ ممتہ پائے کوئرا اثر راو قس

پوشہ ممتہ ہوشہ ویشہ راو قس بال

۱۔ غزل پر شاعر کی نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے شاعر نے غزل کو ادھڑا  
چھوڑا ہے۔ (گنجو)

## غزل

لولہ رستیو لولہ زر چم کیاہ دئے      خارہ جوئے در جگر چم کیاہ دئے  
سے ہوس چم بھنہ زانہہ تھو تھم زینہ      سے محبت سے اثر چم کیاہ دئے  
کیاہ مینہ میریم حال دل و ننگ اثر      بالہ سورے در نظر چم کیاہ دئے  
۱۔ غزل کو نامکمل چھوڑا گیا ہے۔ (گنجو)

## غزل

آرہ کتہ لوبان چھکھ زہ افسریے      شوب باپھے برادرریے ستریے  
چارہ کر پنہ نے زہار بہتریے      شوب باپھے برادرریے ستریے

پرزہ کے لرزہ ہم غریب کو ٹھکریے  
 کاسان چھکھ ستم گریے ستر  
 کوات کال نیرہ اٹھ چاند بڑی گریے  
 شوب ما چھے برادر گریے ستر  
 ہمہ بوہ سر کے تارہ ہم تر گریے  
 دردر تر لولہ دلبر گریے ستر  
 پتھ روزہ تہنترے ناما در گریے  
 شوب ما چھے برادر گریے ستر  
 سر تہ چھکھ تھان چاند بڑی گریے  
 سونہ مکر مایہ تر زری گریے ستر  
 حائف تریتہ چاند اٹھ گری گریے  
 شوب ما چھے برادر گریے ستر  
 دوسہ ران کوہ تر بال اسوڑی گریے  
 دوہہ اکہ چاند بہوڑی گریے ستر  
 شاف دھتھ تھوڑکھ کمیہ جوڑ گریے  
 شوب ما چھے برادر گریے ستر  
 زارہ لہ سپنجی زان پری پری گریے  
 گاطین ہنترہ رہبر گریے ستر  
 لولہ ستر کاس ہم زانہ بکری گریے  
 شوب ما چھے برادر گریے ستر  
 زندگی شنبہ لاو رندہ مری گریے  
 دل تھون خموش دلاوری گریے ستر  
 عاٹہ موت لاگن چھا بہوڑی گریے  
 شوب ما چھے برادر گریے ستر

تھاؤ آزادان ناماوریے در درچہ آدم گریے ستر

کھتہ گور لاگن چھا سوخن دگرے شوب ما چھے برادر گریے ستر

# غزل

مینہ چاڑی لولہ تیرا آئے مدنو  
 دیدن منہ کرے جاے مدنو  
 لہر دان یہ لولہ نار کم کم مدن دار  
 بومبر نہ خارہ ڈراکھ لولہ کپرتھ خاک  
 دُورہ دُورہ چاڑی یہ دُورہ گرائے مدنو  
 خارہ کیا ہر دُورے ہے لے مدنو  
 اُمہ حالہ کیا چھ میون پائے مدنو

# غزل

”مینہ چاڑی لولہ تیرا آئے مدنو“  
 ”دیدن منہ کرے جاے مدنو“  
 ”بومبر نہ خارہ ڈراکھ لولہ کپرتھ خاک“  
 ”دُورہ دُورہ چاڑی یہ دُورہ گرائے مدنو“  
 ”خارہ کیا ہر دُورے ہے لے مدنو“  
 ”اُمہ حالہ کیا چھ میون پائے مدنو“

ہنسی مار لو گتھ ناگر اے مدنو      زانہ تہ نو سوریم چانی مائے مدنو  
 آفتابکو پاٹھو چھکھ تابان      رٹھائے چانی عالمس پرزہ لادان  
 زون تارکھ ڈھپین ژائے مدنو      زانہ تہ نو سوریم چانی مائے مدنو  
 باغ چھاو نہ دڑاکھ ستر یارن      مشکو دار پھیر گلی دارن  
 رمبر رمبر پرشن گئے آئے مدنو      زانہ تہ نو سوریم چانی مائے مدنو  
 یاسمن اچھ پوش یمبرزل      بگلہ ٹوڑی ارغوان بیہ مَسول  
 شوق چائے پھلٹھ آئے مدنو      زانہ تہ نو سوریم چانی مائے مدنو  
 یم چانی رمزہ تہ اشارہ      جگر س چھم کران پارہ پارہ  
 امہ کھو تہ کر تلہ واسے مدنو      زانہ تہ نو سوریم چانی مائے مدنو  
 کد آئیں قبیلے روزم کتھ      شہرن تہ گامن گپہ شوم ہرتھ  
 پامن تھاؤ تھم جائے مدنو      زانہ تہ نو سوریم چانی مائے مدنو  
 چونے سوزتے چونے ساز      منز خاص و عامن گپہ آواز

آزاد زنی غزل دڑاے مدنو

زانہ تہ نو سوریم چانی مائے مدنو

## غزل

گروہِ بلیس نشن تھاؤن حجاب شو بیا

یُس لولہ چانہ توشان مے در عذاب شو بیا

بے دردہ باز گر کارہ زو لکھ بدن میتہ وارہ

اگر خشمہ تہ خمادہ سورن حجاب شو بیا

کہ شوقہ چھس کران ستر زائہ بر نہی اٹکنز

لاگن محبتس منزیمتہ بے حساب شو بیا

تراؤتھہ ژولم مے کستور یاؤن تھرے لکھ دیو

پڑہے نظر کرنی دُور یوت اضطراب شو بیا

دہ کیاہ بومن تہ پشمن نازک ادا کہ شمن

در کعبہ مہرن پیٹھ دور شراب شو بیا

تس شو بہ حال باؤن یُس زانہ دوس راؤن

تہے سُد راوہ راؤن پنہ مے حجاب شو بیا



یُس زالہ غم تہ بیداد، تس کڑ چھ شاد ہو یاد  
آزادہ روز دلشاد لاکن بے تاب شو بیا

## غزل

بے واپہ تڑو لکھ تراؤ تھ ناگرا پ مہی مایے  
آوارہ کر تھ گوہم ! چارہ کرن والے  
وہ چھم نہ بلان تم اکھ، بنیہ نادہ خنجر سہتھ اکھ  
دو سچہ وارہ مہیہ کن کڑت دڑاکھ آوارہ کرن والے  
جانانہ لگے پاری متہ تی تہ چھم کن کڑاری  
سے زانہ پر بیماری یس غم تہ ستم زالے  
نہر تھ تہ گزہان پانس پھیر نہ پرتانس  
مستوارہ مہیہ شرم پانس بیگانہ گندان ہلے  
غمہ چانہ بہ دیوانہ، ژیا نہ میون ہو س دانہ  
راہ چھے نہ ژیا جانانہ چھم بالہ پن تالے

رُسم چاکرِ دُنان وارہ از چھٹے نہ سہ دل یارہ

کوہِ زاتر دیتے خارہ کمرِ تازہ سونہ مالے

آزاد دُنان یارس چھٹے یورہ گندان زارس

"یتلہ شورہ دُچھان نارس دزہ پانہ بین زالے"

لے غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

## غزل

عاشق پوختہ کار یو د یارہ سب دے رضا کرے

پریشہ و نین گن اندر عاش تر عشر تھاہ کرے

جامہ و رتھ محبت کو گنہ تر کمر ترہ ہمتک

کیاہ چھہ مبال قومہ دتک چانہ کھو ترہ کیاہ کرے

لے  
عرش تر فرش کوہ تر بال سوزہ یقینہ کے ترہ زال

یٹھ سہ خومہ داسے ذو الجلال چانہ دتک رضا کرے

لولہ کند ہیئتہ ژو شیر زیر کرکھ گزندہ شیر

پامہ دوان چھ تہ دلیر یس نہ تہ حق ادا کرے

پیر امیر نوجوان اکھ چھ بیس بھگر کھیتان

دارہ مینہ چھم نہ پڑھہ بران پادہ عین خدا کرے

حسن چھ طفل شیر خوار لاگ ژو ہنا پوختہ کار

وچھتہ سہ یار گلخدار پان ژو پختہ خدا کرے

آزادس چھ کارو بار سوز بگر تہ لولہ نار

رگر تہ گڑاوہ دلہ زار تارہ گوشت گدا کرے



لے غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے لے علامہ اقبال کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو

خودی کو کہ بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پرچھ باتیری منالیا

(گلچن)

دوہراؤل

# غزلیات

## غزل

دیوانہ کر تھ سہ پانہ کو تو گوم      گل رے سہ گلستانہ کو تو گوم  
 چھم یاد پیون دلس یں تیر      کیاہ سہ سہ دستانہ کو تو گوم  
 ساقی و صراحی وے و جام      غوغاے شراب خانہ کو تو گوم  
 افسر بہ کتے پرند آزاد      ہے ہاے سہ آشیانہ کو تو گوم  
 از تاپ فراق مینہ دو دم دل      کس و نہر سہ سائبانہ کو تو گوم  
 سوز و درد منک کنگ سونک دور      آرام جہاں سہ پانہ کو تو گوم  
 گوہ تب سوز تھ چو گل پتر تھ گوم      خوش باد صبا روانہ کو تو گوم

اے باد صبا شبانہ گزشتہ کا

اچھڑو نہ ہنس فسانہ کو تو گوم (ابتدائی مشق)

عین ابتداء میں اہل تخلص تھا: (گنجو)

## غزل

میں چیتہ کیس متانہ ہے دیوانہ ہے دیوانہ ہے  
 جو ہم عشق نے خانہ ہے پیمانہ ہے پیمانہ ہے

دل از جنون تھو و تم بُرکتہ جائے نصیحت اور برکتہ

چھس زندہ اُسکتہ یا مُرکتہ دیوانہ ہے دیوانہ ہے

پے زھارہ تمکو ہے دلبرس پریتہ جاپریتہ تباہ کر س

اُمخو رٹس منز محشرس داما نہ ہے داما نہ ہے

دید و سہو و چھ نہ نگار یس دل سین نہ کامکار

از وصل جاناں کیا ہ نگار آسانہ ہے آسانہ ہے

احدس ہون غنچہ دلن گہ و کیا ہ فلے لہجو دو گلن

شاید یہ گل زانہہ نو پھولن بُستانہ ہے بُستانہ ہے

ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے۔ (گنجو)

## غزل

کس دین تو لم بالہ یار ہے ویسویے تھو و تم للہ و من نار ہے ویسویے

ابرو چار برکتہ ریشہ تپردار برکتہ چشمن سخت خمار ہے ویسویے

سُبحان اللہ سُبحان اللہ مین خنجر دار ہے ویسویے

اُن تَنی سالہ سہتر میاں لالہ  
 رُوٹمس دامن لاجونس پامن  
 زونم نہ زانہ گفار تہم سہ  
 بے دردہ و پھو تو تہ نازنہس  
 کو زونم تہم بازو گارن یارن  
 تن من زانن شب و روز نالن  
 و تہس مشک ناتار ہے ویسویے  
 سہنم تہ گفار ہے ویسویے  
 لو کہ چار چھ تہ نار ہے ویسویے  
 میا نیو اچھو انہار ہے ویسویے  
 اقراس انکار ہے ویسویے  
 اہدس تہا کو تم کار ویسویے  
 (ابتدائی مشق)

## غزل

دُور موہیم ہا دُورہ بے  
 دُورہ لالہ و تہ لولہ مٹز لے  
 تہری میہ آدن تہری میہ مہا  
 تہری میہ ماس تہری پتھ بے فدا  
 خارہ چونے چھم آہ و بے  
 دُورہ لالہ و تہ لولہ مٹز لے  
 چیانہ فراقہ و دن و دن  
 نو تہ پھک پٹھ گول میہ بن  
 گو م جعفر پش رنگہ و بے  
 دُورہ لالہ و تہ لولہ مٹز لے  
 و ننتہ میہ کر و ننتہ ہینو گے  
 دُورہ کیاہ اوس اسہ آدن گے



تس تر پوریا یس وعدہ ڈلے      دھلا للہ دھتھ لولہ منڑ لے  
 ینہ ژیتہ سستو سودا کوڑم      چھم نہ خبر کیساہ کیساہ مہ تلم  
 کیساہ مہ ہورم کیساہ پیوم پیلے      دھلا للہ دھتھ لولہ منڑ لے  
 چھم نہ ہوس دھ فی مہ ہیتتم      مہ چھم فریب چاڈی لولہ رستم  
 میانہ کھوتہ لال کمر لولے      دھلا للہ دھتھ لولہ منڑ لے  
 چھک ژہ مارے مارے بیہ زندہ کران      پڑ نہ تمیک پرداے بران  
 زورہ والہن یور کیساہ چلے      دھلا للہ دھتھ لولہ منڑ لے  
 اد چھم آزاد منڑ درہ نیے      بیہ کران دیوانہ رگیے

زانہ خمدہ کیساہ فتنہ نیے

دھلا للہ دھتھ لولہ منڑ لے

(ابتدائی مشق)

## غزل

آٹھ ماہ روئیں گتھ کران چھئے زلف پیمان یکطرف

گیسو پریشان یک طرف کاگل اویوان یک طرف

اندھ اندھ روئے جس زلفن اندر سامانہ سنز چھیں کیاہ زبیر

تارکھ چھ پریرلان یک طرف افتاب چمکان یک طرف

مادر تھ یہ مسجد یا مندر بے خمہ دکر تھ کم کم گندر

پیہمتر چھ گرداس اندر از دین و ایمان یک طرف

مارہ متیو عاریہ تے ژلہ ہن مینہ غم چانے پنے

گوم سپنہ بریان یک طرف تن یک، طرف جان یک طرف

پھلوا یہ دل گوم اے صنم چھن تنبہ لاوان دمبدم

چاڈی عہد ویمان یک طرف میاڈی لولہ ارمان یک طرف

منزلولہ مادر اس چھوان شو تکر تہ ذوق تکر دم دوان

آزاد تنہا یک طرف ساری سوہ خندان یک طرف

(ابتدائی مشق)

## غزل

باد صبار و شبہ آوے لٹویے پوشہ فو تے فوہ تھر اووس

وڑہ ناوی توکھ نیندرے ہتویے

راحتہ طائر م پراران میتویے      لوسر ناؤنس کتر سہر ادس

اچھ پیہ ہتیم تر کرس نالہ متویے

نہ چھ روپوش نہ چھ نون لٹویے      خارہ تھوونم زارہ کرکس توس

دارہ وچھ من روزہ نایتویے

سبز ان ہندی برکس متویے      موختہ ہلم دارہ لادوس

ستارہ چھکھ تنبہ لادوس متویے

سارہ تھونس کی مارہ متویے      تارہ زلفچہ مزہرتھ گوس

دارہ مشکور پھیر کیاہ پڑویے

پھولراوان باغ عاشق متویے      توشہ ناون دشمن دوس

اسر ناون پوش گہر متویے

رمبر رمبر چھس اہرنے متویے      لونگر رومالہ واو کرکس توس

مس پشالہ ماچھس چے متویے

گل تر بلبل درائے متور متویے      مشر تھہ فنگ و ناموس

کیاہ پر باغام ان پورٹ متویے

آزادین زار و زنی مرتویے      مودرہ حلقے پرہ ناووس

شیہلاوہ ناسپنہ ددو مرتویے

(ابتدائی رُمشق)

## غزل

گل پھل مہ لولہ باغس آئے بہار لکڑیے      بُلبل چھہ پوش چھاوان دل بقیار لکڑیے  
 عشق حریف جاہل ازلہ میہ گدہ مقابل      ملک تھل دل کو زخم اوجار لکڑیے  
 پوڑھ آم عشقے غم تھاؤن بسینہ مرہم      جگر کر کباب پر دم کرمس تیار لکڑیے  
 دل زولنم میہ لوکن شل نیوم درہ فون      غارن ہندین محولن کپاہ اعتبار لکڑیے  
 یا عاشقان بے زرا من مہ عالمس منز      یاد برستمک دل سنگ خار لکڑیے  
 اُز تو غبار دل بر تھوہ لا بیدہ تر      آسینہ سکندر کپاہ چھم بکار لکڑیے  
 چار تھہ گمان ابرو ماران دُچھ میہ اہو      بر اسپ ناز ماہ رو در امت سوار لکڑیے  
 روئس نقاب تھاؤن چھم یار تنبہ لاؤن      بے پردہ رے ماؤن یارن چھ یار لکڑیے  
 یس پتھہ میہ روو آدین پردا تمس ازمن      تہم کافون میہ ددوُن کو زخم بہار لکڑیے  
 کھا رتھہ شکن جبینہ روٹم میہ سخت آ      سپاہ زن بسینہ چھم انتظار لکڑیے

جاننا از ما دھتھ خون در او پرده ترا دھتھ

یارن درون بھم ما دھتھ در پرده کار لہریے

## غزل

سینہ مس پالہ چیتھر سوندھریے      کا شہر عشق تو ہے اس ناچار  
پوش و تھرائے پوشہ گوئدھریے      کاسم ٹھریے اس لاچار  
ہولہ تب چونے گوم اندھریے      پھنہ نشہ غارن و نہر نس وار  
چھمکہ کہ لہ عاشقن فرہنگہ و فی پھرہریے      کاسم ٹھریے اس لاچار  
رألاب عشقن گوم پیٹھو سرہریے      درینھ چھم پوان سُم نہر تار  
آب گوم سرہریے پیٹھو نار اندھریے      کاسم ٹھریے اس لاچار  
یاد بیم ادری پانی دھرم برہریے      بھل بانشہ تر گل روم خسار

۵ نوپس قل نا شھر ملا دھتھ پوسہ "نفا" ی اور یہ عاشقانہ مزاج  
دینے والے پائین دیا تو ہے

۶ "اے شہر" اے زمر پوان از کرم دلہائے خوبان را

و کہ نہ عشق را نا بود کن یا عشق بازان را

۷ "اے شہر" ہاں ہاں غفلت کیلے دیر کے بے انتہا (گنجیم)

گاتم منز جگس تپہ تر کر کرے      کاسم ٹھڑیے اس لاچار  
 دستور وینچی دستور پر کرے      کستور ندنس دپہر دیدار  
 درد ہی لاگے پردہ کر کر کرے      کاسم ٹھڑیے اس لاچار  
 چاخی انہارن تر بھیمہ خنجر کرے      رُمر رُمر وولنس زالہ بیمار  
 دمہ دمہ غصہ غم تھاؤں تم ڈھڑ کرے      کاسم ٹھڑیے اس لاچار  
 کر تسی حالی ماہ پیکر کرے      بلی کینہ پاٹھڑا نٹس عار  
 دن تسی مودرے کتھ کر کر کرے      کاسم ٹھڑیے اس لاچار  
 سرور آداس ناو کر کر کرے      آزاد عاشق دژاو بازار

دردس نشہ کتھ پردہ تو ٹھڑیے

کاسم ٹھڑیے اس لاچار

## غزل

ہی مال جڑائیں جوان در      یہ درد دیتے نورنم سوز  
 پھیران یہ بھیمہ ہوا سوز      زخم زخم یہ درد سوز

شیرہ پیٹھ سوسہ پوش لاس گئیے      داگ ہتھ روزس باغ مستور  
 دیرہ موت ڈھارن ہیرہ تر بوتیے      راجہ ارڈنی یے کورنم سور  
 لچہ ہند ببل گوم کہہ وڑیے      بھوہ لئے اوسم در لکے ٹور  
 دالچہ تھادہ نم کھ کھن کھنویے      راجہ ارڈنی یے کورنم سور  
 تیز خمار کونیزہ آم سنیے      ڈھالہ چھم توان لالہ مخور  
 تارہ دل کورنم کارہ وو گئیے      راجہ ارڈنی یے کورنم سور  
 پوشہ سان لایم پوشہ تازنیے      ماسے مشر اوتھ گوم سنی ڈور  
 تھادہ کس یاوہ نگر پوش چھادنیے      راجہ ارڈنی یے کورنم سور  
 حالی کر تے حال سنی سنیے      بالی دنیا زانی پیشہ دور  
 کالی خارتہ شرچہ بارنیے      راجہ ارڈنی یے کورنم سور  
 ادرے کیو مس لولہ دھرنیے      آدن باجو وعدہ کر پور  
 دچھان دچھان لوستم مونیے      راجہ ارڈنی یے کورنم سور  
 ناز مشر اوتھ نم راز دنی دنیے      کوکٹس پانس گوم ٹوہ کہ سور  
 دورہ دورہ ہاؤ نم تازہ در شنیے      راجہ ارڈنی یے کورنم سور

رمزہ تر اشارہ ہاؤں نم نٹوئیے      وسواس تھاؤتھ ہتیوتمن دور

تھاؤں نم دارین تارے تر پٹھئیے      راجہ ارڈی یے کور نم سور

مور تھ اٹھ گوم کتھ وڈی وڈی یے      روزہ نادایس ساز و منظر

بوزہ نا آلو حبانارڈی یے

راجہ ارڈی یے کور نم سور

## غزل

گجھ سو کران چانے سرے      آرو کرڈے بدول جمال

روہ پتن کرے بے آکھے      آرو کرڈے بدول جمال

کالی سورہ یاؤن بالی یے      آرو کرڈے نا سالی یے

یاد اڈتے یاؤن مڑے      آرو کرڈے بدول جمال

وہ لہ ویسے گڑھو برسیوارہ ژرار      تراچل کروتس انتظار

پیہ ناتر روز س آپڑے      آرو کرڈے بدول جمال

سپاس لاگتھ نیرو      شہرن تر گامن پھیرو



کیاہ کرہ بد لڑکہ تہمتر ہے  
 آ رہ کر ہے بدول جمال  
 سنگدل یارس دینہ کیاہ  
 ساری ہو س کریم نم روا  
 رنگہ رنگہ نقادو نم منتر ہے  
 آ رہ کر ہے بدول جمال  
 پوریم نر بائی ڈیکھ لون  
 ناساز پیوم قبیلہ گردون  
 آ رہ کر ہے بدول جمال  
 افس بہر کوہ ہتر ہے  
 سہندری پے مرزا افسم زولہ  
 پھر ہیبتہ یہ عشق ولولہ  
 دوزو ناؤنس بندرہ ہتر ہے  
 آ رہ کر ہے بدول جمال  
 دوزی بد دس یارہ بلن  
 زھارن مشد آ رہ ولن  
 لارس پتہ مارہ ہتر ہے  
 آ رہ کر ہے بدول جمال  
 ناگرے گہو پاتاویے  
 زولتھ تریہ پان ہی مائیے  
 پارمی پارمی چانے ہتر ہے  
 آ رہ کر ہے بدول جمال  
 یندرہ ہتھ دقن کا کلن  
 ہینز یازی چھکھ فلور ملن  
 سیندو ڈیکس میل کیاہ ہتر ہے  
 آ رہ کر ہے بدول جمال  
 پانجلہ ٹھس بوزم برس  
 پمدان افس دبرس

نہندے دُڑھس چھندریں مڑے آرہ کرے بدول جمال

گوشن دُھرس پوشہ پرنگ پھاوہ ناسہ میانی ببرہ لنگ

لورہ سان رنمیں نیا مڑے آرہ کرے بدول جمال

ستہ کنبہ بیتہ میا نے وے دنتو چھہ کیہ لارن ییتے

اول میٹھے آخری میٹھے آرہ کرے بدول جمال

جانباڑ گرو کا تیاہ قلم بادسہ چاہے بری بری ہلم

یاروز مہ تراو آرز مڑے

آرہ کرے بدول جمال

۱۔ فرمن کیجئے کہ غزل کسی ذاتی واردات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہو۔ تو؟  
(مختص)

## غزل

الفتک ہوتے اشارہ دل قرارہ دلبرو

جود کو رتھم جاؤی گارہ دل قرارہ دلبرو

اپہ کہ تکی مارہ وچستھم مایہ وولتھم لے بنگار

دارہ قصو و قلم نہرہ خارہ دل قرارہ دلبرو

شرمہ دادے حالِ دلِ تیرے کا اگر ہنسیکے ورنہ

گامہ اندری پارہ پارہ دلِ قرار دہرو

کن تھوڑے ناسازِ قولن کیسا محوئے اعتبار

اندلے اسے دھن گہ و دو چارہ دلِ قرار دہرو

لوہے دمہ یادِ بچہ خونِ دراو و تھتہ شامِ غم

چاندِ امارک ستارہ دلِ قرار دہرو

دوڑے دورے مست عاشقِ تُوڑے زہائیں چھی و چھان

پھیر چنن وارہ وارہ دلِ قرار دہرو

سورنہ کا تہہ چھہ روزن لوکہ چارک چکچاؤ

دلِ شکستن کر مداراہ دلِ قرار دہرو

شرمہ پانہ تُوڑے تُوڑے چاؤ تھس خونِ جگر

یور پھیرکھ نا دوبارہ دلِ قرار دہرو

نادہ کے جادو پتر تھ جانباؤ کور تھن بقرار

برہ گل سینم بہارہ دلِ قرار دہرو

# غزل

اُسے دُن بے وفادِ برائے کُن بے حجاب پیہ نا

لوہے مثر لولہ سان لہرون پہلے چھوٹ گویا پیہ نا

لیکھت ہیٹ کے رتہ نامہ بے سوزِ صبح تہ شام

زُپن بے تاب چھس جامہ خطس اگر سے جواب پیہ نا

ژہ گزھتے استر پاٹھو دتس یہ کوتاہ مٹوٹھ لوگس پیہ

عمر سورم کران تس تس بران شیشن شراب پیہ نا

سبکو ناز ہوس او سُم بہ چھاو فی حقوہ ہس م م

میہ حورے شورہ پانس چھم شاکب آبے تاب پیہ نا

گچھ کُٹھ بال چھس پزاران اچھ دار آ رہ گزھتار

وچھنے دارہ بے زلزلان سہ حُک آفتاب پیہ نا

پوتن چھم آچھ گزھن دتس و تہ و چھان مستورے

نظر بازن ہین ژورے چھ مرن انقلاب پیہ نا

برس پیٹھ سر تھوٹھ بالی کرس بہ حال دل حالی

سوالن دردہ کین کالی بہ نرمی اکھ جواب پیہ نا

دزن چھم دیروہم سوزس گلن مثنیٰ پرانے روزس

غزل جانانہ نے سوزس سیٹھاہ چھم امنطرات پیہ نا

## غزل

کس بادہ ہم افسانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

مورے تھوڑن ارمانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

مایے دلکھ تھوڑے ژولم داغ جگر کھٹا و تھوڑے ژولم

بادہ ہم کس بہ زانے ژورے ژولم جانانہ تے

شیچھ سوزہ ہم اٹھ وادہ سے لاگتھ ژولم کوٹ وادہ سے

صناہ کھٹھ شریک بانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

سیمہ ہم سیتہ گنہ چھم نہ تاب مستوز کر نس لے حجاب

نالہ رٹن نالانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

مُس چاؤنس دیتے راؤنس بے ہوش از خود تراؤنس

از عقل چھس بیکانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

تراؤتھ ژالٹھ نیمبر لے پاؤتھ میہ بندر مسولے

چھس بومبرس پڑامان تے ژورے ژولم جانانہ تے

رؤشٹھ ژولم تراؤتھ کن بلسل جڈاگوہ از چمن

گل گے میہ خاڑ ستانے ژورے ژولم جانانہ تے

پسہ نابہ و تھرس فرش زر باوس پین سوڑ چگ

ماوس دلاک غمخانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

تراؤتھ پریشان سنبلن خال سیاہ مثر کاکن

دام بلا پیچانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

دلبر چھ مادر سار دل یا شامار نتر تیل بل

بلسل چھ گل جھادان تے ژورے ژولم جانانہ تے

یا اچھہ دل نتر ژرار گوہ یا چھامر نے گلزار گوہ

در باغ چمنستانے ژورے ژولم جانانہ تے

پرادان کو سبس لارہ کویت دیدار دیہ نامارہ موت

زہاران بہ عشقینہ وانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

جانباذ بہ دؤر تیر کر دؤس خود رشید روئس گتھ کر س

شمس پتر پروانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

## غزل

مبارک لولہ کس باغس پھولم پوشہ چمن امشب

سموگ تبشہ مشر او تھ ملالین تے غمن امشب

دچیم موئیس کر تھ شانہ پری رومت متانہ

کوڑس بہ یوت دیوانہ تھی زلف غمن امشب

دسیم از روشہ پوشہ موت پتھ سوتک ہواوت ت

دلک دیرینہ تب سوت سوت بظاہر جیم ہمن امشب

پھولم دل تے ژولم کینہ منور گوم آیینہ

وہہ دن آتش سینہ گزہیم نہا یا سمن امشب

طییس لولہ کس دُکھی قوم کوتاہ نالہ وودنی دُور پر

تھو ہم دستِ شفا برنغنِ مُشراو ہم غمنِ امشب

و نہتھ ایل پہ افسانہ نینتھ دن پامہ بے گانہ

چھ عاشق سو بے بختانہ حیا تراوتھ نمنِ امشب

چھ عشقُ جذبہ زور آور ونیم سے کینہ ور کافر

زلہم میہ سرش کرانی شر لہ لے اندر ہمینِ امشب

بہنتھ سے داد ہماذن و نہتھ ادھر زون جہان باز

ہمنِ مخور اندازن سہ خنور چھس نمنِ امشب

## غزل

یاون راین گنہ منم پر دھرنے بیپہ آلڑنے تھاوس پان

دُورہ ہنور اکران کورنم وڑھنے بیپہ آلڑنے تھاوس پان

فقنہ گرچشمن غمارہ ہنڑھنے روبرو دھنس درہ کس جان

وسہ کس مژتیلہ کراین ترہنے بیپہ آلڑنے تھاوس پان



ہنیرہ بیلہ ڈیوٹھم ہنیرہ کن اڑنے  
 سنی پوش اُسس شیر لاگان  
 ہوش و سرونم گوم فیئر کڑہ نے  
 بیہ آڑنے تھاوس پان  
 ماچہ بناوس لولہ شر بڑہ نے  
 گلاب عطرے ناوس پان  
 کھیتہ نامیانے اٹھہ نیامڑہ نے  
 بیہ آڑنے تھاوس پان  
 کرہ کیاہ بائی لکھہ تھہ ہڑہ نے  
 دون ہنس سودا چھنہ پھیران  
 کھڑی متہ اڑی قوم شری حرکتہ نے  
 بیہ آڑنے تھاوس پان  
 خارہ میہ تھاویوم مارہ مڑہ نے  
 سورہ سامنر جبرہ ماران  
 رڑہ رڑہ کم رگہ ہنیرہ تل مڑہ نے  
 بیہ آڑنے تھاوس پان  
 عاب کیاہ مردن لولہ غا ہڑہ نے  
 ژالہ یس کتھہ سہ بنہ انسان  
 ہنیرہ کتھہ کرش چھنہ لکھہ پڑہ نے  
 بیہ آڑنے تھاوس پان  
 تراو کتھہ آزاد او حریر فڑہ نے  
 ژانژ داہنہ ماہنہ آن

چھان پور نے پان منز رڑہ نے

بیہ آڑنے تھاوس پان

## غزل

سنیاس لاگتھ پھیرس دے نے مٹھو یاوے کر نتم گڑے

حالیہ اکہ حال دل کرہ ہس کہنے نے

مٹھو یاوے نے کر نتم گڑے

عشق تیریس دا لہجہ سہنے کرہ تہس عالم قصہ تیر نیایے

برہ کیاہ چھو کہ لہ دلہ کن کہنے نے

مٹھو یاوے نے کر نتم گڑے

ہیہ تھروادہ سستی آس چھو نے پائیس پیہ نابے پروایے

چھو لہم تازہ گلزار دد وندے نے

مٹھو یاوے نے کر نتم گڑے

پرنگ و تھرواوس ژندن وندے نے مشکہ تیر کو نگہ سستی ناوس جالے

پوشہ موت پھیرو نا پوشہ آنکھ نے

مٹھو یاوے نے کر نتم گڑے

میتہ تئس دؤر پر پود دشمن ہے چھیل چھیلو جگہ ماتمگر بند رہاے

کرہ یس پیوند آمین پنہ ہے

ٹاٹھو یاؤن ہے کر نئم گراے

گامن تر شہرک بیتہ پر گن ہے جاہ جاہ ژھانڈن یاؤن راے

بلکہ بند کر پاٹھو پھیرہ گلشن ہے

ٹاٹھو یاؤن ہے کر نئم گراے

پیرن تر سادن بیتہ برہمن ہے پھیرتہ آیس شیرتہ راے

ژھوہ پہ چھو روہ پہ ستر دو پنم منہ ہے

ٹاٹھو یاؤن ہے کر نئم گراے

دہر دہر تمگر ستر لے چھم گنہ ہے مایہ سیتی کرہ ہنس لولہ متہ لاے

بے پر مایس کر کو قوم کتہ ہے

ٹاٹھو یاؤن ہے کر نئم گراے

دوہر کیاہ غارن بیتہ دشمنہ ہے پنہ فی دو تن تھو کو نم نیاے

دور بیتہ آزاد ژور دن دوہر ہے ٹاٹھو یاؤن ہے کر نئم گراے

## غزل

لنگہ یہ سائلہ متیر لالہ پاراوس      کہنہ بوز داوس وندہ یو زار  
 نندہ بون یاوَن وندہ یو ناوس      کہنہ بوز داوس وندہ یو زار  
 کرہ یو حالی دلیر کی داوس      اُستہ پامٹھ وندہ یو ولہ تیر زار  
 پان و خراوسے جان ورتاوس      کہنہ بوز داوس وندہ یو زار  
 دا جھٹھس مولہ تلہ لا جھٹھس داوس      گاہ جھٹھس سوعنہ کی پامٹھ درنار  
 میترہ مہل کور تھم دڑو گوسے باوس      کہنہ بوز داوس وندہ یو زار  
 عشقہ ستر ژورس آدم کھاوس      عاشقن مہند چھنہ اپوان عمار  
 ژھوہ دز پنہ فی دوعہ ہاکہ داوس      کہنہ بوز داوس وندہ یو زار  
 خون دل پنہ نئے زوَنہ و خراوس      تی چھم آدن تی چھم کار  
 تازہ تازہ ماز کھیتون پنہ داوس      کہنہ بوز داوس وندہ یو زار  
 لہ کچار پنہ آیت مھاوس      چھم کہ لہ وارانجہ ژلہ ریمیم بار  
 مہرہ ما کرہ کیسا تھہ چکہ چاوس      کہنہ بوز داوس وندہ یو زار

یاون بہرے داو کہو ناوس      ساون دُنیا برٹم باؤس گار  
 سورہ ییلہ یاون سورن ماوس      کتہ بوز داوس دُنو یو زار  
 ژچیتہ ژچیتہ لارٹھ وہ چم مٹرواوس      نالہ مٹہ رٹھ مٹن لالہ رو خسار  
 ولہ تہ زار آزادہ ز بادس  
 کتہ بوز داوس ونیہ زار

## غزل

لٹوئے لول آم پیہ وچھ مٹن تے      ون تے کتہ بیوٹھ یار  
 پیہ نا اوسس دُنہ آدن تے      ون تے کتہ بیوٹھ یار  
 سوسہ دسہ راؤنس پیہ سوخن تے      پی چھنہ ونہ نس وار  
 ونہ ہا بلی دزہ ماون تے      ونے کتہ بیوٹھ یار  
 ویکہ شبہ ییلہ مچھ اسہ تے      تراؤم نم زلف شہار  
 زہ شانہ تھاوہ مس رہ سرن تے      ونے کتہ بیوٹھ یار  
 ژتہ کیو کرکے ناؤ پرہین تے      یوت کس جو دؤ گار

نئی ترمیہ از لچو اُس ملون تے  
 دُستے کتہ بیوٹھ یار  
 بگمہ چھس خمدار سورہ مشمن تے  
 گمہ ہتو لولہ گفتار  
 چمہ خمہ کھتو ہتو محرابن تے  
 دُستے کتہ بیوٹھ یار  
 مالہ مٹو عاشق درائے سائل تے  
 بوزان ساز و سیتار  
 کھتہ تارہ آسہ تس یارہ ہنرہ دُستے  
 دُستے کتہ بیوٹھ یار  
 دتہ سے میانی کتہ کے سمن تے  
 ہیتہ سے وعدہ قرار  
 رنمہ ہس پانہ چھس اندیشن تے  
 دُستے کتہ بیوٹھ یار  
 فندہ اکہ بازندہ باز آنتن تے  
 نازین خموش رفتار  
 چھاوہ نالولہ کین پوشہ ہمن تے  
 دُستے کتہ بیوٹھ یار  
 آواز تراؤ ییلہ آداون تے  
 ہوشہ آے خموش گفتار  
 مشکدار پوشہ دارہ جوش لوگ دُن تے  
 دُستے کتہ بیوٹھ یار

## غزل

مد آنو پردہ روئس بگی  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 مس لاگ بے وفا بلگی  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل

وہ لو میانِ کالہ بو مورو  
 اچھن ہندہ گاشہ تر نورو  
 سٹے یمبر زلے دیور تیل  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 وہ لو متہ یم بہانہ تراو  
 سو کہ سہ لست طیتھنہ نوگت و او  
 سٹے کس گل بیتھنہ وچھہ بلبل  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 وہ لو میانہ لو کچارو دے  
 زلہ ورنہ نو بہارو دے  
 دماہ ڈھوہ مار دہ چھہ سٹ  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 سڑے پتھہ پاٹھو تیرہ منز پل  
 نتہ بیتھہ آبہ پیالہ س نیل  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 نتھہ پاٹھو تیس تر میہ گوہ میل  
 میہ او سٹم و دشمنی ہند زر  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 چھہ ماران دوستی بلبل  
 بدن زبہ پوش تلمی چھہ پور  
 نتہ ڈر مدن مشہور  
 قدن چانڑ روز محشر تیل  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 میہ چانے ویرہ ڈالم تیر  
 انم تا ویزہ ڈھانڈم پیر  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 پھولم بیتھہ مشکدار کاکل

درے کنہ لا یتھم زورہ  
 پھٹر تھم شیشہ مندورہ  
 مدانو دل پھٹن چھنہ گل  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل  
 کران آزاد نے تقیر  
 پھ زن دا بنجہ یوان تیر

چھ پیزی پاٹھو خستہ جان ریلکل  
 بے لاگے دردہ ہی تر گل

## غزل

کامہ دیو لاگتھ جامہ گو لابی  
 وچھتہ بے تاہی سانی یے  
 خاصہ زربافتہ ناکہ کھنایابی  
 وچھتہ بے تاہی سانی یے  
 نازنین پادن تازہ گر گابی  
 کنہ دور ہندوستانی یے  
 ناکہ اطلاس تر خاصہ پنجابی  
 وچھتہ بے تاہی سانی یے  
 نوہر تھہ ماران پتہ تابی  
 شر ترلہ امہ فرائی یے  
 دپن کھنتر توتہ پتہ خامی  
 وچھتہ بے تاہی سانی یے  
 سینہ روے وچھنس گئیہ نایابی  
 تنہ چھم دل راوانی یے



دُڑھ دُراںجہ ماگر تھ خرا بی      دُچھتہ بے تا بی سا بی یے  
 دُورہ برم رادس لولہ گردا بی      دُورہ چھم دولہ دُچھائی یے  
 نکھ پتھ مارنس مہکھ حجابی      دُچھتہ بے تا بی سا بی یے  
 سوز ساز عشقن تازہ تیرا بی      کر نم ضایہ جوا بی یے  
 نہ چھ تل آبر تہ نہ چھ پیٹھو آبی      دُچھتہ بے تا بی سا بی یے  
 درد مہ پیہ رھے گوم زرد گولابی      جو یہ جو یہ اُشک ہارائی یے  
 خوشک لب تھاونس تشنہ سالا بی      دُچھتہ بے تا بی سا بی یے  
 آزاد مارہ کور لب لبابی      زلہ ہاتس تہ مارائی یے

چھنہ اوباش تہ چھنہ شرابی

دُچھتہ بے تا بی سا بی یے

## غزل

پردہ کر طواریج نوارہ مشعلیے      اسہ دلو دلو یے ماو دیدار  
 درو کر باغی شاہزہ مولیے      اسہ دلو دلو یے ماو دیدار

اَلہ مرنے دُور بھی کا کُن تیری  
 پھولہ دُن کیا چھ ماہ روخسار  
 روے چون رنگین موبے دُل دلیے  
 اُسے دُل دُل دلیے ماہ دیدار  
 کالہ بومبُورنی تمبر دُل دلیے  
 تیرے پتھ تروم گرہ تیر بار  
 باز پتھر وِتر ہے راز ناز دلیے  
 اُسے دُل دُل دلیے ماہ دیدار  
 گڑا پتھ کھ ماراں شاہ پتھ دلیے  
 ہوش دیر اداں چون رفتار  
 ہرن منز جنگن دڑاے ڈال دلیے  
 اُسے دُل دُل دلیے ماہ دیدار  
 زانوجہ کھتہ چاہن زن پھ دُور پھلے  
 دند چاکی قندہ پھل خندہ رگزار  
 بندہ بندہ کسری تھک طوطہ دلیے  
 اُسے دُل دُل دلیے ماہ دیدار  
 دارہ دارہ برقر تکل نارہ دُور دلیے  
 جیس چھنر تھاوان چون خمار  
 اُسے دُل دُل دلیے ماہ دیدار  
 ڈالہ نا آزاد کار چاکی دلیے  
 ڈیکہ لون کوتاہ زور آوار

خاص چھنہ میلان سائن دلیے

اُسے دُل دُل دلیے ماہ دیدار

## غزل

چم بلبس در عذابو لو      کتیو پھولہم گوہ لالو لو  
 گوہ لالو آفتابو لو      کتیو پھولہم گوہ لالو لو  
 پھولان دل چاہ تورانہ      اُسان چون غونچہ دمانہ  
 بہار کہ آب و تابو لو      کتیو پھولہم گوہ لالو لو  
 ہران چھے مشک منز باغس      کران کیشاہ تازہ دیاغس  
 پھولہونہ ماہتابو لو      کتیو پھولہم گوہ لالو لو  
 نوان دل چون پھولون رومے      دودنرلی جامہ بدن خورشیدوے  
 وچھن ژینے کن فوابو لو      کتیو پھولہم گوہ لالو لو  
 وچھتہ چون رنگ تر بیتہ خار      زیتس پیوم یارہ سند روخار  
 دس روم نہ تابو لو      کتیو پھولہم گوہ لالو لو  
 ژیتہ کس ستر یارہ لوگیو دل      لکیر پامن نہ لاجھس رگل  
 پنن رومے کور تھ خابو لو      کتیو پھولہم گوہ لالو لو

سترِ درِ شِی میہ تراؤں تھم غم  
 کترِ تھ میانی ہوس برہم  
 تنے کیا دیکھ جوابو لو  
 کتیو پھولہم گوہ لاہو لو  
 زینہ پتھ لوگ دل میہ پد مانے  
 خبر کیا چھم ڈیکھ لانے  
 نہ چھم آرام نہ تابو لو  
 کتیو پھولہم گوہ لاہو لو  
 میہ تر و دم چانہ پوڑھ اندام  
 دوہک عشرت ش بک آدم  
 زینہ تے تھاؤں تھم حجابو لو  
 کتیو پھولہم گوہ لاہو لو  
 غزل آزادہ فی بوزان  
 چھنہ حیس عاشقن روزان

پہوان دن چیتھ شراہو لو

کتیو پھولہم گوہ لاہو لو

## غزل

آئے بہار لٹو یے  
 بے اختیار لٹو یے  
 گل پھل میہ لولہ باغس  
 ببل چھ پوش چھاؤں  
 تھاؤں سپنہ ہمدم  
 میہ ہو آم عشقن غم

چنگ کر کبابہ پر دم	کمر مس تیار لٹریے
دل زولنم میہ لولن	نیونم قرار ہو لن
غارن ہندین مخولن	کیاہ اعتبار لٹریے
چار تھ کان ابرو	مار تھ ژڈلم پرسی رو
لا تھ پتہ میس بے	کھا تھ یہ مار لٹریے
کھا تھ شکن جبینہ	روٹنم میہ سخت کپنہ
سہاب زن بسپنہ	چم انتظار لٹریے
یس پتھ میہ روو آدن	پردا تیس نہ از من
ہوونم نہ روے دچھتن	میونے مزار لٹریے
ہا صبح کے ہوا وہ	دس ژو میا نہ گرا وہ
آیت کس بے تھا وہ	یتھ لو کہ چار لٹریے
آزاد آ ز مار تھ	تون دراو پردو تھا تھ

یارن ودان چھ مار تھ

در پردو کار لٹریے

## غزل

تپیر اندازس پارسی	جانک پرواے چھتر جانباڑس
تپیر اندازس پارسی	قہر بان تہندس ناز و اندازس
بند میہ و تیریم ساری	ادی دیو مٹھم روے طتار
تپیر اندازس پارسی	چھم نہ جیس دنو کس محرم راز
بہیمس سپند دائری	خمار پوشو تن خنجر باز
تپیر اندازس پارسی	مارہے واد چھا شراکہ تر مازس
تس چھتر وفاداری	تازہ کونگ لاجوم خابرو مازس
تپیر اندازس پارسی	شوب کیاہ میانس سوہر شراز
شورس کیاہ کوثر ناری	حال کیاہ مولوم آتش باز
تپیر اندازس پارسی	توشان ساری شادی مہرازس
ژلہ کوت بکھ ماری	بکسل آتھ لوگ مید شہبازس
تپیر اندازس پارسی	سوز کس بورہ تس خوش آواز

لاکھ سہنہ کی نیاس دروازہ  
 ہیرہ بہن لال جبر جاری ہے  
 بندہ گی شوہر بس بندہ نواز  
 تیر اندازس پاری ہے  
 سلطان محمود زانہ ایاز  
 تراؤ تھ سرتہ سرداری ہے  
 معنہ شہہ وولے زاد شہناز  
 تیر اندازس پاری ہے  
 آزاد فی رے خاصہ انداز  
 شوقہ دالمی زان ساری ہے

لوب کشیر ہند آو شیراز  
 تیر اندازس پاری ہے

## غزل

عید چھم تر قہر بان سرکے بوز تم سوال اے نازنین  
 ترے نتر ادہ کس پتھ مرے چنے چھ مال اے نازنین  
 گل گل بدن مسین شہر مانی جوین اندر لوگ دانی دانی  
 کبہ بارہ ہنزد پتھ نہ چانی مستانہ چال اے نازنین

کھالو مالہ نالو کس مسولے مرزہ بند مرزہن اٹلس ہٹے

طو مارہ ڈیکھ سے تند لے جوہر تر لال اے نازنین

خون تشنہ قائل پر خم سار بگالہ آست جدو گار

ہیتھ فوج اندر اندر بے شمار چاڑی سورہ لال لے نازنین

زلفن اویران کیاہ زبر دل عاشقن ہند سر بسر

ہیتھ پاٹھو ظلمتس اندر آسان چھ لال لے نازنین

جدول بھمن شو بان کیاہ نزدیک تھتھ موہے سیاہ

زن کالہ او برس تلی پناہ روڑ تھتھ ہلال اے نازنین

پر زلان جامن منز بدن شپشس اندر شراب زن

اوویل کمر زلفک شکن زالن محال اے نازنین

بیلیہ محشرس منز ہیتھ نیے آزاد چاڑی آلو دیے

وچھنے زہر اکھ تھتھ فلیے تراو تھتھ مال اے نازنین













